مِنْہَاجُ الصَّرف

فی حل

اِرْشَادُ الصَّرف

ویلیہ

خاصیاتُ الابواب

تالیف

مولانا سعد الباقی حقانی

مدرس دار العلوم صدیقیہ

زروبی ضلع صوابی

پسند فرمودہ

فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ

حضرت مولانا مفتی **محمد فرید صاحب** دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر **شیر علی شاہ صاحب** دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

حضرت مولانا **حافظ انوار الحق صاحب** دامت برکاتہم

(نائب مہتمم و استاذ حدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

حضرت مولانا **نصیب خان صاحب** دامت برکاتہم

(استاذ حدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

مکتبہ سید احمد شہید

بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

besturdubooks.wordpress.com
انظر كيف نصرف الآيات لعلهم يفقهون
مناهج الصرف
فی حل
ارشاد الصرف
ویلیه
خاصیات الابواب
تالیف
مولانا سعد الباقی حقانی
مدرس دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی
ناشر
مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نام کتاب :۔۔۔۔ مناہج الصرف فی حل ارشاد الصرف

تالیف :۔۔۔۔ مولانا سعد الباقی حقانی

مدرس دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

پروف ریڈنگ :۔۔ سلطان فریدی

کمپوزنگ :۔۔۔۔ حافظ ولی الرحمٰن صدیقی ......لوند خوڑ

ضخامت :۔۔۔۔ ۳۵۲/صفحات

طبع بار اول :۔۔۔۔ ستمبر ۲۰۰۶ء، رجب ۱۴۲۷ھ

تعداد بار اول :۔۔ گیارہ سو (۱۱۰۰)

......**ناشر**...... مکتبہ سید احمد شہیدؒ بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ملنے کے پتے

(۱)...... سعد برادرز بک سیلرز صدر بازار نوشہرہ

(۲)...... الفرید اکیڈمی دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

ادارۃ الحرم

مکتبہ مدینہ 17-اردو بازار لاہور ○ رائیونڈ

انتساب

ان دو مقدس ہستیوں کے نام جو عالم نیست میں میرے وجود کا سبب اور عالم وجود میں میری فرحت کا ذریعہ بن کر نفرت کی کالی گھٹاؤں میں میرے لئے محبت کا پیکر بنیں اور یاس کی شب دیجور میں میرے لئے آس کی کرن، جو فتن کے سیل رواں میں میرے لئے نجات کا سبب بن کر میرے مکتب علم میں آنے کا باعث بنیں اور جن کی دعاؤں کی برکت سے میں چند سطور لکھنے کے قابل ہوا یہ وہ مشرف ومکرم ہستیاں ہیں جن کے سامنے اُف تک نہ کہنے اور ان سے قول کریم کہنے کا مجھے پابند بنایا گیا ہے۔

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
انتساب	۳
تقریظات	۸
عرض مؤلف	۱۲
صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضرب	۱۴
صرف کبیر	۱۵
مُقَدِّمَۃُ الصَّرْفِ	۴۱
علم الصرف کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۴۱
علم الصرف کا مدوّن	۴۳
تنوین اور اس کی اقسام	۴۴
کلمہ اور اس کی اقسام	۴۵
زمانہ اور اس کی اقسام	۴۶
بہ اعتبار ظہور و پوشیدگی اسم کی اقسام	۴۷
بہ اعتبار اعراب اسم ظاہر کی اقسام	۴۹
بہ اعتبار انصراف وعدم انصراف اسم کی اقسام	۵۰
بہ اعتبار اشتقاق وعدم اشتقاق اسم کی اقسام	//
اوزان مصادر ثلاثی مجرد	۵۱
بہ اعتبار حروف اصلیہ وزائدہ اسم کی اقسام	۵۲
اسم ثلاثی، رباعی، خماسی، مزید فیہ کے اوزان	//
بہ اعتبار حروف اصلیہ وزائدہ فعل کی اقسام	۵۴
ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ	۵۵
ابواب ومصادر رباعی مجرد ومزید فیہ	۵۶
ابواب ملحق برباعی مجرد	//
اسم فاعل کی تعریف	۵۷
اسم مفعول کی تعریف مع اوزان	//
اسم ظرف کی تعریف	//
اسم آلہ کی تعریف مع اوزان	۵۸

عنوان	صفحہ
اسم تفضیل کی تعریف	۵۸
اسم مبالغہ کی تعریف مع اوزان	//
صفت مشبہ کی تعریف مع اوزان	۵۹
بہ اعتبار زمانہ فعل کی اقسام	۶۰
بہ اعتبار صرف وعدم صرف فعل کی اقسام	۶۱
بہ اعتبار حروف اصلیہ وزائدہ کلمہ کی اقسام	۶۲
بہ اعتبار اشتقاق، نقل باب والحاق حروف	۶۳
زائدہ کی اقسام	//
حروف زوائد کی دوسری تقسیم	۶۴
بہ اعتبار کیفیت حروف کلمہ کی اقسام	۶۵
بہ اعتبار معلوم ومجہول فعل کی اقسام	۶۸
اَبْنِیَۃُ الصَّرْفِ	۶۹
صرف کبیر فعل ماضی معلوم	//
قانون کا لغوی اور اصطلاحی معنی	//
قانون: ضرَبْنَ (۱)	۷۱
قانون: ضرَبْنَ (۲)	۷۲
قانون: اَنْتُمْ، ضربْتُمْ	۷۳
صرف کبیر فعل ماضی مجہول	۷۵
قانون: ماضی مجہول	//
صرف کبیر فعل مضارع معلوم	//
صرف کبیر فعل مضارع مجہول	۷۶
قانون: مضارع مجہول	//
صرف کبیر اسم فاعل	۷۷
قانون: اسم فاعل	//
قانون: نون تنوین، نون تثنیہ، نون جمع	۷۸
قانون: نون تنوین	۷۹

عنوان	صفحہ
جمع منتہی الجموع کے اوزان	۸۳
قانون: مدّہ زائدہ	۸۴
صرف کبیر اسم مفعول	۸۵
قانون: اسم مفعول	//
صرف کبیر فعل جحد بلم معلوم ومجہول	۸۶
قانون: نون اعرابی	۸۷
صرف کبیر فعل نفی معلوم ومجہول	۸۸
صرف کبیر فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ	//
قانون: حروف یَرْمَلُوْن	۸۹
قانون: یَنْبَغِیْ	۹۱
صرف کبیر فعل مستقبل معلوم ومجہول بانون ثقیلہ	۹۲
قانون: الف فاصل	۹۳
صرف کبیر امر حاضر معلوم	//
قانون: امر حاضر معلوم	//
صرف کبیر امر حاضر مجہول	۹۵
صرف کبیر امر حاضر معلوم ومجہول بانون ثقیلہ	//
صرف کبیر امر حاضر معلوم ومجہول بانون خفیفہ	۹۶
قانون: نون خفیفہ	//
صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول	۹۷
صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول بانون ثقیلہ	//
صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول بانون خفیفہ	۹۸
صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول	//
صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول بانون ثقیلہ	//
صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول بانون خفیفہ	۹۹
صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول	//
صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول بانون ثقیلہ	//
صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول بانون خفیفہ	//

عنوان	صفحہ
صرف کبیر اسم ظرف	۹۹
قانون: اسم ظرف	۱۰۰
صرف کبیر اسم آلہ صغریٰ	۱۰۲
صرف کبیر اسم آلہ وسطیٰ	۱۰۳
صرف کبیر اسم آلہ کبریٰ	۱۰۴
صرف کبیر اسم التفضیل المذکر منہ	//
صرف کبیر اسم التفضیل المؤنث منہ	۱۰۵
الف مقصورہ وممدودہ کے اقسام	//
قانون: الف مقصورہ	۱۰۷
بحث فعل التعجب	۱۰۹
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد صحیح	//
قانون: حلقی العین	۱۱۰
قانون: تِعْلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ	۱۱۱
صرف کبیر صفت مشبہ	۱۱۲
قانون: شَرَآئِفُ	۱۱۶
ابواب ومصادر وقوانین ثلاثی مزید فیہ صحیح	۱۱۷
قانون: ہمزہ وصلی، قطعی	۱۱۸
قانون: یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ	۱۲۱
قانون: یُکْرِمُ، یَتَصَرَّفُ	۱۲۲
قانون: ضُوْرِبَ، مَضَارِیْبُ	۱۲۳
قانون: تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ	۱۲۴
قانون: اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ	۱۲۵
قانون: اِسَّمَعَ، اِشَّبَہَ	۱۲۶
قانون: اِطَّلَمَ، اِظَّلَمَ	۱۲۷
قانون: اِدَّکَرَ، اِذَّکَرَ	۱۲۸
قانون: اِثَّبَتَ، اِتَّبَتَ	۱۲۹
قانون: خِصَّمَ، کِظَّمَ	۱۳۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قانون: لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِ	۱۳۵	قانون: اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ	۱۸۱
ابواب ومصادر رباعی مجرد ومزید فیہ صحیح	۱۳۶	ابواب ومصادر ثلاثی مجرد اجوف یائی	۱۸۳
قانون: حروف شمسی وقمری	۱۳۷	قانون: خِفْنَ، بِعْنَ	۱۸۴
ابواب وقوانین مثال	۱۳۹	ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی	۱۸۸
قانون: عِدَةٌ	//	**ابواب وقوانین ناقص**	۱۸۹
قانون: مِيعَادٌ	۱۴۰	قانون: دُعَآءٌ، مِدْعَآءٌ، مَرْمَآءٌ	۱۹۰
قانون: وَعَدْتَّ	۱۴۱	قانون: دُعِیَ	۱۹۱
قانون: اُعِدَ، اِشَاحٌ	۱۴۲	قانون: دُعَا، بِهَا	۱۹۲
قانون: يَعِدُ	۱۴۳	قانون: يَدْعُوْ، يَرْمِیْ	۱۹۴
قانون: اَوَاعِدُ، اُوَيْعِدُ، اُوَيْعِدَةٌ	۱۴۵	قانون: يُدْعٰی، يُعْلٰی	۱۹۵
قانون: يَأْجَلُ، يِيْجَلُ، يِيْجَلُ	۱۴۶	قانون: دُعَاةٌ، رُمَاةٌ	۱۹۹
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مثال یائی	۱۴۸	قانون: دِعِیٌّ (۱)	۲۰۰
قانون: يُوْسِرُ	۱۴۹	قانون: دِعِیٌّ (۲)	۲۰۱
ابواب وقوانین اجوف	۱۵۲	قانون: دَوَاعٍ	۲۰۳
قانون: قَالَ، بَاعَ	//	قانون: مَدَاعٍ، مَرَامٍ	۲۰۴
التقائے ساکنین اور اس کی اقسام	۱۵۷	قانون: لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ	۲۰۵
قانون: التقائے ساکنین	۱۶۱	قانون: لَتُدْعُوُنَّ، لَتُدْعِيْنَّ	۲۰۸
قانون: قُلْنَ، طُلْنَ	۱۶۲	قانون: دُنْيَا، عُلْيَا، تَقْوٰی، فَتْوٰی	۲۱۱
قانون: قِيْلَ، بِيْعَ، قُوْلَ، بُوْعَ	۱۶۳	قانون: مَرْضِیٌّ	۲۱۴
قانون: يَقُوْلُ، يَبِيْعُ	۱۶۵	قانون: رَخَايَا، اَدَاوٰی	۲۱۶
قانون: يُقَالُ، يُبَاعُ	۱۶۸	قانون: رُخِیٌّ، رُخَيَّةٌ	۲۱۹
قانون: قَائِلٌ، بَائِعٌ	۱۷۰	ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی	۲۲۰
قانون: قُيَّلٌ	۱۷۲	ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ناقص یائی	۲۲۲
قانون: قِيَامٌ، قِيَالٌ، حِيَاضٌ، رِيَاضٌ	۱۷۳	قانون: رَمُوَ	۲۳۰
قانون: سَيِّدٌ، يَاقُوَيْلٌ، قُوَيْلَةٌ	۱۷۴	قانون: قَوُوْتُ، رَمُوْتُ یا زیادت فَعُلَان	۲۳۱
قانون: قُوْلَنَّ	۱۷۸	ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی	۲۳۲
ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی	۱۸۰		

عنوان	صفحہ
ابواب لفیف	۲۳۳
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ومزید فیہ لفیف مفروق	۲۳۵
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ومزید فیہ لفیف مقرون	۲۳۶
ابواب وقوانین مہموز	۲۳۹
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ومزید فیہ مہموز الفاء	۲۴۳
قانون: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا	۲۴۴
قانون: یَاْخُذُ، یَاْمَنُ، یُوْمَنُ	۲۴۶
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مہموز العین	۲۴۷
قانون: سُوَالٌ، جُوَنٌ، مِیَرٌ	۲۵۰
قانون: سَالَ	۲۵۱
قانون: سُوِلَ، یَسْتَهْزِیُوْنَ	//
قانون: یَسَلُ، قَدَافْلَحَ	۲۵۴
قانون: آلْاٰنَ، آلْحَسَنُ	۲۵۶
قانون: اَوْءٌ یٌءٌ	۲۵۷
ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین	//
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مہموز اللام	۲۵۸
قانون: جَآءٍ، اَوَادِم	۲۵۹
قانون: اُفَیْسٌ، خَطِیَّةٌ، مَقْرُوَّةٌ	۲۶۳
قانون: قِرَءْیٌ	۲۶۴
ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام	//
ابواب وقوانین مضاعف	۲۶۶
قانون: متجانسین (۱)	۲۶۷
قانون: متجانسین (۲)	۲۷۲
قانون: متجانسین (۳)	۲۷۴
قانون: دِیْنَار، شِیْرَاز	۲۷۵
ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ومزید فیہ مضاعف	۲۷۶
ابواب ومصادر رباعی مجرد مضاعف	۲۷۷
ابواب ومصادر رباعی مجرد ومزید فیہ ملحقات	۲۷۸
ابواب مختلطات ثلاثی مجرد ومزید فیہ غیر صحیح	۲۸۳
ابواب مختلطات رباعی مجرد ومزید فیہ	۲۹۴
علامات ابواب	۲۹۶
خاصیات ابواب	۲۹۹
خاصیات باب نصر، ضرب	//
خاصیات باب سمع، فتح، کرم	۳۰۰
خاصیات باب حسب	۳۰۱
خاصیات باب افعال	//
خاصیات باب تفعیل	۳۰۶
خاصیات باب مفاعلۃ	۳۰۸
خاصیات باب تفعل	۳۰۹
خاصیات باب تفاعل	۳۱۲
خاصیات باب افتعال	۳۱۴
خاصیات باب استفعال	۳۱۵
خاصیات باب انفعال	۳۱۷
خاصیات باب افعلال، افعیلال	۳۱۹
خاصیات باب افعیعال	//
خاصیات باب افعوال	۳۲۰
خاصیات ابواب رباعی مجرد	//
خاصیات باب تفعلل	۳۲۱
خاصیات باب افعنلال	//
خاصیات باب افعلال	//
صیغوں کے نکالنے کا طریقہ	۳۲۲
صیغہائے صحیح، مثال، اجوف، ناقص، مہموز، لفیف، مضاعف، مختلطات وابواب ثلاثی مجرد ومزید فیہ	۳۲۳

تقریظ

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد! پس کہتا ہے بندہ فقیر الی اللہ محمد فرید زروبوی کہ میں نے فاضل مؤلف مولانا سعد الباقی حقانی کی تالیف مناہج الصرف فی حل ارشاد الصرف کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا۔ ضعف قوی کی وجہ سے تو پوری کتاب پڑھنے سے قاصر رہا، لیکن مجموعہ میں شامل عنوانات سے اندازہ ہوا کہ یہ کتاب قارئین کیلئے مستقل افادیت کی حامل ہوگی۔ موصوف کی یہ علمی محنت نہایت مفید علمی فن پارہ ہے اور مبتدی طلباء کیلئے بہت نافع ہے۔

اللہ کریم اس محنت کو قبول فرمائے اور طلباء علوم نبویہ ﷺ کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اور موصوف کی تدریسی، تالیفی اور علمی وعملی زندگی میں خیر وبرکت اور مزید ترقی نصیب فرمائے۔۔۔۔۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

مولانا مفتی محمد فرید صاحب

محمد فرید عفی عنہ

۱/۳/۱۴۲۷ھ

تقریظ

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا الدکتور

سید شیر علی شاہ صاحب المدنی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد! قرآن اوراحادیث کے مجموعہ سے استفادہ کرنے کیلئے علوم خصوصا علم الصرف اورعلم النحو کی ضرورت پڑتی ہے جن کی بے شمار شروحات لکھی جا چکی ہیں۔ زیرنظر کتاب مناھج الصرف فی حل ارشاد الصرف انہی شروحات میں سے ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

عزیزم مولانا سعد الباقی حقانی صاحب مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی قابل صد ستائش وتحسین ہیں کہ انہوں نے متعدد بساتین علوم سے گل چینی کر کے طلبائے علوم عربیہ کیلئے ایک قیمتی اور علمی گلدستہ تیار کیا ہے۔ فاضل مؤلف نے نہایت عرق ریزی اور سلیقہ سے یہ بہترین اور خوبصورت شرح عام فہم اور سلیس اردو زبان میں لکھی ہے۔

میں نے اس زرین کتاب کے اکثر وبیشتر صفحات کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ، مولانا موصوف نے پوری محنت اور لگن کے ساتھ علم الصرف کے اہم اصول ومباحث کی محققانہ انداز میں سیر حاصل تشریحات کی ہیں، اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی ان علمی خدمات کو شرف پذیرائی عطا فرما کر طلبائے علوم عربیہ کو ان جواہر پاروں سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

وللہ الحمد ولہ الشکر وبفضلہ وکرمہ تتم الصالحات وصلی اللہ تعالیٰ علی اشرف رسلہ وخاتم انبیائہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الطیبین الطاھرین۔

مولانا سید شیر علی شاہ صاحب

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد انوار الحق حقانی

نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا امابعد ! دنیا کی تمام لغات وزبانوں میں اشرف اللغات عربی لغت ہے، احکم الحاکمین کی طرف سے سب سے آخری اور تا قیامت باقی رہنے والی کتاب قرآن حکیم عربی لغت میں ہے اور سب سے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ بھی عربی ہیں اور اہل جنت کی بول چال بھی عربی ہی ہوگی، چنانچہ اس عظیم المرتبت لغت کا سیکھنا اور سکھانا بھی باعث اجر و رفع درجات ہے۔ اس لغت پر دسترس حاصل کرنے کیلئے علم الصرف وعلم النحو میں مہارت حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ علوم دینیہ کے شائقین کو بڑے اہتمام سے یہ علوم پڑھائے جاتے ہیں، اور کہنہ مشق اساتذہ کی علمی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ دونوں کے مبادی مباحث اصول وکلیات پر اب تک سینکڑوں کتب، متون وشروح لکھی جا چکی ہیں۔

علمی افق پر زیر نظر مسودہ جس کے چیدہ چیدہ مباحث کا بندہ نے خود مطالعہ کیا، جامعہ دار العلوم حقانیہ کے جید اور قابل قدر روحانی فرزند مولانا سعد الباقی حقانی کی پہلی تصنیفی کاوش ہے جن کے خاندان کے تقریباً تمام افراد جامعہ حقانیہ کے فضلاء ہیں، جنہوں نے شبانہ روز محنت کر کے تشنگان علم صرف کیلئے مزید آسانیاں مہیا کر دی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی تحریری زندگی کا یہ نقش اول آئندہ بے شمار تابندہ و درخشندہ علمی تالیفات کا پیش خیمہ ثابت کرے طلباء کے افادہ عامہ کا ذریعہ بنادے۔ آمین

مولانا انوار الحق صاحب

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیب خان صاحب

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد! فقد طالعت وتصفحت من مواضع متعددة للكتاب المسمى بمناهج الصرف فى حل ارشاد الصرف الذى الفه اخونا فى الله الفاضل الشاب مولانا سعد الباقى الحقانى زيد مجدهم المدرس بدارالعلوم الصديقية زروبى من اعمال صوابى، فوجدته نافعا ومفيدا جدا للعلماء والطلباء فجزى الله المؤلف حيث بذل جهوده المشكورة وانتقى الدرر المكنونة، هذا واسئل الله العلى العظيم ان يجعل هذا الكتاب نبراسا لطلاب علم الصرف، وان يجعله ذريعة الفوز والنجاة له ولا بويه ولاساتذته فى الدنيا والآخرة وان يصلى ويسلم على خير خلقه وصفوة عباده وافضل انبيائه وعلى آله واصحابه واتباعه اجمعين.

المولوى نصيب خان

۴/۳/۱۴۲۷ھ

عرض مؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَبَّانَا بِقُدْرَةِ تَصَرُّفِهٖ بِاَحْسَنِ الْاَحْوَالِ وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا بِنِعَمٍ عَلَی الْاِتِّصَالِ لَا الْاِنْفِصَالِ. کَمُضِیِّ الْاَیَّامِ وَاسْتِقْبَالِ اللَّیَالِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَضْعَافًا مُّضَاعَفًا عَلٰی مَنِ اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْهَادِیْنَ اِلٰی مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُضَارِعِیْنَ لَهٗ فِی الصِّفَاتِ وَالْاَعْمَالِ اَلْمَلْفُوْفِیْنَ فِیْ جَوْفِ السِّلْمِ کَافَّةً یُسَبِّحُوْنَ فِیْهِ کَالسَّابِحِ فِی الْمَآءِ السَّیَّالِ اَمَّابَعْدُ!

قرآن پاک اللہ کی طرف سے نازل کردہ دستور ہے اور دستور مجمل ہی ہوتا ہے۔ اس دستور کے مزاج اور اسلوب سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار مار کر اس کے اجمال کے اسرار و رموز چاک کر کے اس کی تفصیل فراہم کرتا ہے۔

جمیع العلم فی القراٰن لکن .... تقاصر عنه افهام الرجال

اس ضمن میں علم النحو اور علم الصرف ایسے علوم کیلئے سیڑھی کا درجہ رکھتے ہیں۔ علوم عربیہ میں مہارت حاصل کرنے کیلئے علم الصرف کی وہ حیثیت ہے جو نسل انسانی کی بقا میں ماں کو حاصل ہے۔ اس علم کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اس کے مدّون اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کے سیکھنے اور سکھانے میں اہل صرف حضرات نے اس میں نئے نئے قواعد وضوابط اور فوائد متعارف کئے ہیں جن سے کافی حد تک آسانی پیدا ہوئی ہے۔ اس علم میں یوں تو بہت سی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں لیکن ان سب میں ارشاد الصرف کی اہمیت وافادیت اور امتیاز وخصوصیت سے انکار ممکن نہیں یہ کتاب اپنے منفرد انداز جامعیت وافادیت کے پیش نظر درس نظامی کی کتابوں میں داخل ہے۔ کتاب کے مختصر اور فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے ماہرین علم الصرف مبتدی طلباء کو سمجھانے کی خاطر اس کے بہت سے شروحات زیر قلم لا چکے ہیں۔ آج بھی مصنّفین اور مؤلفین حضرات اس کتاب ۱۱ جواب کے قواعد اور ضوابط کو عام فہم بنانے اور اس کے اسلوب بیان کو نئے انداز میں پیش کرنے کی صدجتن کر رہے ہیں۔

احقر نے بھی نامہ سیاہ مٹانے کے واسطے اس عظیم علم کا سہارا لے کر دربار الٰہی میں اپنا مقدمہ

پیش کر دیا ہے۔اور ''مناهج الصرف فی حل ارشاد الصرف'' کے نام سے علمی سمندر کے کنارے چھوٹی سی کشتی چھوڑ رکھی ہے۔ بندہ کی نارسائی، کم فہمی اور کم علمی کی وجہ سے غلطیوں کے اندیشہ کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ ناچیز اصلاحی مشوروں اور اس کتاب کی غلطیوں کے مطلع کرنے پر دعا گو رہے گا۔

احقر نے کتاب مذکورہ میں جن خاص امور کا لحاظ رکھا ہے وہ درجہ ذیل ہے۔

(۱) کتاب کے شروع میں علم الصرف کے متعلق ایک جامع مقدمہ درج کیا گیا ہے۔(۲) صرف صغیر باب ضرب کی مکمل گردانیں مع اردو ترجمہ کے درج کی گئی ہیں۔(۳) قوانین کو مختصر اور نہایت آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ان کی مزید وضاحت کیلئے ان کے ساتھ فوائد کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ (۴) شذوذ کو دفع کرنے کی خاطر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔(۵) تمام ابواب کے صرف صغیروں کے ساتھ ساتھ مصادر صحیحہ اور غیر صحیحہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلطات کی گردانوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔(۶) خاصیات ابواب کو عام فہم اور دل نشیں انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔(۸) آخر میں مشکل صیغے مع تعلیلات وقواعد کے ذکر کئے گئے ہیں۔

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے:

تسہیل الارشاد، علم الصیغہ، ابواب الصرف، مصباح اللغات اور کنز النوادر وغیرہا۔

اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی انعام اور فضل عظیم سے احقر کو اس حقیر سی کوشش کی بدولت گناہوں کے سمندر سے نکال کر عافیت کا لبادہ اوڑھانے، دنیا میں نیکی کی طرف گامزن ہونے اور آخرت میں اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنادے۔ آخر میں میں بطور خاص ان حضرات کا انتہائی مشکور ہوں جن کی قدم قدم پر رہنمائی وتعاون کی بدولت اس کتاب کی تالیف ممکن ہوئی۔ خداوند کریم اس کو احقر اور اس کے والدین، اقرباء، اساتذہ کرام، جملہ احباب اور طلباء کرام کے لئے گوشہ عافیت بنادے..... آمین

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

مولانا سعد الباقی حقانی

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلضَّرْبُ (مارنا)

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ مَا ضَرَبَ مَا ضُرِبَ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُّضْرَبَ لَیَضْرِبَنَّ لَیُضْرَبَنَّ لَیَضْرِبَنْ لَیُضْرَبَنْ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ اِضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ لِیَضْرِبَنَّ لِیُضْرَبَنَّ اِضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ لِیَضْرِبَنْ لِیُضْرَبَنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ لَاتَضْرِبَنَّ لَاتُضْرَبَنَّ لَایَضْرِبَنَّ لَایُضْرَبَنَّ لَاتَضْرِبَنْ لَاتُضْرَبَنْ لَایَضْرِبَنْ لَایُضْرَبَنْ وَالظَّرْفُ مِنْهُ مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ وَالْآلَةُ الصُّغْرٰی مِنْهُ مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ وَالْوُسْطٰی مِنْهُ مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبَةٌ وَالْکُبْرٰی مِنْهُ مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرِ مِنْهُ اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَیْرِبٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ ضُرَیْبٰی وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ وَقِیْلَ ضَرُبَ.

فائدہ: صرف صغیر وہ گردان ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا جبکہ ایک صیغہ مجہول کا ہو اور گردان مذکورہ میں ضرباً مصدر دو دفعہ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مصدر بھی فعل کی طرح معلوم اور مجہول آتا ہے لہذا پہلے ضرباً کے معنی ہیں مارنا اور دوسرے ضرباً کے معنی ہیں مارا جانا۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

ضَرَبَ	مارا اُس ایک مرد نے	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا اُن دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا اُن سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اُس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا اُن دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا اُن سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر مخاطب
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	☆	صیغہ واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں نے یا دو عورتوں نے یا سب مردوں نے یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل ماضی مجہول

ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطب
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مضارع معلوم

يَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
يَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائب
يَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں	حال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
يَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	یا	صیغہ واحد مذکر مخاطب
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
تَضْرِبِيْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث مخاطب
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

يُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد……	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
يُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائب
يُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	حال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
يُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد……	یا	صیغہ واحد مذکر مخاطب
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
تُضْرَبِيْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث مخاطب
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں……	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
تُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب
أُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر اسم فاعل

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد............	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد............	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّابٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُبٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَبَآءُ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُبَانٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضِرَابٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	مارنے والے سب مرد............	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت............	صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں............	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں............	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل
ضَوَارِبُ	مارنے والی سب عورتیں............	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	مارنے والی سب عورتیں............	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُوَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے والا ایک مرد............	صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم فاعل
ضُوَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے والی ایک عورت............	صیغہ واحد مؤنث مصغّر اسم فاعل

صرف کبیر اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول
مَضْرُوْبَةٌ	ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول
مَضَارِیْبُ	مارے ہوئے سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ جمع مشترک مکسر اسم مفعول
مُضَیْرِیْبٌ	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم مفعول
مُضَیْرِیْبَةٌ	تھوڑا ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغّر اسم مفعول

فائدہ......

اسمائے مشتقہ اسم فاعل واسم مفعول وغیرہما کے کل چھ صیغے ہیں، تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے۔ اسم فاعل اور اسم مفعول میں غائب، مخاطب اور متکلم پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت ذات مبہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں اور جب ان دونوں سے یہ معنی ادا کرنا مقصود ہو تو ان کے ابتداء میں ضمیر منفصل لگایا جاتا ہے جیسے ھُوَ ضَارِبٌ، اَنْتَ ضَارِبٌ اور اَنَا ضَارِبٌ وغیرہ۔ باقی مکسر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔

صرف کبیر فعل جحد معلوم

لَمْ يَضْرِبْ	نہیں مارا اُس ایک مرد نے	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ يَضْرِبَا	نہیں مارا اُن دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَمْ يَضْرِبُوْا	نہیں مارا اُن سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائب
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اُس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا اُن دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ يَضْرِبْنَ	نہیں مارا اُن سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تو ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	☆	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مردوں نے یا دو عورتوں نے یا سب مردوں نے یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل جحد مجہول

لَمْ يُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ يُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَمْ يُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ يُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَمْ تُضْرَبِيْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل نفی معلوم

لَایَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یانہیں مارے گاوہ ایک مرد......		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں گے وہ دومرد......	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں گے وہ سب مرد......	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یانہیں مارے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یانہیں ماریں گی وہ دوعورتیں......	حال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یانہیں ماریں گی وہ سب عورتیں......		صیغہ جمع مؤنث غائب
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یانہیں مارے گا تو ایک مرد......	یا	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یانہیں مارو گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یانہیں مارو گے تم سب مرد......	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبِیْنَ	نہیں مارتی ہے یانہیں مارے گی تو ایک عورت......		صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یانہیں مارو گی تم دوعورتیں......	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یانہیں مارو گی تم سب عورتیں......	☆	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَااَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یانہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یانہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں......		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل نفی مجہول

لَایُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَا تُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	حال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
لَاتُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	یا	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبِیْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	☆	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَااُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مستقبل معلوم موکد بلن ناصبہ

لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد......	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد......		صیغہ جمع مذکر غائب
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں......		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ یَّضْرِبْنَ	ہرگز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہیں مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
لَنْ نَّضْرِبَ	ہرگز نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مستقبل مجہول موکد بلن ناصبہ

لَنْ یُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد......	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یُّضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یُّضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ یُّضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد......		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
لَنْ نُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں......		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مستقبل معلوم لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ

لَيَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مارے گا وہ ایک مرد......	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَيَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور ماریں گے وہ دو مرد......	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَيَضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور ماریں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لَتَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مارے گی وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور ماریں گی وہ دو عورتیں......		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَيَضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور ماریں گی وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَتَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مارے گا تو ایک مرد......		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور مارو گے تم دو مرد......	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَتَضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور مارو گے تم سب مرد......		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَتَضْرِبِنَّ	ضرور بالضرور مارے گی تو ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور مارو گی تم دو عورتیں......		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَتَضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور مارو گی تم سب عورتیں......	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَاَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
لَنَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں......		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ

لَیُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور مارا جائے گا وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَیُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور مارے جائیں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَیُضْرَبُنَّ	ضرور بالضرور مارے جائیں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لَتُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور ماری جائے گی وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَیُضْرَبْنَانِّ	ضرور بالضرور ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَتُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور مارا جائے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور مارے جاؤ گے تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَتُضْرَبُنَّ	ضرور بالضرور مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَتُضْرَبِنَّ	ضرور بالضرور ماری جائے گی تو ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور ماری جاؤ گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَتُضْرَبْنَانِّ	ضرور بالضرور ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطب
لَاُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	☆	صیغہ واحد متکلم
لَنُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر حاضر معلوم

اِضْرِبْ	مارتو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبَا	ماروتم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
اِضْرِبُوْا	ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
اِضْرِبِیْ	مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
اِضْرِبَا	ماروتم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
اِضْرِبْنَ	ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مارتو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور ماروتم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
اِضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
اِضْرِبِنَّ	ضرور بالضرور مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
اِضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور ماروتم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر حاضر معلوم موکد بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ	ضرور مارتو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبُنْ	ضرور ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
اِضْرِبِنْ	ضرور مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لِتُضْرَبِیْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جائے تو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب

صرف کبیر امر غائب معلوم

لِیَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد	☆ زمانہ استقبال میں ☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِیَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِیَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر غائب معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ

لِیَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک مرد	☆ زمانہ استقبال میں ☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِیَضْرِبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِیَضْرِبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر غائب معلوم موکد با نون تاکید خفیفہ

لِیَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِاَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	☆	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر غائب مجہول

لِیُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِیُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ دو مرد	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِیُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِیُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	☆	صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر غائب مجہول موکد بانون تاکید ثقیلہ

لِيُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جائے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِيُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں وہ سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائے وہ ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِيُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر امر غائب مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

لِيُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِاُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	☆	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی حاضر معلوم

لَاتَضْرِبْ	نہ مارتو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَا	نہ ماروتم دومرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُوْا	نہ ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبِیْ	نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبَا	نہ ماروتم دوعورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبْنَ	نہ ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی حاضر معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ

لَاتَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارتو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماروتم دومرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور نہ ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبِنَّ	ضرور بالضرور نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماروتم دوعورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتَضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی حاضر معلوم موکد بانون تاکید خفیفہ

لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارتو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُنْ	ضرور نہ ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبِنْ	ضرور نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی حاضر مجہول

لَاتُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی حاضر مجہول موکد بانون تاکید ثقیلہ

لَاتُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبُنَّ	ضرور بالضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبِنَّ	ضرور بالضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب
لَاتُضْرَبْنَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی حاضر مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

لَاتُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبِنْ	ضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطب

صرف کبیر نہی غائب معلوم

لَایَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُوْا	نہ ماریں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	نہ ماریں وہ سب عورتیں	☆	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَااَضْرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبْ	نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی غائب معلوم موکد بانون تاکید ثقیلہ

لَایَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماریں وہ دو مرد	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُنَّ	ضرور بالضرور نہ ماریں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماریں وہ دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماریں وہ سب عورتیں	☆	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَااَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی غائب معلوم موکد با نون تاکید خفیفہ

لَایَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبُنْ	ضرور نہ ماریں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَااَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	☆	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی غائب مجہول

لَایُضْرَبْ	نہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَا	نہ مارے جائیں وہ دو مرد	☆	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایُضْرَبُوْا	نہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتُضْرَبْ	نہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایُضْرَبْنَ	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	☆	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَااُضْرَبْ	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبْ	نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی غائب مجہول موکد بانون تاکید ثقیلہ

لَایُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور نہ مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَایُضْرَبُنَّ	ضرور بالضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَاتُضْرَبَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	☆	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَایُضْرَبْنَانِّ	ضرور بالضرور نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائب
لَااُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر نہی غائب مجہول موکد بانون تاکید خفیفہ

لَایُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد	☆	صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائب
لَاتُضْرَبَنْ	ضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَااُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	☆	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر اسم ظرف

مَضْرِبٌ	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت	صیغہ واحد اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	مارنے کی دو جگہیں یا دو اوقات	صیغہ تثنیہ اسم ظرف
مَضَارِبُ	مارنے کی سب جگہیں یا سب اوقات	صیغہ جمع مکسر اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	مارنے کی تھوڑی جگہ یا تھوڑا وقت	صیغہ واحد مصغر اسم ظرف

صرف کبیر اسم آلہ صغریٰ

مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو چھوٹے آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب چھوٹے آلے	صیغہ جمع مکسر اسم آلہ
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	صیغہ واحد مصغّر اسم آلہ

صرف کبیر اسم آلہ وسطیٰ

مِضْرَبَةٌ	مارنے کا ایک درمیانہ آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَتَانِ	مارنے کے دو درمیانے آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب درمیانے آلے	صیغہ جمع مکسر اسم آلہ
مُضَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے کا ایک درمیانہ آلہ	صیغہ واحد مصغّر اسم آلہ

صرف کبیر اسم آلہ کبریٰ

مِضْرَابٌ	مارنے کا ایک بڑا آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَابَانِ	مارنے کے دو بڑے آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِيْبُ	مارنے کے سب بڑے آلے	صیغہ جمع مکسر اسم آلہ
مُضَيْرِيْبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک بڑا آلہ	صیغہ واحد مصغّر اسم آلہ

صرف کبیر اسم تفضیل مذکر

اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم تفضیل
اَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل
اُضَیْرِبٌ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم تفضیل

صرف کبیر اسم تفضیل مؤنث

ضُرْبیٰ	زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَیَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَیَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم تفضیل
ضُرَبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل
ضُرَیْبیٰ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغّر اسم تفضیل

فعل التعجب

مَا اَضْرَبَهٗ	کیا ہی اچھا مارا اُس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَاَضْرِبْ بِهٖ	کیا ہی اچھا مارا اُس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَقِیْلَ ضَرُبَ	کیا ہی اچھا مارا اُس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَةُ الصَّرْفِ

ہر علم میں ابتداء کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) تعریف علم:...... تاکہ طلب مجہول مطلق لازم نہ آئے۔

(۲) موضوع علم:...... تاکہ ایک علم دوسرے علم سے ممتاز ہو سکے۔

(۳) غرض وغایہ علم:...... تاکہ عبث چیز کو طلب کرنا لازم نہ آئے۔

(۴) واضع ومدّون علم:...... تاکہ اس علم کی عظمت وشان دل میں اتر جائے۔

فائدہ:...... لغت کا لغوی معنی:...... زبان، بولی۔

لغت کی اصطلاحی تعریف:...... مَایُعَبِّرُ بِهٖ کُلُّ قَوْمٍ عَنْ اَغْرَاضِهِمْ.

ہر قوم کا وہ کلام جن سے وہ اپنی اغراض ومقاصد کا اظہار کرے۔

اصطلاح کا لغوی معنی:...... باہم صلح کرنا، جمع ہونا۔

اصطلاح کی اصطلاحی تعریف:...... اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ عَلٰی اَمْرٍ مَخْصُوْصٍ.

کسی علمی یا فنی گروہ کا کسی لفظ کے لغوی اور عام معنوں کے علاوہ کوئی خاص مفہوم مقرر کر لینا۔

علم کا لغوی معنی:...... جاننا۔

علم کی اصطلاحی تعریف:...... حُصُوْلُ صُوْرَةِ الشَّیْءِ فِی الذِّهْنِ.

یعنی ذہن میں کسی شئ کی صورت کا حاصل ہونا۔

معنی کا لغوی معنی:...... قصد وارادہ کرنا۔

معنی کی اصطلاحی تعریف:...... مَایُقْصَدُ بِشَیْءٍ یعنی جس شئے کا قصد کیا جاتا ہے۔

تعریف کا لغوی معنی:...... مَا یُعْرَفُ بِهِ الشَّیْءُ یعنی جس کے ذریعے کوئی دوسری چیز پہچانی جائے۔

تعریف کی اصطلاحی تعریف:...... مَا يُمَيَّزُ بِهِ الشَّئُ عَنْ جَمِيعِ مَا عَدَاهُ.
یعنی جس کے ذریعے کسی چیز کو دوسری چیزوں سے جدا کیا جائے۔

موضوع کا لغوی معنی:...... رکھا ہوا۔

موضوع کی اصطلاحی تعریف:...... مَايُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَةِ.
یعنی جس میں کسی علم کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے جیسے بدن انسانی علم طب کا موضوع ہے۔ علم طب میں انسانی بدن کے عوارض ذاتیہ مثلاً صحت یا مرض وغیرہ سے بحث ہوتی ہے۔

غرض کا لغوی معنی:...... مطلوب، مقصد۔

غرض کی اصطلاحی تعریف:...... مَايَكُوْنُ بَاعِثًالِلْفِعْلِ یعنی جو کسی فعل کے وجود اور حصول کا سبب ہو۔

واضع کا لغوی معنی:...... بانی، اور کسی چیز کا طرح ڈالنے والا۔

واضع کی اصطلاحی تعریف:...... مَنْ وَضَعَ الشَّئَ لِفَائِدَةٍ.
یعنی وہ شخص جو کسی فائدہ کی غرض سے کوئی چیز دریافت کرے۔

مدّون کا لغوی معنی:...... مرتب کرنے والا۔

مدّون کی اصطلاحی تعریف:...... مَنْ رَتَّبَ اُمُوْرًا عَدِيْدَةً بِحَيْثُ صَارَتْ فَنًّاوَاحِدًا.
یعنی وہ شخص جو امور مختلفہ کو ترتیب دے کر انہیں ایک مستقل فن کی صورت میں پیش کرے۔

(۱) علم الصرف کا لغوی معنی:...... پھیرنا، گردانا۔

اصطلاحی تعریف علم الصرف:...... هُوَعِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَآءِ وَالْاِشْتِقَاقِ وَالْاِعْلَالِ وَالتَّعْلِيْلِ وَالتَّبْدِيْلِ.
علم الصّرف چند ایسے قواعد کا نام ہے، جن کے ذریعے کلمات ثلاثہ (اسم، فعل، حرف) کے حالات بہ اعتبار اصل، بنا، اشتقاق، تعلیل اور ردوبدل کے پہچانے جاتے ہیں۔

(۲) موضوع علم الصرف:...... كَلِمَاتُ لُغَةِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَآءِ

وَالْإِشْتِقَاقِ وَالْإِعْلَالِ وَالتَّعْلِيْلِ وَالتَّبْدِيْلِ.

لغت عرب کے کلمات بہ اعتبار اصل، بنا، اشتقاق، تعلیل اور ردوبدل کے۔

(۳) غرض وغایۃ علم الصرف:...... صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَأِ فِي الصِّيْغَةِ.

صیغہ میں غلطی کرنے سے ذہن کو بچانا۔

(۴) واضع علم الصرف:..... حضرت علی، ابوالاسد دئلی رضی اللہ عنہما۔

(۵) تدوین علم الصرف:...... علم الصرف کی تدوین کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اقوال کے مطابق علم الصرف کے مدّون اول ابوعثمان بکر المازنی (المتوفی ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ) ہیں۔ مفتاح السعادۃ اور کشف الظنون نے آپ کو علم الصرف کا مدّون اول قرار دیا ہے لیکن قول صحیح کے مطابق علم الصرف کے مدّون اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (المتوفی ۱۵۰ھ) ہیں۔ آپ کی وفات ابوعثمان بکر المازنی سے ایک صدی قبل ہوئی ہے۔ مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ نے شرح علم الصیغہ میں لکھا ہے کہ میں نے مکہ معظّمہ میں علم الصرف کا المقصود نامی رسالہ بمعہ تین شروحات کے (۱) المطلوب (۲) امعان النظر (۳) روح الشروح کے دیکھا، اور معجم اللغات نے مختلف جگہوں پر اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ المقصود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب ہے لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم الصرف کے مدّون اول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔

(۵) مقام ومرتبہ علم الصرف:...... اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ. علم الصرف علوم کے لئے بمنزلہ ماں کے ہیں۔

ایک شاعر نے علم صرف اور علم نحو کا مقام یوں بیان کیا ہے

اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ .... وَالصَّرْفُ لِلْمَرَامِ كَالْعَيْنِ لِلْاَنَامِ

اَلنَّحْوُ لِلْعُلُوْمِ كَالضَّوْءِ لِلنُّجُوْمِ .... وَالصَّرْفُ فِي الْعُلُوْمِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُوْمِ

مطلب:...... علم النحو کلام عربی کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح کھانے کے لئے نمک اور علم الصرف علوم مقصودہ کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح انسان کے لئے آنکھ علم النحو علوم کے

لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح ستاروں کے لئے روشنی اور علم الصرف کا مقام ستاروں میں بمنزلہ چودہویں کا چاند۔

حرکت اور اس کی اقسام

زبر کو فتحہ...... زیر کو کسرہ...... اور پیش کو ضمہ کہا جاتا ہے اور ان سب کا مشترکہ نام حرکت ہے۔ جس حرف پر ضمہ ہو اس کو مضموم، جس حرف پر فتحہ ہو اس کو مفتوح اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اس کو مکسور کہا جاتا ہے۔

تنوین اور اس کی اقسام

تنوین:...... تنوین اس نون ساکنہ کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں پڑھا جائے لکھا نہ جائے اور کتابت میں دو پیش (ٌ) یا دو زبر (ً) یا دو زیر (ٍ) کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے، اور جس کلمہ پر تنوین ہو، اس کو منون کہا جاتا ہے۔ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔ ایک شاعر نے اپنے شعر میں اسے یوں بیان کیا ہے۔

تنوین پنج قسم شد اے یار من بگیر .... اول تمکن است وعوض است وتنکیر

دیگر مقابلہ وترنم برادرم .... ایں پنج یاد کنی کہ شوی شاہ بے نظیر

(۱) **تنوین تمکن**:...... وہ تنوین ہے جو اسم منصرف کے آخر میں آکر اعراب کے لئے جگہ فراہم کرے، اور یہ ظاہر کرے کہ یہ اسم منصرف ہے جیسے زَیْدٌ.

(۲) **تنوین تنکیر**:...... وہ تنوین ہے جو اسم نکرہ کے آخر میں آکر یہ ظاہر کرے کہ یہ اسم نکرہ ہے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ.

(۳) **تنوین عوضی**:...... وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں آتا ہے جیسے یَوْمَئِذٍ اور حِینَئِذٍ جو کہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا اور حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا تھے۔

(۴) **تنوین مقابلہ**:...... وہ تنوین ہے جو جمع مذکر سالم کے صیغوں کے آخری نون کے مقابلے میں جمع مونث سالم کے صیغوں میں آتا ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ.

(۵) تنوین ترنم:...... وہ تنوین ہے جو اشعار کے آخر میں وزن شعر برابر کرنے، خوش آوازی اور آواز کو لمبا کرنے کے لئے آتا ہے جیسے:

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ .... وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ.

فائدہ:......تنوین کی پہلی چار اقسام صرف اسماء پر داخل ہوتی ہیں اور تنوین کی آخری قسم اسم، فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوسکتی ہے۔

کلمہ اور اس کی اقسام

کلمہ:......اکیلے معنی دار لفظ (جو ایک معنی مستقل پر دلالت کرے) کو کلمہ کہا جاتا ہے۔

ذات اور ماہیت کے اعتبار سے کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اسم:...... وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوجائے اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، استقبال) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ.

علامات اسم:......الف لام یا حرف جر اس کے شروع میں ہوں جیسے اَلْحَمْدُ، بِزَیْدٍ. تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ. مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ. مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ. مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ. منسوب ہو جیسے بُغْدَادِیٌّ. تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ. جمع ہو جیسے رِجَالٌ. موصوف ہو جیسے جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ. تائے متحرکہ اس کے آخر میں ہو جیسے ضَارِبَةٌ.

(۲) فعل:...... وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوجائے اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، استقبال) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ.

علامات فعل:......قد اس کے شروع میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ. سین یا سوف اس کے شروع میں ہوں جیسے سَیَضْرِبُ، سَوْفَ یَضْرِبُ. حرف جزم اس کے شروع میں ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ. ضمیر مرفوع متصل اس کے آخر میں ہو جیسے ضَرَبْتُمْ. تائے ساکنہ اس کے آخر میں ہو جیسے ضَرَبَتْ. امر ہو جیسے

اِضْرِبْ. نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ.

(۳) حرف:...... وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہو جیسے مِنْ اور فِی وغیرہ۔

علامات حرف:...... حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

زمانہ اور اس کی اقسام

زمانہ کی تین قسمیں ہیں: ماضی، حال اور استقبال

(۱) ماضی:...... گزرا ہوا زمانہ۔ ماضی کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) ماضی مطلق جیسے ضَرَبَ (مارا اُس ایک مرد نے)۔ (۲) ماضی قریب جیسے قَدْ ضَرَبَ (بیشک مارا اُس ایک مرد نے)۔ (۳) ماضی بعید جیسے کَانَ ضَرَبَ (مارا تھا اُس ایک مرد نے)۔ (۴) ماضی استمراری جیسے کَانَ یَضْرِبُ (ہمیشہ سے مارتا رہا ہے وہ ایک مرد)۔ (۵) ماضی احتمالی جیسے لَعَلَّمَا ضَرَبَ (شاید مارا ہو اُس ایک مرد نے)۔ (۶) ماضی تمنائی جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ (کاش کہ مارتا وہ ایک مرد)

(۲) حال:...... موجودہ زمانہ جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے وہ ایک مرد)۔

(۳) استقبال:...... آنے والا زمانہ۔ استقبال کی دو قسمیں ہیں:

(۱) استقبال قریب جیسے سَیَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد)۔ (۲) استقبال بعید جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (مارے گا وہ ایک مرد)۔

فائدہ:...... حال اور استقبال کا مشترکہ نام مضارع ہے اور مضارع کو مضارع اس لئے کہا جاتا ہے کہ مضارع بمعنی مشابہت کے ہیں اور مضارع بھی اسم فاعل کے ساتھ حرکات، سکنات، تعداد حروف اور معنی میں مشابہہ ہے، یا مضارع ضرع سے ماخوذ ہے اور ضرع کے معنی ہیں ایک پستان سے دو بچوں کا دودھ پینا اور مضارع میں بھی چونکہ حال اور استقبال جمع ہوتے ہیں اس لئے اس سے مضارع کہا جاتا ہے۔

اسم کی پہلی تقسیم

ظہور وخفاء کے اعتبار اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

(۱) اسم ظاہر:...... جو اسم ضمیر نہ ہو جیسے رَجُلٌ.

(۲) اسم ضمیر:...... وہ ہے جس کے ذریعے سے متکلم، مخاطب یا غائب کے حال کو بیان کیا جائے جیسے اَنَا، اَنْتَ هُوَ.

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) **ضمیر مرفوع متصل**:...... وہ ضمیر جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں فاعل وغیرہ واقع ہو۔

گردان:...... ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ ،ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا.

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں (الف) بارز (ب) مستتر۔

(الف) بارز:...... بارز کا لغوی معنی ہے ظاہر ہونے والا۔ اصطلاح میں بارز وہ ضمیر ہے جو فعل کے آخر میں لام کلمہ سے ملی ہوئی ہو اور اس کے بغیر فعل تام نہ ہو جیسے ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا میں الف اور واؤ اور اس کے علاوہ جو حروف ضَرَبَ کے آخر میں آتے ہیں سوائے تائے تانیث ساکنہ کے وہ سب ضمیر مرفوع متصل بارز ہیں۔

(ب) مستتر:...... لغت میں چھپی ہوئی کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں مستتر وہ ضمیر ہے جو ظاہراً نہ پڑھی جائے بلکہ اپنی طرف سے اعتبار کیا جائے۔

ضمیر مستتر کی دو قسمیں ہیں (الف) واجب الاستتار (ب) جائز الاستتار۔

(الف) واجب الاستتار:...... وہ ضمیر ہے جو صیغہ واحد مذکر مخاطب اور متکلم کے دونوں صیغوں میں ہوتی ہے۔

(ب) جائز الاستتار:...... وہ ضمیر ہے جو فعل کے غائب اور غائبہ کے صیغوں میں آتی ہے اور صفات میں طلقاً (خواہ صیغہ مفرد ہو یا تثنیہ، جمع مذکر ہو یا جمع مؤنث، اس میں ضمیر خواہ متکلم کی ہو یا مخاطب کی یا غائب کی)۔

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: ...... وہ ضمیر جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو اور ترکیب میں فاعل وغیرہ واقع ہو۔

گردان: ......هُوَ هُمَا هُمْ، هِيَ هُمَا هُنَّ، اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ، اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ، اَنَا نَحْنُ.

(۳) ضمیر منصوب متصل: ...... وہ ضمیر جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں مفعول بہ وغیرہ واقع ہو۔

گردان: ......ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا.

فائدہ: ...... ضمیر منصوب متصل افعال، حروف مشبہ بالفعل اور اسمائے افعال کے بعد آتی ہے۔

مثال افعال کی: ضَرَبَهٗ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ وغیرہ۔

حروف مشبہ بالفعل کی تعریف: ...... وہ حروف ہیں جو فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور یہ کل چھ حروف ہیں، اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ.

مثال حروف مشبہ بالفعل کی: اِنَّهٗ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنَّنِيْ، اِنَّنَا۔

اسمائے افعال کی تعریف: ...... وہ ہے جو بظاہر اسماء ہوں لیکن معنی کے لحاظ سے افعال ہوں اور یہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) اسمائے افعال بمعنی فعل امر حاضر: جیسے رُوَيْدَ (اَمْهِلْ)، دُوْنَكَ (خُذْ)، بَلْهَ (اُتْرُكْ)، هَا (خُذْ)، عَلَيْكَ (اَلْزِمْ)، حَيَّهَلْ (اَقْبِلْ)، هَلُمَّ (اِيْتِ)، آمِيْن (اِسْتَجِبْ).

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: جیسے هَيْهَاتَ (بَعُدَ)، سَرْعَانَ (سَرُعَ)، شَتَّانَ (اِفْتَرَقَ).

مثال اسمائے افعال کی، رُوَيْدَهٗ، رُوَيْدَهُمَا، رُوَيْدَهُمْ، رُوَيْدَهَا، رُوَيْدَهُمَا، رُوَيْدَهُنَّ،

رُوَیْدَکَ، رُوَیْدَکُمَا، رُوَیْدَکُمْ، رُوَیْدَکِ، رُوَیْدَکُمَا، رُوَیْدَکُنَّ، رُوَیْدَنِیْ، رُوَیْدَنَا.

(۴) منصوب منفصل:...... وہ ضمیر جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو اور ترکیب میں مفعول بہ وغیرہ واقع ہو۔

گردان:...... اِیَّاہُ اِیَّاھُمَا اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا اِیَّاھُمَا اِیَّاھُنَّ، اِیَّاکَ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُنَّ، اِیَّایَ اِیَّانَا.

(۵) ضمیر مجرور متصل:...... یہ دو قسم کی ہیں ایک وہ جس پر حرف جر داخل ہو اور دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

حروف جارہ کی تعریف:...... جر کا معنی ہے کھینچنا اور یہ حروف بھی اپنے مدخول کی طرف ماقبل فعل یا شبہ فعل کے معنی کھینچتے ہیں اس لئے ان حروف کو حروف جارہ کہا جاتا ہے۔ حروف جارہ کل سترہ (۱۷) ہیں۔

با و تا و کاف و لام واؤ مذ و منذ خلا...... رب حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

(۱) گردان ضمیر مجرور بحرف جر:...... لَہٗ لَھُمَا لَھُمْ، لَھَا لَھُمَا لَھُنَّ، لَکَ لَکُمَا لَکُمْ، لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ، لِیْ لَنَا.

(۲) گردان ضمیر مجرور باضافت:...... دَارُہٗ دَارُھُمَا دَارُھُمْ، دَارُھَا دَارُھُمَا دَارُھُنَّ، دَارُکَ دَارُکُمَا دَارُکُمْ، دَارُکِ دَارُکُمَا دَارُکُنَّ، دَارِیْ دَارُنَا

اسم کی دوسری تقسیم

اعراب کے اعتبار سے اسم ظاہر کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

(۱) معرب کی تعریف:...... معرب وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عوامل کے مختلف ہونے کی وجہ سے بدلتا ہو جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.

(۲) مبنی کی تعریف:...... مبنی وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عوامل کے مختلف ہونے کی وجہ سے نہ بدلتا ہو جیسے

جَآءَ نِیْ هٰؤُلَآءِ، رَأَیْتُ هٰؤُلَآءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَآءِ۔

شعر: مبنی آں باشد کہ ماند برقرار ...... معرب آں باشد کہ گردد بار بار

اسم معرب کی پہلی تقسیم

انصراف اور عدم انصراف کے اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

(۱) منصرف کی تعریف:...... منصرف وہ اسم ہے، جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سببوں کے ہو نہ آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں تینوں حرکتیں بمع تنوین کے پڑھی جائیں گی جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.

غیر منصرف کی تعریف:...... غیر منصرف وہ اسم ہے کہ جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سببوں کے ہو آئے ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں پڑھا جائے گا اور حالت جری میں اس کے آخر میں ہمیشہ فتحہ کی حرکت پڑھی جائے گی جیسے جَآءَ نِیْ اَحْمَدُ، رَأَیْتُ اَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ.

فائدہ:...... اسباب منع صرف کل نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان جیسے عُمَرُ، ثُلَاثُ، طَلْحَةُ، زَیْنَبُ، اِبْرَاهِیْمُ، مَسَاجِدُ، بَعْلَبَکُّ، اَحْمَدُ، سَکْرَانُ.

اسم معرب کی دوسری تقسیم

اشتقاق وعدم اشتقاق کے اعتبار سے اسم معرب کی تین قسمیں ہیں: (۱) جامد (۲) مشتق (۳) مصدر

(۱) جامد:...... لغت میں جمے ہوئے اور بانجھ کو کہتے ہیں اصطلاح صرف میں جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ ہی مصدر سے مشتق ہو۔ یعنی جس سے نہ تو کوئی لفظ نکلے اور نہ وہ کسی لفظ سے نکلا ہو جیسے رَجُلٌ.

(۲) مشتق:...... لغت میں چیرنے اور پھاڑنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مشتق وہ کلمہ ہے جو مصدر سے بنتا ہو یعنی مصدر کے معنی اور مادہ باقی رکھتے ہوئے دوسری شکل اور معنی پیدا کیا جائے جیسے ضَرْبًا سے ضَرَبَ.

(۳) مصدر:...... لغت میں نکلنے کی جگہ یعنی منبع کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مصدر وہ کلمہ ہے جس سے فعل کی بناء واقع ہو اور اردو میں ترجمہ کرتے وقت اس کے آخر میں ،نا، اور فارسی میں ترجمہ کرتے وقت اس کے آخر میں ،دن یا تن آئے جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا، زدن) اَلْقَتْلُ (قتل کرنا، کشتن)۔

فائدہ:...... ثلاثی مجرد کے مصادر کے سماعی اوزان پچاس کے قریب آتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مارڈالنا	نَصَرَ	فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	کودنا	نَصَرَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ	فَعْلُوْلَةٌ	قَيْلُوْلَةٌ	دوپہر کوسونا	ضَرَبَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ	مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	مہربانی کرنا	سَمِعَ	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	غبار آلود ہونا	سَمِعَ	فُعُّوْلَةٌ	جَبُّوْرَةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گمشدہ کوتلاش کرنا	نَصَرَ	فَعْلَآءُ	رَغْبَآءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	ڈھونڈنا	نَصَرَ	فَعْلُوْةٌ	رَغْبُوْةٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	پھانسی دینا	ضَرَبَ	تِفِعَّالٌ	تِقِطَّاعٌ	بہت کاٹنا	فَتَحَ
فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ	فُعُلّٰى	غُلُبّٰى	بہت غلبہ پانا	ضَرَبَ
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چرانا	ضَرَبَ	فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	جاننا، معلوم کرنا	ضَرَبَ
فُعَلٌ	هُدًى	راستہ دکھانا	ضَرَبَ	فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ڈھونڈنا	ضَرَبَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ	فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ	فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ	قطع رحمی کرنا	فَتَحَ
فُعَالٌ	سُوَالٌ	پوچھنا مانگنا	فَتَحَ	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلَانٌ	لَیَّانٌ	ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا	ضَرَبَ	فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ	سُرخ وسفید ہونا	سَمِعَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	بے نصیب ہونا	ضَرَبَ	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعِلٌ	مَیْسِرٌ	جوا کھیلنا	ضَرَبَ	فَعَالِیَةٌ	كَرَاهِیَةٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ
مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ	مَفْعُوْلٌ	مَكْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ	فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعْلٰی	دَعْوٰی	بلانا	نَصَرَ	مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
فُعْلٰی	بُشْرٰی	خوشخبری دینا	نَصَرَ	فَعْلُوَّةٌ	جَبْرُوَّةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ
فِعْلٰی	ذِكْرٰی	یاد کرنا	نَصَرَ	فَیْعُوْلَةٌ	كَیْنُوْنَةٌ	ہونا	نَصَرَ
تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نَصَرَ	فَعْلُوْتٰی	رَغْبُوْتٰی	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ	فِعِّیْلٰی	دِلِّیْلٰی	بہت رہبری کرنا	نَصَرَ

اسم جامد کی اقسام

بہ اعتبار حروف اصلیہ وزائدہ کے اسم جامد کی تین قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی، خماسی اور پھر ہر ایک قسم مزید دو دو اقسام پر مشتمل ہیں۔ ان سب کوشش اقسام کہا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، خماسی مجرد، خماسی مزید فیہ اور ان سب کوشش اقسام کہا جاتا ہے۔

(۱) **ثلاثی مجرد:**...... وہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ (ف،ع،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔

اسم ثلاثی مجرد کے دس اوزان ہیں:

(۱) فَعْلٌ جیسے فَلْسٌ (پیسہ)۔ (۲) فُعْلٌ جیسے قُفْلٌ (تالہ)۔ (۳) فِعْلٌ جیسے حِبْرٌ (سیاہی، دانشمند)۔

(۴) فَعَلٌ جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)۔(۵) فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو)۔(۶) فَعِلٌ جیسے کَتِفٌ (کندھا)۔(۷) فِعَلٌ جیسے عِنَبٌ (انگور)۔(۸) فِعِلٌ جیسے اِبِلٌ (اونٹ)۔(۹) فُعَلٌ جیسے صُرَدٌ (لٹو پرندہ)۔(۱۰) فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ (گردن)۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ:...... وہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ (ف،ع،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ.

(۳) رباعی مجرد:...... وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔

اسم رباعی مجرد کے پانچ اوزان ہیں:

(۱) فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ (ندی، دودھ دینے والی اونٹنی)۔(۲) فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ)۔(۳) فِعْلِلٌ جیسے زِبْرِجٌ (سونا، سرخ بادل)۔(۴) فِعْلَلٌ جیسے دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ)۔(۵) فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ (چھوٹے قد کا موٹا آدمی)۔

(۴) رباعی مزید فیہ:...... وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے قِرْطَاسٌ بروزن فِعْلَالٌ.

فائدہ:...... اسم ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں۔

(۵) خماسی مجرد:...... وہ ہے جس میں پانچ حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔

اسم خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں:

(۱) فَعَلَّلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی دانہ)۔(۲) فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت)۔

(۳) فُعَلِّلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ)۔(۴) فِعْلَلٌّ جیسے قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)۔

(۶) خماسی مزید فیہ:...... وہ ہے جس میں پانچ حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔

اسم خماسی مزید فیہ کے پانچ اوزان ہیں:

(۱) فَعَلَّلُوْلٌ جیسے عَضْرَ فُوْطٌ (چلپاسہ، بامنی)۔ (۲) فِعْلَلُوْلٌ جیسے قِرْطَبُوْسٌ (تیز رو اونٹنی)۔ (۳) فُعَلَلِيْلٌ جیسے خُذَعْبِيْلٌ (باطل چیز)۔ (۴) فَعَلَّلَلٰی جیسے قَبَعْثَرٰی (بڑا اونٹ) (۵) فَعَلَلِيْلٌ جیسے خَنْدَرِيْسٌ (پرانی شراب)۔

فائدہ:...... کسی اسم میں زائد حروف چار سے زیادہ نہیں آسکتے اور نہ کوئی اسم سات حروف سے زائد ہوتا ہے سات حروف سے مراد ما سوائے تائے تانیث، الف تانیث، یائے نسبت، یائے تصغیر اور علامت تثنیہ وجمع ہیں لہٰذا مُسْتَخْرَجَاتٌ، مُسْتَخْرَجَتَانِ جیسے کلمات سے کہ یہ آٹھ یا نو حروف تک پہنچ گئے ہیں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ ثلاثی مزید فیہ میں چار تک حروف زائد آسکتے ہیں جیسے حِمَارٌ (ایک حرف زائد) مِقْوَالٌ (دو حروف زائد) مُسْتَنْصَرٌ (تین حروف زائد) اِسْتِنْصَارٌ (چار حروف زائد)۔ رباعی مزید فیہ میں تین تک حروف زائد آسکتے ہیں جیسے قَفَنْجَرٌ (ایک حرف زائد) مُتَدَحْرِجٌ (دو حروف زائد) عَبُوْثَرَانِ (تین حروف زائد)، اور خماسی مزید فیہ میں دو تک حروف زائد آسکتے ہیں جیسے عَضْرَفُوْطٌ (ایک حرف زائد) اِصْطَفْلِيْنَ (دو حروف زائد)۔

فعل کی پہلی تقسیم

بہ اعتبار حروف اصلیہ وزائدہ کے فعل کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی اور پھر ہر ایک قسم مزید دو دو اقسام پر مشتمل ہیں۔ ان سب کو چار اقسام کہا جاتا ہے۔

(۱) ثلاثی مجرد:...... وہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ (ف، ع، ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ.

(۲) ثلاثی مزید فیہ:...... وہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ (ف، ع، ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ.

(۳) رباعی مجرد:……وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ.

(۴) رباعی مزید فیہ:……وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ (ف،ع،ل،ل) کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ.

فائدہ:……(۱) کوئی فعل چھ حروف سے تجاوز نہیں کرے گا۔ تائے تانیث علامت تثنیہ وجمع وغیرہ غیر معتبر مانی گئی ہیں۔ پس اِسْتَخْرَجْتُ ،یَسْتَخْرِجَانِ اور یَسْتَخْرِجُوْنَ جیسے کلمات سے جو چھ حروف سے زائد پر مشتمل ہیں اس سے خارج ہوئے۔

فائدہ:……(۲) باب کا لغوی معنی دروازہ اصطلاحی معنی گروہ الفاظ۔ جسطرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جس کا آپس میں تعلق ہو خاندان یا قوم کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح علم الصرف میں وہ کلمات جو ایک مأخذ سے مشتق ہوں اوران کی آپس میں لفظی ومعنوی مناسبت ہو تو ان پر لفظ باب کا اطلاق ہوتا ہے۔

فائدہ:……(۳) ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں: فَعَلَ یَفْعُلُ، فَعَلَ یَفْعِلُ ، فَعِلَ یَفْعَلُ، فَعَلَ یَفْعَلُ، فَعُلَ یَفْعُلُ اور فَعِلَ یَفْعِلُ. پہلے تین ابواب میں مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہے اس لئے انہیں اصل کہتے ہیں اور بعد کے تین ابواب میں مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے موافق ہے اس لئے انہیں فرع کہا جاتا ہے۔

فائدہ:……(۴) ثلاثی مجرد میں اوّلیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اسکو وہاں پہلا باب کہا گیا ہے جو مثال میں زیادہ مستعمل ہے تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ کے کل چودہ ابواب ہیں جن میں پانچ بے ہمزہ وصل اور نو با ہمزہ وصل ہے۔

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل:……اِفْعَالُ، تَفْعِیْلُ ، مُفَاعَلَة، تَفَعُّلُ ، تَفَاعُلُ.

ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل:...... اِفْتِعَالٌ ،اِسْتِفْعَالٌ ،اِنْفِعَالٌ ،اِفْعِلَالٌ ، اِفْعِيْلَالٌ ،اِفْعِيْعَالٌ اِفْعِوَّالٌ ،اِفَّاعُلٌ ،اِفَّعُّلٌ .

ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ

رباعی مجرد صرف ایک باب پر مشتمل ہے فَعْلَلَ بروزن بَعْثَرَ .

رباعی مزید بے ہمزہ وصل ایک باب اور باہمزہ وصل دوابواب پر مشتمل ہے۔

رباعی مزید بے ہمزہ وصل: تَفَعْلُلٌ بروزن تَسَرْبُلٌ .

رباعی مزید باہمزہ وصل: (۱) اِفْعِنْلَالٌ (۲) اِفْعِلَّالٌ .

الحاق:...... اہل صرف کی اصطلاح الحاق عبارت ہے ان چند حروف کی زیادت سے جوایک کلمے کو دوسرے کلمے کے ہم وزن کرتے وقت ملائے جاتے ہیں جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ کے ہم وزن کرنے کے لئے اس میں ایک باء کا اضافہ کیا تو جَلْبَبَ بروزن دَحْرَجَ ہوااور یہ دوسری باء جس کی زیادت کی گئی اس کو زائد برائے الحاق کہا جاتا ہے۔

زائد برائے الحاق کی پہچان کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سماع سے ہے۔

شرط الحاق:...... اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو پس اَكْرَمَ يُكْرِمُ اگر چہ بظاہر دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ کے وزن پر ہے مگر مصدر چونکہ دونوں کا مختلف ہے اس لئے اَكْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہہ سکتے۔ ملحق برباعی وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو رباعی کے ہم وزن ہو اس کی دو اقسام ہیں:

(۱) ملحق برباعی مجرد (۲) ملحق برباعی مزید فیہ

ملحق برباعی مجرد کے سات (۷) ابواب ہیں۔

(۱) فَعْلَلَةٌ (۲) فَعْنَلَةٌ (۳) فَوْعَلَةٌ (۴) فَعْوَلَةٌ (۵) فَيْعَلَةٌ (۶) فَعْيَلَةٌ (۷) فَعْلَاةٌ .

ملحق برباعی مزید فیہ بھی دوقسم کا ہے: (۱) ملحق بہ تدحرج (۲) ملحق بہ احرنجم

ملحق برباعی مزید فیہ (تَدَحْرَجَ) کے نو (۹) ابواب ہیں:

(۱) تَفَعْلُلٌ (۲) تَفَعْنُلٌ (۳) تَفَوْعُلٌ (۴) تَفَعْوُلٌ (۵) تَفَيْعُلٌ (۶) تَفَعْيُلٌ (۷) تَفَعْلِي (۸) تَمَفْعُلٌ (۹) تَفَعْلُتٌ۔

ملحق برباعی مزید فیہ (اِحْرَنْجَمَ) کے تین (۳) ابواب ہیں: (۱) اِفْعِنْلَالٌ (۲) اِفْعِنْلَاءٌ (۳) اِفْوِعْلَالٌ۔

اسمائے مشتقہ کی اقسام

اسمائے مشتقہ کی سات قسمیں ہیں:

اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل، اسم مبالغہ، صفت مشبہ۔

(۱) اسم فاعل:...... جو اس ذات کا پتہ دے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)۔

(۲) اسم مفعول:...... جو اس ذات کا پتہ دے جس پر فعل واقع ہوا ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک مرد)۔

اسم مفعول کے اوزان: ثلاثی مجرد سے مذکر کے لئے مَفْعُوْلٌ الخ اور مؤنث کے لئے مَفْعُوْلَةٌ الخ کے وزن پر آتا ہے۔ اس کے علاوہ فَعُوْلٌ جیسے رَسُوْلٌ بمعنی مَرْسُوْلٌ. فَعِيْلٌ جیسے جَرِيْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ. فُعْلَةٌ جیسے ضُحْكَةٌ بمعنی مَضْحُوْكٌ. فَعَلٌ جیسے قَبَضٌ بمعنی مَقْبُوْضٌ. فِعْلٌ جیسے ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوْحٌ اور فَاعِلٌ جیسے كَاتِمٌ بمعنی مَكْتُوْمٌ لیکن آخری تین اوزان شاذ ہیں۔

فائدہ:...... اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ذات مع الوصف پر دلالت کرتے ہیں، جبکہ فاعل اور مفعول صرف ذات پر دلالت کرتے ہیں۔

(۳) اسم ظرف:...... یہ دو قسم کے ہیں: ظرف مکان، ظرف زمان

(!) ظرف مکان:...... اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کام واقع ہو جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی ایک جگہ)۔

(!!) ظرف زمان:...... اس وقت کو کہتے ہیں جس میں کام واقع ہو جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کا ایک وقت)۔

(۴)اسم آلہ:……اس اسم کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے کام کیا جائے جیسے مِضْرَبٌ(مارنے کا ایک آلہ)۔

اسم آلہ کے اوزان:……اسم آلہ ثلاثی مجرد کے علاوہ کسی اور باب سے نہیں آتا اس کے اوزان مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ الخ آتے ہیں اس سے فِعَالٌ کا وزن بھی آتا ہے لیکن قلیل جیسے نِطَاقٌ (کمر باندھنے کا آلہ) خِيَاطٌ (سینے کا آلہ) اور اس سے مُدُقٌّ (پیسنے کا آلہ) اور مُنْخُلٌ (آٹا چھاننے کا آلہ) دونوں شاذ ہیں۔

(۵)اسم تفضیل:……جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں غیر کی بہ نسبت معنی مصدری کی زیادتی پائی جائے جیسے اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا ایک مرد)۔

فائدہ:……اسم تفضیل غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا اگر غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو تو اس باب کے مصدر سے پہلے لفظ اکثر وغیرہ لایا جائے گا جیسے زَيْدٌ اَكْثَرُ اِجْتِهَادًامِنْ عَمْرٍو وَاَقَلُّ اِكْتِسَابًامِنْ بَكْرٍ وَاَشَدُّسِوَادًامِنْ خَالِدٍ.

(۶)اسم مبالغہ:……جس میں فی نفسہ معنی مصدری کی زیادتی پائی جائے جیسے عَلَّامٌ (زیادہ جاننے والا)۔

اسم مبالغہ کے اوزان

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت پرہیز کرنے والا	فَعِيلٌ	عَلِيْمٌ	بہت جاننے والا
فَعُوْلٌ	ضَرُوْبٌ	بہت مارنے والا	فَعَّالٌ	اَكَّالٌ	بہت کھانے والا
فُعَّالٌ	قُطَّاعٌ	بہت کاٹنے والا	مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ	بہت کاٹنے والا
مِفْعَالٌ	مِجْزَامٌ	بہت کاٹنے والا	مِفْعِيلٌ	مِنْطِيقٌ	بہت بولنے والا
فِعِّيلٌ	شِرِّيرٌ	بہت شرارت کرنے والا	فُعَلَةٌ	ضُحَكَةٌ	بہت ہنسنے والا
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت پھرنے والا	☆	☆	☆

کبھی مبالغہ میں مزید زیادتی کے لئے اسم کے آخر میں تاءزائد لائی جاتی ہے جیسے عَلَّامَةٌ بہت جاننے والا فُرُوْقَةٌ بہت جدائی کرنے والا مِجْزَامَةٌ بہت کاٹنے والا۔

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق:...... اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے قطع نظر غیر کے جیسے ضُرَّابٌ (زیادہ مارنے والا) جبکہ اسم تفضیل میں زیادتی غیر کی نسبت ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَضْرَبُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمر سے زیادہ مارنے والا ہے)۔

(۷) صفت مشبہ:...... وہ ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں معنی مصدری بطور ثبوت (یعنی پائیداری) کے پایا جائے جیسے جَمِیْلٌ (خوبصورت)۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:...... دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفت مشبہ میں معنی مصدری ثبوت اور دوام یعنی ہیشگی کے طور پر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ حَسِیْنٌ (زید خوبصورت ہے) جبکہ اسم فاعل میں معنی مصدری بطور حدوث یعنی عارضی ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ (زید مارنے والا ہے)۔

اوزان صفت مشبہ

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	صَعْبٌ	سخت	کَرُمَ	فَاعِلٌ	کَابِرٌ	بزرگ	کَرُمَ
فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	سَمِعَ	فَیْعِلٌ	سَیِّدٌ	سردار	نَصَرَ
فُعْلٌ	صُلْبٌ	سخت	کَرُمَ	فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل	کَرُمَ
فَعَلٌ	حَسَنٌ	نیک	کَرُمَ	فِعَالٌ	هِجَانٌ	سفید اونٹ	کَرُمَ
فَعِلٌ	خَشِنٌ	سخت	کَرُمَ	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	کَرُمَ
فُعُلٌ	قُدُسٌ	عقل مند	سَمِعَ	فَعَّالٌ	وَضَّاعٌ	بے طاقت	کَرُمَ
فِعَلٌ	زِیَمٌ	پراگندہ	ضَرَبَ	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ	بزرگ	کَرُمَ
فِعِلٌ	بِلِزٌ	فربہ	ضَرَبَ	فَعِیْلٌ	کَرِیْمٌ	بزرگ	کَرُمَ

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فُعَلٌ	حُطَمٌ	نامہربان	ضَرَبَ	فَعُوْلٌ	غَیُوْرٌ	غیرت مند	نَصَرَ، ضَرَبَ
فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	کَرُمَ	فَعْلٰی	عَطْشٰی	پیاسی عورت	سَمِعَ
اَفْعَلُ	اَحْمَرُ	سُرخ رنگ	کَرُمَ	فُعْلٰی	حُبْلٰی	حاملہ عورت	سَمِعَ
فَعْلٰی	حَیْدٰی	متکبر کی چال	ضَرَبَ	فَعَلَانٌ	حَیَوَانٌ	جانور	سَمِعَ
فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا مرد	سَمِعَ	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ	سُرخ عورت	سَمِعَ
فُعْلَانٌ	عُرْیَانٌ	برہنہ	سَمِعَ	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اُنثیٰ	کَرُمَ

فعل کی دوسری تقسیم

زمانہ کے اعتبار سے فعل کی سات قسمیں ہیں:

فعل ماضی، فعل مضارع، فعل جحد، فعل نفی، فعل امر، فعل نہی، فعل تعجب۔

(۱) فعل ماضی:......گزرا ہوا زمانہ جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)۔

(۲) فعل مضارع:......جو حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)۔

(۳) فعل جحد:......انکار ماضی کو کہتے ہیں جیسے لَمْ یَضْرِبْ (ہرگز نہیں مارا اُس ایک مرد نے)۔

(۴) فعل نفی:......انکار مستقبل کو کہتے ہیں جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد)۔

(۵) فعل امر:......جس میں متکلم اپنے مخاطب سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کرے جیسے اِضْرِبْ (مار تو ایک مرد)۔

(۶) فعل نہی:......جس میں متکلم اپنے مخاطب سے کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ کرے جیسے

لَا تَضْرِبْ (مت مارتو ایک مرد)۔

(۷) فعل تعجب:......وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے جیسے مَا اَضْرَبَہٗ (کتنا ہی اچھا مارا اُسے ایک مرد نے)۔

فعل کی تیسری تقسیم

صرف اور عدم صرف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) فعل متصرف (۲) فعل غیر متصرف

(۱) فعل متصرف:......وہ فعل ہے جس کے مصدر سے تمام گردانیں (ماضی، مضارع، امر و نہی) وغیرہ کی آتی ہوں۔ افعال متصرفہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) افعال تامہ (۲) افعال ناقصہ

افعال تامہ کی دو قسمیں ہیں (۱) فعل لازمی (۲) فعل متعدی

(۱) فعل لازم:......وہ فعل ہے جو صرف فاعل سے ملکر پورا جملہ بن جائے اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرتا ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)۔

(۲) فعل متعدی:......وہ فعل ہے جو فاعل سے ملکر پورا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کا تقاضا بھی کرتا ہو جیسے شَرِبَ زَيْدٌ مَآءً (زید نے پانی پیا)۔

(۲) افعال ناقصہ:......وہ افعال ہیں جو اگرچہ لازم ہیں لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔ افعال ناقصہ کی تعداد تیرہ (۱۳) ہے:

كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰى، اَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَافَتِئَ، مَادَامَ، مَاانْفَكَّ، لَيْسَ، مَابَرِحَ، مَا زَالَ.

(۲) فعل غیر متصرف:......وہ فعل ہے جس کا مصدر ہی نہ ہو یا مصدر ہو لیکن اس سے تمام گردانیں نہ آتی ہوں۔ افعال غیر متصرفہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) افعال مقاربہ: جیسے عَسٰی، کَادَ وغیرہ۔ (۲) افعال مدح وذم جیسے نِعْمَ، بِئْسَ وغیرہ۔
(۳) فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ.

حروف کی تقسیم

کلمہ جن حروف سے بنتا ہے وہ دو قسم کے ہیں: (۱) حروف اصلی (۲) حروف زائدہ۔

(۱) حروف اصلی:...... وہ حروف ہیں جو تمام ابواب کی تمام گردانوں میں موجود ہوں جیسے ضَرَبَ، ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ، اِسْتَضْرَبَ وغیرہ ان سب میں (ض. ر. ب) کا مادہ موجود ہے۔
حروف اصلی کا حکم یہ ہے کہ یہ حروف وزن نکالتے وقت فا، عین اور لام کلمے کے مقابلے میں آئیں گے جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ.

اعتراض:...... (۱) آپ کے ذکر کردہ حروف اصلی کی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس میں، الف، سین اور تاء، باب استفعال کے داخل ہوئے حالانکہ یہ حروف اصلیہ نہیں ہیں۔
اس کا جواب یہ ہے کہ حروف اصلی وہ ہیں جو تمام ابواب کی تمام گردانوں میں موجود ہوں اور، الف، سین اور تاء، باب استفعال میں موجود ہیں لیکن باقی ابواب میں موجود نہیں ہیں۔

اعتراض:...... (۲) آپ کے ذکر کردہ حروف اصلی کی تعریف اپنے افراد کے لئے جامع نہیں ہے اس لئے کہ وَعَدَ میں واؤ حرف اصلی ہے لیکن یَعِدُ میں نہیں ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ حروف اصلی سے مراد وہ حروف ہیں جو تعلیل (اعلال) سے قبل ہو اور یَعِدُ میں تعلیل سے پہلے واؤ موجود ہے اور یہ اصل میں یَوْعِدُ ہے۔

فائدہ:...... بہ اعتبار مخارج کے حروف کی تین قسمیں (شفوی، وسطی، حلقی) ہیں۔ میزان کیلئے شفوی میں سے فا، حلقی میں سے عین اور وسطی میں سے لام لیا گیا ہے۔

(۲) حروف زائدہ:...... وہ حروف ہیں جو تمام ابواب کی تمام گردانوں میں موجود نہ ہوں جیسے

اِسْتَخْرَجَ میں (الف، سین اور تاء) ہر باب میں موجود نہیں ہیں۔

حروف زائدہ کا حکم یہ ہے کہ یہ حروف وزن نکالتے وقت فا، عین اور لام کلمے کے مقابلے میں نہیں آئیں گے جیسے اِسْتَخْرَجَ بروزن اِسْتَفْعَلَ.

فائدہ:...... حروف زائدہ کے پہچاننے کے تین طریقے ہیں (۱) اشتقاق (۲) غلبہ (۳) عدم نظیر

(۱) اشتقاق:...... وہ حروف جو گردان میں کہیں ہوں اور کہیں نہ ہوں جیسے ضَرَبَا میں الف اور ضَرَبُوْا میں واؤ الخ.

(۲) غلبہ:...... وہ حروف جو خاص مقام پر زائد ہوتے ہیں جیسے تاء جو حالت وقف میں ھا بن جاتی ہے جبکہ اس تاء سے پہلے تین حروف ہوں جیسے حَبَّةٌ بروزن فَعْلَةٌ یا جیسے الف ونون زائدتان جو کہ آخر کلمہ میں زائد ہوتے ہیں جبکہ ان سے پہلے تین حرف ہوں جیسے سُلْطَانٌ بروزن فُعْلَانٌ.

(۳) عدم نظیر:...... اگر ہم اس کلمہ کے جملہ حروف کو اصلی سمجھ کر وزن نکالیں تو ایسا وزن حاصل ہو کہ عربی لغت میں اس جیسا اور کلمہ نہ ہو جیسے قَرَنْفُلٌ اسکے جملہ حروف اصلی تصور کرنے کے وقت اس کا وزن فَعَلُلٌ آتا ہے جو کہ عربی لغت میں معدوم ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ نون زائد ہے اب وزن ہوگا فَعَنْلُلٌ.

حروف زائدہ کی پہلی تقسیم

حروف زائدہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) زائد برائے اشتقاق (۲) زائد برائے نقل باب (۳) زائد برائے الحاق

(۱)...... **زائد برائے اشتقاق**: وہ ہے جو ایک صیغہ سے دوسرے صیغہ کے بناتے وقت چند حروف کی زیادت کی جائے جیسے ضَرَبَ سے ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا وغیرہ بناتے وقت پہلے صیغہ میں الف اور دوسرے صیغے میں واؤ اور الف کو زیادہ کیا گیا ہے۔

زائد برائے اشتقاق کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اصل صیغے کا صیغہ واحد مذکر غائب نکال کر اصل اور واحد مذکر غائب دونوں صیغوں کو دیکھا جائے۔ جو حروف زائد ہوں تو وہ زائد برائے اشتقاق کہلائیں گے جیسے ضَرَبُوْا اصل صیغہ اور ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب دونوں صیغوں کا موازنہ کیا گیا تو اصل صیغہ میں ضَرَبَ کی بہ نسبت واؤ اور الف زائد ہے تو یہ حروف زائد برائے اشتقاق کہلائیں گے۔

(۲)......زائد برائے نقل باب: وہ ہے کہ جو ایک باب سے دوسرے باب کو منتقل ہونے کے لئے صیغہ کے ساتھ چند حروف کی زیادت کی جائے جیسے ضَرَبَ سے اِسْتَضْرَبَ اور ضَارَبَ بناتے وقت پہلے صیغے میں الف، سین اور تاء اور دوسرے صیغے میں الف کو زیادہ کیا گیا لہٰذا یہ حروف زائد برائے نقل باب کہلائیں گے۔

زائد برائے نقل باب کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اصل صیغے کا پہلے مزید میں صیغہ واحد مذکر غائب اور پھر مجرد میں اس کا صیغہ واحد مذکر غائب نکالا جائے پھر اصل اور مزید کے دونوں صیغوں میں حروف دیکھے جائیں تو جو حروف زائد اصل اور مزید کے صیغوں میں مشترک ہوں تو وہ حروف زائد برائے نقل باب کہلائیں گے اور جو حروف زائد ان مشترک حروف کے علاوہ ہوں تو وہ حروف زائد برائے اشتقاق کہلائیں گے جیسے مُسْتَخْرِجٌ اصل صیغہ ہے اور اس کا مزید میں صیغہ واحد مذکر غائب اِسْتَخْرَجَ ہے اور مجرد میں اس کا صیغہ واحد مذکر غائب خَرَجَ ہے لہٰذا الف، سین اور تاء کو اصل اور مزید کے صیغوں میں مشترک ہونے کی بنا پر حروف زائد برائے نقل باب کہا جائے گا اور جو حروف زائد ان کے علاوہ ہوں وہ زائد برائے اشتقاق کہلائیں گے جیسے مُسْتَخْرِجٌ میں حرف میم۔

(۳) زائد برائے الحاق:......اس کی تعریف مع مثال صفحہ (۵۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ:......(۱) صرفی حضرات زائد برائے اشتقاق کا کوئی اعتبار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ صرف صیغوں کی علامات اور نشانات ہیں۔

فائدہ......(۲) زائد برائے نقل باب صرف مزید میں آ سکتا ہے مجرد میں نہیں۔

حروف زائدہ کی دوسری تقسیم

حروف زوائد کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ حروف زوائد ماقبل کی جنس سے ہوں گے یا نہیں اگر یہ ماقبل کی جنس سے ہوں تو پھر ان حروف زوائد سے ماقبل حرف کے مقابلے میں وزن میں جو حرف آئے گا تو وہی

حرف اس حرف زائد کے مقابلے میں بھی آئے گا جیسے جَلْبَبَ میں باء حرف زائد ماقبل کی جنس سے ہے اس لئے اس کا وزن فَعْلَلَ لایا گیا ہے یعنی پہلی باء کے مقابلے میں لام آنے سے دوسری باء کے مقابلے میں بھی لام لایا گیا ہے۔اور اگر یہ حروف زوائد ماقبل کی جنس سے نہ ہوں تو پھر وزن نکالتے وقت یہ حروف اپنی اصل پر آئیں گے جیسے مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ میں میم اور واؤ حروف زوائد ماقبل کی جنس سے نہیں ہیں۔اس لئے وزن نکالتے وقت یہ حروف اپنی اصل اور اپنی ہی جگہ پر آئے ہیں۔

فائدہ:......(۱) جو حروف زوائد ماقبل کی جنس سے نہ ہوں وہ کل دس حروف ہیں، جن کا مجموعہ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا آتا ہے اور ان کے علاوہ باقی سب حروف تہجی ماقبل کی جنس سے آسکتے ہیں۔

فائدہ:......(۲) جو حرف زائد کلمہ کی ابتدا میں آئے انہیں دخول اور جو آخر میں آئے انہیں لحوق اور جو نون مضارع کے آخر میں ضمہ کے عوض میں آئے انہیں نون اعرابی کہا جاتا ہے۔

کلمہ کی تیسری تقسیم

بہ اعتبار کیفیت حروف کے کلمہ (اسم وفعل) سات قسم کے ہیں، جن کو ایک شعر میں ذکر کیا گیا ہے۔

صحیح است ومثال است ومضاعف...........لفیف وناقص ومہموز واجوف

(۱) صحیح:......لغت میں تندرست کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں صحیح وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ (فاء یا عین یا لام) کلمے کے مقابلے میں ہمزہ یا حرف علت یا دو حروف ایک جنس کے نہ آئے ہوں جیسے ضَرْبٌ اور ضَرَبَ.

فائدہ:......(۱) حروف علت تین ہیں واؤ الف اور یاء جن کا مجموعہ (وائے) آتا ہے۔

فائدہ:......(۲) عربی زبان میں حرف علت کو ثقیل کہا جاتا ہے جیسے اُقْوُلُ بہ نسبت قُلْ کے ثقیل ہے۔ اس لئے کبھی حرف علت کو گرادیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں اور کبھی ساکن کرتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ثقیل واؤ اس کے بعد یاء اور اس کے بعد الف ہے۔

(۲) مہموز:...... لغت میں ٹیڑھے پن اور ہمزہ دیئے ہوئے کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں مہموز وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ (فاء یا عین یا لام) کلمے کے مقابلے میں ہمزہ آیا ہو اور یہ تین قسم کے ہیں: (۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام

(۱) مہموز الفاء وہ ہے جس میں فاء کلمے کے مقابلے میں ہمزہ آیا ہو جیسے اَمْرٌ، اَمَرَ.

(۲) مہموز العین وہ ہے جس میں عین کلمے کے مقابلے میں ہمزہ آیا ہو جیسے سَئُلٌ، سَئَلَ.

(۳) مہموز اللام وہ ہے جس میں لام کلمے کے مقابلے میں ہمزہ آیا ہو جیسے قَرْءٌ، قَرَءَ.

معتل:...... اصطلاح صرف میں معتل وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ (فاء یا عین یا لام) کلمے کے مقابلے میں حرف علت واقع ہو اور یہ تین قسم کے ہیں: (۱) معتل الفاء جسے مثال کہا جاتا ہے (۲) معتل العین جسے اجوف کہا جاتا ہے (۳) معتل اللام جسے ناقص کہا جاتا ہے۔

(۳) مثال:...... لغت میں مانند کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں مثال وہ کلمہ ہے کہ جس کے فاء کلمے کے مقابلے میں حرف علت آیا ہو اگر حرف علت واؤ ہو، اسے مثال واوی کہا جاتا ہے جیسے وَعْدٌ، وَعَدَ. اگر حرف علت یاء ہو، اسے مثال یائی کہا جاتا ہے جیسے یَسْرٌ، یَسَرَ.

فائدہ:...... مثال الفی کا عربی زبان میں کوئی مثال نہیں۔

(۴) اجوف:...... لغت میں خالی پیٹ کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں اجوف وہ کلمہ ہے کہ جس کے عین کلمے کے مقابلے میں حرف علت آیا ہو اگر حرف علت واؤ ہو، اسے اجوف واوی کہا جاتا ہے جیسے قَوْلٌ، قَالَ اور اگر حرف علت یاء ہو، اسے اجوف یائی کہا جاتا ہے جیسے بَیْعٌ، بَاعَ.

(۵) ناقص:...... لغت میں دم کٹے کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں ناقص وہ کلمہ ہے کہ جس کے لام کلمے کے مقابلے میں حرف علت آیا ہو اگر حرف علت واؤ ہو، اسے ناقص واوی کہا جاتا ہے جیسے دَعْوَةٌ، دَعَا. اگر حرف علت یاء ہو، اسے ناقص یائی کہا جاتا ہے جیسے رَمْیٌ، رَمٰی.

(۶) **لفیف** :......لغت میں لپٹنے کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں لفیف وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ (فاء، عین اور لام) کلموں کے مقابلے میں دو حروف علت آئے ہوں۔

لفیف کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیف مقرون (۲) لفیف مفروق

(۱) **لفیف مقرون**:...... وہ ہے جس کے حروف اصلیہ (فاء اور عین یا عین اور لام) کلموں کے مقابلے میں دو حروف علت آئے ہوں جیسے وَيْلٌ، وَيَلَ. طَيٌّ، طَوٰى.

(۲) **لفیف مفروق**:......وہ ہے جس کے حروف اصلیہ فاء اور لام کلموں کے مقابلے میں حروف علت آئے ہوں جیسے وَقْيٌ، وَقٰى.

(۷) **مضاعف** :......لغت میں دو گنے (دو چند) کو کہا جاتا ہے اصطلاح صرف میں مضاعف وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ (فاء، عین اور لام) کلموں کے مقابلے میں دو حروف ایک جنس سے آئے ہوں۔ مضاعف کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی

(۱) **مضاعف ثلاثی**:...... وہ ہے جس کے حروف اصلیہ (فاء اور عین یا عین اور لام) کلموں کے مقابلے میں دو حروف ایک جنس سے آئے ہوں جیسے دَدَنٌ، دَدَنَ.

(۲) **مضاعف رباعی**:...... وہ ہے جس کے حروف اصلیہ فاء اور لام اول اور عین اور لام ثانی کے مقابلے میں دو دو حروف ایک جنس کے آئے ہوں جیسے زِلْزَالًا، زَلْزَلَ.

فائدہ:......(۱) حروف علت یا ہمزہ یا ایک جنس کے دو حروف آنے سے کلمات میں ثقل آتا ہے اور اس کو دور کرنے کے لئے چند قاعدے مقرر ہیں۔

(۱) حذف:......حرف علت کو گرادینا جیسے لَمْ يَدْعُ اصل میں يَدْعُوْ تھا۔ واؤ کے گرادینے سے لَمْ يَدْعُ بن گیا۔

(۲) ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ الف سے تبدیل کرنے سے قَالَ بن گیا۔

(۳) اسکان:...... حرف سے حرکت گرا دینا جیسے یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ واؤ سے حرکت گرا دینے سے یَدْعُوْ بن گیا۔

(۴) ادغام:...... ایک جنس کے دو حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے ذَبَّ اصل میں ذَبَبَ تھا۔ پہلی باء کو دوسری باء میں مدغم کرنے سے ذَبَّ بن گیا۔

فائدہ:...... ہفت اقسام میں معتل کی تغیر کو اعلال یا تعلیل، مہموز کے تغیر کو تخفیف اور مضاعف کے تغیر کو ادغام کہا جاتا ہے۔

فعل کی چوتھی تقسیم

معلوم و مجہول کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) فعل معلوم (۲) فعل مجہول، پھر معلوم و مجہول دونوں کی مزید دو دو اقسام ہیں: (۱) مثبت (۲) منفی

(۱) **فعل مثبت معلوم**:...... وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم ہو اور اس میں فعل کو ثابت کیا گیا ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ (مارا زید نے)۔

(۲) **فعل مثبت مجہول**:...... وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف نہ ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو اور اس میں فعل کو ثابت کیا گیا ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ (مارا گیا زید)۔

(۱) **فعل نفی معلوم**:...... وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم ہو اور اس میں فعل کو نفی کیا گیا ہو جیسے مَا ضَرَبَ زَيْدٌ (نہیں مارا زید نے)۔

(۲) **فعل نفی مجہول**:...... وہ فعل ہے جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف نہ ہو یعنی جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو اور اس میں فعل کو نفی کیا گیا ہو جیسے مَا ضُرِبَ زَيْدٌ (نہیں مارا گیا زید)۔

اَبْنِيَّةُ الصَّرْفِ

ابواب وقوانین ثلاثی مجرد

......صرف کبیر فعل ماضی معلوم......

ضَرَبَ: کوضَرْبًا مصدر سے بنایا، حرف اول اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کوفتحہ کی حرکت دی اور آخر سے تنوین تمکن علامت اسمیت حذف کی تو ضَرَبَ بن گیا۔

فائدہ:......تعلیل کے اعتبار سے فعل اصل اور مصدر اس کی فرع ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے مصدر اصل اور فعل اس کی فرع ہے۔

ضَرَبَا: کوضَرَبَ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل لانے سے ضَرَبَا بن گیا۔

ضَرَبُوْا: کوضَرَبَ سے بنایا، اس کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل لا کر واؤ کے ماقبل حرف کوضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبُوْا بن گیا۔

فائدہ :......واؤ جمع اور واؤ عاطفہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے واؤ جمع کے آخر میں الف لایا جاتا ہے۔

ضَرَبَتْ: کوضَرَبَ سے بنایا، اس کے آخر میں تاء ساکنہ علامت تانیث لانے سے ضَرَبَتْ بن گیا۔

ضَرَبَتَا: کوضَرَبَتْ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل لا کر الف کے ماقبل حرف کوفتحہ کی حرکت دی تو ضَرَبَتَا بن گیا۔

ضَرَبْنَ: کوضَرَبَتْ سے بنایا، اس کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل لانے سے ضَرَبَتْنَ بن گیا بقانون ضربن (۱) دو علامت تانیث ایک جگہ جمع ہونے سے بوجہ ثقل کے ایک کوحذف کیا تو ضَرَبَنَ بن گیا پھر بقانون ضربن (۲) چار مسلسل حرکات میں سے ایک کوحذف کیا تو ضَرَبْنَ بن گیا۔

قانون کا لغوی اور اصطلاحی معنی

قانون سریانی یا یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے مسطر کتاب یعنی لکیریں کھینچنے کا آلہ۔

اصطلاحی معنی: هُوَ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى جَمِيعِ جُزْئِيَّاتِ مَوْضُوعِهَا.

یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات کو شامل ہو۔

فائدہ:......(۱) چند الفاظ ایسے ہیں جو قانون کے لغوی معنی کے اعتبار سے مختلف ہیں لیکن اصطلاحی معنی کے اعتبار سے قانون کے ہم معنی ہیں جیسے ضابطہ، قاعدہ، اصل، میزان، کلیہ، عقد۔

قانون کے لغوی معنی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت:......جس طرح مسطر سے لکیریں ٹیڑھی ہونے سے محفوظ ہوتی ہیں اسی طرح قانون کے ذریعے سے انسان صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

فائدہ:......(۲) ہر قانون کے لئے پانچ باتوں کا جاننا ضروری ہے: (۱) قانون کا نام (۲) قانون کا حکم (۳) قانون کی شرائط (۴) قانون کی احترازی مثال (۵) قانون کی اتفاقی مثال۔

فائدہ:......(۳) حکم بمعنی فیصلہ کرنا کیونکہ اس کے ذریعے سے قانون کے جوازی اور وجوبی ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے یعنی بعض قوانین جوازی ہوتے ہیں جنھیں جاری کرنا جائز ہوتا ہے ضروری نہیں ہوتا اور بعض قوانین وجوبی ہوتے ہیں جنھیں جاری کرنا ضروری ہوتا ہے۔

فائدہ:......(۴) شرائط جمع ہے شرط کی اور شرط ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے پائے جانے سے قانون جاری ہوتا ہے، شرط کی دو قسمیں ہیں: (۱) وجودی (۲) عدمی

(۱) وجودی:......وجود سے ہے بمعنی ہونا یعنی وہ شرط جس کے پائے جانے سے قانون جاری ہو اس کی دو قسمیں ہیں: (الف) وجودی کامل (ب) وجودی ناقص

(الف) وجودی کامل:......وہ شرط ہے کہ اس اکیلی شرط کے پائے جانے سے قانون کا حکم جاری ہو جائے۔

(ب) وجودی ناقص:......وہ شرط ہے کہ جب تک تمام شرائط نہ پائی جائیں قانون کا حکم جاری نہ ہو۔

(۲) عدمی:......عدمی عدم سے ہے بمعنی نہ ہونا اور عدمی وہ شرط ہے کہ جس کے نہ پائے جانے سے قانون کا حکم جاری ہوتا ہے اور یہ اگر موجود ہو تو قانون کا حکم جاری نہیں ہوتا۔

فائدہ:......(۵) مثال کی دو قسمیں ہیں: (۱) مثال اتفاقی (۲) مثال احترازی

(۱) مثال اتفاقی:......وہ ہے کہ جس میں قانون کا حکم جاری ہو۔

(۲) مثال احترازی:......وہ ہے کہ جس میں قانون کا حکم جاری نہ ہو۔

فائدہ:......(۶) قانون کا نام قانون کی اتفاقی مثال سے لیا جائے گا۔

قانون: ضَرَبْنَ (۱)

اس قانون کے لئے ایک حکم اور فعل کے لئے ایک شرط اور اسم کے لئے دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔

حکم:......دو علامات تانیث میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے لئے شرط: مطلقاً (خواہ دونوں ایک جنس سے ہوں یا مختلف الجنس ہوں) دو علامات تانیث جمع ہوں۔

مثال احترازی: ضَرَبَتْ. مثال اتفاقی: ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبْتَنَ تھا۔

اسم کے لئے شرط (۱) دو علامات تانیث جمع ہوں۔ مثال احترازی: ضَارِبَةٌ.

شرط (۲) دونوں علامات تانیث ایک جنس سے ہوں۔ مثال احترازی: ضُرُبَیَاتٌ.

مثال اتفاقی: ضَارِبَاتٌ اصل میں ضَارِبَتَاتٌ تھا۔

فائدہ:......(۱) علامات تانیث کل آٹھ ہیں چار اسم میں اور چار فعل میں ہیں:

(۱) اسم میں:......(۱) تائے مدورہ متحرکہ جیسے ضَارِبَةٌ. (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی. (۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَآءُ. (۴) تائے مقدرہ جیسے اَرْضٌ اصل میں اَرْضَةٌ بدلیل اُرَیْضَةٌ.

(۲) فعل میں:......(۱) تائے مطولہ ساکنہ جیسے ضَرَبَتْ. (۲) تائے مطولہ مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ (۳) نون متحرکہ جیسے ضَرَبْنَ. (۴) یائے ساکنہ جیسے تَضْرِبِیْنَ.

فائدہ......(۲) دو علامات تانیث میں سے نون کو حذف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس صیغے کا التباس صیغہ واحد مؤنث سے نہ آئے۔

فائدہ:......(۳) اِثْنَتَا عَشَرَةَ میں قانون ضربن (۱) جاری نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اصل میں اِثْنَیَا عَشَرَةَ تھا۔ اس میں تا اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے یعنی یہ حقیقت میں یاء سے تبدیل شدہ ہے، اس لئے

اس کو حذف نہیں کیا۔

قانون: ضَرَبْنَ (۲)

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم: ...... چار مسلسل حرکات میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) چار حرکات ہوں۔ مثال احترازی: ضَرَبَ.

شرط (۲) چاروں حرکات ایک کلمہ میں ہوں۔ مثال احترازی: ضَرَبَکَ.

شرط (۳) چاروں حرکات مسلسل ہوں۔ مثال احترازی: تَدَحْرَجَ.

مثال اتفاقی: ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبَنَ تھا۔

فائدہ: ...... (۱) کلمہ کا ایک ہونا دو قسم کا ہے: (۱) کلمہ حقیقی (۲) کلمہ حکمی

(۱) کلمہ حقیقی وہ ہے جو حقیقت میں ایک کلمہ ہو جیسے دَحْرَجَ.

(۲) کلمہ حکمی وہ ہے جو حقیقت میں دو کلمے ہوں لیکن شدت اتصال کی وجہ سے دونوں کو ایک کر دیا گیا ہو یعنی پہلا کلمہ فعل اور دوسرا کلمہ ضمیر مرفوع متصل بارز ہو جیسے ضَرَبْنَ سے ضَرَبْنَا تک اصل میں ضَرَبَ الگ کلمہ اور نون ضمیر فاعل الگ کلمہ ہے لیکن شدت اتصال کی وجہ سے دونوں کو ایک کر دیا گیا ہے۔

فائدہ: ...... (۲) عُلَبَةٌ اور هُدَبَةٌ میں قانون ضربن (۲) قانون جاری نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اصل میں عُلَابَةٌ اور هُدَابَةٌ تھے۔ الف ساکن کو درمیان میں خفت کی وجہ سے گرایا گیا ہے۔

ضَرَبْتَ: کو ضَرَبَ سے بنایا، اس کے آخر میں تاء مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب لا کر تاء کے ماقبل حرف کو ساکن کیا تو ضَرَبْتَ بن گیا۔

ضَرَبْتُمَا: کو ضَرَبْتَ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل لانے سے ضَرَبْتَا بن گیا۔ تاء اور الف کے درمیان میم مفتوحہ لا کر میم کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتُمَا بن گیا۔

ضَرَبْتُمْ: کو ضَرَبْتَ سے بنایا، اس کے آخر میں واؤ علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل لانے سے ضَرَبْتَوا

بن گیا۔ تاء اور واؤ کے درمیان میم مضمومہ لا کر اس کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتُمُوْا بن گیا۔ بقانون اَنتم، ضربتم واؤ حذف کرنے سے ضَرَبْتُمْ بن گیا۔

قانون: اَنْتُمْ، ضَرَبْتُمْ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ حذف کرنا اور ماقبل ضمہ کو ساقط کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اسم کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: يَدْعُوْ.

شرط (۲) اسم غیر متمکن کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: كُفُوًا، دَلْوًا.

شرط (۳) واؤ کا ماقبل مضموم ہو۔ مثال احترازی: ضَرَبْتَوْا (فرضی مثال)۔

شرط (۴) کلمہ صالح بناء سے کم نہ ہو۔ مثال احترازی: هُوَ.

مثال اتفاقی: اَنْتُمْ، ضَرَبْتُمْ اصل میں اَنْتُمُوْا اور ضَرَبْتُمُوْا تھے۔

فائدہ...... (۱) اگر واؤ کے بعد کوئی حرف آجائے تو پھر واؤ کو حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ اپنے حال پر چھوڑا جائے گا جیسے اَنْزَلْتُمُوْهُ، ضَرَبْتُمُوْهُ.

فائدہ...... (۲) کلمہ کی صالح بناء اس کو کہتے ہیں کہ کلمہ تین حروف سے کم نہ ہو۔

سوال:...... قانون میں شرط ہے کہ واؤ اسم کے آخر میں ہو اور ضَرَبْتُمُوْا تو فعل ہے اس پر قانون کیوں جاری کیا؟

جواب:...... اسم دو قسم کا ہے (۱) حقیقی (۲) مجازی

(۱) اسم حقیقی: وہ ہے جو حقیقتاً اسم ہو جیسے زَيْدٌ. (۲) اسم مجازی: وہ ہے جو حقیقتاً اسم نہ ہو لیکن اس میں اسم کی کوئی علامت پائی جائے اور یہاں اسم مجازی ہے کیونکہ ضَرَبْتُمُوْا میں حرف میم ایسا ہے جو اکثر طور پر اسم کی علامت ہوتا ہے جیسے مَضْرِبٌ وغیرہ اور قاعدہ یہ ہے کہ بعض اوقات علامت کو اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جس چیز کی وہ علامت ہوتی ہے لہٰذا اسی قاعدہ سے میم کو اسم قرار دیا جاتا ہے کیونکہ یہ بھی اسم کی علامت ہے۔

فائدہ......(۳) قانون مذکورہ ضمائر اور ماضی معلوم و مجہول کے جمع مذکر مخاطب کے صیغوں میں جاری ہوتا ہے۔

ضَرَبْتِ: کو ضَرَبْتَ سے بنایا، مذکر اور مؤنث کے درمیان فرق کرنے کے لئے تاء کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو ضَرَبْتِ بن گیا۔

ضَرَبْتُمَا: کو ضَرَبْتِ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل لاکر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتَا بن گیا۔ میم مفتوحہ تاء اور الف کے درمیان لاکر اس کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتُمَا بن گیا۔

ضَرَبْتُنَّ: کو ضَرَبْتِ سے بنایا، اس کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل لانے سے ضَرَبْتِنَ بن گیا۔ میم ساکنہ کو تاء اور نون کے درمیان لاکر میم کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتُمْنَ بن گیا، دو حروف قریب المخرج ایک جگہ آنے کی وجہ سے میم کو نون سے تبدیل کرکے نون کو نون میں مدغم کیا تو ضَرَبْتُنَّ بن گیا۔

یا ضَرَبْتُنَّ: کو ضَرَبْتِ سے بنایا، اس کے آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل لانے سے ضَرَبْتِنَ بن گیا۔ نون ساکنہ کو تاء اور نون کے درمیان لاکر نون کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضَرَبْتُنْنَ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف ساکن کو حرف متحرک میں مدغم کیا تو ضَرَبْتُنَّ بن گیا۔

ضَرَبْتُ: کو ضَرَبَ سے بنایا، اس کے آخر میں تاء مضمومہ علامت واحد متکلم و ضمیر فاعل لاکر اس کے ماقبل حرف کو ساکن کیا تو ضَرَبْتُ بن گیا۔

فائدہ:......صیغہ واحد مذکر مخاطب اور صیغہ واحد مؤنث مخاطب کے ساتھ التباس سے بچنے کے لئے ضَرَبْتُ میں تاء کو مضموم لایا گیا۔

ضَرَبْنَا: کو ضَرَبْتُ سے بنایا، تاء واحدہ کو حذف کرکے اس کی جگہ نا علامت جمع متکلم مع الغیر لانے سے ضَرَبْنَا بن گیا۔

......صرف کبیر فعل ماضی مجہول......

ضُرِبَ الخ کو ضَرَبَ الخ سے بنایا، بقانون ماضی مجہول حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دینے سے ضَرَبَ الخ سے ضُرِبَ الخ بن گیا۔

قانون: ماضی مجہول

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... حروف متحرکہ کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: ماضی معلوم سے ماضی مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: ضَرَبَ ، اِکْتَسَبَ .

مثال اتفاقی: ضَرَبَ ، اِکْتَسَبَ سے ضُرِبَ اور اُکْتُسِبَ .

فائدہ:...... ماضی مجہول کا مذکورہ قانون انیس (۱۹) ابواب کے لئے ہے چھ (۶) ابواب ثلاثی مجرد، بارہ (۱۲) ابواب ثلاثی مزید فیہ کے یعنی اِفْعَالٌ، تَفْعِیلٌ، مُفَاعَلَة، اِفْتِعَالٌ، اِسْتِفْعَالٌ، اِنْفِعَالٌ، اِفْعِلَالٌ، اِفْعِیلَالٌ، اِفْعِیعَالٌ، اِفْعِوَّالٌ، اِفَّاعُلٌ، اِفَّعُّلٌ اور ایک باب رباعی مجرد کا یعنی فَعْلَلَة.

......صرف کبیر فعل مضارع معلوم......

یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ اور نَضْرِبُ: کو ضَرَبَ سے بنایا، سب کے شروع میں ایک، ایک حرف مفتوح حروف مضارعت (اتین) سے لاکر فا کلمہ کو ساکن کیا۔ اس کے بعد ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دی اور آخری حرف کو ضمہ اعرابی دیا تو یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ اور نَضْرِبُ بن گئے۔

یَضْرِبَانِ اور تَضْرِبَانِ: کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل اور نون مکسورہ (ضمہ اعرابی کے عوض) دونوں کے آخر میں لاکر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو یَضْرِبَانِ اور تَضْرِبَانِ بن گئے۔

یَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ: کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا، واؤ ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل اور نون مفتوحہ (ضمہ اعرابی کے عوض) دونوں کے آخر میں لاکر واؤ کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو

ـرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ بن گئے۔

ـضْـرِبْنَ: کو تَـضْـرِبُ سے بنایا، تاء واحدہ حذف کرکے اس کی جگہ یاء کو لایا۔ اس کے بعد آخر میں نون
ـوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل لاکر نون کے ماقبل حرف کو ساکن کیا تو یَضْرِبْنَ بن گیا۔

ـضْـرِبِیْنَ: کو تَـضْـرِبُ سے بنایا، یائے ساکنہ علامت واحد مؤنث مخاطب وضمیر فاعل اور نون مفتوحہ
ـمہ اعرابی کے عوض) اس کے آخر میں لاکر یاء کے ماقبل حرف کو کسرہ کی حرکت دی تو تَضْرِبِیْنَ بن گیا۔

ـضْرِبَانِ: کو تَـضْـرِبِیْنَ سے بنایا، یائے واحدہ حذف کرکے اس کی جگہ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل
لایا۔ اس کے بعد نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کرکے الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو
ـرِبَانِ بن گیا۔

ـضْرِبْنَ: کو تَـضْـرِبِیْنَ سے بنایا، یائے واحدہ اور نون حذف کرکے اس کے عوض آخر میں نون مفتوحہ
ـمت جمع مؤنث وضمیر فاعل کو لایا اور نون کے ماقبل حرف کو ساکن کیا تو تَضْرِبْنَ بن گیا۔

ـدہ:...... فعل مضارع میں نون زائد تین قسم کا ہے:
) نون اعرابی:...... یہ صرف سات صیغوں میں آتا ہے۔ (۲) نون ضمیر:...... یہ صرف دو صیغوں میں
ـتا ہے۔ (۳) نون تاکید:...... یہ تمام صیغوں کے آخر میں لاحق ہوتا ہے۔

......صرف کبیر فعل مضارع مجہول......

ـرَبُ الخ کو یَضْرِبُ الخ سے بنایا، بقانون مضارع مجہول حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ کی
ـلت دی تو یَضْرِبُ الخ سے یُضْرَبُ الخ بن گیا۔

قانون: مضارع مجہول

ـ قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔
ـم:...... حروف مضارعت کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔
ـط: جب مضارع معلوم سے مضارع مجہول بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: یَضْرِبُ، یَکْتَسِبُ.

مثال اتفاقی: یَضرِبُ، یَکتَسِبُ سے یُضرَبُ اور یُکتَسَبُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:...... مضارع مجہول کا قانون مذکورہ تمام ابواب کے لئے آتا ہے۔

......صرف کبیر اسم فاعل......

ضَارِبٌ: کو یَضرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد الف علامت اسم فاعل لا کر عین کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑا اور آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائی تو ضَارِبٌ بن گیا۔

قانون: اسم فاعل

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:......(۱) اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: جب ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کے بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: مُستَخرِجٌ، مُقتَرِبٌ

مثال اتفاقی: نَاصِرٌ، قَاتِلٌ، ضَارِبٌ.

حکم:......(۲) اسم فاعل کو اپنے باب کے مضارع معلوم کے وزن پر بمع تین تبدیلیوں کے (حرف مضارع کی جگہ میم مضمومہ، ماقبل آخر پر کسرہ اگر کسرہ نہ ہو اور آخری حرف پر تنوین لانا) پڑھنا واجب ہے۔

شرط: جب غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: نَاصِرٌ، قَاتِلٌ.

مثال اتفاقی: مُستَخرِجٌ، مُقتَرِبٌ.

فائدہ:......(۱) اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہما کے کل چھ قیاسی صیغے ہیں، تین مذکر کیلئے اور تین مؤنث کیلئے ان میں غائب، مخاطب اور متکلم پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت ذات مبہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں، باقی مکسر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔

فائدہ:......(۲) اسم فاعل ثلاثی مجرد سے کبھی کبھار غیر فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جب مبالغہ کے

معنی کے لئے ہو جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَلِیْمٌ صفت مشبہ نہیں بلکہ اسم فاعل مبالغہ کے معنی کے لئے ہے کیونکہ یہ باب متعدی ہے اور صفت مشبہ للازمی باب سے آتا ہے۔ اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا ماقبل آخر مکسور آتا ہے جیسے مُقْتَرِبٌ اور اسم مفعول کا ماقبل آخر مفتوح آتا ہے جیسے مُقْتَرَبٌ.

فائدہ:...... (۳) صرف صغیر میں اسم فاعل سے پہلے فَهُوَ اور اسم مفعول سے پہلے فَذَاکَ لانے کی وجہ یہ ہے کہ ذَاکَ اسم اشارہ بعید کے لئے ہے اور مفعول فعل سے فاعل کے نسبت بعید ہوتا ہے۔

ضَارِبَانِ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ لاکر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) آخر میں لانے سے حالت رفعی میں ضَارِبَانِ اور حالت نصبی وجری میں ضَارِبَیْنِ بن گیا۔

ضَارِبُوْنَ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم لاکر اس کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی اور نون مفتوحہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں ضَارِبُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ضَارِبِیْنَ بن گیا۔

قانون: نون تنوین، نون تثنیہ، نون جمع

اس قانون کے لئے ایک حکم اور نون تنوین کے لئے دو کامل شرائط اور نون تثنیہ اور نون جمع کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:...... نون تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع کو ساقط کرنا واجب ہے۔

شرط کامل (۱) جس کلمے میں نون تنوین واقع ہو اس کلمے پر الف لام داخل ہو جائے۔

مثال احترازی: ضَارِبٌ مثال اتفاقی: اَلضَّارِبُ.

شرط کامل (۲) جس کلمے میں نون تنوین واقع ہو اس کلمے کا دوسرے کلمے کی طرف اضافت ہوئی ہو۔

مثال احترازی: ضَارِبٌ مثال اتفاقی: ضَارِبُ زَیْدٍ.

نون تثنیہ اور نون جمع کے لئے شرط: جس کلمے میں نون تثنیہ یا نون جمع واقع ہو اس کلمے کا دوسرے کلمے کی طرف اضافت ہوئی ہو۔ مثال احترازی: ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ. مثال اتفاقی: ضَارِبَا زَیْدٍ، ضَارِبُوْ زَیْدٍ.

فائدہ:...... نون تنوین کو اضافت اور دخول الف لام کے وقت گرانے کی وجہ یہ ہے کہ تنوین نکرہ کی علامت ہے اور الف لام واضافت معرفہ کی علامت ہیں۔ لہٰذا اجتماع ضدین لازم آنے کی وجہ سے تنوین اور الف لام یا تنوین اور اضافت بیک وقت ایک کلمہ میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح نون تثنیہ اور نون جمع انفصال کے لئے آتے ہیں لہٰذا مضاف ومضاف الیہ کے درمیان شدت اتصال اور تعلق ہونے کی وجہ سے مضاف سے نون تثنیہ اور نون جمع کو گرایا جاتا ہے تا کہ اتصال باقی رہے۔

قانون: نون تنوین

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے دو، دو شرائط ہیں۔

حکم:...... (۱) نون تنوین کو اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا کثیر اور حذف کرنا قلیل ہے۔

شرط (۱) نون تنوین سے ماقبل حرف کی حرکت فتحہ ہو۔ مثال احترازی: حَكِيمٌ، عَلِيمٌ۔

شرط (۲) نون تنوین حالت وقف میں ہو۔ مثال احترازی: خَبِيرَ ﹰالَّذِی۔

مثال اتفاقی: حَكِيمًا اور عَلِيمًا سے حَكِيمَا، عَلِيمَا پڑھنا کثیر اور حَكِيم، عَلِيم پڑھنا قلیل ہے۔

حکم:...... (۲) نون تنوین کو اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا قلیل اور حذف کرنا کثیر ہے۔

شرط (۱) نون تنوین سے ماقبل حرف کی حرکت ضمہ یا کسرہ ہو۔ مثال احترازی: حَكِيمًا، عَلِيمًا۔

شرط (۲) نون تنوین حالت وقف میں ہو۔ مثال احترازی: خَبِيرُ ﹰالَّذِی۔

مثال اتفاقی: حَكِيمٌ اور عَلِيمٍ سے حَكِيم، عَلِيم پڑھنا کثیر اور حَكِيمُو، عَلِيمِی پڑھنا قلیل ہے۔

فائدہ:...... جو تاء اسم میں آئی ہو، زائدہ ہو لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو اور علامت جمع مؤنث سالم بھی نہ ہو تو ایسی تاء حالت وقف میں ھاء سے بدلے گی وجوبًا خواہ مع التنوین ہو یا بدون التنوین ہو جیسے قُدْرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے قُدْرَهْ اور رَحْمَهْ پڑھنا واجب ہے۔ بدون تنوین کی مثال جیسے الصَّلٰوةُ اور

اَلزَّکٰوۃُ وغیرہ سے حالت وقف میں اَلصَّلٰوۃْ اور اَلزَّکٰوۃْ پڑھنا واجب ہے۔

ضَرَبَۃٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، حرف اول اپنے حال پر چھوڑ کر الف واحدہ کو حذف کیا۔ عین کلمہ کو فتحہ کی حرکت دی اس کے بعد تائے متحرکہ علامت جمع تکسیر آخر میں لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دینے اور نون تنوین کو آخر میں لانے سے ضَرَبَۃٌ بن گیا۔

ضُرَّابٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے عین کلمہ مشدّد مفتوح کیا۔ اس کے بعد الف علامت جمع تکسیر لانے سے ضُرَّابٌ بن گیا۔

ضُرَّبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا،، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ اس کے بعد عین کلمہ مشدد مفتوح کیا برائے علامت جمع تکسیر تو ضُرَّبٌ بن گیا۔

ضُرْبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ اس کے بعد عین کلمہ ساکن کیا برائے علامت جمع تکسیر تو ضُرْبٌ بن گیا۔

ضُرَبَآءُ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ عین کلمہ کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد الف ممدودہ برائے علامت جمع تکسیر آخر میں لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مقدر کیا تو ضُرَبَآءُ بن گیا۔

ضُرْبَانٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ اس کے بعد عین کلمہ ساکن کیا۔ آخر میں الف و نون مزیدتین برائے علامت جمع تکسیر لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو ضُرْبَانٌ بن گیا۔

ضِرَابٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ عین کلمہ کے بعد الف برائے علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو ضِرَابٌ بن گیا۔

ضُرُوْبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف واحدہ حذف کیا۔ عین کلمہ کے بعد واؤ ساکن علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو ضُرُوْبٌ بن گیا۔

ضَارِبَۃٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں تائے متحرکہ علامت تانیث لاکراس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین کو آخر میں لائے تو ضَارِبَۃٌ بن گیا۔

ضَارِبَتَانِ: کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) آخر میں لاکرالف کے ماقبل حرف کوفتحہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں ضَارِبَتَانِ اور حالت نصبی و جری میں ضَارِبَتَیْنِ بن گیا۔

ضَارِبَاتٌ: کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا، اس کے آخر میں الف اور تا علامت جمع مؤنث سالم بمع تنوین مقابلہ لاکرالف کے ماقبل حرف کوفتحہ کی حرکت دی تو ضَارِبَتَاتٌ بن گیا۔ دو علامات تانیث ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے بقانون ضربن (۱) تائے اولیٰ کو حذف کیا تو ضَارِبَاتٌ بن گیا۔

فائدہ:...... مفرد کی تائے تانیث جمع میں الف وتاء کی جگہ میں گر جاتی ہے تا کہ ایک شئے پر دو علامتوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے ضَارِبَۃٌ کی تاء ضَارِبَاتٌ میں گرگئی۔

ضَوَارِبُ: کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کرحرف ثانی کو بقانون مدّہ زائدہ واؤ مفتوحہ سے تبدیل کیا۔ اس کے بعد الف علامت جمع اقصیٰ لاکر الف کے مابعد حرف کو اپنے حال پر چھوڑا اور تائے واحدہ بمع تنوین تمکن علامت اسمیت (غیر منصرف ہونے کی وجہ سے) حذف کئے تو ضَوَارِبُ بن گیا۔

ضُرَّبٌ: کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا، فا کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے الف اور تائے واحدہ حذف کئے۔ اس کے بعد عین کلمہ مشدّد مفتوح کیا برائے علامت جمع تکسیر تو ضُرَّبٌ بن گیا۔

ضُوَیْرِبٌ ،ضُوَیْرِبَۃٌ: کو ضَارِبٌ و ضَارِبَۃٌ سے بنایا، بقاعدہ اسم تصغیر حرف اول کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے بقانون مدّہ زائدہ حرف ثانی واؤ مفتوحہ سے تبدیل کیا۔ اس کے بعد تیسری جگہ یائے ساکنہ علامت تصغیر لاکر باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو ضُوَیْرِبٌ و ضُوَیْرِبَۃٌ بن گئے۔

فائدہ:......(۱) حرف علت اپنی حیثیت کے اعتبار سے تین قسم کا ہے:

(۱) علت تامہ: ...... وہ حروف علت ہیں جو ایک کلمہ میں آ جائیں خواہ یہ متحرک ہوں یا ساکن اور ماقبل حرف کی حرکت اس کا موافق ہو یا مخالف جیسے دَعوَ، مِقْوَالٌ، حَيْثُ، خَوْفٌ.

(۲) حروف لین: ...... لین کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ حروف سکون کی حالت میں نرمی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اس سے مراد وہ حروف علت ہیں جو ایک کلمہ میں آ جائیں اور خود ساکن ہوں اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو جیسے قَوْلٌ، سَيْفٌ.

(۳) حروف مدّہ: ...... مد کے معنی کھینچنے اور دراز کرنے کے ہیں اور یہ حروف حرکت کو کھینچنے اور دراز کرنے سے پیدا ہوتے ہیں اس سے مراد وہ حروف علت ہیں جو ایک کلمہ میں آ جائے اور خود ساکن ہوں لیکن ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق ہو جیسے اُوْتِيْنَا.

فائدہ: ...... (۲) ماقبل کے موافق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر حرف علت واؤ ہو تو ماقبل حرف کی حرکت ضمہ ہو اگر حرف علت الف ہو تو ماقبل حرف کی حرکت فتحہ ہو اور اگر حرف علت یاء ہو تو ماقبل حرف کی حرکت کسرہ ہو اور ماقبل کے مخالف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر حرف علت واؤ ہو تو ماقبل حرف کی حرکت ضمہ نہ ہو الخ

فائدہ: ...... (۳) مدّہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مدّہ اصلی (۲) مدّہ غیر اصلی

(۱) مدّہ اصلی وہ ہے جو فاء یا عین یا لام کلمے کے مقابلے میں آئے جیسے بَابٌ، بِيْرٌ، بُوْسٌ.

(۲) مدّہ غیر اصلی وہ ہے جو فاء یا عین یا لام کلمے کے مقابلے میں نہ آئے جیسے ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ.

فائدہ: ...... (۴) جمع منتھی الجموع وہ جمع ہے کہ جس کے آگے اور جمع نہ ہو سکے یعنی جو جمع ہونے میں انتہاء کو پہنچ جائے۔

بنانے کا طریقہ: ...... (۱) حرف اول وثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ پر الف جمع لایا جائے گا۔ اگر الف جمع کے بعد دو حروف ہوں تو ماقبل آخر مکسور اور آخری حرف عامل کے مطابق چھوڑا جاتا ہے جیسے مَضْرِبٌ سے مَضَارِبُ.

(۲) اگر الف جمع کے بعد تین حروف ہوں تو پہلا مکسور دوسرا ساکن اور تیسرا حرف عامل کے مطابق چھوڑا جاتا ہے جیسے مِضْرَابٌ سے مَضَارِيْبُ.

(۲) اگر الف جمع کے بعد دو حروف ہوں اور دونوں ایک جنس کے ہوں تو دونوں کا ادغام کیا جائے گا جیسے دَوَابِبُ سے دَوَآبٌّ.

جمع منتهى الجموع کے اوزان:

فَعَالِنُ خَفَالِنُ. فَعَالِيْنُ سَلَاطِيْنُ. اَفَاعِلُ اَضَارِبُ. اَفَاعِيْلُ اَكَالِيْبُ. مَفَاعِلُ مَسَاجِدُ. مَفَاعِيْلُ مَضَارِيْبُ. فَعَاوِلُ عَجَاوِزُ. فَوَاعِلُ ضَوَارِبُ. فَعَايِلُ صَنَايِرُ. فَعَالِيْلُ قَنَادِيْلُ. فَعَائِلُ صَحَائِفُ. فَوَاعِيْلُ دَوَانِيْقُ. فَعَالِيُّ اَنَاسِيُّ.

نوٹ:...... (۱) کبھی جمع منتہی الجموع کے آخر میں تاء بھی آتی ہے جیسے فَلَاسِفَةٌ (از شافیہ)۔

(۲) کبھی جمع منتهى الجموع میں الف جمع کے مابعد حرف کو فتحہ دے کر یاء الف سے تبدیل کی جاتی ہے جیسے دَعوٰی سے دَعَاوٰی (از رضی)۔

فائدہ:...... (۵) جس کلمہ سے تصغیر بنائی جائے اس کو مکبّر کہا جاتا ہے جیسے ضَارِبَةٌ مکبّر ہے اور اس کی تصغیر ضُوَيْرِبَةٌ آتی ہے۔ تصغیر کا لغوی معنی ہے چھوٹا کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ لفظ میں ایسا تغیر کرنا جو حقارت جیسے رُجَيْلٌ (چھوٹا سا آدمی) یا قلت جیسے عُلَيْمٌ (چھوٹا سا عالم) یا شفقت جیسے بُنَيٌّ (پیارے بیٹے) یا عظمت جیسے قُرَيْشٌ (بڑا قرش) پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ:...... حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت تصغیر لائی جائے گی۔ اگر یاء ساکنہ کے بعد دو حروف ہوں تو ماقبل آخر مکسور اور آخری حرف عامل کے مطابق چھوڑا جاتا ہے جیسے مَفْتَحٌ سے مُفَيْتِحٌ.

(۲) اگر یاء ساکنہ کے بعد تین حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور دوسرا ساکن اور تیسرا عامل کے مطابق چھوڑا جاتا ہے جیسے مِضْرَبٌ سے مُضَيْرِبٌ.

(۳) اگر یاء ساکنہ کے بعد تین حروف ہوں لیکن دوسرا حرف الف ہو تو الف سے ماقبل حرف کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا جیسے اَصْحَابٌ سے اُصَيْحَابٌ.

(۴) اگر یاء ساکنہ کے بعد دو حروف ہوں لیکن دوسرا حرف الف یا تاء ہو تو اس صورت میں بھی الف یا تاء کے ماقبل حرف کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا جیسے ظُلْمَةٌ سے ظُلَيْمَةٌ اور ضُرْبٰی سے ضُرَيْبٰی.

قانون: مدّہ زائدہ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور پانچ شرائط ہیں۔

حکم:...... مدّہ زائدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا جائز ہے۔

شرط (۱) مدّہ زائدہ ہو۔ مثال احترازی: بَابٌ، بِيْرٌ، بُوْسٌ.

شرط (۲) مدّہ زائدہ مفرد میں ہو۔ مثال احترازی: ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ.

شرط (۳) مفرد مکبّر ہو۔ مثال احترازی: ضَارَبَ، ضُوْرِبَ، حَاشَا (پہلے دو افعال جبکہ آخری حرف ہے اور تصغیر یا اسم کا مکبّر ہونا اسماء میں پایا جاتا ہے نہ کہ افعال میں)۔

شرط (۴) مدّہ زائدہ کلمے میں دوسری جگہ پر واقع ہو۔ مثال احترازی: عَصٰی، ضُرْبٰی، مُصْطَفٰی.

شرط (۵) جب جمع منتھی الجموع یا اسم تصغیر کے بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: ضَارِبٌ، ضَارِبَةٌ.

مثال اتفاقی: طُوْمَارٌ، مِيْعَادٌ، ضَارِبٌ سے (جمع منتھی الجموع کی مثال) طَوَامِيْرُ، مَوَاعِيْدُ، ضَوَارِبُ (اسم تصغیر کی مثال) طُوَيْمِيْرٌ، مُوَيْعِيْدٌ، ضُوَيْرِبٌ.

فائدہ:...... (۱) طُوْمَارٌ اور مِيْعَادٌ کے الف کو بقانون ضورب، مضاریب ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت یاء سے تبدیل کیا گیا ہے۔

فائدہ:...... (۲): صاحب انجاد الصرف کے مطابق واؤ میں یہ شرط درست نہیں کہ مدّہ ہو بلکہ عام ہے جیسے جَوْهَرٌ، كَوْكَبٌ یا قَوْلٌ، نُوْرٌ سے جَوَاهِرُ، كَوَاكِبُ اور قُوَيْلٌ، نُوَيْرٌ.

سوال:...... الف اور یاء تو واؤ سے تبدیل کئے جاسکتے ہیں لیکن واؤ کو واؤ سے کیسے تبدیل کیا جاسکتا ہے؟

جواب:...... تبدیلی دو قسم کی ہے (۱) ذات میں (۲) وصف میں (۱) ذات میں تبدیلی یہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کیا جائے جیسے الف مدّہ واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔

۲)وصف میں تبدیلی یہ ہے کہ ایک حرف کی حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کیا جائے جیسے واؤ مدہ کے فتحہ کو سکون سے تبدیل کرنا۔

......صرف کبیر اسم مفعول......

مَضْرُوْبٌ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوحہ علامت اسم مفعول لائے۔ اس کے بعد فاء کلمہ اپنے حال پر چھوڑ کر عین کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی اور تنوین تمکن علامت اسمیت آخر میں لائے تو مَضْرُبٌ بروزن مَفْعُلٌ بن گیا۔ چونکہ یہ وزن کلام عرب میں نہیں آتا سوائے مَكْرُمٌ ومَعُوْنٌ کے کہ شاذ ہیں لہٰذا واؤ پیدا کرنے کے لئے عین کلمہ کے ضمہ کو اشباع دیا تو مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ بن گیا۔

قانون: اسم مفعول

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:......(۱) اسم مفعول کو مَفْعُوْلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: جب ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: مُقْتَرَبٌ، مُكْرَمٌ.

مثال اتفاقی: مَضْرُوْبٌ، مَقْتُوْلٌ.

حکم:......(۲) اسم مفعول کو اپنے باب کے فعل مضارع مجہول کے وزن پر بمع دو تبدیلیوں کے (حرف مضارع کی جگہ میم مضمومہ اور آخری حرف پر تنوین لانا) پڑھنا واجب ہے۔

شرط: جب غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا ارادہ ہو۔ مثال احترازی: مَضْرُوْبٌ، مَقْتُوْلٌ

مثال اتفاقی: مُقْتَرَبٌ، مُكْرَمٌ.

مَضْرُوْبَانِ: کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین واحد کے عوض آخر میں نون مکسورہ لائے تو حالت رفعی میں مَضْرُوْبَانِ اور حالت نصبی وجری میں مَضْرُوْبَيْنِ بن گیا۔

مَضْرُوْبُوْنَ: کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم لا کر تنوین

واحد کے عوض آخر میں نون مفتوحہ لائے تو حالت رفعی میں مَضْرُوْبُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں مَضْرُوْبِیْنَ بن گیا۔

مَضْرُوْبَةٌ: کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا، اس کے آخر میں تاء متحرکہ علامت تانیث لاکر تاء کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین آخر میں لائے تو مَضْرُوْبَةٌ بن گیا۔

مَضْرُوْبَتَانِ: کو مَضْرُوْبَةٌ سے بنایا، اس کے آخر میں الف علامت تثنیہ لاکر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین واحد کے عوض آخر میں نون مکسورہ لائے تو حالت رفعی میں مَضْرُوْبَتَانِ اور حالت نصبی وجری میں مَضْرُوْبَتَیْنِ بن گیا۔

مَضْرُوْبَاتٌ: کو مَضْرُوْبَةٌ سے بنایا، اس کے آخر میں الف اور تاء علامت جمع مؤنث سالم بمع تنوین مقابلہ لاکر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو مَضْرُوْبَتَاتٌ بن گیا۔ دو علامت تانیث ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے ایک کو بقانون ضربن (۱) حذف کیا تو مَضْرُوْبَاتٌ بن گیا۔

مَضَارِیْبُ: کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ پہلے دو حرفوں کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لائے۔ الف جمع کے بعد تین حروف واقع ہونے کی وجہ سے پہلے کو فتحہ کی حرکت دی، دوسرے کو ساکن کیا اور تیسرے سے تنوین حذف کی تو مَضَارِوْبُ بن گیا۔ واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور بقانون میعاد یاء سے تبدیل کیا تو مَضَارِیْبُ بن گیا۔

مُضَیْرِیْبٌ ومُضَیْرِیْبَةٌ: کو مَضْرُوْبٌ ومَضْرُوْبَةٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر دونوں میں پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت تصغیر لائے۔ یاء تصغیر کے بعد تین حروف جمع ہونے کی وجہ سے پہلے کو کسرہ کی حرکت دی، دوسرے کو ساکن کیا اور تیسرا اپنے حال پر چھوڑا تو مُضَیْرِوْبٌ و مُضَیْرِوْبَةٌ بن گئے۔ واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور بقانون میعاد یاء سے تبدیل کیا تو مُضَیْرِیْبٌ ومُضَیْرِیْبَةٌ بن گیا۔

......صرف کبیر فعل جحد بلم معلوم ومجہول......

یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لاکر آخر کو جزم دیا تو لَمْ یَضْرِبْ اور لَمْ

یُضَرَبُ الخ بن گئے۔لم جازمہ کا فعل مضارع میں لفظاً عمل کرنے کی وجہ سے پانچ ، پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم) کے آخر سے حرکت اور سات، سات صیغوں (چار تثنیہ، جمع مؤنث غائب ومخاطب اور واحد مؤنث مخاطب) کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو، دوصیغوں (جمع مؤنث غائب ومخاطب) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْـمَبْنِيُّ مَـالَـا يَتَغَيَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَيْهِ تو یَضْرِبُ ، یُضْرَبُ الخ سے لَمْ يَضْرِبْ اور لَمْ يُضْرَبْ الخ بن گئے۔

فائدہ:......لَمْ جازمہ معنی کے اعتبار سے فعل مضارع ماضی منفی میں تبدیل کرتا ہے جیسے لَـمْ يَـضْـرِبْ (نہیں مارا اُس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں)۔

قانون: نون اعرابی

اس قانون کے لئے ایک حکم اور پانچ کامل شرائط ہیں۔

حکم:......نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر حروف جازمہ داخل ہوں۔

مثال احترازی: يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ۔ مثال اتفاقی: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبُوْا.

شرط(۲) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر حروف ناصبہ داخل ہوں۔

مثال احترازی: يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ . مثال اتفاقی: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ يَّضْرِبُوْا.

شرط(۳) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس نون تاکید ثقیلہ داخل ہو۔

مثال احترازی: يَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِيْنَ. مثال اتفاقی: لَيَضْرِبُنَّ، لَتَضْرِبِنَّ.

شرط(۴) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر نون تاکید خفیفہ داخل ہو۔

مثال احترازی: يَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِيْنَ. مثال اتفاقی: لَيَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبِنْ.

شرط(۵) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اُس سے امر بنانے کا ارادہ ہو۔

مثال احترازی: یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ. مثال اتفاقی: اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا.

فائدہ:......نون تاکید ثقیلہ (نون مشدّد) اور نون تاکید خفیفہ (نون ساکن) دونوں کو فعل مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لئے لایا جاتا ہے جیسے لَیَضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنَّ، لَاتَضْرِبَنَّ اور لَیَضْرِبَنْ اِضْرِبَنْ، لَاتَضْرِبَنْ.

......صرف کبیر فعل نفی معلوم ومجہول......

یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ کے شروع میں لائے نافیہ لانے سے لَایَضْرِبُ اور لَایُضْرَبُ الخ بن گئے۔

فائدہ:......لائے نفی اور مائے نفی لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتے بلکہ صرف معنی مثبت کو منفی میں تبدیل کرتے ہیں۔ لائے نفی کے ذریعے زمانہ حال واستقبال دونوں منفی ہوتے ہیں جبکہ مائے نفی کے ذریعے صرف زمانہ حال منفی ہوتا ہے۔

......صرف کبیر فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ......

یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے لَنْ یَّضْرِبَ اور لَنْ یُّضْرَبَ الخ بن گئے۔ لن ناصبہ کا فعل مضارع میں لفظاً عمل کرنے کی وجہ سے پانچ، پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم) کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ فتحہ لاکر سات، سات صیغوں (چار تثنیہ، جمع مؤنث غائب ومخاطب اور واحد مؤنث مخاطب) کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو صیغوں (جمع مؤنث غائب ومخاطب) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِیُّ مَالَا یَتَغَیَّرُ آخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ تو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ سے لَنْ یَّضْرِبَ اور لَنْ یُّضْرَبَ الخ بن گئے۔

فائدہ:......(۱) امام فرّاء کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا تھا۔ الف کو خلاف القیاس نون سے تبدیل کرنے سے لَنْ بن گیا۔ خلیل نحوی کے نزدیک لَنْ اصل میں لَااَنْ تھا۔ تخفیف کے لئے ہمزہ حذف کرنے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرایا تو لَنْ بن گیا۔ امام سیبویہ کے نزدیک لَنْ ایک مستقل حرف ہے اور اس میں کسی

قسم کی تعلیل وتغیر نہیں ہوئی ہے۔

فائدہ:......(۲) جمہور علماء کے نزدلن ناصبہ فعل مضارع کے معنی میں تاکید پیدا کر کے اُسے مستقبل منفی میں تبدیل کرتا ہے۔ پس لَنْ یَّفْعَلَ کے معنی ہیں (ہرگز کام نہیں کرے گا وہ ایک مرد) جبکہ بعض علماء کے نزدلن نفی تابیدی کے لئے آتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَاِیْمَانِھِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْ کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ (جولوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور پھر کفر میں بڑھتے ہی رہے ان کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہیں کی جائے گی) میں نفی ابدی مراد ہے۔ جمہور علماء اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ لَنْ تَرَانِیْ میں نفی ابدی مراد نہیں ہوسکتی کیونکہ جنت میں مومنین کو دیدار باری تعالی نصیب ہوگی چنانچہ آیات واحادیث کثیرہ اس پر دال ہیں اور لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ میں نفی ابدی لفظ لَنْ کے ساتھ مقید نہیں بلکہ ان آیات واحادیث کے ساتھ مقید ہیں جن سے کفار کا ہمیشہ جہنم میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔

قانون: حروف یَرْمَلُوْن

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے دو، دو شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) نون ساکن اور نون تنوین کو حروف یرملون میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) نون ساکن یا نون تنوین حروف یرملون سے پہلے واقع ہو۔ مثال احترازی: جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِ.

شرط(۲) نون ساکن یا نون تنوین اور حروف یرملون ایک کلمے میں واقع نہ ہوں۔ مثال احترازی: صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ، دُنْیَا. مثال اتفاقی: (۱) نون ساکن کی جیسے لَنْ یَضْرِبَ، مِنْ رَبِھِمْ، مِنْ مَقَامٍ، مَنْ لَمْ یَجِدْ ،مِنْ وَرَائِھِمْ اور مِنْ نَصِیْرٍ سے لَنْ یَّضْرِبَ ،مِنْ رَّبِھِمْ ،مِنْ مَّقَامٍ، مَنْ لَّمْ یَجِدْ ،مِنْ وَّرَائِھِمْ اور مِنْ نَّصِیْرٍ پڑھنا واجب ہے۔

(۲) نون تنوین کی جیسے دَافِقٍ یَخْرُجُ، غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ ،رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰہِ ،رِجَالٌ لَاتُلْھِیْھِمْ ،مِنْ جُوْعٍ وَاٰمَنَ ھُمْ اور عَامِلَۃٌ نَاصِبَۃٌ سے دَافِقٍ یَّخْرُجُ ،غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ،رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ ،رِجَالٌ لَّاتُلْھِیْھِمْ ،مِنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَ ھُمْ اور عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۲) نون متحرکہ حروف یرملون کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) نون متحرکہ حروف یرملون سے پہلے واقع ہو۔ مثال احترازی: إنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.

شرط(۲) نون متحرکہ اور حروف یرملون ایک کلمے میں واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: بُنْيَا، تَبَنَّوْ.

مثال اتفاقی: أَذِنَ يَتِيْمٌ، أَذِنَ رَقِيْبٌ، أَذِنَ مُقِيْمٌ، إِنَّ الَّذِيْنَ لَايَرْجُوْنَ، أَنَ وَلِيٌّ اور أَنَ نَائِمٌ سے أَذِيْيَتِيْمٌ، أَذِرْرَقِيْبٌ، أَذِمْمُقِيْمٌ، إِنَّ الَّذِى لْلَايَرْجُوْنَ، أَوْوَلِيٌّ اور أَنُ نَائِمٌ پڑھنا جائز اور أَذِيَّتِيْمٌ، أَذِرَّقِيْبٌ، إِنَّ الَّذِلَّايَرْجُوْنَ، أَذِمُّقِيْمٌ، أَوَّلِيٌّ اور أَنَّائِمٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق یہ ہے کہ نون ساکن کلمہ کے آخر اور وسط دونوں جگہوں میں واقع ہوتا ہے اور یہی نون اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ اَلنُّوْنَ السَّاكِنَةُ هِىَ الَّتِىْ لَاحَرْكَةَ لَهَا اَصْلًا كَقَوْلِكَ مِنْ وَعَنْ وَقَدْ تُحَرَّكُ لِالْتِقَائِے السَّاكِنَيْنِ كَقَوْلِهِ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى، وَاِنِ امْرَأَةٌ. اس کے برعکس نون تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے بشرطیکہ وہ اسم منصرف ہو اور تلفظ کی رو سے موصول ہو نہ کہ موقوف اور مضاف بھی نہ ہو اس طرح الف لام سے بھی خالی ہو اور یہ نون صرف لفظاً ثابت ہوتا ہے نہ کہ رسماً اور خطاً۔

فائدہ:......(۲) اگر نون ساکن حروف یرملون کے حروف یَــنْــمُــوْ سے پہلے واقع ہو تو ادغام مع الغُنہ ہوتا ہے اور اگر حروف لَرْ سے پہلے واقع ہو تو ادغام بلاغُنہ ہوتا ہے۔

فائدہ:......(۳) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جمال القرآن میں لکھتے ہیں کہ غُنہ ناک میں آواز لے جانے کو کہتے ہیں جیسے لَـمَّـا اور اس حالت میں اس کو صرف غُنہ کہا جاتا ہے اور غُنّہ کی مقدار ایک الف ہے اور الف کی مقدار دریافت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کھلی ہوئی اُنگلی کو بند کرے یا بند اُنگلی کو کھول لے اور یہ محض ایک اندازہ ہے باقی اصل دارو مدار اُستاد مشاق سے سننے پر ہے

فائدہ:......(۴) قانون مذکورہ میں دو کلموں کی شرط اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نون تنوین ہمیشہ کلمہ کے آخر میں واقع ہوتی ہے اور اس کے بعد حروف یرملون میں سے جب کوئی حرف واقع ہو تو وہ دوسرے

کلمے کے شروع میں ہوتا ہے جیسے غَدًا یُّرتَع وُغیرہ اور نون ساکن نون تنوین پر حمل کیا گیا ہے۔

فائدہ:...... (۵) مَنْ رَاقٍ میں نون ساکن حرف یرملون سے پہلے واقع ہے اور کلمے بھی دو ہیں۔ اس کے باوجود ادھر ادغام نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر سکتہ ہے جو کہ قرّاء حضرات کے نزد فرض ہے اور ہمارا قانون وجوبی ہے اور فرض ہمیشہ وجوب پر مقدم ہوتا ہے۔

فائدہ:...... (۶) وَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ میں نون ساکن حروف یرملون سے پہلے واقع ہے اور کلمے بھی دو ہیں لیکن یہاں پر دو طرح سے پڑھنا درست ہے۔ اگر ادھر ادغام کیا جائے تو کہا جائے گا کہ قانون کے مطابق عمل ہوا ہے اور اگر ادھر ادغام نہ کیا جائے تو کہا جائے گا کہ پہلے کلمے میں مؤمنین کا ذکر ہے اور دوسرے کلمے میں کفار کا ذکر ہے اور مؤمنین و کفار کا فرق اعتقادی ہے لہٰذا اس فرق کے پیش نظر لفظی جدائی سے ادغام نہیں کیا گیا تا کہ لفظی جدائی اعتقادی جدائی پر دلالت کرے۔

قانون: يَنْبَغِيْ

اس قانون کے لئے تین حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) نون تنوین اور نون ساکن کو حرف میم سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: جب نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حرف باء آجائے۔ مثال احترازی: جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِ

مثال اتفاقی: مِنْ بَعْدِ، يَنْبَغِيْ اور شِقَاقٍ بَعِيْدٍ سے مِمْ بَعْدِ، يَمْبَغِيْ اور شِقَاقِمْ بَعِيْدٍ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:...... (۲) نون تنوین اور نون ساکن میں اظہار کرنا واجب ہے۔

شرط: جب نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے۔

مثال احترازی: جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِ مثال اتفاقی: (۱) نون تنوین قبل حروف حلق: عَذَابٌ اَلِيْمٌ، زَيْدٌ هَالِكٌ، زَيْدٌ حَاكِمٌ، زَيْدٌ خَادِمٌ، زَيْدٌ غَالِبٌ اور عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

(۲) نون ساکن قبل حروف حلق: مِنْ اَمِيْرٍ، مِنْ هَالِكٍ، مِنْ حَاسِدٍ، مِنْ خَالِدٍ، مِنْ غَاسِقٍ، مِنْ عَالِمٍ۔

حکم:...... (۳) نون تنوین اور نون ساکن میں اخفاء کرنا واجب ہے۔

رط: جب نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آ جائے۔

ال احترازی: شِقَاقٍۢ بَعِيدٍ، عَذَابٌ اَلِيمٌ، مِنْۢ بَعْدِ، مِنْ غَاسِقٍ . مثال اتفاقی: جَنَاتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِ.

فائدہ:......حروف ہجاء کل اُنتیس (۲۹) ہیں ان میں ایک الف ہے اس سے پہلے نون تنوین اور نون ساکن نہیں آتا اور ایک حرف باء ہے اور چھ حروف حلقی (أ، ھا، حا، خا، عین، غین) ہیں اور چھ روف یرملون ہیں اور اس کے علاوہ باقی پندرہ (۱۵) حروف اخفاء (تاء، ثاء، جیم، دال، ذال، زاء ین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، فاء، قاف، کاف) ہیں۔

......صرف کبیر فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ......

ضْرِبُ اور يُضْرَبُ الخ کے شروع میں لام تاکید مفتوحہ اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ زیادہ کرنے سے ضْرِبَنَّ اور لَيُضْرَبَنَّ الخ بن گئے۔ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ کی وجہ سے پانچ، پانچ صیغوں (واحد کر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں نون تاکید ثقیلہ کے ماقبل رف کو فتحہ کی حرکت دی اور سات، سات صیغوں (چار تثنیہ، جمع مؤنث غائب ومخاطب اور واحد مؤنث اطب) سے نون اعرابی گرائے، اور چھ، چھ صیغوں (چار تثنیہ دو جمع مؤنث غائب ومخاطب) میں نون کید ثقیلہ مکسور لا کر دو، دو صیغوں (جمع مؤنث غائب ومخاطب) میں نون تاکید ثقیلہ اور نون جمع مؤنث ے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے الف فاصل لے آیا اور دو، دو صیغوں (جمع مذکر غائب ومخاطب) میں قائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل ف پر ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے اور ایک، ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل ف پر کسرہ کو باقی چھوڑا تاکہ یاء کی حذفیت پر دلالت کرے۔

ہ:......نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ دونوں غیر عاملہ ہیں صرف تاکید فعل کے لئے آتے ہیں۔

قانون: الف فاصل

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... الف فاصل کو لانا واجب ہے۔

شرط: جب کلمہ میں نون تاکید ثقیلہ اور نون جمع مؤنث ایک جگہ جمع ہو جائے۔ مثال احترازی: یَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ مثال اتفاقی: یَضْرِبْنَنَّ، تَضْرِبْنَنَّ اور اِضْرِبْنَنَّ سے یَضْرِبْنَانِّ، تَضْرِبْنَانِّ اور اِضْرِبْنَانِّ پڑھنا واجب ہے۔

بحث امر و نہی

فعل امر و نہی کو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد سے واحد، تثنیہ سے تثنیہ، جمع سے جمع، مذکر سے مذکر، مؤنث سے مؤنث، مخاطب سے مخاطب، غائب سے غائب، متکلم سے متکلم، معلوم سے معلوم اور مجہول سے مجہول کو بنایا جائے گا۔

......صرف کبیر امر حاضر معلوم......

اِضْرِبْ الخ کو تَضْرِبُ الخ (سوائے متکلم) سے بنایا، علامت مضارع کو حذف کیا۔ ابتدا بالسکون چونکہ محال تھا لہٰذا عین کلمہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے ابتدا میں ہمزہ وصلی مکسور لا کر آخر میں وقف کیا۔ علامت وقفی کی وجہ سے ایک صیغہ (واحد مذکر) سے حرکت اور چار صیغوں (تثنیہ مذکر، جمع مذکر، واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث) سے نون اعرابی گرائے اور ایک صیغہ (جمع مؤنث) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِیُّ مَالَایَتَغَیَّرُ آخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ تو اِضْرِبْ الخ بن گیا۔

قانون: امر حاضر معلوم

اس قانون کے لئے تین حکم پہلے دو حکموں کے لئے دو، دو شرائط اور آخری حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) حروف مضارعت حذف کرنے کے بعد ہمزہ مضمومہ لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)حروف مضارعت کا مابعد حرف ساکن ہو۔ مثال احترازی: تُصَرِّفُ.

شرط(۲)عین کلمہ مضموم ہو۔ مثال احترازی:تَمْنَعُ ،تَضْرِبُ مثال اتفاقی: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ،تَشْرُفُ سے اُشْرُفْ اور تَشْكُرُ سے اُشْكُرْ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۲)حروف مضارعت حذف کرنے کے بعد ہمزہ مکسورہ لانا اور آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)حروف مضارعت کا مابعد حرف ساکن ہو۔ مثال احترازی: تُصَرِّفُ.

شرط(۲)عین کلمہ غیر مضموم ہو۔ مثال احترازی:تَنْصُرُ، تَشْكُرُ مثال اتفاقی: تَمْنَعُ سے اِمْنَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۳)حروف مضارعت حذف کرنے کے بعد آخر کو ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)حروف مضارعت کا مابعد حرف متحرک ہو۔ مثال احترازی: تَنْصُرُ، تَضْرِبُ مثال اتفاقی: تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ، تُقَاتِلُ سے قَاتِلْ اور تُدَحْرِجُ سے دَحْرِجْ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱)فعل امر کے آخر میں وقف کرنے کی وجہ کوفیین (ابوالحسن وابن ہشام) کے نزدیہ ہے کہ بغیر لام کے فعل امر نہیں ہوتا اور ہر جگہ لام لفظاً یا تقدیراً ضرور موجود ہوتا ہے۔ ان حضرات کے نزد اِضْرِبْ اصل میں لِتَضْرِبْ ہے اور لام کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر کے اس کے عوض میں ہمزہ مکسورہ لایا گیا ہے لہٰذا ان حضرات کے نزد فعل امر حاضر معلوم لام مقدرہ کی وجہ سے مجزوم اور معرب ہے۔ بصریین حضرات کے نزد فعل امر حاضر مبنی ہے اور بناء میں اصل سکون ہے لہٰذا اس کے آخر میں وقف کیا جائے گا۔

فائدہ:......(۲)وقف کے لغوی معنی ہیں ٹھہرنا اور اصطلاح میں ایک کلمے کے آخر کو دوسرے کلمے کے اول کے ساتھ متصل کرنے سے باز رکھنے کو کہا جاتا ہے (کمال القرآن شرح جمال القرآن)۔

فائدہ:......(۳)لام امر پر جب لفظ واو یا فاء یا ثم داخل ہو جائے تو فَعِلَ حکمی کی صورت بن جانے کی وجہ سے لام امر کو ساکن کر کے پڑھا جاتا ہے جیسے وَلْيَحْكُمْ ،فَلْيَنْظُرْ، ثُمَّ لْيَحْكُمْ .

......صرف کبیر امر حاضر مجہول......

لِتُضْرَبْ الخ کوتُضْرَبُ الخ (سوائے متکلم) سے بنایا، تُضْرَبُ الخ کے شروع میں لام امر مکسور وجازم لاکر آخر میں وقف کیا۔ علامت وقفی کی وجہ سے ایک صیغہ (واحد مذکر) سے حرکت اور چار صیغوں (تثنیہ مذکر، جمع مذکر، واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث) سے نون اعرابی گرائے اور ایک صیغہ (جمع مؤنث) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِيُّ مَالَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَيْهِ تو لِتُضْرَبْ الخ بن گیا۔

......صرف کبیر امر حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ......

اِضْرِبَنَّ اور لِتُضْرَبَنَّ: کو اِضْرِبْ اور لِتُضْرَبْ سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے اِضْرِبَنَّ اور لِتُضْرَبَنَّ بن گئے۔

اِضْرِبَانِّ اور لِتُضْرَبَانِّ: کو اِضْرِبَا اور لِتُضْرَبَا سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے اِضْرِبَانَّ اور لِتُضْرَبَانَّ بن گئے۔ دونوں میں تثنیہ کے نون سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو اِضْرِبَانِّ اور لِتُضْرَبَانِّ بن گئے۔

اِضْرِبُنَّ اور لِتُضْرَبُنَّ: کو اِضْرِبُوْا اور لِتُضْرَبُوْا سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے اِضْرِبُوْنَّ اور لِتُضْرَبُوْنَّ بن گئے۔ دونوں میں التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل حرف پر ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے واؤ کی حذفیت پر تو اِضْرِبُنَّ اور لِتُضْرَبُنَّ بن گئے۔

اِضْرِبِنَّ اور لِتُضْرَبِنَّ: کو اِضْرِبِيْ اور لِتُضْرَبِيْ سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے اِضْرِبِيْنَّ اور لِتُضْرَبِيْنَّ بن گئے۔ دونوں میں التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل حرف پر کسرہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے یاء کی حذفیت پر تو اِضْرِبِنَّ اور لِتُضْرَبِنَّ بن گئے۔

اِضْرِبْنَانِّ اور لِتُضْرَبْنَانِّ : کو اِضْرِبْنَ اور لِتُضْرَبْنَ سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے اِضْرِبْنَنَّ اور لِتُضْرَبْنَنَّ بن گئے۔ دونوں میں نون جمع مؤنث مخاطب اور نون تاکید ثقیلہ کے ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے الف فاصل لائے اور نون تثنیہ کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے دونوں میں نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو اِضْرِبْنَانِّ اور لِتُضْرَبْنَانِّ بن گئے۔

......صرف کبیر امر حاضر معلوم ومجہول با نون تاکید خفیفہ......

اِضْرِبَنْ اور لِتُضْرَبَنْ: کو اِضْرِبْ اور لِتُضْرَبْ سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ ماقبل مفتوح لانے سے اِضْرِبَنْ اور لِتُضْرَبَنْ بن گئے۔

قانون: نون خفیفہ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:......نون خفیفہ کو اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط: نون خفیفہ حالت وقف میں ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبَنِ الْقَوْمَ.

مثال اتفاقی: اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا، اِضْرِبُنْ سے اِضْرِبُوْا اور اِضْرِبِنْ سے اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے۔

اِضْرِبُنْ اور لِتُضْرَبُنْ: کو اِضْرِبُوْا اور لِتُضْرَبُوْا سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ لانے سے اِضْرِبُوْنْ اور لِتُضْرَبُوْنْ بن گئے۔ دونوں میں واو اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واوٗ مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل حرف پر ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے واوٗ کی حذفیت پر تو اِضْرِبُنْ اور لِتُضْرَبُنْ بن گئے۔

اِضْرِبِنْ اور لِتُضْرَبِنْ : کو اِضْرِبِیْ اور لِتُضْرَبِیْ سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ لانے سے اِضْرِبِیْنْ اور لِتُضْرَبِیْنْ بن گئے۔ دونوں میں یاء اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ حذف کر کے اس کے ماقبل حرف پر کسرہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے یاء کی حذفیت پر تو اِضْرِبِنْ اور لِتُضْرَبِنْ بن گئے۔

......صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول......

لِيَضْرِبْ اورلِيُضْرَبْ الخ :کویَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ(سوائے مخاطب) سے بنایا،دونوں کے شروع میں لام امر مکسور و جازم لاکر آخر میں وقف کیا۔علامت وقفی کی وجہ سے چار، چار صیغوں (واحد مذکر، واحد مؤنث، واحد متکلم اور جمع متکلم) سے حرکت اور تین، تین صیغوں (تثنیہ مذکر، جمع مذکر اور تثنیہ مؤنث) سے نون اعرابی گرائے اور ایک، ایک صیغہ (جمع مؤنث) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِيُّ مَالَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهُ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَيْهِ تو لِيَضْرِبْ اور لِيُضْرَبْ الخ بن گئے۔

......صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ......

لِيَضْرِبَنَّ،لِيُضْرَبَنَّ:لِتَضْرِبَنَّ، لِتُضْرَبَنَّ:لَاضْرِبَنَّ، لِأُضْرَبَنَّ اورلِنَضْرِبَنَّ، لِنُضْرَبَنَّ:کو لِيَضْرِبْ ،لِيُضْرَبْ:لِتَضْرِبْ، لِتُضْرَبْ:لَاضْرِبْ ،لِأُضْرَبْ اورلِنَضْرِبْ ،لِنُضْرَبْ سے بنایا،ان سب صیغوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے لِيَضْرِبَنَّ،لِيُضْرَبَنَّ :لِتَضْرِبَنَّ، لِتُضْرَبَنَّ:لَاضْرِبَنَّ، لِأُضْرَبَنَّ اورلِنَضْرِبَنَّ،لِنُضْرَبَنَّ بن گئے۔

لِيَضْرِبَانِّ،لِيُضْرَبَانِّ اورلِتَضْرِبَانِّ ،لِتُضْرَبَانِّ کو لِيَضْرِبَا،لِيُضْرَبَا اور لِتَضْرِبَا، لِتُضْرَبَا سے بنایا،ان سب صیغوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لاکرنون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا نون تثنیہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے،تولِيَضْرِبَانِّ ،لِيُضْرَبَانِّ اورلِتَضْرِبَانِّ،لِتُضْرَبَانِّ بن گئے۔

لِيَضْرِبُنَّ اورلِيُضْرَبُنَّ: کولِيَضْرِبُوْا اورلِيُضْرَبُوْا سے بنایا،دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لِيَضْرِبُوْنَّ اورلِيُضْرَبُوْنَّ بن گئے۔دونوں میں واؤ اورنون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ حذف کرکے اس کے ماقبل حرف پر ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے واؤ کی حذفیت پر تولِيَضْرِبُنَّ اور لِيُضْرَبُنَّ بن گئے۔

لِيَضْرِبْنَانِّ اورلِيُضْرَبْنَانِّ :کولِيَضْرِبْنَ اورلِيُضْرَبْنَ سے بنایا،دونوں کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ

لانے سے لِیَضْرِبْنَنَّ اور لِیُضْرَبْنَنَّ بن گئے۔ دونوں میں نون جمع مؤنث مخاطب اور نون تاکید ثقیلہ کے ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان فاصلہ رکھنے کے لئے الف فاصل لاکر نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا نون تثنیہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے، تو لِیَضْرِبْنَانِّ اور لِیُضْرَبْنَانِّ بن گئے۔

......صرف کبیر امر غائب معلوم ومجہول با نون تاکید خفیفہ......

لِیَضْرِبَنْ ،لِیُضْرَبَنْ :لِتَضْرِبَنْ، لِتُضْرَبَنْ :لِاَضْرِبَنْ ،لِاُضْرَبَنْ اور لِنَضْرِبَنْ، لِنُضْرَبَنْ کو لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ :لِتَضْرِبْ، لِتُضْرَبْ :لِاَضْرِبْ، لِاُضْرَبْ اور لِنَضْرِبْ، لِنُضْرَبْ سے بنایا، ان سب کے آخر میں نون تاکید خفیفہ ماقبل مفتوح لانے سے لِیَضْرِبَنْ ،لِیُضْرَبَنْ :لِتَضْرِبَنْ ،لِتُضْرَبَنْ :لِاَضْرِبَنْ ،لِاُضْرَبَنْ اور لِنَضْرِبَنْ ،لِنُضْرَبَنْ بن گئے۔

لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ :کو لِیَضْرِبُوْا اور لِیُضْرَبُوْا سے بنایا، دونوں کے آخر میں نون تاکید خفیفہ لانے سے لِیَضْرِبُوْنْ اور لِیُضْرَبُوْنْ بن گئے۔ دونوں میں واؤ اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ حذف کر کے اس کے ماقبل حرف پر ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے واؤ کی حذفیت پر تو لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ بن گئے۔

......صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول......

لَاتَضْرِبْ اور لَاتُضْرَبْ الخ :کو تَضْرِبُ اور تُضْرَبُ الخ (سوائے متکلم) سے بنایا، دونوں کے شروع میں لائے نہی جازمہ لاکر آخر میں وقف کیا۔ علامت وقفی کی وجہ سے ایک ،ایک صیغہ (واحد مذکر) سے حرکت اور چار، چار صیغوں (تثنیہ مذکر، جمع مذکر، واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث) سے نون اعرابی گرائے اور ایک ،ایک صیغہ (جمع مؤنث) کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِیُّ مَالَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ تو لَاتَضْرِبْ اور لَاتُضْرَبْ الخ بن گئے۔

......صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول با نون تاکید ثقیلہ......

لَاتَضْرِبَنَّ اور لَاتُضْرَبَنَّ الخ :(سوائے متکلم) کو امر حاضر معلوم ومجہول با نون تاکید ثقیلہ اِضْرِبَنَّ اور

لِتُضْرَبَنَّ الخ پر قیاس کیا جائے۔

......صرف کبیر نہی حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید خفیفہ......

لَاتَضْرِبَنْ اور لَاتُضْرَبَنْ الخ: (سوائے متکلم) کوامر حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید خفیفہ اِضْرِبَنْ اور لِتُضْرَبَنْ الخ (سوائے متکلم) پر قیاس کیا جائے۔

......صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول......

لَایَضْرِبْ اور لَایُضْرَبْ الخ :کویَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ (سوائے مخاطب) سے بنایا، یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ الخ کے شروع میں لائے نہی جازمہ لاکر آخر میں وقف کیا۔علامت وقفی کی وجہ سے چار، چار صیغوں (واحد مذکر، واحد مؤنث، واحد متکلم اور جمع متکلم) سے حرکت اور تین، تین صیغوں (تثنیہ مذکر، جمع مذکر اور تثنیہ مؤنث) سے نون اعرابی گرائے اور ایک، ایک صیغہ (جمع مؤنث) کومبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا اس لئے کہ اَلْمَبْنِیُّ مَالَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهُ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ تولَایَضْرِبْ اور لَایُضْرَبْ الخ بن گئے۔

......صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ......

لَایَضْرِبَنَّ اور لَایُضْرَبَنَّ الخ: (سوائے مخاطب) کوامر غائب معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ لِیَضْرِبَنَّ اور لِیُضْرَبَنَّ الخ (سوائے مخاطب) پر قیاس کیا جائے۔

......صرف کبیر نہی غائب معلوم ومجہول بانون تاکید خفیفہ......

لَایَضْرِبَنْ اور لَایُضْرَبَنْ الخ (سوائے مخاطب) کوامر غائب معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ لِیَضْرِبَنْ اور لِیُضْرَبَنْ الخ (سوائے مخاطب) پر قیاس کیا جائے۔

......صرف کبیر اسم ظرف......

مَضْرِبٌ: کویَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کرکے اس کی جگہ میم مفتوحہ علامت اسم

ظرف لائے۔ اس کے بعد فاء اور عین کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ کر آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائے تو مَضْرِبٌ بن گیا۔

قانون: اسم ظرف

اس قانون کے لئے تین حکم اور پہلے دو حکموں کے لئے دو، دو شرائط اور آخری حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:......(۱) اسم ظرف کو مَفْعِلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۱) شش اقسام میں ثلاثی مجرد سے ہو۔ مثال احترازی: مُكْرَمٌ.

شرط (۲) ہفت اقسام میں سے صحیح، اجوف اور مہموز کا مضارع مکسور العین اور مثال سے مطلقاً (واوی ہو یا یائی مضارع مضموم العین یا مکسور العین یا مفتوح العین) ہو۔ مثال احترازی: مَنْصَرٌ، مَقَالٌ، مَأْمَرٌ.

مثال اتفاقی: صحیح سے مَضْرِبٌ، اجوف سے مَطِيْعٌ، مہموز سے مَأْنِتٌ اور مثال سے مطلقاً مَوْعِدٌ، مَوْضِعٌ، مَوْسِمٌ اور مَيْسِرٌ، مَيْنِعٌ، مَيْمِنٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۲) اسم ظرف کو مَفْعَلٌ کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۱) شش اقسام میں ثلاثی مجرد سے ہو۔ مثال احترازی: مُكْرَمٌ.

شرط (۲) ہفت اقسام میں سے صحیح، اجوف اور مہموز کا مضارع غیر مکسور العین اور ناقص، مضاعف اور لفیف سے مطلقاً (ناقص واوی ہو یا یائی، مضاعف ثلاثی ہو، لفیف مقرون ہو یا مفروق ان سب کا مضارع مضموم العین یا مکسور العین یا مفتوح العین) ہو۔

مثال احترازی: مَضْرِبٌ، مَطِيْعٌ، مَأْنِتٌ. مثال اتفاقی: صحیح سے مَنْصَرٌ، اجوف سے مَقَالٌ مہموز سے مَأْمَرٌ، ناقص سے مَدْعًى. مَرْمًى، مضاعف سے مَضَرٌّ. مَمَدٌّ اور لفیف سے مَوْقًى، مَطْوًى پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۳) اسم ظرف کو اپنے باب کے اسم مفعول کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۱) شش اقسام میں غیر ثلاثی مجرد سے ہو۔ مثال احترازی: مَنْصَرٌ، مَضْرِبٌ، مَوْسِمٌ

مثال اتفاقی: يُكْرِمُ سے مُكْرَمٌ اور يُدَحْرِجُ مُدَحْرَجٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱) قانون مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ صحیح کا ظرف اپنے فعل مضارع کے عین کلمہ کا تابع ہوتا ہے لیکن سَجَدَ یَسْجُدُ میں مضارع کا عین کلمہ مکسور نہیں ہے اس کے باوجود اس کا ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ نیز قرآن کریم میں ہے کہ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اس آیت مذکورہ میں مَشْرِقٌ اور مَغْرِبٌ اسماء ظروف بروزن مَفْعِلٌ واقع ہیں اور ان کا مضارع مضموم العین آتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مصنف ارشاد الصرف نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ ماسوائے ایشان شاذ اند یعنی اگر اسم ظرف کا کوئی صیغہ مذکورہ بالا قانون کے خلاف آجائے تو وہ شاذ ہوتا ہے اور شیخ رضی نے امام سیبویہ سے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ مَسْجِدٌ ،مَنْسِكٌ ،مَطْلِعٌ ،مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَجْزِرٌ مذکورہ الفاظ اسم جامد ہیں اور فعل مضارع سے ماخوذ نہیں۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ جو اسم ظرف فعل مضارع سے ماخوذ ہو تو اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں ہوتی جیسے ہر جائے قتل کو مَقْتَلٌ کہا جاتا ہے لیکن یہاں مسجد ہر سجدہ گاہ کو نہیں کہا جاتا بلکہ جس مکان کو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا ہو اس مکان کو مسجد کہا جاتا ہے۔ اس طرح منسک اس مخصوص مقام کو کہا جاتا ہے جس میں افعال حج اور افعال قربانی ادا کئے جاتے ہیں۔ اس طرح طلوع کے مقام خاص کو مطلع، غروب کے مقام خاص کو مغرب اور اُونٹ کے ذبح کرنے کے خاص مقام کو مجزر کہا جاتا ہے اور اُونٹ کے ذبح کرنے کے ہر مقام کو مجزر نہیں کہا جاتا۔

فائدہ:......(۲) ہر وہ جگہ جہاں کوئی چیز بکثرت موجود ہو اس جگہ کو عربی میں مَفْعِلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے جیسے جس جگہ قبریں زیادہ ہوں اس جگہ کو مَقْبِرَةٌ اور جس جگہ شیر (اسد) زیادہ ہو تو اس کو مَأْسِدَةٌ کہا جاتا ہے مگر یہ استعمال صرف غیر ثلاثی مجرد میں ہے۔

فائدہ:......(۳) شاذ کا لغوی معنی ہے تنہا ہونا اور تھوڑی چیز کا پانا اور اصطلاح میں شاذ تین قسم کا ہے:

(۱) شاذ حسن (۲) شاذ احسن (۳) شاذ قبیح

(۱) شاذ حسن:......وہ ہے جو قانون کے موافق اور استعمال کے خلاف ہو جیسے یَسْجُدُ کا ظرف مَسْجَدٌ (بفتح الجیم) آتا ہے۔

(۲) شاذ احسن:...... وہ ہے جو قانون کے خلاف اور استعمال کے موافق ہو جیسے یَسْجُدُ اور یَغْرُبُ کا ظرف مَسْجِدٌ اور مَغْرِبٌ (بکسر الجیم والراء) آتا ہے۔

(۳) شاذ قبیح:...... وہ ہے جو قانون اور استعمال دونوں کے خلاف ہو جیسے یَسْجُدُ اور یَغْرُبُ کا ظرف مَسْجُدٌ اور مَغْرُبٌ (بضم الجیم والراء) آتا ہے۔

فائدہ:...... (۴) بعض صرفی حضرات کے نزد مضاعف کا ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور ان کا استدلال قرآن کریم کی اس آیت سے ہے کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ اس آیت میں مَفَرٌّ اسم ظرف ہے اور مَفْعَلٌ کے وزن پر ہے لیکن ان حضرات کا یہ استدلال غلطی پر مبنی ہے۔ درحقیقت مضاعف کا اسم ظرف مضارع کے عین کلمہ کے تابع ہے مکسور العین ہونے کی صورت میں مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ چنانچہ باب حَلَّ یَحِلُّ سے مَحِلٌّ اسم ظرف ہے۔ مَفَرٌّ کا جواب مصنف علم الصیغہ نے یہ دیا ہے کہ یہ مصدر میمی ہے اسم ظرف نہیں ہے اور مصدر میمی اس مصدر کو کہتے ہیں کہ جو مَفْعَلٌ کے وزن پر ہو پس مَفَرٌّ بھاگنے کے معنی میں ہے نہ کہ بھاگنے کی جگہ کے معنی میں۔

مَضْرِبَانِ: کو مَضْرِبٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں مَضْرِبَانِ اور حالت نصبی و جری میں مَضْرِبَیْنِ بن گیا۔

مَضَارِبُ: کو مَضْرِبٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصٰی پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ دے کر تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصٰی لائے۔ علامت جمع اقصٰی کے مابعد حرف کو اپنے حال پر چھوڑ کر آخری حرف سے تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کی تو مَضَارِبُ بن گیا۔

مُضَیْرِبٌ: کو مَضْرِبٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لایا اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو مُضَیْرِبٌ بن گیا۔

......صرف کبیر اسم آلہ صغریٰ......

مِضْرَبٌ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مکسورہ علامت اسم

آلہ لائے۔اس کے بعد فاء کلمہ اپنے حال پر چھوڑ کر عین کلمہ کو فتحہ کی حرکت دی اور آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائے تو مِضْرَبٌ بن گیا۔

مِضْرَبَانِ: کو مِضْرَبٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں مِضْرَبَانِ اور حالت نصبی وجری میں مِضْرَبَيْنِ بن گیا۔

مَضَارِبُ: کو مِضْرَبٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لائے۔علامت جمع اقصیٰ کے مابعد حرف کو اپنے حال پر چھوڑ کر آخری حرف سے تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کی تو مَضَارِبُ بن گیا۔

مُضَيْرِبٌ: کو مِضْرَبٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر یائے ساکنہ علامت اسم تصغیر لائے اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو مُضَيْرِبٌ بن گیا۔

......صرف کبیر اسم آلہ وسطیٰ......

مِضْرَبَةٌ: کو مِضْرَبٌ سے بنایا، تاء متحرکہ ماقبل مفتوح برائے وزن مِفْعَلَةٌ اس کے آخر میں لائے تو مِضْرَبَةٌ بن گیا۔

مِضْرَبَتَانِ: کو مِضْرَبَةٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں مِضْرَبَتَانِ اور حالت نصبی وجری میں مِضْرَبَتَيْنِ بن گیا۔

مَضَارِبُ: کو مِضْرَبَةٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لائے۔علامت جمع اقصیٰ کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی اور آخر میں تاء واحدہ جمعیت اور تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کئے تو مَضَارِبُ بن گیا۔

مُضَيْرِبَةٌ: کو مِضْرَبَةٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لائے۔علامت اسم تصغیر کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دے کر باقی

حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو مُضَیْرِبَۃٌ بن گیا۔

......صرف کبیر اسم آلہ کبریٰ......

مِضْرَابٌ: کو مِضْرَبٌ سے بنایا، چوتھی جگہ پر الف برائے وزن مِفْعَالٌ لانے سے مِضْرَابٌ بن گیا۔

مِضْرَابَانِ: کو مِضْرَابٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں مِضْرَابَانِ اور حالت نصبی وجری میں مِضْرَابَیْنِ بن گیا۔

مَضَارِیْبُ: کو مِضْرَابٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لائے۔ علامت جمع اقصیٰ کے مابعد حرف کو کسرہ دے کر اس کے مابعد حرف کو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے بقانون ضورب، مضاریب حرف علت یاء سے تبدیل کیا اور آخر سے تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کی تو مَضَارِیْبُ بن گیا۔

مُضَیْرِیْبٌ: کو مِضْرَابٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لائے۔ علامت اسم تصغیر کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دے کر اس کے مابعد حرف کو ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے بقانون ضورب، مضاریب حرف علت یاء سے تبدیل کیا اور باقی حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو مُضَیْرِیْبٌ بن گیا۔

......صرف کبیر اسم التفضیل المذکر منہ......

اَضْرَبُ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ علامت اسم تفضیل لائے۔ اس کے بعد فاء کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ کر عین کلمہ کو فتحہ کی حرکت دی اور آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لا کر اس کو مقدر کیا تو اَضْرَبُ بن گیا۔

اَضْرَبَانِ: کو اَضْرَبُ سے بنایا، الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں اَضْرَبَانِ اور حالت نصبی

وجری میں اَضُیرِبَیْنِ بن گیا۔

اَضُرِبُوْنَ: کو اَضُرَبُ سے بنایا، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم اور نون مفتوحہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لا کر واؤ کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں اَضُرَبُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں اَضُرَبِیْنَ بن گیا۔

اَضَارِبُ: کو اَضُرَبُ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصٰی پہلے حرف کو مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔ تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصٰی لا کر اس کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی اور آخری حرف کو اپنے حال پر چھوڑا تو اَضَارِبُ بن گیا۔

اُضَیْرِبٌ: کو اَضُرَبُ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لائے۔ علامت اسم تصغیر کے مابعد حرف کو کسرہ دے کر آخر میں تنوین تمکن مقدر کو ظاہر کیا تو اُضَیْرِبٌ بن گیا۔

......صرف کبیر اسم التفضیل المؤنث منہ......

ضُرْبٰی: کو اَضُرَبُ سے بنایا، شروع میں ہمزہ حذف کر کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی اور عین کلمہ کو ساکن کیا۔ اس کے بعد آخر میں الف مقصورہ برائے علامت تانیث لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو ضُرْبٰی بن گیا۔

ضُرْبَیَانِ: کو ضُرْبٰی سے بنایا، الف مقصورہ یاء مفتوحہ سے تبدیل کر کے الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں ضُرْبَیَانِ اور حالت نصبی وجری میں ضُرْبَیَیْنِ بن گیا۔

الف مقصورہ کی تعریف:...... الف مقصورہ مشتق ہے قصر سے اور قصر لغت میں چھوٹا کرنے کو کہتے ہیں اور یہ بھی بہ نسبت الف ممدودہ چھوٹا پڑھا جاتا ہے یا قصر بند ہونے کو کہا جاتا ہے اور چونکہ یہ الف بھی حرکات ثلاثہ پر بند ہوتا ہے اس لئے اس کو مقصورہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں الف مقصورہ وہ ہے (۱) جو کلمے کے آخر میں ہو جیسے

حُبلٰی. (۲)لازمی ہوعارضی نہ ہوجیسے حُبلٰی. عارضی کی مثال زَیْدًا کا حالت وقف زَیْدَا(۳)دوسری جگہ یں نہ ہوجیسے مَا،لَا(۴)اس کے بعد ہمزہ نہ ہوجیسے حُبلٰی. مثال ہمزہ کی جیسے حَمْرَآءُ.

الف مقصورہ کے اقسام:......الف مقصورہ جب کلمے میں تیسری جگہ پرواقع ہوتواس کی چارقسمیں ہیں:

(۱)واؤ سے حقیقتًا تبدیل ہوا ہوجیسے عَصٰی اصل میں عَصَوٌ تھا۔(۲)واؤ سے حکمًا تبدیل ہوا ہوجیسے اِلٰی اصل میں اِلَوٌ تھا۔(۳)یاء سے حقیقتًا تبدیل ہوا ہوجیسے فَتٰی اصل میں فَتَیٌ تھا۔(۴)یاء سے حکمًا تبدیل ہوا ہوجیسے بَلٰی اصل میں بَلَیٌ تھا۔

الف مقصورہ جب کلمے میں چوتھی یاپانچویں جگہ پرواقع ہوتواس کی تین قسمیں ہیں:

(قسم اول)(۱)الف مقصورہ جب کلمے میں چوتھی جگہ پرواقع ہواورواؤ سے تبدیل ہوا ہوجیسے مُعْلٰی اصل میں مُعْلَوٌ تھا۔(۲)الف مقصورہ جب کلمے میں پانچویں جگہ پرواقع ہواورواؤ سے تبدیل ہوا ہو جیسے مُصْطَفٰی اصل میں مُصْطَفَوٌ تھا۔

(قسم ثانی)(۱)الف مقصورہ جب کلمے میں چوتھی جگہ پرواقع ہواوریاء سے تبدیل ہوا ہوجیسے مُجْدٰی اصل میں مُجْدَیٌ تھا۔(۲)الف مقصورہ جب کلمے میں پانچویں جگہ پرواقع ہواوریاء سے تبدیل ہوا ہو جیسے مُجْتَبٰی اصل میں مُجْتَبَیٌ تھا۔

(قسم ثالث)(۱)الف مقصورہ جب کلمے میں چوتھی جگہ پرواقع ہواورکسی حرف سے تبدیل نہ ہوا ہوجیسے ضُرْبٰی. (۲)الف مقصورہ جب کلمے میں پانچویں جگہ پرواقع ہواورکسی حرف سے تبدیل نہ ہوا ہواس کی مثال نہیں ہے۔

الف ممدودہ کی تعریف:......الف ممدودہ وہ ہے جو کلمے کے آخر میں واقع ہواوراس کے بعد ہمزہ آیا ہوجیسے حَمْرَآءُ.

الف ممدودہ کی چارقسمیں ہیں:

(۱)الف ممدودہ اصلی (۲)الف ممدودہ غیراصلی (۳)الف ممدودہ تانیثی (۴)الف ممدودہ الحاقی یاالصاقی

(۱) الف ممدودہ اصلی:...... وہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلے میں آیا ہو اور کسی حرف سے تبدیل نہ ہوا ہو جیسے قُرَّآءٌ قَرءَ سے مأخوذ ہے۔

(۲) الف ممدودہ غیر اصلی :...... وہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلے میں آیا ہو اور واؤ یا یاء سے بدل واقع ہو جیسے کِسَآءٌ اصل میں کِسَاوٌ اور رِدَآءٌ اصل میں رِدَایٌ تھا۔

(۳) الف ممدودہ تانیثی:...... وہ ہے جو تانیث کے لئے آیا ہو جیسے حَمْرَآءُ.

(۴) الف ممدودہ الحاقی یا الصاقی :...... وہ ہے جو ایک اسم کو دوسرے اسم کے ہم وزن کرتے وقت جس الف ممدودہ کو زیادہ کیا جائے جیسے عِلَبٌ کو قِرْطَاسٌ کے ہموزن کرنے کے لئے اس کے آخر میں الف ممدودہ کو زیادہ کیا تو عِلْبَآءٌ بروزن قِرْطَاسٌ ہو گیا۔

فائدہ:...... (۲) امالہ لغت میں میلان اور جھکانے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں الف کو یاء کی طرف اور اس کے ماقبل فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنے کو کہا جاتا ہے یعنی الف کو اس طرح پڑھنا کہ نہ تو مکمل الف ادا ہو اور نہ ہی مکمل یاء ادا ہو بلکہ درمیان میں ہی پڑھا جائے اور فتحہ کو اس طرح پڑھنا کہ نہ تو مکمل فتحہ پڑھا جائے اور نہ ہی مکمل کسرہ بلکہ درمیان میں ہی پڑھا جائے جیسے کِتَابٌ سے کِتَیْبٌ اور حِسَابٌ سے حِسَیْبٌ وغیرہ۔

امالہ:...... اسمائے متمکنہ اور افعال کا خاصہ ہے لیکن بعض اسمائے غیر متمکنہ (أنّٰی، حَتّٰی، ذَا، هَا، نَا) اور بعض حروف (بَلٰی، مَا، لَا، یَاء) میں بھی امالہ کرنا جائز ہے۔

قانون: الف مقصورہ

اس قانون کے لئے پانچ حکم اور پہلے حکم کے لئے دو کامل شرائط اور آخری چار حکموں کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط کامل (۱) الف مقصورہ کلمے میں تیسری جگہ پر واقع ہو اور واؤ سے حقیقتاً بدل واقع ہو۔

مثال احترازی: فَتٰی. مثال اتفاقی: عَصٰی سے عَصَوَانِ اور عَصَوَاتٌ.

شرط کامل (۲) الف مقصورہ کلمے میں تیسری جگہ پر واقع ہو اور واؤ سے حکماً بدل واقع ہو۔

مثال احترازی: بَلٰی. مثال اتفاقی: اِلٰی سے اِلَوَانِ اور اِلَوَاتٌ.

حکم:.......(۲) الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: الف مقصورہ واؤ سے نہ حقیقتاً بدل واقع ہو اور نہ حکماً۔ مثال احترازی: عَصٰی، اِلٰی.

مثال اتفاقی: فَتٰی سے فَتَیَانِ اور فَتَیَاتٌ، ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَانِ اور ضُرْبَیَاتٌ مُجْدٰی سے مُجْدَیَانِ اور مُجْدَیَاتٌ اور مُجْتَبٰی سے مُجْتَبَیَانِ اور مُجْتَبَیَاتٌ.

حکم:.......(۳) الف ممدودہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت اپنی اصل پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ اصلی ہو۔ مثال احترازی: حَمْرَآءُ. مثال اتفاقی: قُرَّآءٌ سے قُرَّآءَانِ اور قُرَّآءَاتٌ.

حکم:.......(۴) الف ممدودہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: الف ممدودہ تانیثی ہو۔ مثال احترازی: قُرَّآءٌ. مثال اتفاقی: حَمْرَآءُ سے حَمْرَآوَانِ اور حَمْرَآوَاتٌ.

حکم:.......(۵) الف ممدودہ کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت اپنی اصل پر چھوڑنا یا واؤ مفتوحہ سے بدلنا دونوں جائز ہے۔

شرط: الف ممدودہ اصلی یا تانیثی نہ ہو۔ مثال احترازی: قُرَّآءٌ حَمْرَآءُ.

مثال اتفاقی: کِسَآءٌ سے کِسَآءَانِ، کِسَآءَاتٌ اور کِسَاوَانِ، کِسَاوَاتٌ، رِدَآءٌ سے رِدَآءَانِ، رِدَآءَاتٌ اور رِدَاوَانِ، رِدَاوَاتٌ اور عِلْبَآءٌ سے عِلْبَآءَانِ، عِلْبَآءَاتٌ اور عِلْبَاوَانِ، عِلْبَاوَاتٌ.

ضُرْبَیَاتٌ: کو ضُرْبٰی سے بنایا، الف مقصورہ یاء مفتوحہ سے تبدیل کر کے الف و تاء علامت جمع مؤنث سالم بمع تنوین مقابلہ اس کے آخر میں لائے تو ضُرْبَیَاتٌ بن گیا۔

ضُرَبٌ: کو ضُرْبٰی سے بنایا، حرف اول اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین مقدرہ آخر میں ظاہر کی تو ضُرَبٌ بن گیا۔

ضُرَیْبٰی: کو ضُرْبٰی سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے

بعد تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لا کر اس کے مابعد حروف کو اپنے حال پر چھوڑا تو ضُرَیْبِی بن گیا۔

...... بحث فعل التعجب ......

مَا اَضْرَبَهُ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ مسبوقہ بما تعجبیہ لایا۔ فاء کلمہ اپنے حال پر چھوڑ کر عین کلمے کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد آخر میں ہ ضمیر منصوب متصل ماقبل مفتوح لائے تو مَا اَضْرَبَهُ بن گیا۔

اَضْرِبْ بِہٖ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ مسبوقہ برائے فعل تعجب لایا۔ اس کے بعد فاء اور عین کلموں کو اپنے حال پر چھوڑ کر آخر میں ب حرف جار مع ضمیر مجرور متصل بسکون ماقبل لائے تو اَضْرِبْ بِہٖ بن گیا۔ بقانون متجانسین (۲) حرف اول ساکن کو حرف ثانی متحرک میں مدغم کرنے سے اَضْرِبْ بِّہٖ بن گیا۔

ضَرُبَ: کو یَضْرِبُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ اور عین کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی اور آخری حرف کو مبنی بر فتحہ چھوڑا تو ضَرُبَ بن گیا۔

...... ابواب و مصادر ثلاثی مجرد صحیح ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْخُرُوْجُ (نکلنا)

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فهو نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فذاک مَنْصُوْرٌ مَانَصَرَ مَانُصِرَ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَایَنْصُرُ لَایُنْصَرُ لَنْ یَّنْصُرَ لَنْ یُّنْصَرَ لَیَنْصُرَنَّ لَیُنْصَرَنَّ لَیَنْصُرَنْ لَیُنْصَرَنْ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ اُنْصُرَنَّ لِتُنْصَرَنَّ لِیَنْصُرَنَّ لِیُنْصَرَنَّ اُنْصُرَنْ لِتُنْصَرَنْ لِیَنْصُرَنْ لِیُنْصَرَنْ والنهی عنه لَاتَنْصُرْ لَاتُنْصَرْ لَایَنْصُرْ لَایُنْصَرْ لَاتَنْصُرَنَّ لَاتُنْصَرَنَّ لَایَنْصُرَنَّ لَایُنْصَرَنَّ لَاتَنْصُرَنْ لَاتُنْصَرَنْ لَایَنْصُرَنْ لَایُنْصَرَنْ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ والآلة الصغری منه مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ والوسطی منه مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرَةٌ والکبری منه مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِیْرُ وَمُنَیْصِیْرٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ

اَنَاصِرُ وَاُنَيْصِرٌ والمؤنث منه نُصْرٰى نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ وَنُصَيْرٰى وفعل التعجب منه مَااَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ وَنَصُرَ.

مصادر: اَلدُّخُوْلُ (داخل ہونا) اَلْقُعُوْدُ (بیٹھنا) اَلطَّلَبُ (طلب کرنا) اَلْخُلُوْدُ (ہمیشہ رہنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْغَلَبُ وَالْغَلَبَةُ (غلبہ کرنا)۔

مصادر: اَلْكِذْبُ (جھوٹ بولنا) اَلْكَسْبُ (کمانا) اَلْقَصْدُ (ارادہ کرنا) اَلْمَغْفِرَةُ (بخشنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلرُّكُوْبُ (سوار ہونا)۔

مصادر: اَلشُّرْبُ (پینا) اَلْحَمْدُ (تعریف کرنا) اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا) اَلْعِلْمُ (جاننا)۔

قانون: حلقی العین

اس قانون کے لئے تین حکم اور پہلے دو حکموں کے لئے دو، دو شرائط اور آخری حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) کلمہ (فعل، اسم) کو اپنے اصل کے علاوہ تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) کلمہ حلقی العین ہو۔ مثال احترازی: عَلِمَ، كَتِفٌ.

شرط (۲) کلمہ فَعِلَ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: ذَهَبَ، بَأْسٌ.

مثال اتفاقی: شَهِدَ سے شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ اور فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ پڑھنا جائز ہے۔

حکم:...... (۲) کلمہ کو اپنے اصل کے علاوہ اسم میں دو طرح سے جبکہ فعل میں ایک طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) کلمہ غیر حلقی العین ہو۔ مثال احترازی: شَهِدَ، فَخِذٌ.

شرط (۲) کلمہ فَعِلَ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: ذَهَبَ، بَأْسٌ.

مثال اتفاقی: كَتِفٌ سے كَتْفٌ، كِتْفٌ اور عَلِمَ سے عَلْمَ پڑھنا جائز ہے۔

حکم:...... (۳) کلمہ کو اپنے اصل کے علاوہ ایک طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) جب کلمہ ان چاروں اوزان (فَعُلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فُعِلٌ) میں سے کسی ایک وزن پر حقیقتاً یا حکماً آئی ہو۔ مثال احترازی: شَهِدَ، فَخِذٌ. مثال اتفاقی: (۱) اسم کی عَضُدٌ سے عَضْدٌ فعل کی

شَرُفَ سے شَرْفَ (سوائے فعل تعجب کے) حکمًا کی وَهُوَ سے وَهْوَ (۲) اسم کی اِبِلٌ سے اِبْلٌ (فعل کی مثال کلام عرب میں نہیں ہے) حکمًا کی بِهِيَ سے بِهْيَ (۳) اسم کی عُنُقٌ سے عُنْقٌ (فعل کی مثال کلام عرب میں نہیں ہے) حکمًا کی یَازَیْدُهُذَا سے یَا زَیْدُ هْذَا (۴) اسم کی قُفُلٌ سے قُفْلٌ (فعل کی مثال کلام عرب میں نہیں ہے) حکمًا کی اُدْعُ سے اُدْعْ.

فائدہ:...... (۱) فَعِلَ کی حقیقی صورت وہ ہے کہ جس کے تین حروف ہو اور کلمہ فَعِلَ کے وزن پر ہو جیسے شَهِدَ اور فَخِذٌ اور فَعِلَ کی حکمی صورت وہ ہے کہ جس کے بعض حروف کی ابتدا یا درمیان یا انتہاء کا اعتبار کیا جائے تو فَعِلَ کی شکل حاصل ہو۔ ابتدا کی مثال جیسے وَهِيَ سے وَهْيَ اور وَلِيَضْرِبْ سے وَلْيَضْرِبْ درمیان کی مثال جیسے مُزْدَلِفَةٌ سے مُزْدَلْفَةٌ. انتہاء کی مثال: یَشْتَهِرُ سے یَشْتَهْرُ اور مُشْتَهِرٌ سے مُشْتَهْرٌ.

فائدہ:...... (۲) فَعِلَ حلقی العین کو سوائے اصل کے دو طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے عَهِدَ سے عُهْدَ اور عِهْدَ اور فَعِلَ غیر حلقی العین کو سوائے اصل کے ایک طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے ضَرِبَ سے ضُرْبَ.

فائدہ:...... (۳) فَعِلَ وزن میں لام کلمہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ چاہے مضموم ہو یا مفتوح یا مکسور یا مجزوم یا منون ان تمام صورتوں میں قانون مذکورہ جوازًا جاری ہوتا ہے۔

قانون: تِعْلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین کامل شرائط ہیں۔

حکم:...... فعل مضارع معلوم میں حروف مضارعت کو یاء کے بغیر سوائے اہل حجاز کے نزد کسرہ دینا جائز ہے۔

شرط (۱) باب عَلِمَ یَعْلَمُ کا ہو۔ مثال احترازی: ضَرَبَ یَضْرِبُ.

مثال اتفاقی: تَعْلَمُ، اَعْلَمُ اور نَعْلَمُ سے تِعْلَمُ، اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۲) اس باب کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے شروع میں ہمزہ وصلی آیا ہو۔

مثال احترازی: اَکْرَمَ. مثال اتفاقی: تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ اور نَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ، اِکْتَسِبُ اور نِکْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۳) اس باب کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے شروع میں تاء مطردہ زائدہ آئی ہو۔

مثال احترازی صَـرَّفَ ۔ مثال اتفاقی: تَتَصَـرَّفُ، اَتَصَـرَّفُ اور نَتَصَـرَّفُ سے تِتَصَـرَّفُ، اِتَصَرَّفُ اور نِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۱) اَبٰی یَأْبٰی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اور یَئِسَ یَیْئَسُ باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے آتا ہے ان دونوں کے مضارع معلوم میں یاء کو بھی خلاف قانون کسرہ کی حرکت دینا جائز ہے جیسے یَـأْبٰی، تَـأْبٰی اَبْیٰ، نَأْبٰی سے یِـأْبٰی، تِأْبٰی، اِبْیٰ، نِأْبٰی اور یَیْئَسُ، تَیْئَسُ، اَیْئَسُ، نَیْئَسُ سے یِیْئَسُ، تِیْئَسُ اِیْئَسُ، نِیْئَسُ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۲) مجرد سے مزید کا باب بناتے وقت قیاسی طور پر جو تاء باب کے شروع سے لیکر آخر باب تک لائی جائے اس کو تائے مطردہ زائدہ کہا جاتا ہے۔ کل تین ابواب میں تائے مطردہ زائدہ لائی جاتی ہے (۱) تفعُّلُ (۲) تفاعُلُ (۳) تفعْلُلْ.

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلذِّھَابُ (جانا)۔

مصادر: اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا) اَلْمَدْحُ (تعریف کرنا) اَلْجُحُوْدُ (انکار کرنا) اَلرَّفْعُ (اُٹھانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا)۔

مصادر: اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْبَصَارَۃُ (بینا ہونا) اَلْکَثْرَۃُ (زیادہ ہونا) اَلشَّرَافَۃُ (بزرگ ہونا)۔

فائدہ:...... مذکورہ باب لازمی ہے اس سے اسم فاعل اکثر صفت مشبہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آئے گا۔

......صرف کبیر صفت مشبہ......

شَرِیْفٌ	ایک مرد باعزت	صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ ......
شَرِیْفَانِ	دو مرد باعزت	صیغہ تثنیہ مذکر صفت مشبہ ......
شَرِیْفُوْنَ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر سالم صفت مشبہ ......
شِرَافٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ ......

شُرُوْفٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
شُرُفٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
شُرَفَآءُ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
شُرْفَانٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
شِرْفَانٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
اَشْرَافٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
اَشْرِفَآءُ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
اَشْرِفَةٌ	سب مرد باعزت	صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ........................
شَرِيْفَةٌ	ایک عورت باعزت	صیغہ واحد مؤنث صفت مشبہ........................
شَرِيْفَتَانِ	دوعورتیں باعزت	صیغہ تثنیہ مؤنث صفت مشبہ........................
شَرِيْفَاتٌ	سب عورتیں باعزت	صیغہ جمع مؤنث سالم صفت مشبہ........................
شَرَآئِفُ	سب عورتیں باعزت	صیغہ جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ........................
شُرَيِّفٌ	ایک مرد تھوڑی عزت والا	صیغہ واحد مذکر مصغّر صفت مشبہ........................
شُرَيِّفَةٌ	ایک عورت تھوڑی عزت والی	صیغہ واحد مؤنث مصغّر صفت مشبہ........................

......صرف کبیر صفت مشبہ......

شَرِيْفٌ: کو يَشْرُفُ سے بنایا، یاء حرف مضارعت حذف کر کے فاء کلمے کو فتحہ کی حرکت دی۔ عین کلمہ اپنے حال پر چھوڑا۔ اس کے بعد یاء ساکنہ علامت صفت مشبہ لا کر اس کے ماقبل حرف کو کسرہ کی حرکت دی اور آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائے تو شَرِيْفٌ بن گیا۔

شَرِيْفَانِ: کو شَرِيْفٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے

عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں شَرِیْفَانِ اور حالت نصبی وجری میں شَرِیْفَیْنِ بن گیا۔

شَرِیْفُوْنَ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم اور نون مفتوحہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لا کر واؤ کے ماقبل حرف کو ضمہ کی حرکت دی تو حالت رفعی میں شَرِیْفُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں شَرِیْفِیْنِ بن گیا۔

شِرَافٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی اور اس کی جگہ الف علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو شِرَافٌ بن گیا۔

شُرُوْفٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی۔ عین کلمے کے بعد واؤ ساکن ماقبل مضموم علامت جمع تکسیر لائے تو شُرُوْفٌ بن گیا۔

شُرْفٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی۔ اس کے بعد عین کلمہ ساکن کیا برائے علامت جمع تکسیر تو شُرْفٌ بن گیا۔

شُرَفَآءُ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی۔ اس کے بعد عین کلمہ مفتوح کیا۔ آخر میں الف ممدودہ برائے علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مقدر کی تو شُرَفَآءُ بن گیا۔

شُرْفَانٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی۔ اس کے بعد عین کلمہ ساکن کیا۔ آخر میں الف ونون مزیدتین برائے علامت جمع تکسیر لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین آخری حرف پر لائے تو شُرْفَانٌ بن گیا۔

شِرْفَانٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، فاء کلمے کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے یاء واحدہ حذف کی۔ اس کے بعد عین کلمہ ساکن کیا۔ آخر میں الف ونون مزیدتین برائے علامت جمع تکسیر لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین آخری حرف پر لائے تو شِرْفَانٌ بن گیا۔

اَشْرَافٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، شروع میں ہمزہ مفتوحہ بسکون فا کلمہ لا کر عین کلمہ اپنے حال پر

چھوڑا۔اس کے بعد یاء واحدہ حذف کر کے اس کی جگہ الف علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو اَشْرَاف بن گیا۔

اَشْرِفَآءُ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، شروع میں ہمزہ مفتوحہ بسکون فاء کلمہ لا کر عین کلمہ اپنے حال پر چھوڑا۔اس کے بعد یاء واحدہ حذف کر کے اس کی جگہ الف ممدودہ علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی اور تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مقدر کی تو اَشْرِفَآءُ بن گیا۔

اَشْرِفَةٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، شروع میں ہمزہ مفتوحہ بسکون فاء کلمہ لا کر عین کلمہ اپنے حال پر چھوڑا۔اس کے بعد یاء واحدہ حذف کی۔آخر میں تاء متحرکہ برائے علامت جمع تکسیر لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دے کر تنوین آخری حرف پر لائے تو اَشْرِفَةٌ بن گیا۔

شَرِیْفَةٌ: کو شَرِیْفٌ سے بنایا، اس کے آخر میں تاء متحرکہ برائے علامت تانیث لا کر اس کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دے کر تنوین آخری حرف پر لائے تو شَرِیْفَةٌ بن گیا۔

شَرِیْفَتَانِ: کو شَرِیْفَةٌ سے بنایا، الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ (ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض) اس کے آخر میں لائے تو حالت رفعی میں شَرِیْفَتَانِ اور حالت نصبی وجری میں شَرِیْفَتَیْنِ بن گیا۔

شَرِیْفَاتٌ: کو شَرِیْفَةٌ سے بنایا، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم بمع تنوین مقابلہ اس کے آخر میں لا کر الف کے ماقبل حرف کو فتحہ کی حرکت دی تو شَرِیْفَتَاتٌ بن گیا۔دو علامت تانیث ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بقانون ضربن (۱) تاء واحدہ حذف کی تو شَرِیْفَاتٌ بن گیا۔

شَرَآئِفُ: کو شَرِیْفَةٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لا کر اس کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔اس کے بعد تاء واحدہ حذف کر کے تنوین تمکن غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مقدر کی تو شَرَایِفُ بن گیا۔یاء کو الف مفاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے بقانون شرائف ہمزہ سے تبدیل کیا تو شَرَآئِفُ بن گیا۔

فائدہ:......(۱) وزن کی تین قسمیں ہیں: (۱) وزن صرفی (۲) وزن صوری (۳) وزن عروضی

(۱)وزن صرفی وہ ہے جس میں لفظ اور وزن کے درمیان پانچ چیزوں میں موافقت پائی جائے۔
(۱)حروف اصلی، اصلی کے مقابلے میں ہوں۔(۲)حروف زائدہ، زائدہ کے مقابلے میں ہوں۔
(۳)تعداد حروف میں دونوں برابر ہوں۔(۴)تعداد حرکات دونوں کی ایک جیسی ہو۔(۵)تعداد سکنات بھی دونوں کی ایک جیسی ہو جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعِیْلٌ اور شَرَآئِفُ بروزن فَعَائِلُ.
(۲)وزن صوری وہ ہے جس میں لفظ اور وزن کے درمیان تین چیزوں میں موافقت پائی جائے۔
(۱)تعداد حروف میں دونوں برابر ہوں۔(۲)تعداد حرکات دونوں کی ایک جیسی ہو۔(۳)تعداد سکنات بھی دونوں کی ایک جیسی ہو جیسے ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ اور اَکَابِرُ بروزن مَفَاعِلُ.
(۳)وزن عروضی وہ ہے جس میں لفظ اور وزن کے درمیان حروف حرکات اور سکنات میں موافقت ہوتی ہے۔یعنی حروف، حرکات اور سکنات میں دونوں برابر ہوتے ہیں لیکن وزن میں بعینہ وہ حروف ،حرکات اور سکنات نہیں ہوتے جس طرح لفظ میں ہوتے ہیں صرف حروف متحرکہ کے مقابلے میں متحرک اور ساکنہ کے مقابلے میں ساکن ہوتے ہیں جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلٌ.
فائدہ:......(۲)وزن نکالتے وقت صرف وزن صرفی کا اعتبار کیا جاتا ہے اور زیر بحث قانون کی شرطوں میں وزن صوری کا استعمال ہوا ہے باقی وزن عروضی کہیں بھی نہیں ہوتا نہ وزن نکالتے وقت اور نہ ہی زیر بحث قانون کی شرطوں میں۔
فائدہ:......(۳)حروف اصلی اور زائدہ کا لفظ جمع میں اس کے مفرد سے پتہ چلتا ہے۔جو حروف مفرد میں اصلی ہوں تو وہ اس کی جمع میں بھی اصلی ہوں گے اور جو حروف مفرد میں زائد ہوں تو وہ اس کی جمع میں بھی زائد ہوتے ہیں۔

قانون:شَرَآئِفُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور حرف علت زائد کے لئے ایک کامل شرط اور حرف علت اصلی کے لئے دو شرائط ہیں۔

حکم:......حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط کامل (۱) حرف علت زائدہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی:قَاوِلٌ ،بَایِعٌ.

مثال اتفاقی :شَرَایِفُ سے شَرَآئِفُ پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۲) حرف علت اصلی الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: وَاوِدٌ ،وَایِلٌ .

شرط (۳) حرف علت اصلی الف مفاعل سے قبل بھی واقع ہوا ہو۔ مثال احترازی: مَقَاوِلُ ،مَبَایِعُ :

مثال اتفاقی :قَوَاوِلُ اور بَوَایِعُ سے قَوَآئِلُ اور بَوَآئِعُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱) جَدَاوِلُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد واقع ہے لیکن یہ اصلی کے حکم میں ہے اس لئے کہ یہ جَعَافِرُ کے ساتھ ملحق ہے، لہٰذا اس میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوتا۔

فائدہ:......(۲) طَوَاوِیْسُ میں حرف علت الف مفاعیل کے بعد واقع ہے لہٰذا اس میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوگا۔

فائدہ:......(۳) مَصَآئِبُ جمع مُصِیْبَةٌ میں حرف علت اصلی الف مفاعل سے پہلے واقع نہ ہونے کے باوجود قانون مذکورہ جاری ہوا ہے لہٰذا یہ شاذ ہے۔

شُرَیِّفٌ اور شُرَیِّفَةٌ: کو شَرِیْفٌ اور شَرِیْفَةٌ سے بنایا، بقاعدہ تصغیر حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ پر یاء ساکنہ علامت اسم تصغیر لائے۔ علامت اسم تصغیر کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد دو حروف ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۲) حرف ساکن کو حرف متحرک میں مدغم کیا تو شُرَیِّفٌ اور شُرَیِّفَةٌ بن گیا۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلنِّعْمَةُ وَالنُّعُوْمَةُ (خوش ہونا)۔

......ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ صحیح......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِکْرَامُ (عزت کرنا)۔

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فهو مُکْرِمٌ واُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فذاک مُکْرَمٌ لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ لَایُکْرِمُ

لَایُکْرَمُ لَنْ یُّکْرِمَ لَنْ یُّکْرَمَ لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرَمَنْ الامرمنه اَکْرِمْ لِتُکْرَمْ لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ اَکْرِمَنَّ لِتُکْرَمَنَّ لِیُکْرِمَنَّ لِیُکْرَمَنَّ اَکْرِمَنْ لِتُکْرَمَنْ لِیُکْرِمَنْ لِیُکْرَمَنْ والنهی عنه لَاتُکْرِمْ لَاتُکْرَمْ لَایُکْرِمْ لَایُکْرَمْ لَاتُکْرِمَنَّ لَاتُکْرَمَنَّ لَایُکْرِمَنَّ لَایُکْرَمَنَّ لَاتُکْرِمَنْ لَاتُکْرَمَنْ لَایُکْرِمَنْ لَایُکْرَمَنْ الظرف منه مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ مُکْرَمَاتٌ.

مصادر: اَلْاِنْبَاتُ (اُگانا) اَلْاِرْشَادُ (راہ دکھانا) اَلْاِبْصَارُ (دیکھنا) اَلْاِنْزَالُ (نازل کرنا)۔

اَکْرَمَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِکْرَامًا تھا۔ ہمزہ کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کر کے آخر سے الف اور تنوین علامت مصدریت حذف کئے اور آخر کو مبنی بر فتحہ چھوڑا تو اَکْرَمَ بن گیا۔

یُکْرِمُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں اَکْرَمَ تھا۔ اس کے شروع میں حروف مضارعت (اَتَیْنَ) میں سے ایک حرف مضموم لا کر ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دی۔ آخری حرف کو ضمہ اعرابی دیا تو یُأَکْرِمُ بن گیا۔ یہی قاعدہ تُأَکْرِمُ، ااُکْرِمُ اور نُأَکْرِمُ میں بھی جاری ہوتا ہے۔ پس قاعدہ مذکورہ کی وجہ سے صیغہ واحد متکلم (ااُکْرِمُ) میں دو ہمزے جمع ہوئے، لہٰذا ثقل کی وجہ سے اس میں خلاف قانون دوسرا ہمزہ حذف کرنے سے اُکْرِمُ بن گیا۔ فعل مضارع کے باقی صیغوں میں صیغہ واحد متکلم کی مناسبت سے ہمزہ حذف کرنے سے یُکْرِمُ، تُکْرِمُ اور نُکْرِمُ الخ بن گئے۔

اَکْرِمْ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں تُکْرِمُ تھا۔ تُکْرِمُ کو اپنے اصل تُأَکْرِمُ کی طرف لوٹایا۔ تُأَکْرِمُ سے تاء علامت مضارعت حذف کر کے مابعد حرف کے متحرک ہونے کی وجہ سے صرف اس کے آخر کو امر کی وجہ سے جزم دیا تو اَکْرِمْ بن گیا۔

قانون: ہمزہ وصلی، قطعی

اس قانون کے لئے دو حکم، پہلے حکم کے لئے دو کامل شرائط اور آخری حکم کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:......(۱) ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط کامل (۱) ہمزہ وصلی ہو اور درج کلام میں آیا ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبْ. مثال اتفاقی: وَاضْرِبْ.

شرط کامل (۲) جب ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو جائے۔ مثال احترازی: اِضْرِبْ.
مثال اتفاقی: خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا۔

حکم:......(۲) ہمزہ کو باقی رکھنا واجب ہے۔

شرط: ہمزہ قطعی ہو۔ مثال احترازی: وَاضْرِبْ. مثال اتفاقی: وَاَكْرَمَ وَاُكْرِمُ.

فائدہ:......(۱) الف اور ہمزہ میں فرق یہ ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ. اور ہمزہ تینوں حرکتوں کو قبول کرتا ہے اور ساکن جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے جیسے اَمَرَ، اُمِرَ، سُئِلَ.

فائدہ:......(۲) ہمزہ قطعی کو قطعی اس لئے کہا جاتا ہے کہ قطع کے معنی ہیں کاٹنا اور یہ ہمزہ بھی دو کلموں کو آپس میں ملنے سے کاٹتا ہے اور خود درمیان سے حذف نہیں ہوتا اس لئے اس کو ہمزہ قطعی کہا جاتا ہے جیسے ثُمَّ اَكْرِمْ.

ہمزہ قطعی کے مواضع مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہمزہ باب افعال خواہ مصدر کا ہو یا ماضی کا ہو یا امر کا ہو جیسے اِكْرَامًا، اَكْرَمَ اور اَكْرِمْ. (۲) ہمزہ واحد متکلم جیسے اَضْرِبُ، اَنْصُرُ. (۳) ہمزہ اسم تفضیل جیسے اَضْرَبُ. (۴) ہمزہ استفہام جیسے اَءَ نْذَرْتَهُمْ. (۵) ہمزہ اعلام جیسے اِبْرَاهِيْم، اِسْحَاق. (۶) ہمزہ جمع جیسے اَقْوَالٌ، اَصْحَابٌ. (۷) ہمزہ نداء جیسے اَعَبْدَاللهِ. (۸) ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَكْرَمَهٗ وَاَكْرِمْ بِهٖ. (۹) ہمزہ بناء جیسے اِنَّ اَنْتَ. (۱۰) ہمزہ صفت مشبہ جیسے اَسْوَدُ، اَحْمَرُ.

فائدہ:......(۳) ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ قطعی کو گرایا جاتا ہے جیسے وَاسْتَعِيْنِ اللّٰهَ اور فی الْاَلْفِيَةِ لَهٗ اَسْمَآءٌ وَصِفَاتٌ، قَدْ تَعَالَتْ.

فائدہ:......(۴) ہمزہ باب افعال فعل مضارع معلوم میں اور اس کے تمام متعلقات میں سوائے فعل امر حاضر معلوم کے خلاف القیاس وجوبًا حذف ہوتا ہے۔

فائدہ:......(۵) ہمزہ وصلی کو وصلی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وصل کے معنی ہیں جوڑنا اور چونکہ یہ ہمزہ بھی دو کلموں کو آپس میں جوڑتا ہے اور خود درمیان کلام سے حذف ہوتا ہے اس لئے اسے ہمزہ وصلی کہا جاتا

ہے جیسے وَاضْرِبُوْهُمْ. ہمزہ وصلی چار مواضع پر نہیں گرتا جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لفظ یَااَللّٰہُ میں یعنی جب لفظ اَللّٰه پر یاء حرف نداء داخل ہو جائے تو پھر ہمزہ وصلی درج کلام میں نہیں گرتا اور یہ لفظ اَللّٰه کے خواص میں سے ہے۔ اس کے علاوہ باقی اسماء جب معرف باللام ہوں اور ان پر جب یاء حرف نداء داخل ہو جائے تو پھر یاء حرف نداء اور معرّف باللام اسم مذکر کے درمیان اَیُّھَا اور مؤنث کے درمیان اَیَّتُھَا کا فصل لایا جاتا ہے جیسے یَااَیُّھَا النَّاسُ اور یَااَیَّتُھَا النَّفْسُ لیکن لفظ یَااَللّٰہُ میں ایسا نہیں۔

(۲) لفظ اَلْبَتَّةَ میں۔ (۳) لفظ آلْحَسَنُ (آلْحَسَنُ عِنْدَکَ) میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اسم کے شروع میں ہمزہ وصلی آیا ہو اور اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو جائے تو اس ہمزہ وصلی کو درج کلام میں گرانے کی بجائے قانون کے موافق وجوبًا الف سے تبدیل کریں گے۔ ادھر التقائے ساکنین لازم آنے کے باوجود ابقائے ساکنین درست ہے تاکہ انشاء (استفہام) کا خبر سے التباس نہ ہو۔ یہ اصل میں ءَ ءَلْحَسَنُ تھا۔

(۴) ضرورت شعری کی وجہ سے بھی ہمزہ وصلی درج کلام میں نہیں گرتا جیسے

اِذَاجَاوَزَ الْإِثْنَیْنِ سِرٌّ...... فَاِنَّهٗ بِبَثٍّ وَتَکْثِیْرُ الْوُشَاةِ قَمِیْنٌ.

فائدہ:...... (٦) ہمزہ وصلی درج کلام میں قراءۃً تو حذف ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی خطًا بھی حذف ہوتا ہے اور اس کے لئے کل آٹھ مواضع ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جب ہمزہ وصلی پر لام جارہ داخل ہو جائے جیسے اَلْخَیْرِ سے لِلْخَیْرِ. (۲) جب ہمزہ وصلی مکسور ہو اور اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو جائے جیسے اَصْطَفٰی اصل میں اَاِصْطَفٰی تھا۔ قانون کے مطابق یہاں ہمزہ وصلی کو حذف کیا گیا ہے۔ (۳) جب ہمزہ وصلی کے بعد دوسرا ہمزہ آیا ہو اور ہمزہ وصلی پر لفظ فاء یا یاء یا ثم یا واؤ داخل ہو جائے جیسے اِءْتِنَا سے فَأْتِنَا، یَأْتِنَا، ثُمَّ أْتِنَا اور وَأْتِنَا. (۴) جب ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو جائے جیسے خَصَّمَ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا۔ (۵) جب ہمزہ وصلی ان دو حروف کے مابین آجائے جن کے درمیان شدت اتصال ہو جیسے اِکْتَسَبَ سے فعل مضارع بناتے وقت یَأْکْتَسِبُ اور پھر شدت اتصال سے یَاکْتَسِبُ اور پھر یَکْتَسِبُ بن گیا۔ (٦) کثرت کتابت کی وجہ

سے بھی ہمزہ وصلی حذف ہوتا ہے جیسے بِاسْمِ اللّٰہِ میں درج کلام میں آنے کی وجہ سے قانوناً حذف ہوا ہے لیکن بنابر ضرورت خطاً بھی حذف ہوا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ. اور جہاں کثرت قراءت وکتابت نہ ہو وہاں کتابۃً باقی رہتا ہے جیسے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ. (۷) جب ہمزہ وصلی اسم پر داخل ہو اور اس پر لام تاکید داخل ہو جائے جیسے اَلْخَیْر سے لَلْخَیْر (۸) لفظ ابن کا ہمزہ جب علمین متناسلین (جن کے درمیان باپ بیٹے کا رشتہ ہو) کے درمیان میں آجائے جیسے مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اگر یہ دونوں علمین متناسلین نہ ہو تو پھر ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف نہیں ہوتا جیسے عَبْدُاللّٰہِ اِبْنِ مَاجَۃَ.

فائدہ:......(۷) ہمزہ وصلی کا کلام میں استعمال ضرورت لفظی کے تحت ہوتا ہے۔ ضرورت لفظی ختم ہونے کے بعد قرأت میں حذف کیا جاتا ہے۔

فائدہ:......(۸) درج کلام کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ سے پہلے کوئی حرف آیا ہو خواہ ساکن ہو یا متحرک ہو لیکن ہمزہ کے مابعد کے لفظ کا ماقبل کے ساتھ اتصال لفظاً یا معناً ہو۔ اگر اتصال صرف معناً ہو لفظاً نہ ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم (حالت وقف میں)۔ یا اتصال صرف لفظاً ہو معناً نہ ہو جیسے وَاحِدٌ ،اِثْنَانِ ،ثَلَاثَۃٌ تو اس کو درج کلام نہیں کہا جاتا، بلکہ درج کلام اس کو کہا جاتا ہے کہ جہاں اتصال لفظاً اور معناً دونوں ہو جیسے قُلِ الْحَقُّ، وَاضْرِبْ.

قانون :یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... فعل مضارع معلوم میں حروف اتین کو ضمہ دینا واجب ہے۔

شرط: جس کے ماضی میں چار حروف ہوں۔ مثال احترازی: ضَرَبَ یَضْرِبُ، اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ.

مثال اتفاقی: یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُقَاتِلُ، یُدَحْرِجُ۔

فائدہ:......قانون مذکورہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے لئے نہیں آتا۔ کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب سماع پر موقوف ہونے کی وجہ سے ان کے اوزان مقرر نہیں ہیں یعنی اہل عرب جہاں فتحہ یا ضمہ یا کسرہ دیں گے

تو وہاں سماعاً فتحہ یا ضمہ یا کسرہ ہی کو پڑھا جائے گا۔ قانون مذکورہ چار قیاسی ابواب (اِفْعَال ، تَفْعِیْل ، مُفَاعَلَة ، فَعْلَلَهْ) کے لئے آتا ہے۔ کیونکہ ان ابواب کے اپنے اوزان مقرر ہیں جیسے باب افعال کے مصادر اِفْعَالٌ اور باب تفعیل کے مصادر تَفْعِیْلٌ کے وزن پر آئیں گے۔ ان مذکورہ ابواب کے علاوہ باقی قیاسی ابواب میں حروف مضارعت مضارع معلوم میں مفتوح آئیں گے جیسے یَتَصَرَّفُ اور یَتَدَحْرَجُ.

قانون: یُکْرِمُ ، یَتَصَرَّفُ

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) فعل مضارع معلوم کا ماقبل آخر اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: اس باب کے ماضی معلوم کے شروع میں تائے مطردہ زائدہ آئی ہو۔

مثال احترازی: یُکْرِمُ ، یُصَرِّفُ. مثال اتفاقی: تَصَرَّفَ سے یَتَصَرَّفُ، تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ سے یَتَضَارَبُ تَتَضَارَبُ اَتَضَارَبُ نَتَضَارَبُ اور تَدَحْرَجَ سے یَتَدَحْرَجُ ، تَتَدَحْرَجُ ، اَتَدَحْرَجُ ، نَتَدَحْرَجُ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:...... (۲) فعل مضارع معلوم کے ماقبل آخر پر کسرہ پڑھنا واجب ہے۔

شرط: اس باب کے ماضی معلوم کے شروع میں تائے مطردہ زائدہ واقع نہ ہو۔

مثال احترازی: تَتَصَرَّفُ ، تَتَدَحْرَجُ . مثال اتفاقی: یُکْرِمُ ، یُصَرِّفُ ، یَکْتَسِبُ.

فائدہ:...... (۱) ابواب ثلاثی مجرد میں مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دینا یا نہ دینا وزن پر موقوف ہے۔ ان ابواب میں مضارع معلوم کا ماقبل آخر کبھی مضموم کبھی مکسور اور کبھی مفتوح آتا ہے جیسے یَنْصُرُ ، یَضْرِبُ اور یَفْتَحُ.

فائدہ:...... (۲) تین ابواب (تَفَعُّل ، تَفَاعُل ، تَفَعْلُل) کے ماضی معلوم سے مضارع معلوم بناتے وقت ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا اور ان کے علاوہ باقی ابواب (ثلاثی مزید فیہ ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ) میں مضارع معلوم کے ماقبل آخر کو وجوباً کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا، گردانا)۔

صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيْفًا فهو مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ يُصَرَّفُ تَصْرِيْفًا فذاك مُصَرَّفٌ مَاصَرَّفَ مَاصُرِّفَ لَمْ يُصَرِّفْ لَمْ يُصَرَّفْ لَايُصَرِّفُ لَايُصَرَّفُ لَنْ يُصَرِّفَ لَنْ يُصَرَّفَ لَيُصَرِّفَنَّ لَيُصَرَّفَنَّ لَيُصَرِّفَنْ لَيُصَرَّفَنْ الامر منه صَرِّفْ لِتُصَرَّفْ لِيُصَرِّفْ لِيُصَرَّفْ صَرِّفَنَّ لِتُصَرَّفَنَّ لِيُصَرِّفَنَّ لِيُصَرَّفَنَّ صَرِّفَنْ لِتُصَرَّفَنْ لِيُصَرِّفَنْ لِيُصَرَّفَنْ والنهى عنه لَاتُصَرِّفْ لَاتُصَرَّفْ لَايُصَرِّفْ لَايُصَرَّفْ لَاتُصَرِّفَنَّ لَاتُصَرَّفَنَّ لَايُصَرِّفَنَّ لَايُصَرَّفَنَّ لَاتُصَرِّفَنْ لَاتُصَرَّفَنْ لَايُصَرِّفَنْ لَايُصَرَّفَنْ الظرف منه مُصَرَّفٌ مُصَرَّفٌ مُصَرَّفَانِ مُصَرَّفَاتٌ.

مصادر: اَلتَّحْرِيْمُ (حرام کرنا) اَلتَّعْذِيْبُ (عذاب دینا) اَلتَّقْدِيْسُ (پاک کرنا) اَلتَّرْغِيْبُ (رغبت دلانا)۔

فائدہ:...... باب تفعیل کے مصادر تَفْعِيْلٌ کے وزن کے علاوہ تَفْعِلَةٌ جیسے تَجْرِبَةٌ، تَبْصِرَةٌ. فِعَّالٌ جیسے كِذَّابٌ. فَعَالٌ جیسے كَلَامٌ. تَفْعَالٌ جیسے تَكْرَارٌ کے اوزان پر بھی آتے ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُحَارَبَةُ (جنگ کرنا)۔

مصادر: اَلْمُخَادَعَةُ (فریب دینا) اَلْمُنَازَعَةُ (جھگڑا کرنا) اَلْمُخَالَفَةُ (خلاف کرنا) اَلْمُبَارَكَةُ (برکت دینا)۔

ضُوْرِبَ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب مُفَاعَلَة) اصل میں ضَارَبَ تھا۔ بقانون ماضی مجہول حرف اول کو ضمہ دے کر حرف ثانی الف کو بقانون ضورب، مضاریب ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت واؤ سے تبدیل کیا اور ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دی تو ضُوْرِبَ بن گیا۔

قانون: ضُوْرِبَ، مَضَارِيْبُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... الف کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: الف سے ماقبل حرف کی حرکت الف کے مخالف ہو۔ مثال احترازی: ضَارَبَ، مِضْرَابٌ

مثال اتفاقی: ضُوْرِبَ، مَضَارِيْبُ.

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعُّلْ چوں اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)۔

مصادر: اَلتَّجَنُّبُ (ایک طرف ہونا) اَلتَّعَلُّمُ (سیکھنا) اَلتَّكَلُّمُ (باتیں کرنا) اَلتَّفَكُّرُ (سوچنا)۔

قانون: تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:......دو تاؤں میں سے ایک تاء حذف کرنا جائز ہے۔

شرط: جب تاء مضارعت تاء مطردہ زائدہ پر داخل ہو جائے۔ مثال احترازی: تُكْرِمُ، تُصَرِّفُ.

مثال اتفاقی: تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ اور تَتَدَحْرَجُ سے تَصَرَّفُ تَضَارَبُ اور تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......(۱) قانون مذکورہ تین ابواب (تَفَعُّلْ، تَفَاعُلْ اور تَفَعْلُلْ) میں جاری ہوتا ہے۔

فائدہ:......(۲) دو تائیں زائد ابتدائے کلام میں جمع ہونے کی وجہ سے ثقل سے بچنے کے لئے ایک تاء کو حذف کیا جاتا ہے۔ امام سیبویہ و بصریین کے نزد تائے ثانیہ کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ تائے اولیٰ علامت مضارع ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی اور ابن ہشام و کوفیین کے نزد پہلی تاء کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ تائے ثانیہ علامت باب ہے اور رعایت باب اولیٰ ہے۔

فائدہ:......(۳) باب تفعل کے مضارع مجہول میں تائے ثانیہ کو حذف کرنے سے باب تفعیل کے مضارع مجہول سے، باب تفاعل کے مضارع مجہول میں تائے ثانیہ کو حذف کرنے سے باب مفاعلہ کے مضارع مجہول سے اور باب تفعلل کے مضارع مجہول میں تائے ثانیہ کو حذف کرنے سے باب فعللہ کے مضارع مجہول سے التباس آتا ہے۔ اگر ان سب میں پہلی تاء کو حذف کریں تو انہی ابواب کے مضارع معلوم محذوف التاء سے التباس آتا ہے لہٰذا ان سب کو اپنے حال پر چھوڑا گیا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَاعُلْ چوں اَلتَّقَابُلُ (ایک دوسرے کے سامنے ہونا)۔

مصادر: اَلتَّعَاقُبُ (ایک دوسرے کے پیچھے ہونا) اَلتَّحَاسُدُ (آپس میں حسد کرنا) اَلتَّبَاغُضُ (آپس میں دشمنی کرنا) اَلتَّفَاخُرُ (آپس میں فخر کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنا)۔

اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فهو مُجْتَنِبٌ وَاجْتُنِبَ يُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًافذاک مُجْتَنَبٌ مَااجْتَنَبَ مَااجْتُنِبَ لَمْ يَجْتَنِبْ لَمْ يُجْتَنَبْ لَايَجْتَنِبُ لَايُجْتَنَبُ لَنْ يَّجْتَنِبَ لَنْ يُّجْتَنَبَ لَيَجْتَنِبَنَّ لَيُجْتَنَبَنَّ لَيَجْتَنِبَنْ لَيُجْتَنَبَنْ الامر منه اِجْتَنِبْ لِتُجْتَنَبْ لِيَجْتَنِبْ لِيُجْتَنَبْ اِجْتَنِبَنَّ لِتُجْتَنَبَنَّ لِيَجْتَنِبَنَّ لِيُجْتَنَبَنَّ اِجْتَنِبَنْ لِتُجْتَنَبَنْ لِيَجْتَنِبَنْ لِيُجْتَنَبَنْ والنهى عنه لَاتَجْتَنِبْ لَاتُجْتَنَبْ لَايَجْتَنِبْ لَايُجْتَنَبْ لَاتَجْتَنِبَنَّ لَاتُجْتَنَبَنَّ لَايَجْتَنِبَنَّ لَايُجْتَنَبَنَّ لَاتَجْتَنِبَنْ لَاتُجْتَنَبَنْ لَايَجْتَنِبَنْ لَايُجْتَنَبَنْ والظرف منه مُجْتَنَبٌ مُجْتَنَبَانِ مُجْتَنَبَاتٌ.

مصادر: اَلْاِكْتِسَابُ (کمانا) اَلْاِقْتِرَابُ (قریب ہونا) اَلْاِغْتِسَالُ (نہانا) اَلْاِنْتِخَابُ (چھانٹنا)۔

اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ، اِتَّعَّدَ، اِتَّسَّرَ اوراِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِوْتَعَدَ، اِيْتَسَرَ، تَوَعَّدَ، تَيَسَّرَ اورتَوَاعَدَ، تَيَاسَرَ تھے۔ ان تمام صیغوں میں بقانون اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ فاء افتعال، تفعل اور تفاعل تاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) تاء ساکن کو تاء متحرک میں مدغم کیا۔ ابتدا بالسکون محال ہونے کی وجہ سے باب تفعل اور تفاعل کے صیغوں کے شروع میں ہمزہ وصلی لانے سے اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ، اِتَّعَّدَ، اِتَّسَّرَ اور اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ بن گئے۔

قانون: اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ

س قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... فاء افتعال، تفعل اور تفاعل کو تاء سے بدلنا اور تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) جب فاء افتعال، تفعل اور تفاعل کے مقابلے میں واؤ یا یاء واقع ہو۔

مثال احترازی: اِكْتَسَبَ، تَقَبَّلَ، تَعَاقَبَ.

شرط (۲) واؤ یا یاء ہمزہ سے بدل واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: اِيْتَمَنَ، اُوْتُمِنَ.

مثال اتفاقی: اِوْتَعَدَ، اِيْتَسَرَ سے اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ. تَوَعَّدَ، تَيَسَّرَ سے اِتَّعَّدَ، اِتَّسَّرَ اورتَوَاعَدَ

،تَیاسَرَ سے اِتَّاعَدَ ،اِتَّاسَرَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱) اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ .اِتَّعَدَاِتَّسَّرَ اور اِتَّاعَدَ ،اِتَّاسَرَ تمام لغات فصیح ہونے کی وجہ سے درجہ وجوب کو پہنچی ہوئی ہیں۔

فائدہ:......(۲) اکثر حجازیین کے نزد قانون مذکورہ باب افتعال میں اور بعض حجازیین کے نزد باب تفعل اور تفاعل میں جاری ہوتا ہے۔

فائدہ:......(۳) اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ کے اصل کے بارے میں صرفیوں کے تین اقوال ہیں (۱) علامہ جوہری کے نزد اِتَّخَذَ کا اصل اَخَذَ ہے اور اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اصل میں اِوْتَخَذَ یُوتَخِذُ ہے اور یہ اصل میں اِئْتَخَذَ یَأْتَخِذُ ہے۔اس میں واؤ کو تاء سے تبدیل کر کے تاء کو تاء میں مدغم کرنے سے اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ بن گیا ہے۔ ادھر واؤ حقیقت میں ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے لہٰذا یہ شاذ یعنی خلاف القانون اور موافق الاستعمال ہے۔ (۲) مصنف علم الصیغہ کے نزد اِتَّخَذَ کی تاء اصلی ہے۔اس کا ثلاثی مجرد تَخِذَ یَتْخِذُ آتا ہے نہ کہ اَخَذَ یَأْخُذُ اور تَخِذَ کا اَخَذَ کے معنی میں ہونا تفسیر بیضاوی سے ثابت ہے۔پس اِتَّخَذَ مثل اِتَّبَعَ کے ہے اور اس کا ثلاثی مجرد تَبِعَ آتا ہے اور تَبِعَ کے اندر تاء اصلی ہے زائد نہیں۔(۳) متاخرین کے نزد اس کا اصل وَخَذَ ہے۔ اِتَّخَذَ کے بارے میں اگر آخری دو اقوال کو مانا جائے تو پھر یہ خلاف قانون نہیں ہے۔

اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِسْتَمَعَ ،اِشْتَبَهَ تھے۔دونوں میں بقانون اسمع ،اشبہ تاء افتعال جوازاً ،فاء افتعال کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) وجوباً جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ بن گئے۔

قانون :اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:......تاء افتعال ،فاء افتعال کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں سین یا شین واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِکْتَسَبَ

مثال اتفاقی: اِستَمَعَ ،اِشتَبَهَ سے اِسسَمَعَ ،اِششَبَهَ پڑھنا جائز اور اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ پڑھنا واجب ہے۔

اِطَّلَمَ : (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِطْتَلَمَ تھا۔ بقانون اطلم ،اظلم تاء افتعال کو طاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِطَّلَمَ بن گیا۔

اِظَّلَمَ : (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِظْتَلَمَ تھا۔ بقانون اطلم ،اظلم پہلے تاء افتعال، طاء سے اور پھر طاء کو ظاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِظَّلَمَ بن گیا۔

قانون :اِطَّلَمَ ،اِظَّلَمَ

اس قانون کے لئے چار حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک ،ایک شرط ہے (پہلا حکم عام ہے)۔

حکم :...... (۱) تائے افتعال کو طاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں طاء یا ظاء یا صاد یا ضاد واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِکتَسَبَ

مثال اتفاقی: اِطْتَلَمَ ،اِظْتَلَمَ ،اِصْتَبَرَ اور اِضْتَرَبَ سے اِطْطَلَمَ، اِظْطَلَمَ ،اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم :...... (۲) طاء کو طاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں طاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِظْتَلَمَ۔

مثال اتفاقی: اِطْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم :...... (۳) یک طرفہ اظہار (کلمہ کو اپنے اصل پر چھوڑنا) اور دو طرفہ ادغام کرنا (تاء افتعال فاء افتعال یا فاء افتعال تاء افتعال کا ہم جنس کرنا جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا) جائز ہے یعنی کلمہ کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں ظاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِطْطَلَمَ۔

مثال اتفاقی: اِظْطَلَمَ سے اِظْطَلَمَ (یک طرفہ اظہار یہ صورت بہتر اور کثیر الاستعمال ہے) اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ (دو طرفہ ادغام پہلی صورت کثیر الاستعمال اور خلاف القیاس جبکہ دوسری صورت قلیل

الاستعمال اور موافق القیاس ہے) پڑھنا جائز ہے۔

حکم:......(۴) یک طرفہ اظہار (کلمہ اپنی اصل پر چھوڑنا) اور یک طرفہ ادغام کرنا (تاء افتعال، فاء افتعال کا ہم جنس کرنا جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا) جائز ہے یعنی کلمہ کو دو طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں صاد یا ضاد واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِظْطَلَمَ.

مثال اتفاقی: اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ سے اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ (یک طرفہ اظہار یہ صورت احسن اور کثیر الاستعمال ہے) اور اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ (یک طرفہ ادغام) پڑھنا جائز ہے۔ اور اس کے برعکس جائز نہیں جیسے اِطَّبَرَ، اِطَّرَبَ. اور یہ ادغام خلاف القیاس بھی ہے۔

اِدَّکَرَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ بقانون ادکر، اذکر تاء افتعال، دال سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِدَّکَرَ بن گیا۔

اِذَّکَرَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ بقانون ادکر، اذکر پہلے تاء افتعال، دال سے اور پھر دال کو ذال سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِذَّکَرَ بن گیا۔

قانون: اِدَّکَرَ، اِذَّکَرَ

اس قانون کے لئے چار حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے (پہلا حکم عام ہے)۔

حکم:......(۱) تائے افتعال کو دال سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں دال یا ذال یا زاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِکْتَسَبَ.

مثال اتفاقی: اِدْتَکَرَ، اِذْتَکَرَ اور اِزْتَجَرَ سے اِدْدَکَرَ، اِذْدَکَرَ اور اِزْدَجَرَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۲) دال کو دال میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں دال واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِذْدَکَرَ.

مثال اتفاقی: اِدْدَکَرَ سے اِدَّکَرَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۳) یک طرفہ اظہار (کلمہ اپنی اصل پر چھوڑنا) اور دو طرفہ ادغام کرنا (تاء افتعال، فاء

افتعال یافاء افتعال، تاء افتعال کا ہم جنس کرنا جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا) جائز ہے یعنی کلمہ کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں ذال واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِذْدَکَرَ.

مثال اتفاقی: اِذْدَکَرَ سے اِذْدَکَرَ (یک طرفہ اظہار) اِذَّکَرَ اور اِدَّکَرَ (دوطرفہ ادغام پہلی صورت خلاف القیاس جبکہ دوسری صورت احسن اقویٰ اور موافق القیاس ہے) پڑھنا جائز ہے۔

حکم:...... (۴) یک طرفہ اظہار (کلمہ اپنی اصل پر چھوڑنا) اور یک طرفہ ادغام کرنا (تاء افتعال، فاء افتعال کا ہم جنس کرنا جبکہ جنس کا جنس میں مدغم کرنا) جائز ہے یعنی کلمہ کو دو طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں زاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِذْدَکَرَ.

مثال اتفاقی: اِزْدَجَرَ سے اِزْدَجَرَ (یک طرفہ اظہار یہ صورت زیادہ فصیح ہے) اور اِزَّجَرَ (یک طرفہ ادغام یہ صورت خلاف القیاس ہے) پڑھنا جائز ہے۔ اور اس کے برعکس جائز نہیں جیسے اِدَّجَرَ.

اِثَّبَتَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِثْتَبَتَ تھا۔ بقانون اثبت، اتبت تاء افتعال، فاء افتعال کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِثَّبَتَ بن گیا۔

اِتَّبَتَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِثْتَبَتَ تھا۔ بقانون اثبت، اتبت فاء افتعال، تاء افتعال کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا تو اِتَّبَتَ بن گیا۔

قانون: اِثَّبَتَ، اِتَّبَتَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... یک طرفہ اظہار (کلمہ اپنی اصل پر چھوڑنا) اور دوطرفہ ادغام کرنا (تاء افتعال، فاء افتعال یا فاء افتعال، تاء افتعال کا ہم جنس کرنا جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا) جائز ہے یعنی کلمہ کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء افتعال کے مقابلے میں ثاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِکْتَسَبَ.

مثال اتفاقی: اِثْتَبَتَ سے اِثْتَبَتَ (یک طرفہ اظہار) اِثَّبَتَ اور اِتَّبَتَ (دوطرفہ ادغام) پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... اِثْبَتَ کو اِثَّبَتَ اور اِتَّبَتَ دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہے لیکن اِثَّبَتَ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ ثاء حرف اصلی اور تاء حرف زائد ہے، لہٰذا حرف زائد کو حرف اصلی کا تابع بنانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ حرف اصلی کو حرف زائد کا تابع بنایا جائے۔

خَصَّمَ، کَظَّمَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِخْتَصَمَ اور اِکْتَظَمَ تھے۔ دونوں میں بقانون خصم، کظم تاء افتعال، عین افتعال کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) جنس کو جنس میں مدغم کیا اور ہمزہ وصلی کو مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے حذف کیا تو خَصَّمَ اور کَظَّمَ بن گئے۔

قانون: خَصَّمَ، کَظَّمَ

اس قانون کے لئے چار حکم اور ہر ایک حکم کے لئے ایک، ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) تائے افتعال عین افتعال کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے

شرط: جب عین افتعال کے مقابلے میں ان گیارہ حروف (ثاء، جیم، دال، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء) میں سے کوئی حرف آجائے۔ مثال احترازی: اِجْتَنَبَ.

مثال اتفاقی: اِکْتَثَرَ، اِحْتَجَرَ، اِعْتَدَلَ، اِکْتَذَبَ، اِعْتَزَلَ، اِکْتَسَبَ، اِکْتَشَفَ، اِخْتَصَمَ اِغْتَضَبَ، اِعْتَطَرَ اور اِکْتَظَمَ سے اِکْثَثَرَ، اِحْجَجَرَ، اِعْدَدَلَ، اِکْذَذَبَ، اِعْزَزَلَ، اِکْسَسَبَ اِکْشَشَفَ، اِخْصَصَمَ، اِغْضَضَبَ، اِعْطَطَرَ اور اِکْظَظَمَ پڑھنا جائز اور کَثَّرَ، حَجَّرَ، عَدَّلَ کَذَّبَ، عَزَّلَ، کَسَّبَ، کَشَّفَ، خَصَّمَ، غَضَّبَ، عَطَّرَ اور کَظَّمَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:...... (۲) تاء افتعال کو تاء میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط: جب عین افتعال کے مقابلے میں تاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: اِجْتَنَبَ.

مثال اتفاقی: اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ پڑھنا جائز ہے۔

حکم:...... (۳) تاء تفعل اور تفاعل، فاء تفعل اور تفاعل کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط: جب فاء تفعل اور تفاعل کے مقابلے میں ان گیارہ حروف (ثاء، جیم، دال، ذال، زاء، سین، شین

صاد، ضاد، طاء، ظاء) میں سے کوئی حرف آجائے۔ مثال احترازی: تَقَبَّلَ، تَقَابَلَ۔

مثال اتفاقی: تَثَبَّتَ، تَثَابَتَ. تَجَمَّلَ، تَجَاوَزَ. تَدَبَّرَ، تَدَابَرَ. تَذَكَّرَ، تَذَاكَرَ. تَزَجَّرَ، تَزَاجَرَ. تَسَمَّعَ، تَسَامَعَ. تَشَبَّعَ، تَشَابَعَ. تَصَبَّرَ، تَصَابَرَ. تَضَرَّبَ، تَضَارَبَ. تَطَلَّبَ، تَطَالَبَ اور تَظَلَّمَ، تَظَالَمَ سے ثَثَبَّتَ، ثَثَابَتَ. جَجَمَّلَ، جَجَاوَزَ. دَدَبَّرَ، دَدَابَرَ. ذَذَكَّرَ، ذَذَاكَرَ. زَزَجَّرَ، زَزَاجَرَ. سَسَمَّعَ، سَسَامَعَ. شَشَبَّعَ، شَشَابَعَ. صَصَبَّرَ، صَصَابَرَ. ضَضَرَّبَ، ضَضَارَبَ. طَطَلَّبَ، طَطَالَبَ. ظَظَلَّمَ، ظَظَالَمَ پڑھنا جائز اور اِثَّبَّتَ، اِثَّابَتَ. اِجَّمَّلَ، اِجَّاوَزَ. اِدَّبَّرَ، اِدَّابَرَ. اِذَّكَّرَ، اِذَّاكَرَ. اِزَّجَّرَ، اِزَّاجَرَ. اِسَّمَّعَ، اِسَّامَعَ. اِشَّبَّعَ، اِشَّابَعَ. اِصَّبَّرَ، اِصَّابَرَ. اِضَّرَّبَ، اِضَّارَبَ. اِطَّلَّبَ، اِطَّالَبَ. اِظَّلَّمَ، اِظَّالَمَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۴) تاء تفعل اور تفاعل کو تاء میں مدغم کرنا جائز ہے۔

شرط: جب فاء تفعل اور تفاعل کے مقابلے میں تاء واقع ہو جائے۔ مثال احترازی: تَجَنَّبَ تَجَانَبَ. مثال اتفاقی: تَتَرَّكَ اور تَتَارَكَ سے اِتَّرَّكَ اور اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......(۱) باب افتعال کے فعل ماضی، اسم فاعل، اسم مفعول اور امر حاضر کو باب تفعیل سے علیحدہ کرنے کے لئے اس مقام پر صرفی حضرات نے ادغام کرنے کے لئے ایک اور قاعدہ جائز کیا ہے اور وہ یہ کہ متجانسین میں ادغام کرنے کے لئے متجانس اول کی حرکت کو گرانے سے فاء اور عین کلمہ کے درمیان التقائے ساکنین لازم آنے کی وجہ سے فاء کلمہ کو صرفی حضرات عارضی کسرہ کی حرکت دیتے ہیں جیسے اِكْتَسَبَ سے اِكْسَسَبَ پھر كَسَّبَ (یہ صورت افصح اور موافق القیاس ہے) اور اسی قاعدے کے تحت كَسَّبَ سے كِسَّبَ بن گیا۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں عین کلمہ مفتوح رہتا ہے اور یہی دونوں وجہیں مجہول میں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے كُسِّبَ اور كِسِّبَ.

فائدہ:......(۳) قانون مذکورہ کی وجہ سے دو مصنوعی باب (اِفَّعُّلٌ، اِفَّاعُلٌ) ثلاثی مزید فیہ کے اور نکل آتے ہیں۔ درحقیقت یہ دونوں ابواب تفعل اور تفاعل ہی ہیں اور اسی وجہ سے مصنف علم الصیغہؒ نے ان

دونوں بابوں کوثلاثی مزید فیہ میں مستقلاً شمار نہیں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دونوں ابواب درحقیقت تفعل اور تفاعل ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔یعنی تاءِ تفعل اور تفاعل، فاءِ تفعل اور تفاعل سے بدلنے کے بعد جنس کوجنس میں مدغم کیا۔ابتدا بالسکون محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی بڑھادینے سے اِفَّعُّل اور اِفَّاعُل بن گئے۔صاحب منشعب نے مذکورہ دونوں ابواب مستقلاً ثلاثی مزید فیہ میں شمار کئے ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِنْفِعَال چوں اَلْاِنْفِطَارُ (پھٹنا)۔

مصادر: اَلْاِنْقِلَابُ (لوٹنا) اَلْاِنْشِرَاحُ (کھلنا) اَلْاِنْقِطَاعُ (کٹنا، علیحدہ ہونا) اَلْاِنْصِرَافُ (لوٹنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِسْتِفْعَال چوں اَلْاِسْتِخْرَاجُ (نکالنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِبْشَارُ (خوش ہونا) اَلْاِسْتِخْبَارُ (خبر دریافت کرنا) اَلْاِسْتِخْلَافُ (خلیفہ کرنا) اَلْاِسْتِکْمَالُ (پورا کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَال چوں اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)۔

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فھو مُحْمَرٌّ وَاُحْمُرَّ یُحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فذاک مُحْمَرٌّ لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ لَمْ یَحْمَرِرْ لَمْ یُحْمَرَّ لَمْ یُحْمَرِّ لَمْ یُحْمَرِرْ لَایَحْمَرُّ لَایُحْمَرُّ لَنْ یَّحْمَرَّ لَنْ یُّحْمَرَّ لَیَحْمَرَّنَّ لَیَحْمَرَّنْ لَیُحْمَرَّنَّ لَیُحْمَرَّنْ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ لِتُحْمَرَّ لِتُحْمَرِّ لِتُحْمَرِرْ لِیُحْمَرَّ لِیُحْمَرِّ لِیَحْمَرِرْ لِیُحْمَرَّ لِیُحْمَرِّ لِیُحْمَرِرْ اِحْمَرَّنَّ لِتُحْمَرَّنَّ لِیَحْمَرَّنَّ لِیُحْمَرَّنَّ اِحْمَرَّنْ لِتُحْمَرَّنْ لِیَحْمَرَّنْ لِیُحْمَرَّنْ والنهی عنه لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ لَاتُحْمَرَّ لَاتُحْمَرِّ لَاتُحْمَرِرْ لَایَحْمَرَّ لَایَحْمَرِّ لَایَحْمَرِرْ لَایُحْمَرَّ لَایُحْمَرِّ لَایُحْمَرِرْ لَاتَحْمَرَّنَّ لَاتُحْمَرَّنَّ لَایَحْمَرَّنَّ لَایُحْمَرَّنَّ لَاتَحْمَرَّنْ لَاتُحْمَرَّنْ لَایَحْمَرَّنْ لَایُحْمَرَّنْ الظرف منه مُحْمَرٌّ مُحْمَرَّانِ مُحْمَرَّاتٌ۔

مصادر: اَلْاِصْفِرَارُ (زرد ہونا) اَلْاِخْضِرَارُ (سبز ہونا) اَلْاِغْبِرَارُ (غبار آلودہ ہونا) اَلْاِزْلِمَامُ (جلدی کوچ کرنا)۔

اِحْمَرَّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اِحْمَرَارًا تھا۔حرف اول وثانی اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثالث کوفتحہ کی حرکت دی۔اس کے بعد تنوین تمکن علامت اسمیت حذف کر کے آخر کومنی

برفتحہ چھوڑا تو اِحْمَرَرَ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی متحرک میں مدغم کیا تو اِحْمَرَّ بن گیا۔ ادغام کا یہی قاعدہ اِحْمَرَّتَا تک جاری رہتا ہے۔

اِحْمَرَرْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم) سبب ادغام (حرف ثانی کا متحرک ہونا) موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

اُحْمُرَّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں اِحْمَرَّ تھا۔ اِحْمَرَّ اپنی اصل (اِحْمَرَرَ) کی طرف لوٹایا۔ بقانون ماضی مجہول حروف متحرکہ کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ کی حرکت دی اور آخری حرف کو اپنے حال پر چھوڑا تو اُحْمُرِرَ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی میں مدغم کیا تو اُحْمُرَّ بن گیا۔ ادغام کا یہی قاعدہ اُحْمُرَّتَا تک جاری رہتا ہے۔

اُحْمُرِرْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول) سبب ادغام (حرف ثانی کا متحرک ہونا) موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

يَحْمَرُّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں اِحْمَرَّ تھا۔ اِحْمَرَّ اپنی اصل (اِحْمَرَرَ) کی طرف لوٹایا۔ اِحْمَرَرَ کے شروع میں حروف مضارعت میں سے ایک حرف مفتوح لا کر اس کے آخر کو ضمہ اعرابی دیا تو يَاْحْمَرِرُ بن گیا۔ ہمزہ وصلی کے درج کلام میں گرنے کی وجہ سے يَحْمَرِرُ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی میں مدغم کیا تو يَحْمَرُّ بن گیا۔ ادغام کا یہی قاعدہ تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ اور نَحْمَرُّ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

يَحْمَرِرْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم) سبب ادغام (حرف ثانی کا متحرک ہونا) موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

يُحْمَرُّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں يَحْمَرُّ تھا۔ يَحْمَرُّ اپنی اصل (يَحْمَرِرُ) کی طرف لوٹایا۔ بقانون مضارع مجہول حرف اول کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ کی حرکت دینے

سے یُحْمَرَرُ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی میں مدغم کیا تو یُحْمَرُّ بن گیا۔ ادغام کا یہی قاعدہ تُحْمَرُّ، اُحْمَرُّ اور نُحْمَرُّ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

یُحْمَرَرْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع مجہول) سبب ادغام (حرف ثانی کا متحرک ہونا) موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مُحْمَرٌّ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں یَحْمَرُّ تھا۔ یَحْمَرُّ اپنی اصل (یَحْمَرِرُ) کی طرف لوٹایا۔ بقانون اسم فاعل علامت مضارعت حذف کر کے اس کے شروع میں میم مضمومہ لائے۔ اس کے بعد ماقبل آخر مکسور ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائے تو مُحْمَرِرٌ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی میں مدغم کیا تو مُحْمَرٌّ بن گیا۔

مُحْمَرٌّ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں یُحْمَرُّ تھا۔ یُحْمَرُّ اپنی اصل (یُحْمَرَرُ) کی طرف لوٹایا۔ بقانون اسم مفعول علامت مضارعت حذف کر کے اس کے شروع میں میم مضمومہ لائے۔ اس کے بعد ماقبل آخر مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر آخری حرف پر تنوین تمکن علامت اسمیت لائے تو مُحْمَرَرٌ بن گیا۔ دو حروف ایک جنس کے باہم ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف ثانی میں مدغم کیا تو مُحْمَرٌّ بن گیا۔

لَمْ یَحْمَرَّ ، لَمْ یُحْمَرَّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول) دونوں اصل میں یَحْمَرِرُ اور یُحْمَرَرُ تھے۔ بقانون متجانسین (۱) متجانس اول کو ساکن کر کے متجانس ثانی میں مدغم کرنے سے یَحْمَرُّ اور یُحْمَرُّ بن گئے۔ لم جازمہ دونوں کے شروع میں لا کر دونوں کے آخر کو جزم دینے کی وجہ سے متجانسین کے درمیان التقائے ساکنین لازم آیا لہٰذا التقائے ساکنین دور کرنے کے لئے بعض صرفیحضرات متجانس ثانی کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں لِأَنَّ الْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ جبکہ بعض متجانس ثانی کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں لِأَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ اور بعض ادغام کو چھوڑ دیتے

ہیں اس لئے کہ اصل یہ ہے کہ کلمہ بغیر ادغام کے پڑھا جائے لہٰذا بقانون متجانسین (۷) دونوں کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے یَحْمَرُّ سے لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ اور یُحْمَرُّ سے لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرِّ ،لَمْ یُحْمَرَرْ.

فائدہ:......اگر فعل مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو تو ان مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ بعض صرفی حضرات متجانس ثانی کو عین کلمہ کی مشابہت کی وجہ سے ضمہ کی حرکت بھی دیتے ہیں جیسے یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ اور یُمَدُّ سے لَمْ یُمَدَّ، لَمْ یُمَدِّ، لَمْ یُمَدُّ ،لَمْ یُمْدَدْ.

قانون: لَمْ یَحْمَرَّ ،لَمْ یَحْمَرِّ

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) فعل مضارع کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) فعل مضارع کا لام کلمہ مشدّد ہو۔ مثال احترازی: یُصَرِّفُ، تُصَرِّفُ.

شرط (۲) فعل مضارع مجزوم ہو۔ مثال احترازی یَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ.

شرط (۳) فعل مضارع کا عین کلمہ غیر مضموم ہو۔ مثال احترازی لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یُمَدَّ.

مثال اتفاقی: یَحْمَرُّ سے لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ اور یُحْمَرُّ سے لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرَرْ پڑھنا جائز ہے۔

حکم:......(۲) فعل مضارع کو چار طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) فعل مضارع کا لام کلمہ مشدّد ہو۔ مثال احترازی: یُصَرِّفُ، تُصَرِّفُ.

شرط (۲) فعل مضارع مجزوم ہو۔ مثال احترازی یَمُدُّ، تَمُدُّ.

شرط (۳) فعل مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو۔ مثال احترازی یَحْمَرُّ، یُحْمَرُّ.

مثال اتفاقی: یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ ،لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ ،لَمْ یَمْدُدْ اور یُمَدُّ سے لَمْ یُمَدَّ، لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ، لَمْ یُمْدَدْ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......قانون مذکورہ فعل جحد بلم معلوم ومجہول کے پانچ، پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں اور فعل جحد کے متعلقات (فعل امر ونہی حاضر معلوم ومجہول) کے ایک، ایک صیغے (واحد مذکر) اور امر غائب ونہی غائب معلوم ومجہول کے چار، چار صیغوں (واحد مذکر، واحد مؤنث، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں مذکورہ بالا شرائط کے مطابق جاری ہوتا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِيْلَالٌ چوں اَلْاِدْهِيْمَامُ (سیاہ ہونا)۔

مصادر: اَلْاِحْمِيْرَارُ (سُرخ ہونا) اَلْاِشْهِيْبَابُ (گھوڑے کا سُرخ ہونا) اَلْاِسْمِيْرَارُ (گندم گوں ہونا) اَلْاِصْحِيْرَارُ (گھاس کا خشک ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِوَّالٌ چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ (گھوڑے کا دوڑنا)۔

مصادر: اَلْاِخْرِوَّاطُ (لکڑی کا چھیلنا) اَلْاِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِيْعَالٌ چوں اَلْاِخْشِيْشَانُ (بہت کھر کھرا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِخْلِيْلَاقُ (کپڑے کا پُرانا ہونا) اَلْاِمْلِيْلَاحُ (پانی کا کھاری ہونا) اَلْاِخْرِيْرَاقُ (کپڑے کا پھٹ جانا) اَلْاِحْدِيْدَابُ (کبڑا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفَّعُّلٌ چوں اَلْاِطَّهُّرُ (پاک ہونا)۔

مصادر: اَلْاِزَّمُّلُ (کپڑا اڑھنا) اَلْاِضَّرُّعُ (عاجزی کرنا) اَلْاِذَّكُّرُ (نصیحت قبول کرنا) اَلْاِجَّنُّبُ (دور ہونا)

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفَّاعُلٌ چوں اَلْاِثَّاقُلُ (بھاری ہونا)۔

مصادر: اَلْاِدَّارُكُ (پہنچنا، پہنچانا) اَلْاِشَّابُهُ (ہم شکل ہونا) اَلْاِصَّالُحُ (آپس میں صلح کرنا) اَلْاِجَّاهُدُ (کسی کام میں کوشش کرنا)۔

...... ابواب ومصادر رباعی مجرد صحیح ......

صرف صغیر رباعی مجرد صحیح از باب فَعْلَلَةٌ چوں اَلدَّحْرَجَةُ (لڑھکانا)۔

مصادر: اَلزَّعْفَرَةُ (زعفران میں رنگنا) اَلْبَعْثَرَةُ (اُٹھانا) اَلْقَنْطَرَةُ (پُل باندھنا) اَلْعَسْكَرَةُ (لشکر تیار کرنا)

...... ابواب ومصادر رباعی مزید فیہ صحیح ......

(۱) صرف صغیر رباعی مزید صحیح از باب تَفَعْلُل چوں اَلتَّدَحْرُجُ (لڑھکنا)۔

مصادر: اَلتَّزَنْدُقُ (بددین ہونا) اَلتَّبَخْتُرُ (مٹک کر چلنا) اَلتَّمَقْهُرُ (مقہور ہونا) اَلتَّبَرْقُعُ (برقع پہننا)۔

(۲) صرف صغیر رباعی مزید صحیح از باب اِفْعِنْلَال چوں اَلْاِحْرِنْجَامُ (اونٹوں کا پانی پر جمع ہونا)۔

مصادر: اَلْاِبْرِنْشَاقُ (خوش ہونا) اَلْاِعْرِنْكَاسُ (بال سیاہ ہونا) اَلْاِسْلِنْطَاءُ (پشت پر سونا) اَلْاِبْلِنْدَاحُ (فراخ ہونا)

(۳) صرف صغیر رباعی مزید صحیح از باب اِفْعِلَّال چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹھے کھڑے ہونا)۔

مصادر: اَلْاِقْمِطْرَارُ (سکڑنا) اَلْاِشْفِتْرَارُ (پراگندہ ہونا) اَلْاِزْمِهْرَارُ (آنکھ سرخ ہونا) اَلْاِضْمِحْلَالُ (گھٹنا)

نوٹ:...... ملحقات رباعی مجرد و مزید فیہ کے ابواب بمع گردانوں کے صفحہ (۲۷۸) پر ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ:...... حروف ہجا کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف شمسی (۲) حروف قمری

(۱) حروف شمسی:...... ان حروف کو حروف شمسی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ منسوب ہیں شمس (سورج) کی طرف جس طرح سورج کے ہوتے ہوئے ستارے نظر نہیں آتے اسی طرح ان حروف کی موجودگی میں لام تعریف نظر نہیں آتا اور یہ کل چودہ (۱۴) حروف (تاء، ثاء، دال، ذال، راء، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، لام، نون) ہیں۔

(۲) حروف قمری:...... ان حروف کو حروف قمری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ منسوب ہیں قمر (چاند) کی طرف جس طرح چاند کے ہوتے ہوئے ستارے نظر آتے ہیں اسی طرح ان حروف کی موجودگی میں بھی لام تعریف نظر آتا ہے اور یہ کل چودہ (۱۴) حروف (الف، باء، جیم، حاء، خاء، عین، غین، فاء، قاف، کاف، میم، واؤ، یاء، ھاء) ہیں۔

قانون: حروف شمسی و قمری

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے دو، دو شرائط ہیں۔

حکم:...... (۱) لام کو اپنے مابعد حرف کا ہم جنس کرنا بھی واجب جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا بھی واجب ہے

شرط(۱)لام کے بعدحروف شمسی میں سے کوئی حرف آیاہو۔ مثال احترازی: اَلْحَمْدُ.
شرط(۲)لام تعریفی ہوساکنہ نہ ہو۔ مثال احترازی: بَلْ سَوَّلَتْ مثال اتفاقی: اَلتَّارِکُ،اَلثَّابِتُ
اَلدَّاکِرُ، اَلذَّاکِرُ،اَلرَّاکِعُ،اَلزَّمَانُ، اَلسَّامِعُ، اَلشَّابِعُ، اَلصَّابِرُ، اَلضَّارِبُ، اَلطَّالِبُ،
اَلظَّالِمُ،اَللَّوْمُ،اَلنُّوْرُ.

حکم:......(۲)لام کو اپنے مابعد حرف کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔
شرط(۱)لام کے بعد حروف شمسی میں سے سوائے راء کے کوئی حرف آیا ہو۔ مثال احترازی: بَلْ قَالُوْا.
شرط(۲)لام ساکنہ ہو تعریفی نہ ہو۔ مثال احترازی:اَلشَّمْسُ مثال اتفاقی: بَلْ سَوَّلَتْ وَبَلْ
تُکَذِّبُوْنَ سے بَسْسَوَّلَتْ وَبَتْتُکَذِّبُوْنَ پڑھنا جائز اور بَسَّوَّلَتْ وَبَتُّکَذِّبُوْنَ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۱)لام تعریف اور لام ساکنہ (غیر تعریف) میں تین طرح کا فرق ہے۔
(۱)لام تعریف کلمہ کو معرفہ بناتا ہے جبکہ لام ساکنہ کلمہ کو معرفہ نہیں بناتا۔
(۲)لام تعریف کلمہ کے شروع میں آتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ جبکہ لام ساکنہ کلمہ کے آخر میں آتا ہے جیسے
قُلْ اور بَلْ.
(۳)لام تعریف کے شروع میں ہمزہ آتا ہے جبکہ لام ساکنہ کے شروع میں ہمزہ نہیں آتا۔

فائدہ:......(۲)اگر لام ساکنہ کے بعد کلمہ راء آجائے تو لام ساکنہ کو راء سے تبدیل کرنا بھی واجب اور جنس
کو جنس میں مدغم کرنا بھی واجب ہے جیسے قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور قُلْ رَبِّ اغْفِرْ دونوں میں قُلْ کے
لام کو راء سے تبدیل کرنے کے بعد رَبِّ کی راء میں مدغم کیا تو قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور قُلْ رَّبِّ
اغْفِرْ بن گیا۔

فائدہ:......(۳)قرآن کریم میں بَلْ رَانَ میں لام ساکنہ کے بعد کلمہ راء آنے کے باوجود یہاں پر
ادغام نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر قراء حضرات کے نزدیک سکتہ کرنا فرض اور ضروری ہے اور ہمارا
قانون وجوبی ہے لہٰذا یہاں پر قانون مذکورہ جاری نہیں ہوتا۔

ابواب وقوانین مثال

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وَالْمِیْعَادُ (وعدہ کرنا) وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وَعِدَةً وَمِیْعَادًا فهو وَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَعِدَةً وَمِیْعَادًا فذاک مَوْعُوْدٌ مَاوَعَدَ مَاوُعِدَ لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ لَا یَعِدُ لَایُوْعَدُ لَنْ یَّعِدَ لَنْ یُّوْعَدَ لَیَعِدَنَّ لَیُوْعَدَنَّ لَیَعِدَنْ لَیُوْعَدَنْ الامر منه عِدْ لِتُوْعَدْ لِیَعِدْ لِیُوْعَدْ عِدَنَّ لِتُوْعَدَنَّ لِیَعِدَنَّ لِیُوْعَدَنَّ عِدَنْ لِتُوْعَدَنْ لِیَعِدَنْ لِیُوْعَدَنْ والنهی عنه لَاتَعِدْ لَاتُوْعَدْ لَایَعِدْ لَایُوْعَدْ لَاتَعِدَنَّ لَاتُوْعَدَنَّ لَایَعِدَنَّ لَایُوْعَدَنَّ لَاتَعِدَنْ لَاتُوْعَدَنْ لَایَعِدَنْ لَایُوْعَدَنْ الظرف منه مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ والآلة الصغرىٰ منه مِیْعَدٌ مِیْعَدَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ والوسطىٰ منه مِیْعَدَةٌ مِیْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدَةٌ والکبرىٰ منه مِیْعَادٌ مِیْعَادَانِ مَوَاعِیْدُ وَمُوَیْعِیْدٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ اَوَاعِدُ وَاُوَیْعِدٌ والمؤنث منه وُعْدىٰ وُعْدَیَانِ وُعْدَیَاتٌ وُعَدٌ وَوُعَیْدىٰ و فعل التعجب منه مَااَوْعَدَهٗ وَاَوْعِدْبِهٖ وَوَعُدَ.

مصادر: اَلْوَزْنُ (تولنا) اَلْوِجْدَانُ (پانا) اَلْوَعْظُ (نصیحت کرنا) اَلْوَصْلُ (ملنا)۔

عِدَةٌ: (مصدر باب ضرب) اصل میں وِعْدٌ تھا۔ واؤ سے کسرہ بوجہ ثقل کے نقل کر کے اس کے مابعد حرف کو دیا۔ بقانون عدة واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں بقانون اقامۃ، استقامۃ تاء متحرکہ لانے سے عِدَةٌ بن گیا۔

قانون: عِدَةٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم: ...... واؤ کی حرکت مابعد حرف کو دینا، واؤ حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں تاء متحرکہ لانا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ فاء کلمہ کے مقابلے میں آیا ہو۔ مثال احترازی: لَوْنٌ.

شرط (۲) واؤ مصدر میں آیا ہو۔ مثال احترازی: وِتْرٌ، وِسْمٌ.

شرط (۳) مصدر فِعْلٌ کے وزن پر آیا ہو۔ مثال احترازی: وَصْلٌ، وِصَالٌ.

شرط (۴) مصدر کے فعل مضارع میں اعلال ہوا ہو۔ مثال احترازی: وِجْلٌ (اس کا مضارع یَوْجَلُ بغیر اعلال کے آتا ہے)۔

مثال اتفاقی: عِدَةٌ اور زِنَةٌ دونوں کی اصل وِعْدٌ اور وِزْنٌ ہے۔ دونوں کا مضارع یَعِدُ اور یَزِنُ آتا ہے اور اس میں اعلال بھی ہوا ہے، لہٰذا واؤ کی حرکت بوجہ ثقل کے مابعد حرف کو دے کر واؤ کو بقانون مذکورہ حذف کیا اور حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں بقانون اقامۃ، استقامۃ کے تاء متحرکہ لائے تو عِدَةٌ اور زِنَةٌ بن گئے۔

فائدہ:...... عِدَةٌ کی تاء کو اضافت کے وقت حذف کرنا جائز ہے جیسے عِدَ الْاَمْرِ.

مِیْعَادٌ: (مصدر باب ضرب) اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور بقانون میعاد یاء سے تبدیل کرنے سے مِیْعَادٌ بن گیا۔ یہی تعلیل اسم آلہ کے صیغوں مِیْعَدٌ، مِیْعَدَانِ، مِیْعَدَةٌ، مِیْعَدَتَانِ مِیْعَادٌ اور مِیْعَادَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: مِیْعَادٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور پانچ شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ ساکن ہو۔ مثال احترازی: قِوَلَ.

شرط (۲) واؤ مظہر ہو۔ مثال احترازی: اِجْلِوَّاذٌ.

شرط (۳) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی: قَوْلٌ، قُوْوْلٌ.

شرط (۴) واؤ فاء افتعال کے مقابلے میں نہ ہو۔ مثال احترازی: اِوْتَعَدَ.

شرط (۵) اس واؤ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ مثال احترازی: اِوَزَّةٌ، قِوَالٌ، قِیَالٌ.

مثال اتفاقی: (۱) ایک کلمہ کی جیسے مِیْعَادٌ، مِیْزَانٌ اصل میں مِوْعَادٌ اور مِوْزَانٌ تھے۔

(۲) مثال دو کلموں کی جیسے یَا غُلَامِیْضُوْ اصل میں یَا غُلَامِ اُوْضُوْ تھا۔ ہمزہ وصلی کے درج کلام میں گرنے اور قانون مذکورہ کی وجہ سے یَا غُلَامِیْضُوْ بن گیا۔

فائدہ:......حرکت دینے کی دو وجوہات ہیں (۱) دو حروف متحرکین متجانسین کا واؤ ساکن کے بعد آنا جیسے اِوَزَّةٌ اصل میں اِوْزَزَةٌ تھا۔ یہاں حرکت دینے کا سبب موجود ہے اس لئے کہ ادغام کے قاعدے کے مطابق متحرک اول کی حرکت ماقبل حرف ساکن کو دے کر ادغام کیا جائے گا تو ادغام کے بعد واؤ ساکن نہ رہا۔

(۲) واؤ اور یاء متحرک کا واؤ ساکن کے بعد آ جانا جیسے قِوَالٌ اور قِيَالٌ اصل میں قِوْوَلٌ اور قِوْيَلٌ تھے۔ واؤ اور یاء متحرک واؤ ساکن کے بعد واقع ہوئے لہٰذا واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دینے کے بعد دونوں الف سے تبدیل کرنے سے قِوَالٌ اور قِيَالٌ بن گئے۔

وَعَدَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) سے لیکر وَعَدْنَ تک تمام صیغے اپنی اصل پر آئیں گے۔

وَعَدُتَّ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل ماضی معلوم) اصل میں وَعَدْتَ تھا۔ دال و تاء قریب المخرج ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بقانون وعدت دال کو تاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) تاء ساکن کو تاء متحرک میں مدغم کیا تو وَعَدتَّ بن گیا۔ یہی تعلیل وَعَدتُّ تک جاری رہتی ہے۔

قانون: وَعَدتَّ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:......دال یا طا، تاء سے تبدیل کرنا اور تاء کو تاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دال یا طا ساکن ہو۔ مثال احترازی: عِدَةٌ، بَسْطَةٌ.

شرط (۲) دال یا طا کے بعد تاء متحرکہ آئی ہو۔ مثال احترازی: وَعَدْنَا، بَسَطْتُ.

شرط (۳) تاء تاء افتعال نہ ہو۔ مثال احترازی: اِدَّتَغَمَ، اِطَّلَبَ (اصل میں اِطْتَلَبَ تھا)۔

مثال اتفاقی: ایک کلمہ کی جیسے وَعَدتَّ اور لَئِنْ بَسَطتَ سے وَعَدتَّ اور لَئِنْ بَسَطتَّ. دو کلموں کی جیسے قَدْ تَبَيَّنَ سے قَدتَّبَيَّنَ.

فائدہ:......(۱) اگر تاء ساکنہ کے بعد دال یا طا متحرک آ جائیں تو پھر تاء ساکنہ، دال یا طا کا ہم جنس کر کے

جنس کو جنس میں وجوباً مدغم کیا جائے گا جیسے اُثْقَلَتْ دَعْوُاللّٰہ اور وَقَالَتْ طَائِفَةٌ سے اَثْقَلَتْ دَّعْوُاللّٰہ اور وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:......(۲) ادغام کی دو قسمیں ہیں (۱) ادغام متجانسین (۲) ادغام متقاربین۔

(۱) ادغام متجانسین:......اس ادغام کو کہتے ہیں کہ دو حروف متجانسین کے آنے کی وجہ دونوں میں ادغام کیا جائے جیسے مَدَدَ سے مَدَّ.

(۲) ادغام متقاربین:......اس ادغام کو کہتے ہیں کہ دو حروف قریب المخرج آنے کی وجہ سے دونوں میں ادغام کیا جائے جیسے وَعَدْتَ سے وَعَدُّ.

وُعِدَالخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

یاأُعِدَالخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں وُعِدَ الخ تھا۔ واؤ مضموم کلمہ کے شروع میں واقع تھا اور اس کے بعد دوسرا واؤ متحرک نہیں تھا لہٰذا بقانون اعد، اشاح واؤ جوازاً ہمزہ سے تبدیل کیا تو اُعِدَالخ بن گیا۔ یہی تعلیل اسم تفضیل کے مؤنث صیغوں میں بھی جوازاً اجاری ہوتی ہے جیسے وُعْدٰی الخ سے اُعْدٰی الخ پڑھنا جائز ہے۔

قانون: اُعِدَ، اِشَاحٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور شرائط کے لئے دو گروپ ہیں۔ گروپ اول کے لئے تین شرائط جبکہ گروپ ثانی کے لئے پانچ شرائط ہیں۔

حکم:......واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

(گروپ اول) شرط (۱) واؤ مضموم یا مکسور ہو۔ مثال احترازی: وَعَدَ.

شرط (۲) واؤ کلمے کے شروع میں ہو۔ مثال احترازی: قُوِلَ، یَقُوْلُ.

شرط (۳) اس واؤ کے بعد دوسرا واؤ متحرک نہ ہو۔ مثال احترازی: وُوَیْعِدَ.

مثال اتفاقی: اس کے دوسرا واؤ نہ ہو یا اس کے بعد دوسرا واؤ ہو لیکن ساکن ہو جیسے وُعِدَ، وِشَاحٌ، وِعَادٌ

اور وُوُعِدَ، وُوْرِیَ سے اُعِدَ، اِشَاحٌ، اِعَاذٌ اور اُوْعِدَ، اُوْرِیَ پڑھنا جائز ہے۔

(گروپ ثانی) شرط (۱) واؤ مضموم ہو۔ مثال احترازی: قَوِلَ.

شرط (۲) واؤ مخفف ہو۔ مثال احترازی: تَقَوُّلٌ.

شرط (۳) واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: وَعَدَ، دَلْوٌ.

شرط (۴) واؤ کی حرکت لازمی ہو۔ مثال احترازی: رَاوُوْنَ (اصل میں رَاوِیُوْنَ تھا)۔

شرط (۵) یہ واؤ فعل مضارع میں نہ ہو ۔ مثال احترازی: تَقْوُلُ.

مثال اتفاقی: قَوُلَ، اَدْوُرٌ سے قَئُلَ اور اَدْءُ رٌ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... اَحَدٌ، اَنَاۃٌ اور اَسْمَآءٌ اصل میں وَحَدٌ، وَنَاۃٌ اور وَسْمَآءٌ ہیں۔ ان میں واؤ مفتوحہ خلاف قانون ہمزہ سے تبدیل کیا گیا ہے۔ اسی طرح تُکْلٰی اور تُرَاثٌ اصل میں وُکْلٰی اور وُرَاثٌ ہیں اس میں واؤ مضموم خلاف قانون تاء سے تبدیل کیا گیا ہے لہٰذا یہ شاذ ہیں۔

یَعِدُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ بقانون یعد واؤ کو یاء مفتوح حرف مضارعت اور کسرہ حقیقی کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے حذف کیا تو یَعِدُ بن گیا۔ یہی تعلیل تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: یَعِدُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور شرائط کے لئے تین گروپ اور ہر ایک گروپ کے لئے دو، دو شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔

(گروپ اول) شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو۔ مثال احترازی: یَنَعَ یَیْنَعُ.

شرط (۲) فعل مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: وَسُمَ یَوْسُمُ.

مثال اتفاقی: وَضَعَ یَضَعُ اصل میں وَضَعَ یَوْضَعُ تھا۔

(گروپ ثانی) شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو۔ مثال احترازی: یَئِسَ یَیْئَسُ.

شرط (۲) اس باب کے فعل مضارع کا ماضی قلیل الاستعمال ہو۔ مثال احترازی: وَجِلَ یَوْجَلُ.
مثال اتفاقی: وَذِرَ یَذَرُ اور وَدِعَ یَدَعُ اصل میں وَذِرَ یَوْذَرُ اور وَدِعَ یَوْدَعُ تھے۔ دونوں کا ماضی قلیل الاستعمال ہے۔

(گروپ ثالث) شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو۔ مثال احترازی بَاعَ یَبِیْعُ (اصل میں بَیَعَ یَبْیِعُ تھا)۔
شرط (۲) اس باب کا فعل مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: قَامَ یَقُوْمُ (اصل میں قَوَمَ یَقْوُمُ تھا)۔
مثال اتفاقی: وَجَدَ یَجِدُ اور وَعَدَ یَعِدُ اصل میں وَجَدَ یَوْجِدُ اور وَعَدَ یَوْعِدُ تھے۔

فائدہ:...... (۱) مثال واوی کا جو باب فَعُلَ یَفْعُلُ کے وزن پر ہو۔ اس میں فاء کلمے کو حذف نہیں کیا جائے گا جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ اور جو باب فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو اس میں بھی فاء کلمے کو حذف نہیں کیا جائے گا سوائے دو بابوں کے (۱) وَسِعَ یَسَعُ (۲) وَطِئَ یَطَأُ ان دونوں بابوں میں خلاف قانون فاء کلمہ وجوبًا حذف کیا جاتا ہے۔

یَعِدُ، تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ: کے علاوہ فعل مضارع معلوم کے باقی صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یُوْعَدُ الخ: (فعل مضارع مجہول) وَاعِدٌ الخ (اسم فاعل ماسوائے تین صیغوں وَوَاعِدُ، وُوَیْعِدٌ، وُوَیْعِدَۃٌ کے) مَوْعُوْدٌ الخ (اسم مفعول) لَمْ یَعِدْ، لَمْ یُوْعَدْ الخ (فعل جحد بلم معلوم و مجہول) لَنْ یَّعِدَ، لَنْ یُّوْعَدَ الخ (فعل نفی معلوم و مجہول موکد بلن ناصبہ) لَیَعِدَنَّ، لَیُوْعَدَنَّ، لَیَعِدَنْ، لَیُوْعَدَنْ الخ (فعل مستقبل معلوم و مجہول با نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ) مَوْعِدٌ الخ (اسم ظرف) مَوَاعِدُ، مُوَیْعِدٌ، مُوَیْعِدَۃٌ، مَوَاعِیْدُ، مُوَیْعِیْدٌ (اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ، کبریٰ) اور اَوْعَدُ الخ (اسم تفضیل مذکر) مذکورہ بالا تمام گردانوں کے صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

اَوَاعِدُ: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل) اصل میں وَوَاعِدُ تھا۔ دو واؤ متحرکہ کلمہ کے شروع میں واقع

تھے لہذا پہلے واؤ کو بقانون اواعد، اویعد، اویعدۃ وجوبا ہمزہ سے تبدیل کیا تو اَوَاعِدُ بن گیا یہی تعلیل اُوَیْعِدٌ اور اُوَیْعِدَۃٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: اَوَاعِدُ، اُوَیْعِدٌ، اُوَیْعِدَۃٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم:...... دو واؤں میں سے ایک کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دونوں واؤ متحرک ہوں۔ مثال احترازی: وُوْعِدَ، وُوْرِیَ.

شرط (۲) دونوں واؤ ایک جگہ پر جمع ہوں۔ مثال احترازی: وَسْوَس.

شرط (۳) دونوں واؤ کلمہ کے شروع میں ہوں۔ مثال احترازی: قوی (اصل میں قَوِوَ تھا)۔

شرط (۴) دونوں واؤ ایک کلمہ میں ہوں۔ مثال احترازی: و وجدک.

مثال اتفاقی: وواعد، وُوَیْعِدٌ اور وُوَیْعِدَۃٌ سے اواعد، اُوَیْعِدٌ اور اُوَیْعِدَۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: (۱) قانون مذکورہ کے ذکر میں شیخ ابن حاجب کے مذہب پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ محققین کا مذہب یوں ہے کہ اگر دوسری واؤ مدہ بدل از حرف زائدہ ہے تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے وُوْرِیَ ماضی مجہول میں دوسری واؤ الف سے تبدیل شدہ ہے یہ اصل میں وارِیَ تھا۔ اگر دوسری واؤ مدہ نہ ہو جیسے اواعد اصل میں وواعد تھا یا دوسری واؤ تبدیل شدہ نہ ہو جیسے اُوْعَادٌ اصل میں وُوْعَادٌ تھا یا دوسری واؤ بدل از حرف صحیح ہو جیسے اُوْلٰی اصل میں وُءْلٰی تھا (نزد کوفیین) ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کیا گیا۔ اب دو واؤ جمع ہوئے۔ ان تینوں صورتوں میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

فائدہ:...... (۲) پہلی واؤ کو قانون مذکورہ کے مطابق وجوبا ہمزہ سے تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دو ہم مثل حرفوں کا کلمہ کے شروع میں جمع ہونا ثقیل ہے خصوصا دو حروف علت کا ان میں اگرچہ ثقل کا سبب واؤ ثانی ہے، لیکن دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنے کی صورت میں مقصد حاصل نہیں ہوتا کیونکہ واؤ عطف یا واؤ قسم کے دخول کے وقت بھی ثقل باقی رہتی ہے لہذا اسی وجہ سے پہلی واؤ کو وجوبا ہمزہ سے تبدیل کیا گیا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْوَجْلُ وَالْمَوْجَلُ وَالْمَوْجِلَةُ (ڈرنا)

.......صرف کبیر صفت مشبہ.......

وَجِلٌ وَجِلَانِ وَجِلُوْنَ وِجَالٌ وُجُوْلٌ وُجُلٌ وُجَلَآءُ وُجْلَانٌ وِجْلَانٌ اَوْجَالٌ اَوْجِلَآءُ اَوْجِلَةٌ وَجِلَةٌ وَجِلَتَانِ وَجِلَاتٌ وَجَآئِلُ وُجَيِّلٌ وُوُجَيِّلَةٌ.

مصادر: اَلْوَجْعُ (دردمند ہونا) اَلْوَجْيُ (چوپائے کا سم گھسنا) اَلْوَلْعُ (حریص ہونا) اَلْوَسَبُ (میلا ہونا)۔

عَلِمَ یَعْلَمُ کا ہر وہ باب جو غیر محذوف الفاء ہو تو اس کے صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معلوم کو سوائے اصل کے تین طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے یَوْجَلُ سے یَاْجَلُ، یَیْجَلُ اور یِیْجَلُ.

قانون: یَاْجَلُ، یَیْجَلُ، یِیْجَلُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم:...... فعل مضارع معلوم کو اپنی اصل کے علاوہ تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

(۱) واو الف سے تبدیل کرنا (۲) واو یاء سے تبدیل کرنا (۳) واو یاء سے تبدیل کرنا اور اس کے ماقبل حرف کو کسرہ کی حرکت دینا۔

شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو۔ مثال احترازی: یَقِظَ یَیْقَظُ.

شرط (۲) باب علم یعلم کا ہو۔ مثال احترازی: وَسُمَ یَوْسُمُ.

شرط (۳) فعل مضارع کا فاء کلمہ محذوف نہ ہو مثال احترازی: یَسَعُ، یَطَعُ (اصل میں یَوْسَعُ، یَوْطَعُ تھے)۔

شرط (۴) فعل مضارع معلوم ہو۔ مثال احترازی: یُوْجَلُ.

مثال اتفاقی: یَوْجَلُ سے یَاْجَلُ یَیْجَلُ اور یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْوَضْعُ (رکھنا)۔

مصادر: اَلْهِبَةُ (دینا) اَلْوُقُوْعُ (گرنا) اَلْوِدَاعُ (چھوڑنا) اَلْوُسْعُ (فراخی دینا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلْوَرْمُ وَالْوِرَامَةُ (سوجنا)۔

مصادر: اَلْوَرْعُ (پرہیز گار رہونا) اَلْوَلْیُ (نزدیک ہونا) اَلْوِرَاثَةُ (وارث ہونا) اَلْوَلْعُ (محبت کرنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلْوَسْمُ وَالْوِسَامَةُ (داغ دار ہونا)۔

......صرف کبیر صفت مشبہ......

وَسِیْمٌ وَسِیْمَانِ وَسِیْمُوْنَ وِسَامٌ وُسُوْمٌ وُسُمٌ وُسَمَآءُ وُسْمَانٌ وِسْمَانٌ اَوْسَامٌ اَوْسِمَآءُ اَوْسِمَةٌ وَسِیْمَةٌ وَسِیْمَتَانِ وَسِیْمَاتٌ وَسَآئِمُ وُسَیِّمٌ وُسَیِّمَةٌ۔

مصادر: اَلْوُرُوْدَةُ (زردی مائل سرخ ہونا) اَلْوَخَامَةُ (کھانے کا نا قابل ہضم ہونا) اَلْوَخُوْشَةُ (ردی ہونا) اَلْوُجُوْبَةُ (بزدل ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِیْجَابُ (واجب کرنا)۔
مصادر: اَلْاِیْقَادُ (آگ روشن کرنا) اَلْاِیْلَامُ (ولیمہ کرنا) اَلْاِیْضَاحُ (روشن کرنا) اَلْاِیْصَالُ (پہنچانا)۔
صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب تَفْعِیْل چوں اَلتَّوْحِیْدُ (ایک کا قائل ہونا)۔
مصادر: اَلتَّوْصِیْلُ (ملانا، جوڑنا) اَلتَّوْزِیْنُ (تولنا) اَلتَّوْدِیْرُ (خطرہ میں ڈالنا) اَلتَّوْقِیْرُ (تعظیم کرنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُوَاظَبَةُ (ہمیشگی کرنا)۔
مصادر: اَلْمُوَاصَلَةُ (آپس میں ملنا) اَلْمُوَازَنَةُ (ایک دوسرے کے برابر ہونا) اَلْمُوَافَقَةُ (آپس میں موافقت کرنا) اَلْمُوَاکَبَةُ (مداومت کرنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب تَفَعُّلْ چوں اَلتَّوَحُّدْ (یکتا ہونا)۔
مصادر: اَلتَّوَسُّطُ (درمیان میں آنا) اَلتَّوَقُّفُ (ٹھہرنا) اَلتَّوَفُّقُ (توفیق پانا) اَلتَّوَرُّعُ (بچنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب تفاعُلْ چوں اَلتَّوَاتُرُ (پے در پے ہونا)۔
مصادر: اَلتَّوَاضُعُ (پستی کرنا) اَلتَّوَاعُدُ (ایک دوسرے سے وعدہ کرنا) اَلتَّوَاصُمُ (آپس میں عیب لگانا) اَلتَّوَاصُفُ (باہم بیان کرنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّقَادُ (آگ کا روشن ہونا)۔
مصادر: اَلْاِتِّضَاحُ (روشن ہونا) اَلْاِتِّخَاذُ (بنانا، پکڑنا) اَلْاِتِّسَاعُ (فراخ ہونا) اَلْاِتِّصَالُ (جڑنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب انفعال چوں اَلْاِنْوِقَادُ (روشن ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی از باب استفعال چوں اَلْاِسْتِیْجَابُ (جواب طلب کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِیْصَالُ (اتحاد ڈھونڈنا) اَلْاِسْتِیْجَازُ (زوائد کو حذف کرنا) اَلْاِسْتِیْجَافُ (چھین لینا) اَلْاِسْتِیْزَاعُ (توفیق چاہنا)۔

......ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مثال یائی......

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْمَیْسِرُ و اَلْمَیْسِرَةُ (جوا کھیلنا)۔

مصادر: اَلْیَمْنُ (دائیں طرف لے جانا) اَلْیَقْظُ (بیدار ہونا) اَلْیُتْمُ (یتیم ہونا) اَلْیُسْرُ (نرم ہونا)۔

یُوْسَرُ: اصل میں یُیْسَرُ تھا۔ یائے ساکن مظہر ماقبل مضموم بقانون یوسر یاء سے تبدیل کرنے سے یُوْسَرُ بن گیا۔

فائدہ:......(۱) جو اسم اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اَفْعَلُ اسمی (۲) اَفْعَلُ تفضیلی (۳) اَفْعَلُ صفتی

(۱) اَفْعَلُ اسمی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو۔ جیسے اَحْمَدُ

(۲) اَفْعَلُ تفضیلی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں دوسرے کی نسبت مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے جیسے اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا ایک مرد)۔

(۳) اَفْعَلُ صفتی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا گیا ہو جیسے ابیض (وہ ذات جس میں سفیدی ہو)۔

افعلُ تفضیلی اور افعلُ صفتی میں تین طرح کا فرق ہے:

(۱) افعلُ تفضیلی کا مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جبکہ افعلُ صفتی کا مؤنث فَعْلَاء کے وزن پر آتا ہے۔ افعلُ تفضیلی کا جمع مذکر اَفَاعِلُ کے وزن پر آتا ہے اور اس کے مؤنث کا جمع فُعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جبکہ افعلُ تفضیلی کا جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے احمرُ، حمراءُ خُمْرٌ۔

(۲) افعلُ تفضیلی کا استعمال تین چیزوں (الف لام یا اضافت یا من) میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ افعلُ صفتی کا استعمال ان میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوتا۔

(۳)معنی کے اعتبار سے اَفْعَلُ صفتی صفت دائمی کو بیان کرتا ہے جبکہ اَفْعَلُ تفضیلی صفت دائمی کو بیان نہیں کرتا۔

فائدہ:......(۲)فَعْلَاءُ وزن کے اعتبار سے دو قسم کی ہے (۱)فَعْلَاءُ اسمی (۲)فَعْلَاءُ صفتی

(۱)فَعْلَاءُ اسمی وہ ہے جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے صَحْرَاءُ، دَرْدَاءُ.

(۲)فَعْلَاءُ صفتی وہ ہے جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا گیا ہو جیسے بَیْضَاءُ (سفید عورت)۔

فائدہ:......(۳)فُعْلٰی وزن کے اعتبار سے تین قسم کی ہے:(۱)فُعْلٰی اسمی (۲)فُعْلٰی تفضیلی (۳)فُعْلٰی صفتی

(۱)فُعْلٰی اسمی وہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے طُوْبٰی اصل میں طُیْبٰی تھا (جنت میں ایک درخت کا نام ہے)۔

(۲)فُعْلٰی تفضیلی وہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے جیسے ضُرْبٰی (زیادہ مارنے والی عورت)۔

(۳)فُعْلٰی صفتی وہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا گیا ہو جیسے حُیْکٰی (ناز ونخرے کے ساتھ چلنے والی عورت)۔

فُعْلٰی تفضیلی اور فُعْلٰی صفتی میں دو طرح کا فرق ہے (۱)فُعْلٰی تفضیلی کا استعمال تین چیزوں (الف لام یا اضافت یا مِن) میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ فُعْلٰی صفتی کا استعمال ان میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوتا۔

(۲)معنی کے اعتبار سے فُعْلٰی صفتی صفت دائمی کو بیان کرتا ہے جبکہ فُعْلٰی تفضیلی صفت دائمی کو بیان نہیں کرتا۔

قانون: یُوْسَرُ

اس قانون کے لئے دو حکم پہلے حکم کے لئے سات ناقص شرائط اور دوسرے حکم کے لئے تین کامل شرائط ہیں۔

حکم:......(۱)یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) یاء ساکن ہو۔ مثال احترازی: بِیعَ، مُیَسَّرٌ.

شرط (۲) یاء مظہر ہو۔ مثال احترازی: زُیِّنَ.

شرط (۳) یاء کا ماقبل مضموم ہو۔ مثال احترازی: بَیْعٌ، بِیعَ.

شرط(۴)یاء فاء افتعال کے مقابلے میں واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: اُتُّسر (اصل میں اُيتُسِرَ تھا)۔

شرط(۵)یاء اَفْعَلُ فعلاءُ کے جمع میں نہ ہو۔ مثال احترازی: بُيْضٌ، بُيْضانٌ۔

شرط(۶)یاء فُعْلیٰ صفتی میں نہ ہو۔ مثال احترازی: حُيْكیٰ۔

شرط(۷)یاء ثلاثی مجرد اجوف یائی کے اسم مفعول میں نہ ہو۔ مثال احترازی: مَبُيْعٌ۔

مثال اتفاقی: (ایک کلمہ کی) يُوْسَرُ اصل میں يُيْسَرُ تھا۔ (دوکلموں کی) یَازَیْدُوْ قَظْ اصل میں یَازَیْدُ اِیقظ تھا۔ ہمزہ وصلی درج کلام میں گرنے سے یَازَیْدُیْقَظْ اور پھر قانون مذکورہ سے یَازَیْدُوْ قَظْ بن گیا۔

حکم:......(۲)یاء کا ماقبل ضمہ کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)یاء اَفْعَلُ فَعْلاءُ صفتی کے جمع میں ہو۔ مثال احترازی: يُيْسَرُ۔

مثال اتفاقی: بِيْضٌ، بِيْضَانٌ یہ جمع ہے اَبْيَضُ بَيْضَاءُ کی اور یہ اصل میں بُيْضٌ، بُيْضَانٌ تھے۔

شرط(۲)یاء فُعْلیٰ صفتی میں ہو۔ مثال احترازی: يُيْسَرُ۔

مثال اتفاقی: حِيْكیٰ، ضِيْزیٰ اصل میں حُيْكیٰ اور ضُيْزیٰ تھے۔

شرط(۳)یاء ثلاثی مجرد اجوف یائی کے اسم مفعول میں ہو۔ مثال احترازی: يُيْسَرُ۔

مثال اتفاقی: مَبِيْعٌ (اصل میں مَبُيْعٌ تھا)۔

فائدہ:......فُعْلیٰ اسمی اور صفتی میں فرق کرنے کی خاطر فُعْلیٰ اسمی میں یاء کو واؤ سے تبدیل کیا گیا ہے۔ جیسے طُوْبیٰ اصل میں طُيْبیٰ تھا اور اس کے برعکس یعنی دونوں میں فرق کرنے کے خاطر فُعْلیٰ صفتی میں یاء کو واؤ سے تبدیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صفت میں ثقل ہے بہ اعتبار معنی کے اور واؤ یاء سے ثقیل ہے۔ اگر یاء کو واؤ سے تبدیل کرتے تو ثقل لفظی و معنوی دونوں طرح سے لازم آجاتا جو کہ جائز نہیں۔ اس لئے صفتی میں ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْيَقْظُ (جاگنا)۔

مصادر: اَلْيُبْسُ (خشک ہونا) اَلْيَسْنُ (متغیر ہونا) اَلْيَرْعُ (بزدل ہونا) اَلْيَقْنُ (واضح ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ چوں اَلْيَنْعُ (پھل کا پکنا)۔

مصادر: اَلْيَفْعُ (بلوغ کے قریب ہونا) اَلْيَفْخُ (چندیا پر مارنا) اَلْيُمْنُ و الْمَيْمَنَةُ (بابرکت ہونا) اَلْيَرْعُ (بزدل ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلْيُمْنُ (خوش قسمت ہونا)۔

......صرف کبیر صفت مشبہ......

یَمِیْنٌ یَمِیْنَانِ یَمِیْنُوْنَ یِمَانٌ یُمُوْنٌ یُمْنٌ یُمَنَآءُ یُمْنَانٌ یِمْنَانٌ اَیْمَانٌ اَیْمِنَآءُ اَیْمِنَةٌ یَمِیْنَةٌ یَمِیْنَتَانِ یَمِیْنَاتٌ یَمَآئِنُ یُمَیِّنٌ وَ یُمَیِّنَةٌ۔

مصادر: اَلْيُسْرُ (کم ہونا) اَلْيُتْمُ وَ الْيَتَمُ (یتیم ہونا) اَلْيَقَاظَةُ (محتاط ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلْيَبْسُ (خشک ہونا) اَلْيَنْعُ (پھل کا پکنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّسَارُ (آسان کرنا) اَلْاِتِّبَاسُ (خشک ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب تفعِیْلٌ چوں اَلتَّیْسِیْرُ (آسان کرنا)۔

مصادر: اَلتَّیْدِیْعُ (کپڑے کو سرخ رنگ دینا) اَلتَّیْقِیْظُ (بیدار کرنا) اَلتَّیْبِیْسُ (خشک کرنا) اَلتَّیْتِیْنُ (بچہ کو جننا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُیَاسَرَةُ (باہم جوا کھیلنا، باہم آسان کرنا)۔

مصادر: اَلْمُیَامَنَةُ (دائیں جانب لے جانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّیَسُّرُ (آسان ہونا)۔

مصادر: اَلتَّیَقُّنُ (یقین کرنا) اَلتَّیَبُّسُ (خشک ہونا) اَلتَّیَمُّنُ (برکت حاصل کرنا) اَلتَّیَقُّظُ (بیدار کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّیَامُنُ (دائیں جانب سے شروع کرنا)۔

مصادر: اَلتَّیَاسُرُ (باہم آسانی برتنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِیْسَارُ (آسان ہونا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِیْقَاظُ (جاگنا) اَلْاِسْتِیْنَافُ (کام شروع سے کرنا) اَلْاِسْتِیْمَانُ (برکت حاصل کرنا) اَلْاِسْتِیْهَارُ (بے عقل ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِیْقَانُ (یقین کرنا)۔

مصادر: اَلْاِیْسَارُ (مالدار ہونا) اَلْاِیْقَاظُ (جگانا) اَلْاِیْذَانُ (اجازت دینا) اَلْاِیْثَارُ (اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دینا)۔

ابواب وقوانین اجوف

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب نصر ینصر چوں اَلْقَوْلُ والْقِیْلُ والمقالۃ (کہنا، باتیں کرنا)۔
قَال یقُوْلُ قوْلا فھو قائلٌ وقِیلَ یُقالُ قوْلاً فذاک مقُوْلٌ ماقال ماقِیل لمْ یقُلْ لمْ یُقل لایقولُ لایُقالُ لنْ یقُوْلَ لنْ یُقال لیقُوْلنَّ لیُقالنَّ لیقُوْلنْ لیُقالنْ الامر منه قُلْ لِتُقلْ لِیقُلْ لِیُقلْ قُوْلنَّ لتُقالنَّ لیقُوْلنَّ لیُقالنَّ قُوْلنْ لتُقالنْ لیقُوْلنْ لیُقالنْ والنھی عنه لاتقُلْ لاتُقلْ لایقُلْ لایُقلْ لاتقوْلنَّ لاتُقالنَّ لایقُوْلنَّ لایُقالنَّ لاتقُوْلنْ لاتُقالنْ لایقُوْلنْ لایُقالنْ الظرف منه مقالٌ مقالان مقاوِلُ ومُقیّلٌ والآلة الصغری منه مقْولٌ مقْولان مقاوِلُ ومُقیّلٌ والوسطی منه مقْولةٌ مقْولتان مقاوِلُ مُقیّلةٌ والکبری منه مقْوالٌ مقْوالان مقاوِیْلُ مُقیّیلٌ وافعل التفضیل المذکر منه اقولُ اَقْولانِ اَقْولُوْن اَقاوِلُ و اُقیّلٌ والمؤنث منه قُوْلی قُوْلیان قُوْلیاتٌ قُوَلٌ وقُویْلی وفعل التعجب منه مااَقْولهٗ واَقْوِلْ به وقُوْل.

مصادر: اَلْعوْدُ (لوٹنا) الطّوافُ (گرد پھرنا) الذّوْقُ (چکھنا) الْقِیامُ (کھڑا ہونا)۔

قالَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں قول تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے قالَ بن گیا۔ یہی تعلیل قالَتا تک جاری رہتی ہے۔

قانون: قال، باع

اس قانون کے لئے ایک حکم اور اٹھارہ شرائط ہیں۔

حکم: واؤ اور یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یاء متحرک ہوں۔ مثال احترازی: قوْلٌ، بیْعٌ.

شرط (۲) واؤ اور یاء کی حرکت لازمی ہو۔ مثال احترازی: لوِاسْتطعْنا، جیَلٌ، بیَضاتٌ.

شرط (۳) واؤ اور یاء کا ماقبل حرف مفتوح ہو۔ مثال احترازی: قُوِلَ، بُیِعَ، قِوالٌ، بِیاعٌ.

شرط (۴) واؤ یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ایک کلمے میں ہوں۔ مثال احترازی: فوعد، سیقُوْلُ.

شرط (۵) واؤاور یاء ناقص میں عین حقیقی کے مقابلے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: قَوِیٌ، حَیِیَ (یہاں ناقص سے مرادلفیف مقرون ہے اس کو مجازاً ناقص کہا جاتا ہے)۔

شرط (٦) واؤاور یاء ناقص میں عین حکمی کے مقابلے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: اِرْعَوی، اِرْمیی (اصل میں اِرْعَوَوَ، اِرْمَیَیَ تھے)۔

شرط (۷) واؤاور یاء فاء کلمے کے مقابلے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: تَوَاعَدَ، تَیَاسَرَ.

شرط (۸) واؤاور یاء کے بعد ایسامدّہ نہ ہو جس کا ثبوت اور سکون لازمی ہو۔ مثال احترازی: سَوَادٌ، طَوِیْلٌ. بَیَاضٌ، غَیُوْرٌ.

شرط (۹) واؤاور یاء کے بعد الف تثنیہ نہ ہو۔ مثال احترازی: دَعَوَا، رَمَیَا، عَصَوَان، رَمَیَان.

شرط (۱۰) واؤاور یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم نہ ہو۔ مثال احترازی عَصَوَاتٌ، رَحَیَاتٌ.

شرط (۱۱) واؤاور یاء کے بعد یاء نسبتی نہ ہو۔ مثال احترازی: عَصَوِیٌّ، یَدَیِیٌّ.

شرط (۱۲) واؤاور یاء کے بعد نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ نہ ہو۔ مثال احترازی: لِتُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَوُنْ، اِخْشَیَنَّ، اِخْشَیَنْ.

شرط (۱۳) واؤاور یاء ایسے کلمے میں نہ ہوں جو فَعَلَانٌ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: مَوَتَانٌ، حَیَوَانٌ.

شرط (۱۴) واؤاور یاء ایسے کلمے میں نہ ہوں جو فَعَلیٰ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: صوریٰ (ایک قسم پانی کا نام)، حَیَدیٰ (متکبرانہ چال).

شرط (۱۵) واؤاور یاء اس کلمے میں نہ ہوں جو ایسے کلمے کے معنی میں ہو جس میں اعلال نہ ہوا ہو۔ مثال احترازی: عَوِرَ، عَیِنَ، سَوِدَ، بَیِضَ جو کہ اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ، اسودّ اور ابیضّ کے معنی میں ہیں اور ان میں اعلال نہیں ہوا ہے۔

شرط (۱٦) واؤاور یاء ایسے عین کلمے کے مقابلے میں نہ ہوں جو حرف صحیح سے بدل واقع ہو۔ مثال احترازی: شَیَرٌ (اصل میں شَجَرٌ تھا)۔

شرط (۱۷) واؤ اور یاء ملحق بر باعی کے عین کلمے کے مقابلے میں نہ ہوں۔

مثال احترازی: قَولُولٌ ،بَیعُوعٌ (یہ ملحق ہیں قَربُوسٌ کے ساتھ)۔

شرط (۱۸) واؤ اور یاء فعل غیر متصرف کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: قَوُلَ، بَیُعَ

مثال اتفاقی: اسم کے لئے بَابٌ ،نَابٌ اصل میں بَوَبٌ نَیَبٌ تھے۔

مثال اتفاقی: فعل کے لئے قَالَ ،بَاعَ اصل میں قَوَلَ اور بَیَعَ تھے۔

فائدہ:...... (۱) اگر واؤ یا یاء اجوف کے عین یا ناقص کے لام کلمے کے مقابلے مین واقع ہوں جیسے خَافَ ، دَعَا وغیرہ یا دونوں ملحق کے لام کلمہ مقابلے میں واقع ہوں جیسے دَعوًا اور قَلسًی اصل میں دَعوَوَ اور قَلسَیَ تھے جو کہ ملحق ہیں دَحرَجَ کے ساتھ یا دونوں فعل غیر متصرف کے لام کلمے کے مقابلے میں واقع ہوں جیسے مَا اَدعَاهُ وَمَا اَرمَاهُ. یا دونوں لام کلمہ کے مقابلے میں حرف صحیح سے بدل واقع ہوں جیسے دَسّٰهَا اور تَلَظّٰهَا اصل میں دَسَّسَهَا اور تَلَظَّظَهَا تھے۔ سین اور ظاء ثانی ، یاء سے تبدیل کر کے یاء ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے دَسّٰهَا اور تَلَظّٰهَا بن گئے۔ واؤ کی مثال کلام عرب میں نہیں ہے یا دونوں ناقص کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں جیسے یَقوَی. یا دونوں کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ آیا ہو جس کا ثبوت اور سکون لازمی ہو جیسے دَعَوُا اور رَمَوُا وغیرہ اصل میں دَعَوُوا اور رَمَیُوا تھے یا دونوں کے بعد حرف ساکن ہو مگر اس کا سکون لازمی نہ ہو جیسے دَعَتُ اور رَمَتُ اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے تو ان مذکورہ بالا تمام صورتوں میں قانون مذکورہ جاری ہوتا ہے۔

فائدہ:...... (۲) اگر واؤ یا یاء ناقص (لفیف مقرون) کے عین کلمے کے مقابلے میں ہو چاہئے اس کے لام کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو جیسے رَوٰی اور قَوٰی اصل میں رَوَیَ اور قَوَیَ تھے۔ یا لام کلمہ میں تعلیل نہیں ہوئی ہو جیسے حَیِیَ اس کی دوسری یاء اگرچہ اپنے ماقبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلی ہے لیکن یہ لام کلمہ میں واقع ہونے کی وجہ سے معلّل کا حکم رکھتی ہے۔ ادھر عین کلمہ میں تعلیل کرنے سے پہلی صورت میں دو تعلیلوں کا حقیقتاً جمع ہونا اور دوسری صورت میں حکماً جمع ہونا لازم آتا ہے اور یہ جائز نہیں

لہٰذا ان دونوں صورتوں میں ان کے عین کلمہ میں تعلیل نہیں کی جائے گی۔

فائدہ:...... (۳) حرکت عارضی وہ ہے جو پہلے موجود نہ ہو بلکہ بعد میں آ جائے اور اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) منقول: جیسے جَیَلٌ اصل میں جَیْئَلٌ تھا۔ ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف کو دے کر ہمزہ کو گرایا تو جَیَلٌ بن گیا۔

(۲) التقائے ساکنین دور کرنے کے واسطے جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا اصل میں لَوْ اِسْتَطَعْنَا تھا۔ ہمزہ وصلی درج کلام میں گرنے سے واؤ اور سین کے درمیان التقائے ساکنین دور کرنے کے واسطے ساکن اول واؤ کو کسرہ کی حرکت دی تو لَوِ اسْتَطَعْنَا بن گیا۔

(۳) فاء کلمہ کی تابعداری کے واسطے جیسے بَیَضَاتٌ اصل میں بَیْضَاتٌ تھا۔ فاء کلمہ کی تابعداری کرتے ہوئے عین کلمہ کو بھی فتحہ کی حرکت دی کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو کلمہ ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ صحیح ہو اور اس کا مفرد فَعْلٌ یا فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس سے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت فاء کلمہ کی تابعداری کرتے ہوئے عین کلمہ کو حرکت فتحہ دی جاتی ہے۔

فائدہ:...... (۴) حکمًا عین کلمہ ناقص وہ ہے کہ واؤ اور یاء متحرک لام کلمہ کے مقابلے میں آ جائیں اور لام کلمہ مکرر ہو جیسے اِرْعَوَوَ، اِرْمَیَیَ. ان میں پہلا حرف وسط میں ہونے کی وجہ سے بمنزل عین کلمہ کے ہے اور دوسرا حرف مؤخر ہونے کی وجہ سے بمنزل لام کلمہ کے ہے۔ ادھر عین کلمہ میں تعلیل کرنے سے دو حروف اصلی حکمًا میں دو تعلیلوں کا حقیقتًا پے در پے ہونا لازم آتا ہے جو کہ جائز نہیں۔

فائدہ:...... (۵) مدّہ زائدہ سے مراد وہ حرف ہے جو نہ تو جز کلمہ ہو اور نہ کسی خاص معنی پر دلالت کرتا ہو۔ ثبوت اور سکون کے لازمی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس مدّہ زائدہ کا اسی جگہ ہونا اور اس کو ساکن پڑھنا لازمی ہو جیسے بَیَاضٌ اور غَیُوْرٌ اور اگر واؤ یا یاء متحرک لام کلمے کے مقابلے میں واقع ہو اور اس کے بعد مدّہ زائدہ آیا ہو تو اس مدّہ زائدہ کا ثبوت اور سکون لازمی نہیں ہوتا سوائے الف کے کہ وہ ہمیشہ اپنے حال پر رہتا ہے۔

فائدہ:...... (۶) تثنیہ کی علامت افعال کے آخر میں الف ضمیر ہوتا ہے جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا اور اسماء میں

الف اور یاء ساکن ہوتا ہے جیسے عَصَوَانِ، عَصَوَيْنِ.

فائدہ: (۷) یاء مشدّ د دو وجہوں سے آتی ہے (۱) مصدر کے واسطے اور اس کے آخر میں تا، ہوتی ہے جیسے عَصَوِيَّةٌ (۲) نسبت کے واسطے اور اس کے آخر میں تا نہیں ہوتی جیسے عَصَوِيٌّ. اگر یائے مشدّ د (یائے نسبتی یا یائے مصدر) میں تعلیل کی جائے تو یائے مشدّ د سے پہلے جو کسرہ مطلوب ہے وہ باقی نہیں رہتا۔

فائدہ: (۸) اجوف کا جو باب عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس میں رنگ اور عیب والے معنی پائے جائیں تو اس میں تعلیل نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ باب افعلال اور افعیلال کے معنی میں ہے اور یہ دونوں ابواب لون اور عیب کے معنی کے لئے موضوع ہیں۔ دوسرا یہ کہ اجوف کا جو باب افتعال کے وزن پر ہو اور اس میں شراکت کے معنی پائے جائیں تو اس میں بھی تعلیل نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ باب تفاعل کے معنی میں ہے اور یہ باب اسی معنی کے لئے موضوع ہے۔

فائدہ: (۹) قَوَدٌ اور خَوَنٌ میں مذکورہ بالا قانون کی تمام شرائط موجود ہیں۔ ان میں واؤ متحرک بحرکت لازمی ماقبل مفتوح اور کلمہ بھی ایک ہے لیکن اس کے باوجود اس میں تعلیل نہیں کی گئی ہے لہٰذا یہ شاذ ہے۔

فائدہ: (۱۰) لَيْسَ اصل میں لَيِسَ تھا۔ بقانون حلقی العین لَيْسَ بن گیا۔ اس میں قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود قانون مذکورہ کے جاری نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فعل غیر متصرف ہے۔ ماضی کے علاوہ اس کی کوئی گردان نہیں آتی دوسرا یہ کہ لَيْسَ اپنے معنی پر بذات خود دلالت نہ کرنے میں حروف کے مشابہ ہے لفظاً لَيْتَ کے اور معناً مَا و لَا کے۔

فائدہ: (۱۱) اگر واؤ یا یاء کے بعد نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ آئے ہوں اور ان میں تعلیل کیا جائے تو نون تاکید کے ماقبل کا فتحہ جو چار صیغوں میں آتا ہے اپنے حال پر باقی نہیں رہتا اور خلاف وضع لازم آتا ہے۔

فائدہ: (۱۲) فَعَلَانٌ اور فَعَلَى کے وزن میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں وزنوں میں حرکت معنوی لازمی ہے لہٰذا ان کے لفظ کو بھی متحرک رکھا جاتا ہے تاکہ حرکت لفظی حرکت معنوی پر

دلالت کرے، رہا لفظ مَـوْتَـانٌ کہ اس میں باوجود سکون معنوی کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوا ہے سو یہ اپنے نقیض حَیَوَانٌ پر محمول ہے۔

فائدہ: عَوِرَ، عَيِنَ. اِعْوَرَّ، اِعْيَنَّ کے معنی میں ہیں باوجود یہ کہ مزید فرع اور مجرد اصل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ الوان وعیوب اکثر باب افعلال اور افعیلال سے آتے ہیں اور ان میں یہ اصل ہیں اور باقی ابواب گو مجرد ہی کیوں نہ ہوں اس معنی میں ان ابواب کی فرع ہیں۔

قُلْنَ (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں قَـوَلْـنَ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو قَـالْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ حذف کرنے سے قَـلْـنَ بن گیا۔ بقانون قلن، طلن فاءکلمہ کو ضمہ کی حرکت دی تا کہ دلالت کرے واؤ کی حذفیت پر تو قُلْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل قُلْنَا تک جاری رہتی ہے۔

التقائے ساکنین اور اس کی اقسام

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں: (۱) التقائے ساکنین علیٰ حدہ (۲) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ

(۱) التقائے ساکنین علیٰ حدّہ وہ ہے جس میں تین شرائط پائی جائیں (۱) ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر ہو۔ (۲) ساکن ثانی مدغم ہو۔ (۳) کلمہ ایک ہو جیسے اِحْـمَارَّ، اُحْمُوْرَّ، ضَالٌّ، خُوَیْصَّةٌ. اس کو علیٰ حدہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ اپنے حال پر قائم رہتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو مطلقاً پڑھا جائے گا خواہ حالت وقف میں ہو جیسے مَادٌّ، مُوْدٌّ اور مُوَیْدٌّ یا حالت وقف میں نہ ہو جیسے مَادٌّ، مُوْدٌّ اور مُوَیْدٌّ.

(۲) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ وہ ہے جس میں مندرجہ بالا شرطوں میں سے ایک شرط یا دو شرائط یا تینوں شرائط نہ پائی جائیں۔ اس کو علیٰ غیر حدّہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ اپنے حال پر قائم نہیں رہتا۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ کی کل سات صورتیں ہیں تین صورتیں وہ ہیں جن میں ایک ایک شرط اور تین صورتیں وہ ہیں جن میں دو، دو شرائط اور ایک صورت وہ ہے جس میں تینوں شرائط موجود نہیں ہیں۔ وہ سات صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر نہ ہو اور باقی دونوں شرائط موجود ہوں جیسے یَخِصِّمُوْنَ اصل میں یَخْصَصِمُوْنَ تھا۔ اور یہ اصل میں یَخْتَصِمُوْن تھا۔

(۲) ساکن ثانی مدغم نہ ہو اور باقی دونوں شرائط موجود ہوں جیسے قُلْنَ اصل میں قَالْنَ اور یہ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔

(۳) وحدت کلمہ نہ ہو اور باقی دونوں شرائط موجود ہوں جیسے اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا۔

(۴) کلمہ ایک ہو اور باقی دونوں شرائط موجود نہ ہوں جیسے مُدَّ اصل میں اُمْدُدْ تھا۔

(۵) ساکن ثانی مدغم ہو اور باقی دونوں شرائط موجود نہ ہوں جیسے لِتُدْعَوُنَّ اصل میں لِتُدْعَوْنَّ تھا۔

(۶) ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر ہو اور باقی دونوں شرائط موجود نہ ہوں جیسے اِضْرِبُ الْقَوْمَ اصل میں اضْرِبُوْا الْقَوْم تھا۔

(۷) تینوں شرائط موجود نہ ہوں جیسے قُلِ الْحَقُّ اصل میں قُلْ اَلْحَقُّ تھا۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکن وقف کی حالت میں مطلقاً پڑھے جائیں گے خواہ حقیقی ہو یا حکمی۔ حقیقی وہ ہے جو آیتوں اور اشعار میں آئے مثال آیتوں کی جیسے غَفُوْرُ الرَّحِیْمْ، عَزِیْزٌ ذُوْ انْتِقَامْ اور اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنْ وغیرہ۔

مثال اشعار کی: مِلک دُنْیابقاء نیست اَنْتُمْ غَافِلُوْنَ ..... جھدُبکُنْ تانمانیْ دَرْصَفِ لَایَعْلَمُوْنَ۔

حکمی وہ ہے کہ جس میں تعدد کلمات ہوں جیسے لَامْ، مِیْم، نُوْن، زَیْد، عَمْرو، بَکْرْ۔

اور جب وقف کی حالت نہ ہو تو پھر دونوں ساکنوں کو سوائے چار مواضع کے نہیں پڑھا جاتا اور وہ مواضع مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لَاھَااللّٰہُ (۲) اَیْ اَللّٰہِ (۳) آلْحَسَنُ (۴) اِضْرِبانّ۔

(۱) لاھااللّٰہ: اصل میں لَا وَاللّٰہِ تھا۔ لا حرف زائد ہے۔ واؤ قسم کو حذف کر کے ھائے تنبیہ کو اس کے عوض لانے سے ھا کے الف اور لفظ اَللّٰہ کے لام کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ آتا ہے ادھر ابقائے ساکنین درست ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر الف کو حذف کیا جائے تو پھر حذف عوض و معوض

عنہ لازم آتا ہے جو کہ ممنوع ہے۔

(۲) اِیْ اَللّٰہِ: اصل میں وَاللّٰہِ تھا یہ استفہام اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں آتا ہے۔ واؤ کو حذف کر کے اِیْ کو اس کے عوض لانے سے اِیْ کے یاء اور لفظ اَللّٰہ کے لام کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ آتا ہے۔ ادھر ابقائے ساکنین درست ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر یاء کو حذف کیا جائے تو اس کا التباس الّا حرف استثناء کے ساتھ آتا ہے جو کہ درست نہیں۔

(۳) لفظ آلْحَسَنُ: اس کا مطلب صفحہ (۱۲۰) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) اِضْرِبَآنِّ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نون تاکید الف فاعل کے بعد واقع ہو جائے خواہ الف جمع مؤنث مخاطب کا ہو یا تثنیہ کا تو ادھر الف اور نون اول کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ آتا ہے۔ ادھر ابقائے ساکنین دو وجہوں سے درست ہے (۱) نون ثقیلہ بمنزل جز کلمہ ہے (۲) الف میں خفت ہے اسی وجہ سے اِضْرِبُوْنَّ اور اِضْرِبِیْنَّ نہیں پڑھا جاتا اگر چہ نون ثقیلہ دونوں میں برابر ہے لیکن واؤ اور یاء میں الف کے مثل خفت نہیں یہی حکم اِضْرِبْنَآنِّ، لِیَضْرِبْنَآنِّ اور لَا تَضْرِبْنَآنِّ کا بھی ہے۔

فائدہ۔ (۱) حَلَقَتَا الْبِطَانِ اصل میں حَلَقَتَانِ الْبِطَانِ ہے۔ نون اضافت کی وجہ سے اور ہمزہ وصلی درج کلام میں گرنے سے حَلَقَتَا الْبِطَانِ بن جاتا ہے۔ یہ صرفیوں کے قاعدہ کے خلاف ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ تثنیہ سے معرّف باللام اسم کی طرف اضافت کے وقت الف تثنیہ حذف کیا جاتا ہے اور یہاں پر الف تثنیہ حذف نہیں ہوا ہے۔ اس کا معنی ہے شتر کے دونوں حلقے مل گئے یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس میں الف تثنیہ اور لام تعریف میں التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ لازم آنے کے باوجود ابقائے ساکنین کی وجہ یہ ہے کہ مقصد فوت نہ ہو جائے کیونکہ اس سے مقصد میدان جنگ میں مدّ صوت ہے (لوگوں کو خبردار کرنا) اگر ساکن اول کو حذف کیا جائے تو ابطال مقصد لازم آتا ہے۔

(۲) اگر التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ حالت وقف میں ہو اور ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ ہو تو ساکن

اول وجوبًا حذف ہوتا ہے۔مثال مدّہ کی جیسے اِضْرِبُوْنَّ ، قَالُنَ اوراِضْرِبِیْنَّ سے اِضْرِبُنَّ قُلْنَ اور اِضْرِبِنَّ. مثال نون خفیفہ کی جیسے لَاتُھِیْنَنْ اَلْفَقِیْرَاور بِیْعَنْ اَلْبَقَرَ سے لَاتُھِیْنَ الْفَقِیْرَاور بِیْعَ الْبَقَرَ. لیکن قاعدہ مذکورہ سے اجوف کے باب افعال واستفعال کے مصادر (اِقَامَۃٌواِسْتِقَامَۃٌ)اور اجوف کا صیغہ اسم مفعول (مَقُوْلٌ) مستثنیٰ ہیں۔ان تینوں میں التقائے ساکنین کی وجہ سے امام اخفشؒ کے نزدساکن اول اور امام سیبویہؒ کے نزد ساکن ثانی کو حذف کیا جائے گا۔

نوٹ:.....اِقَامَۃٌ اوراِسْتِقَامَۃٌدونوں کی تعلیل صفحہ(۱۸۰) پراوراجوف واوی کے صیغہ اسم مفعول (مقْوِلٌ) کی تعلیل صفحہ(۱۷۶) پرملاحظہ فرمائیں۔

(☆)اگر التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ میں ساکن اول مدّہ یانون خفیفہ نہ ہوتو ساکن اول کو حرکت کسرہ دی جاتی ہے مطلقاً خواہ ساکن اول ایک کلمہ کے آخر میں اور ساکن ثانی دوسرے کلمہ کے شروع میں واقع ہو جیسے قُلْ اَلْحَقُّ سے قُلِ الْحَقُّ.

یا دونوں ساکنین کلمہ کے آخر میں واقع ہوں جیسے لَمْ یَحْمَرِّ اورلَمْ یَمُدِّ اصل میں یَحْمَرْٗ اوریَمُدْٗ تھے۔دونوں کا قاعدہ صفحہ(۱۳۴) پرملاحظہ فرمائیں۔

یا دونوں ساکنین کلمہ کے درمیان میں واقع ہوں جیسے یَخِصِّمُوْنَ.

فائدہ:.....التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ میں ساکن اول کو حرکت کسرہ دی جاتی ہے اس لئے کہ حرکت کسرہ اصل ہے لیکن بعض مواضع میں موقع ومحل کی مناسبت سے حرکت فتحہ یاضمہ بھی دی جاتی ہے جیسے مِنَ الشَّیْطَانِ، مِنَ الَّذِیْنَ ،مِنَ الْمُلْکِ اور دَعَوُااللّٰہَ اصل میں مِنْ اَلشَّیْطَانِ، مِنْ اَلَّذِیْنَ ،مِنْ اَلْمُلْکِ اور دَعَوْااللّٰہَ تھے۔پہلی تینوں مثالوں میں ساکن اول نون کو فتحہ کی حرکت دی گئی ہے اس لئے کہ ضمہ وکسرہ دونوں ثقیل ہیں اور آخری مثال میں ہمزہ وصلی کے درج کلام میں گرنے سے واؤ اور لام کے درمیان التقائے ساکنین آنے کی وجہ سے بقانون لَتَدعون ،لَتَدعِین ساکن اول واؤ غیر مدّہ کو ضمہ کی حرکت دی گئی ہے تاکہ جمع پر دلالت کرے۔

قانون: التقائے ساکنین

اس قانون کے لئے پانچ حکم پہلے حکم کے لئے ایک شرط دوسرے حکم کے لئے دو شرائط تیسرے حکم کے لئے تین شرائط اور چوتھے و پانچویں حکم کے لئے چار، چار شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) التقائے ساکنین کو باقی رکھنا واجب ہے۔

شرط: التقائے ساکنین علی حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبُوا الْقَوْمَ.

مثال اتفاقی: اِحْمَارٌ ، اُحْمُوْرٌ، ضَالٌّ، خُوَيْصَّةٌ.

حکم:......(۲) التقائے ساکنین کو حالت وقف میں باقی رکھنا واجب ہے۔

شرط(۱) التقائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارٌ، اُحْمُوْرٌ.

شرط(۲) ساکن ثانی وقف کی وجہ سے ہو۔ مثال احترازی: لَمْ يَقُوْلُ.

مثال اتفاقی: عَلِيْمٌ ،حَكِيْمٌ سے عَلِيْمْ اور حَكِيْمْ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۳) ساکن اول کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) التقائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارٌ، اُحْمُوْرٌ.

شرط(۲) ساکن ثانی وقف کی وجہ سے نہ ہو۔ مثال احترازی: عَلِيْم، حَكِيْم.

شرط(۳) ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ ہو۔ مثال احترازی: قُلْ اَلْحَقُّ مثال اتفاقی: اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ اور لَاتُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْرَ سے اِضْرِبُو الْقَوْمَ اور لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۴) التقائے ساکنین میں سے جو ساکن کلمہ کے آخر میں ہو اس کو مطلق حرکت دینا واجب ہے۔

شرط(۱) التقائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارٌ، اُحْمُوْرٌ.

شرط(۲) ساکن ثانی وقف کی وجہ سے نہ ہو۔ مثال احترازی: عَلِيْمْ، حَكِيْمْ.

شرط(۳) ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبُوا الْقَوْمَ، لَاتُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْرَ.

شرط(۴) ساکنین میں سے ایک کلمہ کے آخر میں ہو۔ مثال احترازی: يَخِصِّمُوْنَ. مثال اتفاقی:

قُلْ اَلْحَقُّ، لَوْاِسْتَطَعْنَا ، مِنْ اَلشَّيْطَانِ اور دَعَوْااَللّٰهَ سے قُلِ الْحَقُّ ، لَوِ اسْتَطَعْنَا ، مِنَ الشَّيْطَانِ اور دَعَوُ اللّٰهَ پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۵) التقائے ساکنین میں سے ساکن اول کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط (۱) التقائے ساکنین علی غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارَّ ، اُحْمُوْرَّ.

شرط (۲) ساکن ثانی وقف کی وجہ سے نہ ہو۔ مثال احترازی: عَلِيْمْ ، حَكِيْمْ.

شرط (۳) ساکن اول مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبُوْاالْقَوْمَ ، لَاتُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْرَ.

شرط (۴) دونوں ساکنین کلمہ کے وسط میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: قُلْ اَلْحَقُّ.

مثال اتفاقی: يَخِصِّمُوْنَ.

قانون: قُلْنَ ، طُلْنَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:......اجوف واوی کے ماضی معلوم میں فاء کلمے کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ کلمہ غیر مکسور ہو۔ مثال احترازی: خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔

شرط (۲) واؤ ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم میں آیا ہو۔ مثال احترازی: اَقَمْنَ اصل میں اَقْوَمْنَ تھا۔

شرط (۳) واؤ الف سے تبدیل ہو کر حذف ہوا ہو۔ مثال احترازی: قَالَ اور طَالَ اصل میں قَوَلَ اور طَوُلَ تھے۔

مثال اتفاقی: قُلْنَ اور طُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ اور طَوُلْنَ تھے۔ بقانون قال ، باع قَالْنَ اور طَالْنَ ، بقانون التقائے ساکنین قَلْنَ اور طَلْنَ اور بقانون مذکورہ قُلْنَ اور طُلْنَ بن گئے۔

فائدہ:......قُلْنَ ماضی معلوم اصل میں قَوَلْنَ تھا اور قُلْنَ جمع مؤنث امر حاضر معلوم اصل میں اُقْوُلْنَ تھا۔ بقانون یقول ، بیع واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرنے سے قُوْلْنَ بن گیا۔ واؤ اور لام کے درمیان التقائے ساکنین کے آنے سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ حذف کرنے سے قُلْنَ بن گیا۔

قِيْلَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں قُوِلَ تھا۔ واؤ کا کسرہ بوجہ ثقل کے بقانون قیل، بیع واؤ کے ماقبل حرف کو نقل کرنے سے قِوْلَ بن گیا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کیا تو قِيْلَ بن گیا۔ یہی تعلیل قِيْلَتَا تک جاری رہتی ہے۔

قانون: قِيْلَ، بِيْعَ، قُوْلَ، بُوْعَ

اس قانون کے لئے دو حکم پہلے حکم کے لئے تین شرائط اور آخری حکم کے لئے دو کامل شرائط ہیں۔

حکم:...... (۱) کلمہ (فعل) کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) حذف حرکت (۳) اشمام۔

شرط (۱) کلمہ حقیقتاً یا حکماً فُعِلَ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: قَوْلَ، بَيْعَ، يَقُوْلُ، يَبِيْعُ۔

شرط (۲) کلمہ اجوف میں ہو۔ مثال احترازی: وُعِدَ، رُمِيَ.

شرط (۳) کلمہ کے اصل (فعل ماضی ثلاثی مجرد) میں اعلال ہوا ہو۔ مثال احترازی: عُوِرَ، صُيِدَ (دونوں میں اعلال نہیں ہوا ہے)۔

مثال اتفاقی: ثلاثی مجرد قُوِلَ، بُيِعَ، قُيِدَ سے (۱) نقل حرکت کی جیسے قِيْلَ، بِيْعَ، قِيْدَ. (۲) حذف حرکت کی جیسے قُوْلَ، بُوْعَ، قُوْدَ. (۳) اشمام کا طریقہ قرآء حضرات سے سیکھا جائے۔

مثال اتفاقی: ثلاثی مزید فیہ اُنْقُوِدَ، اُخْتُيِرَ سے (۱) نقل حرکت کی جیسے اُنْقِيْدَ، اُخْتِيْرَ. دونوں میں واؤ اور یاء سے کسرہ بوجہ ثقل کے ماقبل حرف کو نقل کرنے سے اُنْقِوْدَ، اُخْتِيْرَ بن گئے۔ اُنْقِوْدَ میں بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے سے اُنْقِيْدَ بن گیا۔ اُنْقِيْدَ، اُخْتِيْرَ دونوں میں ہمزہ کے ضمہ کو تیسرے حرف کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے تبدیل کرنے سے اِنْقِيْدَ، اِخْتِيْرَ بن گئے۔ (۲) حذف حرکت کی جیسے اُنْقُوْدَ، اُخْتُوْرَ، اُخْتُيْرَ. میں یاء سے حرکت گرانے کے بعد یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم بقانون یوسر واؤ سے تبدیل کرنے سے اُخْتُوْرَ بن گیا۔ (۳) اشمام کا طریقہ قرآء حضرات سے سیکھا جائے۔

حکم:...... (۲) کلمہ (فعل) کو دو طرح سے پڑھنا جائز ہے (۱) نقل حرکت (۲) اثبات حرکت۔

شرط کامل (۱) کلمہ ناقص میں تَفْعُلِيْنَ یا تَفْعِلِيْنَ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: تَقُوْلِيْنَ.

مثال اتفاقی: تَدْعُوِیْنَ، تَنْهَیِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے (۱) نقل حرکت کی جیسے تَدْعِیْنَ، تَنْهِیْنَ، تَرْمِیْنَ (۲) اثبات حرکت کی جیسے تَدْعُوِیْنَ، تَنْهِیِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ.

شرط کامل (۲) کلمہ ثلاثی مجرد اجوف یائی اسم مفعول کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: مَقُوْلٌ (اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا)۔

مثال اتفاقی: مَبْیُوْعٌ سے (۱) نقل حرکت جیسے مَبِیْعٌ (۲) اثبات حرکت کی جیسے مَبْیُوْعٌ.

فائدہ:...... (۱) نقل حرکت کی لغت افصح جبکہ حذف حرکت کی لغت ضعیف ہے۔

فائدہ:...... (۲) اشمام لغت میں بو دینے کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح صرف میں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یاء کو واؤ کی طرف بو دینے کو کہا جاتا ہے۔

فائدہ:...... (۳) فُعِلَ کی دو قسمیں ہیں (۱) فُعِلَ حقیقی (۲) فُعِلَ حکمی

(۱) فُعِلَ حقیقی وہ ہے کہ حقیقتاً ایک کلمہ فُعِلَ کے وزن پر آیا ہو جیسے قُوِلَ، بُیِعَ.

(۲) فُعِلَ حکمی وہ ہے کہ حقیقتاً ایک کلمہ فُعِلَ کے وزن پر نہ آیا ہو بلکہ اس کے شروع کے بعض حروف کو گرا کر فُعِلَ کا وزن حاصل کیا گیا ہو جیسے اُنْقُوِدَ سے ہمزہ اور نون اور اُخْتُیِرَ سے ہمزہ اور خاء گرانے سے قُوِدَ، تُیِرَ بروزن فُعِلَ بن گئے۔

فائدہ:...... (۴) اگر اجوف یائی اسم مفعول کے متوسط حقیقی کے مقابلے میں یاء مضموم واقع ہو اور اس کی ماضی میں تعلیل ہوئی ہو تو یاء کے ضمہ کو قانون مذکورہ سے بوجہ ثقل کے ماقبل حرف کو نقل کرنے کے بعد یاء کی مناسبت کی وجہ سے یاء کا ماقبل ضمہ، کسرہ سے تبدیل کیا جائے گا جیسے مَبْیُوْعٌ سے مَبِیُوْعٌ. یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین آنے کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین بعض صرفی حضرات ساکن اول یاء کو حذف کرتے ہیں اس لئے کہ واؤ علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔ اس قول کے مطابق مَبِوْعٌ بن گیا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کیا تو مَبِیْعٌ بروزن مَفِیْلٌ بن گیا۔ بعض صرفی حضرات ساکن ثانی واؤ کو حذف کرتے ہیں اس لئے کہ واؤ زائد ہے اور زائد

حذف ہونے کا زیادہ حقدار ہے اس قول کے مطابق مَبِیْعٌ بروزن مَفِعْلٌ بن گیا۔ اجوف یائی میں تصحیح (ضمہ ماقبل کو نقل نہ کرنا) بہت آئی ہیں جیسے مَعْیُوْبٌ، مَدْیُوْنٌ وغیرہ لیکن مَعْیُدَۃٌ، مَشْوُرَۃٌ اور مَزْیُوْمٌ وغیرہ شاذ ہیں۔ اجوف واوی میں تصحیح بہت کم آئی ہے جیسے مَقْوُوْلٌ وغیرہ۔

قُلْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں قُوِلْنَ تھا۔ بقانون قیل، بیع واؤ کا کسرہ بوجہ ثقل کے واؤ کے ماقبل کو نقل کرنے سے قِوْلْنَ بن گیا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کیا تو قِیْلْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یا مدّہ کو حذف کیا تو قِلْنَ بن گیا۔ بقانون قلن، طلن فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی تاکہ دلالت کرے واؤ کی حذفیت پر تو قُلْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل قُلْنَا تک جاری رہتی ہے۔

يَقُوْلُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں يَقْوُلُ تھا۔ بقانون یقول، یبیع واؤ کی حرکت بوجہ ثقل کے ماقبل کو دینے سے يَقُوْلُ بن گیا۔ یہی تعلیل تَقُوْلُ، اَقُوْلُ اور نَقُوْلُ میں بھی جاری ہوتی ہے

فائدہ:......(۱) متوسط کی دو قسمیں ہیں (۱) متوسط حقیقی (۲) متوسط حکمی

(۱) متوسط حقیقی وہ ہے کہ واؤ اور یاء عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں جیسے يَقُوْلُ اور يَبِيْعُ.

(۲) متوسط حکمی وہ ہے کہ واؤ اور یاء لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں اور اس کے بعد ضمیر فاعل یا تثنیہ اور جمع کی علامت (فاعل کی علامت) لاحق ہو۔ ضمیر فاعل کی مثال جیسے يَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ. علامت، فاعل کی مثال جیسے دَاعِوَانِ، رَامِيَانِ اور دَاعِوُوْنَ، رَامِيُوْنَ.

فائدہ:......(۲) فعل متصرف کے متعلقات سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم مبالغہ، اور مصدر ہیں۔

فائدہ:......(۳) فِعلَ حقیقی اور حکمی کی تعریفیں صفحہ (۱۶۴) پر ملاحظہ فرمائیں

قانون: يَقُوْلُ، يَبِيْعُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور گیارہ شرائط ہیں۔

حکم:......واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دینا واجب ہے۔

شرط(۱) واؤاور یاء مضموم یا مکسور ہوں۔ مثال احترازی: یُقْوَلُ ،یُبْیَعُ.

شرط(۲) واؤاور یاء متوسط حقیقی یا حکمی میں آئے ہوں۔ مثال احترازی: یَدْعُوْ ،یَرْمِیْ. تَوَعَّدَ،تَیَسَّرَ (پہلے دو مثالوں میں واؤاور یاء لام کلمہ کے مقابلے میں اور آخری دو مثالوں فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہیں)۔

شرط(۳) واؤاور یاء جن صیغوں میں واقع ہوں ان کی اصل (ماضی) میں اعلال ہوا ہو۔

مثال احترازی: یَعْوِرُ ،یَصْیِدُ (دونوں کے ماضی میں اعلال نہیں ہوا ہے)۔

شرط(۴) واؤاور یاء فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: اَقْوِلْ بِهٖ ،اَبْیِعْ بِهٖ (دونوں فعل تعجب میں آئے ہیں)۔

شرط(۵) واؤاور یاء اجوف کے فُعِلَ حقیقی یا حکمی میں واقع نہ ہوں۔

مثال احترازی: فعل حقیقی کی قُوِلَ ،بُیِعَ. حکمی کی قُوِدَ،تُیِرَ (اصل میں اُنْقُوِدَ اور اُخْتُیِرَ تھے)۔

شرط(٦) واؤاور یاء ناقص کے تَفْعُلِیْنَ اور تَفْعِلِیْنَ کے وزن میں واقع نہ ہوں۔

مثال احترازی: تَدْعُوِیْنَ ،تَنْھُیِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ.

شرط(۷) واؤاور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں۔

مثال احترازی: یَجْرُوُوْنَ ،سُوِلَ اور یَسْتَھْزِیُوْنَ (اصل میں یَجْرُءُوْنَ،سُئِلَ اور یَسْتَھْزِءُوْنَ تھے)۔

شرط(۸) واؤاور یاء کی حرکت بھی ہمزہ سے منقول نہ ہوں۔ مثال احترازی: یَسُوُ ،یَجِیُ (اصل میں یَسُوْءُ اور یَجِیْءُ تھے۔ دونوں کی حرکت ہمزہ سے منقول ہے)۔

شرط(۹) واؤاور یاء کا ماقبل حرف مفتوح نہ ہو۔ مثال احترازی: قَوِوَ ،طَوِیْلٌ ،حَیِیَ ،غَیُوْرٌ.

شرط(۱۰) واؤاور یاء سے ماقبل الف واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: مَقَاوِلُ ،مَبَایِعُ.

شرط(۱۱) واؤاور یاء اجوف یائی کے اسم مفعول میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: مَبْیُوْعٌ.

مثال اتفاقی: (۱) واؤاور یاء عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں اور ان کی اصل میں اعلال ہوا ہو جیسے یَقُوْلُ ،یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھے۔

(۲) ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقاً (واؤ اور یاء سلامت ہوں یا نہ ہوں) قانون مذکورہ جاری ہوتا ہے جیسے دُعُوْ، رُخُوْا اور خُشُوْا اصل میں دُعِوُوْا (اس کے اصل دَعَا میں واؤ سالم نہیں ہے)، رُخِوُوْا (اس کے اصل رَخُوَ میں واؤ سالم ہے) اور خُشِیُوْا (اس کے اصل خُشِیَ میں یاء سالم ہے) تھے۔

(۳) واؤ اور یاء فعل متصرف میں واقع ہوں جیسے یَدْعُوْنَ، یَرْمُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور یَرْمِیُوْنَ تھے۔

(۴) واؤ اور یاء فعل متصرف کے متعلقات میں واقع ہوں جیسے دَاعُوْنَ، رَامُوْنَ، مُقِیْلٌ، مَبِیْعٌ اصل میں دَاعِوُوْنَ، رَامِیُوْنَ، مُقْوِلٌ اور مَبْیِعٌ تھے۔

(۵) واؤ اور یاء کسی وجوبی قانون کے تحت ہمزہ سے تبدیل ہو کر واقع ہوں جیسے جَآءُوْنَ اصل میں جَآءِءُوْنَ تھا۔ اس پر اوادم کا قانون جاری ہوا ہے۔

(٦) واؤ تَفْعُلِیْنَ از اجوف میں واقع ہو جیسے تَقُوْلِیْنَ اصل میں تَقْوُلِیْنَ تھا۔

(۷) واؤ اجوف واوی اسم مفعول میں واقع ہو جیسے مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔

فائدہ:...... (۱) اجوف یائی اسم مفعول کے وزن کو بقانون قِیْلَ، بِیْعَ نقل حرکت اور اثبات حرکت دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۲) چند مقامات قانون مذکورہ سے مستثنی ہیں: (۱) اجوف کے عین کلمہ سے ماقبل یا مابعد مدّہ زائدہ واقع ہو جیسے تَعَاوُنٌ، تَشَاوُرٌ، تَعْیِیْنٌ، تَغْیِیْرٌ اور ثُمَّ یُحْیِیْنِ.

(۲) اجوف کے عین کلمے کا مابعد مدغم ہو جیسے اُعْوُرَّ. (۳) اُفْعُلُ کا وزن ہو جیسے اُدْوُرُ. (۴) لام کلمہ میں پہلے سے تعلیل ہو چکی ہو جیسے یُحْیِیْنِ.

فائدہ:...... (۳) (۱) بین الساکنین مانع از تعلیل ہے اور اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ دونوں مصادر ہیں اور مصادر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہے یہاں اَقَامَ اور اِسْتَقَامَ میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا ان کے مصادر میں بھی تعلیل ہوتی ہے۔

(۲) یُقَلْنَ، تُقَلْنَ مصادر نہ ہونے کے باوجود ان میں قانون مذکورہ جاری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سکون لام کلمہ کی عارضی ہے تو گویا لام کلمہ حقیقت میں متحرک ہے۔

یَقُلْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَقْوُلْنَ تھا۔ بقانون یقول، بیع واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے سے یَقُوْلْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ کو حذف کیا تو یَقُلْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تَقُلْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تَقُوْلِیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معلوم) اصل میں تَقْوُلِیْنَ تھا۔ بقانون یقول، بیع واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے سے تَقُوْلِیْنَ بن گیا۔

یُقَالُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُقْوَلُ تھا۔ واؤ متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یباع واؤ کی حرکت ماقبل حرف کو دی اور واؤ (جو حقیقتاً متحرک تھا) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو یُقَالُ بن گیا۔ یہی تعلیل تُقَالُ، اُقَالُ اور نُقَالُ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: یُقَالُ، یُبَاعُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چودہ شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دینا جبکہ واؤ اور یاء کو بقانون قال، باع الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یاء حقیقتاً یا حکماً عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: اَلْوَعْدُ، اَلْیُسْرُ، دَعْوَۃٌ، رَمْیَۃٌ (پہلی دو مثالوں میں واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلے میں جبکہ آخری دو مثالوں میں دونوں لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہیں)۔

شرط (۲) واؤ اور یاء مفتوح واقع ہوں۔ مثال احترازی: یَقُوْلُ، یَبِیْعُ.

شرط (۳) واؤ اور یاء فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: مَا اَقْوَلَهٗ، مَا اَبْیَعَهٗ۔

شرط (۴) واؤ اور یاء سے ماقبل حرف ساکن ہو۔ مثال احترازی: قَوَلَ، بَیَعَ۔

شرط (۵) ساکن قابل حرکت ہو۔ مثال احترازی: قَاوَلَ، بَایَعَ.

شرط (۶) ساکن مظہر ہو۔ مثال احترازی: قَوَّلَ، بَیَّعَ.

شرط (۷) واؤاور یاء ایسے کلمے میں واقع ہوں جس کی اصل (ماضی) میں اعلال ہوا ہو۔

مثال احترازی: یَعْوَرُ، یَصْیَدُ (دونوں کی اصل میں اعلال نہیں ہوا ہے)۔

شرط (۸) واؤاور یاء ایسے کلمے میں واقع نہ ہوں جو اسم میں اَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: اَقْوَلُ، اَبْیَعُ۔

شرط (۹) واؤاور یاء ملحق کلمے میں واقع نہ ہوں۔ مثال احترازی: جَهْوَرَ، شَرْیَفَ، اِجْوَنْدَرَ (پہلے دو دَحْرَجَ اور آخری اِحْرَنْجَمَ کے ساتھ ملحق ہے)۔

شرط (۱۰) واؤاور یاء ایسے کلمے میں واقع نہ ہوں جس میں لون (رنگ) کا معنی پایا جاتا ہو۔

مثال احترازی: اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ (دونوں میں رنگ کا معنی پایا جاتا ہے)۔

شرط (۱۱) واؤاور یاء ایسے کلمے میں واقع نہ ہوں جس میں عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔

مثال احترازی: اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ۔

شرط (۱۲) واؤاور یاء اسم آلہ کے صیغوں میں واقع نہ ہوں۔ مثال احترازی: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ۔

شرط (۱۳) واؤاور یاء ایسے کلمے میں نہ ہوں جو تعلیل کے بعد فعل مشہور کے ساتھ ملتبس ہوتا ہو۔

مثال احترازی: تَقْوَالٌ، تَخْوَالٌ (دونوں تعلیل کے بعد حالت وقف میں فعل مشہور تَخَافُ کے ساتھ ملتبس ہوتے ہیں)۔

شرط (۱۴) واؤاور یاء کے بعد مدہ زائدہ واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: اَقْوَالٌ، اَبْیَاعٌ (دونوں کے بعد الف مدہ زائدہ واقع ہے)۔

مثال اتفاقی: یَخْوَفُ، یَهْیَبُ، اَغْوَثَ، اِسْتَغْوَثَ، یُقْوَلُ، یُبْیَعُ، مَقْوَلٌ اور مَرْوَحٌ سے یَخَافُ، یَهَابُ، اَغَاثَ، اِسْتَغَاثَ، یُقَالُ، یُبَاعُ، مَقَالٌ اور مَرَاحٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:...... اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَبَ، اِخْیَیَتْ اور اِغْیَیَتْ میں قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہیں لیکن خلاف قانون اور شاذ ہونے کی وجہ سے ان میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوتا۔ صرفی حضرات میں ابوزید کے نزد ایسے ابواب کی تصحیح جن کا فعل ثلاثی نہ ہو قیاسی ہیں جیسے اِسْتَنْوَقَ. امام سیبویہ کے نزد

اِسْتَنْوَقَ بھی شاذ ہےاور صحیح میں داخل ہے۔ان تمام ابواب کو اپنی اصل پر پڑھنا جائز ہے کیونکہ اِسْتَحْوَذَ اور اِسْتَصْوَبَ میں اہل عرب قیاسًا اِسْتَحَاذَ اور اِسْتَصَابَ بھی پڑھتے ہیں۔

یُقَلْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُقْوَلْنَ تھا۔ واؤ متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یاع واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ (جو حقیقتاً متحرک تھا) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو یُقَالْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو یُقَلْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تُقَلْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تُقَالِیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں تُقْوَلِیْنَ تھا۔ اس میں واؤ متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یاع واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ (جو حقیقتاً متحرک تھا) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو تُقَالِیْنَ بن گیا۔

لَمْ یَقُلْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں یَقُوْلُ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر کو جزم دیا تو لَمْ یَقُوْلْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ کو حذف کیا تو لَمْ یَقُلْ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَقُلْ لَمْ اَقُلْ اور لَمْ نَقُلْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ یُقَلْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں یُقَالُ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر کو جزم دیا تو لَمْ یُقَالْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو لَمْ یُقَلْ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُقَلْ، لَمْ اُقَلْ اور لَمْ نُقَلْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قَائِلٌ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں قَاوِلٌ تھا۔ حرف علت واؤ کو الف فاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے بقانون قائل، بائع ہمزہ سے تبدیل کیا تو قَائِلٌ بن گیا۔

قانون: قَائِلٌ، بَائِعٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ اور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤاور یاء الف فاعل یایائے تصغیر فاعل کے بعد واقع ہوں۔ مثال احترازی: مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ، مُقَیوِلٌ، مُبَیِّعٌ.

شرط (۲) واؤاور یاء ایسے کلمے میں واقع ہوں جس کی اصل (ماضی) میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کی اصل ہی نہ ہو۔ مثال احترازی: عَاوِرٌ، صَایِدٌ.

مثال اتفاقی: (۱) واؤاور یاء دونوں الف فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس کی اصل سلامت نہ ہو جیسے قَائِلٌ، بَائِعٌ اصل میں قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھے۔

(۱) واؤاور یاء دونوں الف فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس کی اصل ہی نہ ہو جیسے غَائِطٌ، سَائِفٌ دونوں غَاوِطٌ، سَایِفٌ سے بنائے گئے ہیں اور یہ اصل میں غَوْطٌ اور سَیْفٌ تھے۔

(۱) واؤاور یاء دونوں یاء تصغیر فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس کی اصل سلامت نہ ہو جیسے قُوَیْئِلٌ، بُوَیْئِعٌ اصل میں قُوَیْوِلٌ اور بُوَیْیِعٌ تھے۔

(۱) واؤاور یاء دونوں یائے تصغیر فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس کی اصل ہی نہ ہو جیسے غُوَیْئِطٌ، سُوَیْئِفٌ اصل میں غُوَیْیِطٌ، سُوَیْیِفٌ تھے جو کہ غَائِطٌ اور سَائِفٌ سے بنائے گئے ہیں۔

فائدہ:...... (۱) صَاوِنٌ میں قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہیں لیکن خلاف قانون اور شاذ ہونے کی وجہ سے اس میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوا ہے۔

فائدہ:...... (۲) شَاکٍ اصل میں شَاوِکٌ ہے اس میں قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہیں لیکن اس میں خلاف قانون اور شاذ ہونے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) شَاوِکٌ میں واؤ جوازاً ہمزہ سے تبدیل کرنے سے شَاءِکٌ بن گیا۔

(۲) شَاوِکٌ میں قلب مکانی کرنے کی وجہ سے شَاکِوٌ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی واؤ کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے شَاکِوْنٌ بن گیا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے کی وجہ سے شَاکِیْنٌ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یائے مدہ حذف کرنے سے شَاکٍ بن گیا

(۳) شَاوِکٌ میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال، باع الف سے تبدیل کرنے کی وجہ سے شَاۤاکٌ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کرنے سے شَاکٌ بن گیا۔

فائدہ:......(۳) بعض صرفی حضرات کے نزد غَائِطٌ کی ماضی غَاطَ مستعمل ہے لیکن قلیل۔

قَــالَةٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں قَـوَلَةٌ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے قَالَةٌ بن گیا۔

قُيَّـلٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں قُـوَّلٌ تھا۔ واؤ اجوف کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون قیل یاء سے تبدیل کیا تو قُيَّلٌ بن گیا۔

قانون: قُيَّلٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:......واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: وَعَدَ.

شرط (۲) واؤ جمع میں واقع ہو۔ مثال احترازی: قَاوِلٌ.

شرط (۳) جمع فُعَّلٌ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: قُوَلَاءُ.

مثال اتفاقی: قُوَّلٌ سے قُيَّلٌ پڑھنا واجب ہے۔

قُوَّالٌ، قُـوُلٌ، قُـوَلَاءُ، قُوْلَانٌ، قُوُوْلٌ، اَقْوَالٌ: (صیغ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) مذکورہ تمام صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

قِيَــالٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں قِـوَالٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور جمع میں عین کلمہ کے مقابلے میں واقع تھا اور مفرد میں واؤ مذکورہ سلامت نہیں تھا لہٰذا اس کو بقانون قیام، قیال، حیاض، ریاض یاء سے تبدیل کیا تو قِيَالٌ بن گیا۔

قانون: قِیَامٌ، قِیَالٌ، حِیَاضٌ، رِیَاضٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور شرائط کے لئے تین گروپ ہیں گروپ اول اور گروپ ثانی کے لئے چار، چار شرائط جبکہ گروپ ثالث کے لئے چھ شرائط ہیں۔

حکم:......واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

گروپ اول:......شرط (۱) واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: اِوْتِعَادٌ.

شرط (۲) واؤ مصدر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: قِــوَالٌ. (یہاں واؤ جمع مکسر کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہے)۔

شرط (۳) مصدر کی اصل (ماضی) میں تعلیل ہوئی ہو۔ مثال احترازی: جِــوَازٌ، قِــوَامٌ (دونوں باب مفاعلہ سے ہیں اور دونوں کے ماضی جَاوَزَ، قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

شرط (۴) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی: قَــوْلٌ. مثال اتفاقی: قِــیَامٌ، قِیَمٌ اصل میں قِــوَامٌ اور قِوَمٌ تھے۔ دونوں باب نصر سے ہیں اور دونوں کے ماضی میں تعلیل ہوئی ہے۔

گروپ ثانی:......شرط (۱) واؤ عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: اَرْخِوَةٌ.

شرط (۲) واؤ جمع میں واقع ہو۔ مثال احترازی: قِوَامٌ، عِوَضٌ، حِوَضٌ.

شرط (۳) جمع کے مفرد میں تعلیل ہوئی ہو۔ مثال احترازی: عِــوَارٌ (جمع ہے عَــاوِرٌ کی اور اس میں تعلیل نہیں ہوئی ہے)۔

شرط (۴) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی: جَــوَاھِرُ (جمع ہے جَــوْھَرَۃٌ کی اس میں واؤ کا ماقبل مفتوح ہے)۔ مثال اتفاقی: قِیَالٌ اصل میں قِوَالٌ تھا اور یہ جمع ہے قَــائِلٌ کی جو کہ اصل میں قَــاوِلٌ تھا اور دِیَمٌ اصل میں دِوَمٌ تھا اور یہ جمع ہے دِیْمَۃٌ کی جو کہ اصل میں دِوْمَۃٌ تھا۔

گروپ ثالث:......شرط (۱) واؤ عین کلمے کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: اَرْخِوَۃٌ.

شرط (۲) واؤ جمع میں واقع ہو۔ مثال احترازی: عِوَضٌ، حِوَنٌ.

شرط (۳) جمع کے مفرد میں یہ واؤ ساکن ہو۔ مثال احترازی: طِوَالٌ (اس کا مفرد طَوِیْلٌ ہے جس میں واؤ متحرک ہے)۔

شرط (۴) واؤ جمع میں الف سے پہلے واقع ہو۔ مثال احترازی: عِوَدَةٌ، کِوَزَةٌ (دونوں جمع ہیں عُوْدٌ اور کُوْزٌ کی)۔

شرط (۵) اس واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی: قُوُوْلٌ، جَوَاهِرُ (دونوں جمع ہیں قَائِلٌ اور جَوْهَرَةٌ کی)۔

شرط (٦) جس کلمے میں واؤ واقع ہو اس کا لام کلمہ تعلیل شدہ نہ ہو۔ مثال احترازی: رِوَاءٌ اصل میں رِوَایٌ تھا اور یہ جمع ہے رَیَّانٌ کی جو کہ اصل میں رَوْیَانٌ تھا۔ اس کا لام کلمہ تعلیل شدہ ہے)۔

مثال اتفاقی: حِیَاضٌ، رِیَاضٌ دونوں اصل میں حِوَاضٌ اور رِوَاضٌ تھے اور دونوں کے مفرد حَوْضٌ اور رَوْضَةٌ آتے ہیں۔

فائدہ:...... حِوَلٌ مصدر ہے حَوْلٌ کی اور اس میں قانون مذکورہ کے گروپ اول کی تمام شرائط موجود ہیں لیکن پھر بھی اس میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوا ہے۔ اس طرح ثِیَرَۃٌ اصل میں ثِوَرَۃٌ ہے اور یہ جمع ہے ثَوْرٌ کی اور اس میں گروپ ثالث کی ایک شرط موجود نہیں ہے یعنی جمع میں واؤ الف سے پہلے واقع نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان میں قانون مذکورہ جاری ہوا ہے لہٰذا یہ دونوں خلاف قانون اور شاذ ہیں۔

قَوَائِلُ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں قَوَاوِلُ تھا۔ واؤ کو الف مفاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے بقانون شرائف ہمزہ سے تبدیل کیا تو قَوَائِلُ بن گیا۔

قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَةٌ: (صیغہ واحد مذکر و مؤنث مصغر اسم فاعل) اصل میں قُوَیْوِلٌ اور قُوَیْوِلَةٌ تھے۔ واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں واؤ ساکن و لازم اور کسی چیز سے بدل واقع نہیں تھا لہٰذا واؤ کو بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو قُوَیِّلٌ اور قُوَیِّلَةٌ بن گئے۔

قانون: سَیِّدٌ یا قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَةٌ

اس قانون کے لئے دو حکم اور حکم اول کے لئے آٹھ شرائط اور حکم ثانی کے لئے تین شرائط ہیں۔

حکم:...... (۱) واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب جبکہ یاء کو یاء میں مدغم کرنا بھی واجب ہے۔

شرط(۱) واؤاور یاء دونوں ایک جگہ پر واقع ہوں۔ مثال احترازی: وَشْيٌ، وُوْرِيَ .

شرط(۲) واؤاور یاء حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: اَبُوْيُوْسُفَ، يَدُيُوْ .

شرط(۳) واؤاور یاء میں پہلا حرف ساکن ہو۔ مثال احترازی: طَوِيْلٌ.

شرط(۴) واؤاور یاء ملحق کلمے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: ضَيْوَنٌ (یہ ملحق ہے جَعْفَرٌ کے ساتھ اس کا معنی ہے بِلّا یعنی بلّی کا مذکر)۔

شرط(۵) واؤاور یاء کا سکون لازمی ہو۔ مثال احترازی: قَوْيَ (اصل میں قَوِيَ تھا۔ بقانون حلقی العین واؤ جوازاً ساکن ہوا ہے لہٰذا اس کا سکون عارضی ہے)۔

شرط(۶) واؤاور یاء جس اسم میں واقع ہوں وہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ مثال احترازی: اَيْوَمُ.

شرط(۷) واؤاور یاء کسی حرف سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ مثال احترازی: بُوْيِعَ، دِيْوَانٌ دونوں اصل میں بَايَعَ اور دِوْوَانٌ تھے۔ بَايَعَ بقانون ضورب، مضاریب بُوْيِعَ اور دِوْوَانٌ بقانون میعاد دِيْوَانٌ بن گئے۔

شرط(۸) واؤ عین کلمے کے مقابلے میں یاء تصغیر کے بعد ایسے اسم تصغیر میں واقع نہ ہو جس کے مکبّر میں یہ واؤ متحرک اور سالم ہو۔ مثال احترازی: مُقَيْوِلٌ، مُقَيْوِلَةٌ (دونوں کے مکبّر مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ میں واؤ متحرک اور سالم ہے)۔

مثال اتفاقی: (۱) حقیقتاً ایک کلمہ کی جیسے سَيِّدٌ، قُوَيْوِلٌ، قُوَيْوِلَةٌ سے سَيِّدٌ، قُوَيِّلٌ، قُوَيِّلَةٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۲) ایک کلمہ کی جس میں حرف اول کسی حرف سے بدل واقع نہ ہو اور حرف ثانی لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جیسے مَرْمِيٌّ اصل میں مَرْمُوْيٌ تھا۔ تعلیل کے بعد مَرْمُيٌّ اور پھر مَرْمِيٌّ بن گیا۔

(۳) ایک کلمہ کی جس میں حرف اول کسی حرف سے بدل واقع ہو اور حرف ثانی لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جیسے مَدَاعِيُّ، مَرَاضِيُّ اصل میں مَدَاعِوُوْ، مَرَاضِوُوْ تھے۔ تعلیل کے بعد مَدَاعِيُوْ،

مَرَاضِیُوْ اور پھر مَدَاعِیُّ، مَرَاضِیُّ بن گئے۔

(۴) حکمًا ایک کلمہ کی جیسے ضَارِبِیَّ، مُسْلِمِیَّ اصل میں ضَارِبُوْنَ، مُسْلِمُوْنَ تھے۔ دونوں کی اضافت یاءِ ضمیر متکلم کی طرف ہونے کی وجہ سے دونوں سے نون جمع حذف کئے تو ضَارِبُوْیَ، مُسْلِمُوْیَ بن گئے۔ دونوں میں واؤ اور یاء ایک جگہ پر جمع ہوئے ان میں پہلا حرف واؤ ساکن اور کسی حرف سے بدل واقع نہیں تھا لہٰذا بقانون مذکورہ واؤ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو ضَارِبُیَّ، مُسْلِمُیَّ بن گئے۔ دونوں میں یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو ضَارِبِیَّ، مُسْلِمِیَّ بن گئے۔

حکم:......(۲) واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز جبکہ یاء کو یاء میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ عین کلمے کے مقابلے میں حقیقتًا یا حکمًا واقع ہو۔ مثال احترازی: لَنْ تُوْقِیَ

شرط (۲) واؤ یائے تصغیر کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: سَوِدٌ۔

شرط (۳) واؤ یائے تصغیر کے بعد ایسے اسم مصغّر میں واقع ہو جس کے مکبّر میں یہ واؤ متحرک اور سالم ہو

مثال احترازی: قُوَیْلٌ، قُوَیْلَۃٌ (دونوں کا مکبّر قَوْلٌ، قَوْلَۃٌ آتا ہے اور ان میں واؤ ساکن اور سالم ہے)۔

مثال اتفاقی: (۱) واؤ حقیقتًا ایک کلمہ میں واقع ہو اور مکبّر میں متحرک اور سالم ہو جیسے مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ (دونوں کا مکبّر مِقْوَلٌ، مِقْوَلَۃٌ آتا ہے) دونوں سے مُقَیْیِلٌ، مُقَیْیِلَۃٌ پڑھنا جائز اور مُقَیِّلٌ، مُقَیِّلَۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۲) واؤ حکمًا ایک کلمہ میں واقع ہو اور مکبّر میں متحرک اور سالم ہو جیسے دُلَیْوٌ اس کا مکبّر دَلْوٌ آتا ہے ان سے دُلَیْیٌ پڑھنا جائز اور دُلَیٌّ پڑھنا واجب ہے۔

(۳) واؤ جب زائد آیا ہو اور مکبّر میں ساکن اور سالم ہو جیسے عُجَیْوِزٌ اس کا مکبّر عَجُوْزٌ آتا ہے اور اس میں واؤ زائد ہے لہٰذا اس سے عُجَیْیِزٌ پڑھنا جائز اور عُجَیِّزٌ پڑھنا واجب ہے۔

مَقُوْلٌ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ بقانون یقول، بیع واؤ کی حرکت ماقبل

حرف کو دینے سے مَقُوْوْلٌ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤمدّہ کو حذف کیا تو مَقُوْلٌ بن گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے بعض صرفی حضرات پہلے واؤ کو حذف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ثانی علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔ بعض صرفی حضرات دوسرے واؤ کو حذف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ حقدار ہے۔ قول اول کے مطابق اجوف کا صیغہ اسم مفعول مَقُوْلٌ بروزن مَفُوْلٌ اور قول ثانی کے مطابق اجوف کے مطابق مَقُوْلٌ بروزن مَفُعْلٌ آئے گا یہی تعلیل مَقُوْلَاتٌ تک جاری رہتی ہے۔

مَقَاوِيْلُ: (صیغہ جمع مشترک اسم مفعول) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مُقَيِّلٌ، مُقَيِّلَةٌ: (صیغہ واحد مذکر ومؤنث مصغّر اسم مفعول) اصل میں مُقَيْوِيْلٌ اور مُقَيْوِيْلَةٌ تھے۔ واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں واؤ ساکن ولازم اور کسی حرف سے بدل واقع نہیں تھا اور مکبّر میں یہ واؤ متحرک اور سالم تھا لہٰذا بقانون قويل، قويلة واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مُقَيِّلٌ اور مُقَيِّلَةٌ بن گئے۔

قُلْ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں اُقْوُلْ تھا۔ بقانون يقول، يبيع واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرنے سے قُوْلْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤمدّہ کو حذف کیا تو قُلْ بن گیا۔

یا:...... قُلْ کو تَقُوْلُ سے بنایا، علامت مضارعت حذف کرنے کے بعد بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤمدّہ کو حذف کیا تو قُلْ بن گیا۔

قُلْنَ: (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں اُقْوُلْنَ تھا۔ اس میں مثل قُلْ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

قُوْلَنَّ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں قُلْ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے علت حذفیت واؤ زائل ہوگئی لہٰذا بقانون قولن واؤ محذوف واپس لانے سے قُوْلَنَّ بن گیا۔

قانون: قُوْلَنَّ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... حذف شدہ حرف کو واپس لانا واجب ہے۔

شرط (۱) حذف کسی سبب کی وجہ سے ہو۔ مثال احترازی: قَالَ (یہاں حذف نہیں ہوا ہے بلکہ واؤ بقانون قال، باع الف سے تبدیل ہوا ہے)۔

شرط (۲) سبب حذف ختم ہو جائے۔ مثال احترازی: قُلْنَ (یہاں پر سبب حذف التقائے ساکنین موجود ہے)۔ مثال اتفاقی: قُوْلَنَّ اور قُوْلَا دونوں میں لام کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے التقائے ساکنین کا سبب ختم ہوا لہٰذا واؤ محذوف کو واپس لایا گیا۔

فائدہ:...... جو حرف علت کسی سبب کی وجہ سے تبدیل ہو جائے اور وہ سبب ختم ہو جائے تو اس تبدیل شدہ حرف علت کو بھی قانون مذکورہ کی وجہ سے واپس لایا جائے گا جیسے اِحْدِوْدَابًا میں واؤ ساکن ماقبل مکسور کو بقانون میعاد یاء سے تبدیل کرنے سے اِحْدِیْدَابًا بن گیا۔ اِحْدِیْدَابًا سے جب صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم بنانا چاہا تو کلمہ دال کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کیا لہٰذا سبب کے ختم ہونے کی وجہ سے محذوف حرف علت واپس لاکر الف اور تنوین تمکن (علامت اسمیت) حذف کئے اور آخر کو مبنی برفتحہ چھوڑا تو اِحْدَوْدَبَ بن گیا۔

قُلْنَانِّ: (صیغہ جمع مؤنث امر حاضر معلوم) اصل میں قُلْنَ تھا۔ نون تاکید ثقیلہ اور نون جمع مؤنث کے جمع ہونے کی وجہ سے بقانون الف فاصل ان کے درمیان الف فاصل لانے سے قُلْنَانِّ بن گیا۔

فائدہ:...... امر غائب معلوم اور نہی غائب معلوم میں مثل فعل جحد بلم معلوم کے اور امر حاضر مجہول، امر غائب مجہول، نہی مجہول میں مثل فعل جحد بلم مجہول کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مَقَالٌ: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَقْوَلٌ تھا۔ بقانون یقول، یبیع واؤ کی حرکت ماقبل کو دینے سے مَقُوْلٌ بن گیا۔ مَقُوْلٌ میں واؤ (جو حقیقتاً متحرک تھا) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے

بقانون قال، باءِ الف سے تبدیل کیا تو مَقَالٌ بن گیا۔

مَقَاوِلُ: (صیغہ جمع اسم ظرف) اس میں حرف علت اصلی الف مفاعل سے پہلے واقع نہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی ہے لہٰذا یہ اپنی اصل پر ہے۔

مُقَيِّلٌ: (صیغہ واحد مصغّر اسم ظرف) اصل میں مُقَيْوِلٌ تھا۔ اس میں واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع تھے اور ان میں واؤ ساکن ولازم اور کسی حرف سے بدل واقع نہیں تھا اور مکبّر میں یہ واؤ متحرک اور سالم تھا لہٰذا بقانون قویل، قویلۃ واؤ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مُقَيِّلٌ بن گیا۔ مُقَيِّلٌ کی یہی تعلیل اسم آلہ واسم تفضیل کے مصغّر کے صیغوں مُقَيِّلٌ، مُقَيِّلَةٌ، مُقَيِّيْلٌ اور اُقَيِّلُ میں بھی جاری ہوتی ہے لیکن تصغیر کے صیغوں میں قویل، قویلۃ کا قانون جوازاً جاری ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مکبّر میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

مِقْوَلٌ، مِقْوَلَةٌ: (صیغہ واحد صغریٰ ووسطیٰ اسم آلہ) دونوں صیغے اپنے کُبریٰ مِقْوَالٌ کے تابع ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صیغے بعض اوقات معنی میں کُبریٰ کے موافق ہوتے ہیں۔ بعض صرفیوں کے نزدیک مذکورہ صیغے مِقْوَالٌ سے مشتق ہیں اور اس میں واؤ کا الف مدّہ زائدہ سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے یقول، یبیع کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

اَقْوَلُ: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اپنی اصل پر ہے اس میں یقول، یبیع کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

قُوْلٰی: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

قُوَيْلٰی: (صیغہ واحد مؤنث مصغّر اسم تفضیل) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مَا اَقْوَلَهُ وَاَقْوِلْ بِهٖ وقَوُلَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل التعجب) مذکورہ تمام صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلطَّوْحُ (ہلاک ہونا)۔

مصادر: اَلتَّوْغُ (روٹی کے ٹکڑے سے گھی اٹھانا) اَلثَّوْخُ (دھنسنا) اَلرُّوَاغُ (لوٹنا) اَلصَّيْبُ (نشانے پر لگنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْخَوْفُ وَالْمَخَافُ وَالْمَخَافَةُ (ڈرنا)۔

خَافَ يَخَافُ خَوْفًا فهو خَائِفٌ وَخِيفَ يُخَافُ خَوْفًا فذاك مَخُوْفٌ مَا خَافَ مَا خِيفَ لَا يَخَافُ لَايُخَافُ لَنْ يَّخَافَ لَنْ يُّخَافَ لَيَخَافَنَّ لَيُخَافَنَّ الامر منه خَفْ لِتَخَفْ لِيَخَفْ لِيُخَفْ والنهي عنه لَاتَخَفْ لَا تُخَفْ لَايَخَفْ لَا يُخَفْ الظرف منه مَخَافٌ وا لآلة الصغرىٰ منه مِخْوَفٌ والوسطى منه مِخْوَفَةٌ والكبرىٰ منه مِخْوَافٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَخْوَفُ والمؤنث منه خُوْفٰى وفعل التعجب منه مَا اَخْوَفَهٗ وَاَخْوِفْ بِهٖ وَخَوُفَ.

مصادر: اَللَّوْثُ (تاخیر کرنا) اَللَّوْدُ (سرکش ہونا) اَلْخَوْقُ (کشادہ ہونا) اَلْعَوْزُ (دشوار ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ چوں اَلشَّاكَةُ (کانٹوں میں پڑنا)۔

مصادر: اَلْكَوْدُ (کام کے قریب ہونا اور نہ کرنا) اَلْخَوْلُ (تنہائی کے بعد غلاموں والا ہونا) اَلطَّوْعُ (فرمانبردار ہونا) اَلسَّوْسُ (گھن لگنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب كَرُمَ يَكْرُمُ چوں اَلطُّوْلُ وَالطِّوَالَةُ (لمبا ہونا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب اِفْعَال چوں اَلْاِقَامَةُ (قائم کرنا، مقیم ہونا)

اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً فهو مُقِيْمٌ وَاُقِيْمَ يُقَامُ اِقَامَةً فذاك مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ لِتُقِمْ لِيُقِمْ لِيُقَمْ والنهي عنه لَا تُقِمْ لَاتُقَمْ لَايُقِمْ لَايُقَمْ والظرف منه مُقَامٌ.

مصادر: اَلْاِدَامَةُ (ہمیشگی کرنا) اَلْاِخَافَةُ (ڈرانا) اَلْاِعَادَةُ (لوٹانا) اَلْاِعَاذَةُ (دعا کرنا)۔

اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ: (مصادر باب افعال واستفعال) اصل میں اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تھے۔ واؤ ساکن اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یاع واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ (جو حقیقتاً متحرک تھا) ماقبل مفتوح کو بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو اِقَاامٌ اور اِسْتِقَاامٌ بن گئے۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ حذف کر کے بقانون اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ حذف شدہ

حرف کے عوض آخر میں تاء متحرکہ لانے سے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ بن گئے۔ دونوں میں التقائے ساکنین کی وجہ سے بعض صرفی حضرات (امام اخفشؒ) ساکن اول کو حذف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ثانی علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔ بعض صرفی حضرات (امام سیبویہؒ) دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ مستحق ہے۔ قول اول کے مطابق اجوف کے باب افعال کا مصدر اِقَامَةٌ بروزن اِفَالَةٌ اور باب استفعال کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ بروزن اِسْتِفَالَةٌ اور قول ثانی کے مطابق اجوف کے باب افعال کا مصدر اِقَامَةٌ بروزن اِفْعَلَةٌ اور باب استفعال کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ بروزن اِسْتَفْعَلَةٌ آئے گا۔

فائدہ:...... اِقَامَةٌ کی تاء کو اضافت کے وقت حذف کرنا جائز ہے جیسے اِقَامِ الصَّلٰوۃِ.

قانون: اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تاء متحرکہ لانا واجب ہے۔

شرط (۱) حذف شدہ حرف مصدر میں ہو۔ مثال احترازی: یَدٌ، دَمٌ اور قُلْ (پہلے دو اسم جامد اور تیسرا فعل امر ہے)۔

شرط (۲) حذف التقائے تنوینی کی وجہ سے نہ ہو۔ مثال احترازی هُدًى، مَعْنًى.

مثال اتفاقی: اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ.

فائدہ:...... (۱) التقائے ساکنین دو قسم کے ہیں: (۱) التقائے تنوینی (۲) التقائے غیر تنوینی

(۱) التقائے تنوینی:...... وہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے ایک ساکن نون تنوین ہو جیسے هُدًى اور مَعْنًى اصل میں هُدَيٌ اور مَعْنَيٌ تھے۔ دونوں میں یاء بقانون قال، باع الف سے تبدیل کر کے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو هُدًى اور مَعْنًى بن گئے۔

(۲) التقائے غیر تنوینی:...... وہ ہے کہ دونوں ساکنوں میں سے کوئی ساکن بھی نون تنوین نہ ہو جیسے قُلِ الْحَقُّ.

فائدہ:...... (۲) لُغَةٌ اور مِئَةٌ میں خلاف القیاس قانون مذکورہ جاری ہوتا ہے۔ دونوں اصل میں لُغَوٌ

اور مِنَیٌ تھے۔ بقانون قال، باع لُغَانٌ اور مِنَانٌ ہوئے۔ التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ حذف کرنے سے قانون مذکورہ کے مطابق حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں تا متحرکہ لائے تو لُغَةٌ اور مِنَةٌ بن گئے۔ انہیں شاذ احسن (موافق استعمال مخالف قانون) کہا جاتا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّنْوِیْرُ (روشن کرنا)۔

مصادر: اَلتَّطْوِیْلُ (دراز کرنا) اَلتَّلْوِیْثُ (آلودہ کرنا) اَلتَّحْوِیْلُ (پھرانا) اَلتَّلْوِیْمُ (ملامت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُقَاوَمَةُ (آپس میں مقابلہ کرنا)۔

مصادر: اَلْمُلَاوَمَةُ (آپس میں ملامت کرنا) اَلْمُحَاوَلَةُ (حیلہ سے طلب کرنا) اَلْمُدَاوَرَةُ (کسی کے ساتھ پھرنا) اَلْمُشَاوَرَةُ (مشورہ طلب کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّحَوُّلُ (پھرنا)۔

مصادر: اَلتَّلَوُّمُ (انتظار کرنا) اَلتَّلَوُّحُ (ظاہر ہونا) اَلتَّخَوُّقُ (دور ہونا) اَلتَّحَوُّطُ (حفاظت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّنَاوُلُ (لینا)۔

مصادر: اَلتَّلَاوُمُ (آپس میں ملامت کرنا) اَلتَّسَاوُمُ (بھاؤ تاؤ کرنا) اَلتَّعَاوُدُ (واپس لوٹنا) اَلتَّجَاوُزُ (چشم پوشی کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب اِفْتِعَال چوں اَلْاِغْتِیَارُ (نفع اندوز ہونا)۔

مصادر: اَلْاِجْتِیَازُ (چلنا) اَلْاِخْتِیَانُ (خیانت کرنا) اَلْاِخْتِیَاضُ (داخل ہونا) اَلْاِعْتِیَاضُ (عوض لینا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب اِنْفِعَال چوں اَلْاِنْقِیَادُ (تابعدار ہونا)۔

مصادر: اَلْاِنْضِیَاحُ (روشن ہونا) اَلْاِنْصِیَاتُ (چپکے سے جانا) اَلْاِنْصِیَارُ (جھکنا) اَلْاِنْصِیَاغُ (پگھلنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب اِسْتِفْعَال چوں اَلْاِسْتِجَابَةُ (قبول کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِعَاذَةُ (پناہ چاہنا) اَلْاِسْتِطَاعَةُ (طاقت رکھنا) اَلْاِسْتِقَامَةُ (سیدھا ہونا) اَلْاِسْتِحْوَاذُ (غالب ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب اِفْعِلَال چوں اَلْاِسْوِدَادُ (سیاہ ہونا)۔

مصادر: اَلْاِقْوِرَارُ (دبلا ہونا) اَلْاِعْوِرَارُ (کانا ہونا) اَلْاِحْوِرَارُ (سفید ہونا) اَلْاِحْوِلَالُ (بھینگا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی از باب افعیلال چوں الإسویداد (بہت سیاہ ہونا)۔
مصادر: الإحویلال (سرسبز ہونا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مجرد اجوف یائی ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب نصر ینصر چوں الغیط (غائب ہونا) الصَّیرُ (کاٹنا)۔
صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب ضرب یضرب چوں البیع (بیچنا)۔

بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فَھُو بَائِعٌ وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فذاک مَبِیْعٌ مَابَاعَ مَابِیْعَ لَمْ یَبِعْ لَمْ یُبَعْ لَا یَبِیْعُ لَایُبَاعُ لَنْ یَبِیْعَ لَنْ یُّبَاعَ لَیَبِیْعَنَّ لَیُبَاعَنَّ لَیَبِیْعَنْ لَیُبَاعَنْ الامر منه بِعْ لِتُبَعْ لِیَبِعْ لِیُبَعْ بِیْعَنَّ لِتُبَاعَنَّ لَیَبِیْعَنَّ لِیُبَاعَنَّ بِیْعَنْ لِتُبَاعَنْ لِیَبِیْعَنْ لِیُبَاعَنْ والنهی عنه لَاتَبِعْ لَاتُبَعْ لَایَبِعْ لَایُبَعْ لَاتَبِیْعَنَّ لَاتُبَاعَنَّ لَایَبِیْعَنَّ لَایُبَاعَنَّ لَاتَبِیْعَنْ لَاتُبَاعَنْ لَایَبِیْعَنْ لَایُبَاعَنْ والظرف منه مَبِیْعٌ مَبِیْعَان مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ والآلة الصغرٰی منه مِبْیَعٌ مِبْیَعَان مَبَایِعُ وَمُبَیِّعٌ والوسطٰی منه مِبْیَعَةٌ مِبْیَعَتَان مَبَایِعُ وَمُبَیِّعَةٌ والكبرٰی منه مِبْیَاعٌ مِبْیَاعَان مَبَایِیْعُ وَمُبَیِّیْعٌ وافعل التفضیل المذكر منه اَبْیَعُ اَبْیَعَان اَبْیَعُوْن اَبَایِعُ وَاُبَیِّعٌ والمؤنث منه بُوْعٰی بُوْعَیَان بُوْعَیَاتٌ بُیَعٌ وبُیَیْعٰی وفعل التعجب منه مَااَبْیَعَهٗ وَاَبْیِعْ بِهٖ وَبُیْعَ

مصادر: الغیبُ (غائب ہونا) الطَّیَرانُ (اڑنا) العَیْشُ (جینا) الخیاطة (سینا)۔

...... تعلیلات اجوف یائی ......

بَاعَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں بَیَعَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے باعَ بن گیا۔ یہی تعلیل باعَتَا تک جاری رہتی ہے۔

بِعْنَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں بَیَعْنَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے بَاعْنَ بن گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یعنی الف مدہ کو حذف کر کے بقانون خفن، بعن فاء کلمے کو کسرہ کی حرکت دی تو بِعْنَ بن گیا۔

قانون: خِفْنَ، بِعْنَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم: ......(۱) اجوف واوی ویائی میں فاء کلمے کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ مکسور اور یاء مطلقاً (مضموم یا مفتوح یا مکسور) ہو۔ مثال احترازی: قُلْنَ (اصل میں قَوُلْنَ تھا)۔

شرط (۲) واؤ یا یاء ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: یَخَفْنَ، یَبِعْنَ اور اَخَفْنَ، اَبِعْنَ اصل میں یَخْوَفْنَ، یَبْیِعْنَ اور اَخْوَفْنَ، اَبْیِعْنَ تھے۔

شرط (۳) یہ واؤ اور یاء الف سے تبدیل ہو کر حذف ہوئے ہوں۔ مثال احترازی: قَالَ، بَاعَ (یہاں واؤ یا یاء الف سے تبدیل ہو کر حذف نہیں ہوئے ہیں)۔

مثال اتفاقی: واؤ کی جیسے خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔ یاء مضموم کی جیسے هِئْنَ اصل میں هَیُئْنَ تھا۔ یاء مفتوح کی جیسے بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا۔ یاء مکسور کی جیسے طِبْنَ اصل میں طَیِبْنَ تھا۔ ان تمام مثالوں میں واؤ اور یاء بقانون قال، باع الف سے تبدیل ہو کر بقانون التقائے ساکنین حذف ہوئے ہیں۔

بِعْتَ سے لیکر بِعْنَا تک قال، باع اور التقائے ساکنین کے قوانین جاری ہوتے ہیں۔

بِیْعَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں بُیِعَ تھا۔ بقانون قِیل، بیع یاء کا کسرہ بوجہ ثقل کے یاء کے ماقبل حرف کو نقل کیا تو بِیْعَ بن گیا۔ یہی تعلیل بِیْعَتَا تک جاری رہتی ہے۔

بِعْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں بُیِعْنَ تھا۔ بقانون قِیل، بیع یاء کا کسرہ بوجہ ثقل کے یاء کے ماقبل حرف کو نقل کیا تو بِیْعْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدہ حذف کرنے سے بِعْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل بِعْنَا تک جاری رہتی ہے۔

یَبِیْعُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَبْیِعُ تھا۔ بقانون یقول، یبیع یاء کی حرکت ماقبل کو دینے سے یَبِیْعُ بن گیا۔ یہی تعلیل تَبِیْعُ، اَبِیْعُ اور نَبِیْعُ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

یَبِعْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَبْیِعْنَ تھا۔ بقانون یقول، یبیع یاء کی

حرکت ماقبل کو دینے سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو یَبِعْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تَبِعْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تَبِیْعِیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معلوم) اصل میں تَبْیِعِیْنَ تھا۔ بقانون یقول، بیع یاء کی حرکت ماقبل کو دینے سے تَبِیْعِیْنَ بن گیا۔

یُبَاعُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُبْیَعُ تھا۔ یاء متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یباع یاء کی حرکت ماقبل کو دی اور یاء (جو حقیقتاً متحرک تھی) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو یُبَاعُ بن گیا۔ یہی تعلیل تُبَاعُ، اُبَاعُ اور نُبَاعُ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

یُبَعْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُبْیَعْنَ تھا۔ اس میں یاء متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یباع یاء کی حرکت ماقبل کو دی اور یاء (جو حقیقتاً متحرک تھی) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو یُبَاعْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو یُبَعْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تُبَعْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تُبَاعِیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں تُبْیَعِیْنَ تھا۔ اس میں یاء متحرک اور ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن تھا لہٰذا بقانون یقال، یباع یاء کی حرکت ماقبل کو دی اور یاء (جو حقیقتاً متحرک تھی) کو اپنے ماقبل کے متحرک ہونے کی وجہ سے بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو تُبَاعِیْنَ بن گیا۔

بَائِعٌ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں بَایِعٌ تھا۔ بقانون قائل، بائع حرف علت یاء الف فاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے تبدیل کیا تو بَائِعٌ بن گیا۔

بُوَیِّعٌ، بُوَیِّعَةٌ: (صیغہ واحد مذکر و مؤنث مصغر اسم فاعل) اصل میں بُوَیْیِعٌ اور بُوَیْیِعَةٌ تھے۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن یاء متحرک میں مدغم کرنے سے بُوَیِّعٌ اور بُوَیِّعَةٌ بن گئے۔

مَبِیْعٌ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ بقانون یقول، بیع یاء کی حرکت ماقبل کو

دینے سے مَبْيُوْعٌ بن گیا۔ بقانون یوسر فاءِ کلمہ کے ضمے کو یاءِ کلمے کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کر کے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ کو حذف کیا تو مَبِــــوْعٌ بن گیا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے سے مَبِيعٌ بن گیا۔

یا:...... مَبْيُوْعٌ میں بقانون یوسر یاء ماقبل مضموم واؤ سے تبدیل کرنے سے مَبُوْوْعٌ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤمدّہ کو حذف کیا تو مَبُــوْعٌ بن گیا۔ فاءِ کلمہ کے ضمہ کو عین کلمہ کی مناسبت سے بقانون یوسر کسرہ سے تبدیل کر کے واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور کو بقانون میعاد یاء سے تبدیل کیا تو مَبِيعٌ بن گیا۔

مُبَيِّــعٌ، مُبَيِّعَةٌ: (صیغہ واحد مذکر و مؤنث مصغّر اسم مفعول) اصل میں مُبَيْيِــعٌ اور مُبَيْيِــعَةٌ تھے۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مُبَيِّــعٌ اور مُبَيِّــعَةٌ بن گیا۔ ادغام کا یہی قاعدہ اسم ظرف، آلہ صغریٰ و اسم تفضیل کے مصغّر صیغوں (مُبَيِّعٌ، مُبَيِّعَةٌ، مُبَيِّيْعٌ اور اُبَيِّعٌ) میں بھی جاری ہوتی ہے

لَـمْ يَبِعْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں يَبِيْــعُ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر کو جزم دیا تو لَـمْ يَبِيْــعْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ حذف کرنے سے لَمْ يَبِعْ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَبِعْ لَمْ اَبِعْ اور لَمْ نَبِعْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ يُبَعْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں يُبَاعُ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر کو جزم دیا تو لَـمْ يُبَاعْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ حذف کرنے سے لَمْ يُبَعْ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُبَعْ لَمْ اُبَعْ اور لَمْ نُبَعْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

فائدہ: امر غائب معلوم اور نہی غائب معلوم میں مثل فعل جحد معلوم کے اور امر حاضر مجہول، امر غائب مجہول، نہی مجہول میں مثل فعل جحد مجہول کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

بِعْ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں اِبْيِعْ تھا۔ بقانون یقول، بیبع یاء کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرنے سے بِيْــعْ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ حذف کرنے سے بِعْ بن گیا۔

یا:...... بِعْ کو تَبِيْــعُ سے بنایا، علامت مضارعت حذف کرنے کے بعد بقانون التقائے ساکنین ساکن

اول یاءمدّہ حذف کرنے سے بِعُ بن گیا۔

بِعْنَ: (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں اِبْیِعْنَ تھا۔ اس میں مثل بِعُ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

بِیْعَنَّ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں بِعْ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے علت حذفیت یاء زائل ہوگئی لہٰذا بقانون قولن یاء محذوف واپس لانے سے بِیْعَنَّ بن گیا۔

فائدہ:...... بِعْنَانِّ (صیغہ جمع مؤنث امر حاضر معلوم) میں نون تاکید ثقیلہ اور نون جمع مؤنث کے جمع ہونے کی وجہ سے بقانون الف فاصل اس کے درمیان الف فاصل لانے سے بِعْنَانِّ بن گیا۔

مَبِیْعٌ: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَبْیِعٌ تھا۔ بقانون یقول، یبیع یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دینے سے مَبِیْعٌ بن گیا۔

مَبَایِعُ: (صیغہ جمع اسم ظرف) اس میں حرف علت اصلی الف مفاعل سے پہلے واقع نہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوا ہے لہٰذا یہ اپنی اصل پر ہے۔

مِبْیَعٌ، مِبْیَعَةٌ: (صیغہ واحد صغریٰ ووسطیٰ اسم آلہ) کے صیغے اپنے کبریٰ مِبْیَاعٌ کے تابع ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صیغے بعض اوقات معنی میں کبریٰ کے موافق ہوتے ہیں۔ بعض صرفیوں کے نزدیک مذکورہ صیغے مِبْیَاعٌ سے مشتق ہیں اور اس میں یاء الف مدّہ زائدہ سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے یقول، یبیع کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

اَبْیَعُ: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اپنی اصل پر ہے۔ اس میں یقول، یبیع کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

بُوْعٰی: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں بُیْعٰی تھا۔ بقانون یوسر یاء ساکن ماقبل مضموم واؤ سے تبدیل کرنے سے بُوْعٰی بن گیا۔

مَا اَبْیَعَهٗ وَاَبْیِعْ بِهٖ وَبَیُعَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) تینوں صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْهَیْبَةُ وَالْمَهَابَةُ (ڈرنا)۔

مصادر: اَلْجَیَدُ (گردن کا لمبا ہونا) اَلْغَیَدُ (جھکی ہوئی گردن والا ہونا) اَلصَّیَدُ (ٹیڑھی گردن والا ہونا)

اَللَّيُسُ (دلیر اور بہادر ہونا)۔

......ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِفْعَال چوں اَلْاِطَارَۃُ (اڑانا، اڑنا)۔

مصادر: اَلْاِیْقَاظُ (جگانا) اَلْاِضَافَۃُ (مہمانی کرنا) اَلْاِشَاعَۃُ (پھیلانا، شائع کرنا) اَلْاِضَاعَۃُ (ضائع کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب تَفْعِیْل چوں اَلتَّطْیِیْبُ (خوش کرنا)۔

مصادر: اَلتَّزْیِیْنُ (زینت دینا) اَلتَّشْیِیْدُ (دیوار لیپنا) اَلتَّلْیِیْثُ (شیر کے مانند ہونا) اَلتَّلْیِیْنُ (نرم کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب مُفَاعَلَۃ چوں اَلْمُبَایَعَۃُ (بیعت کرنا)۔

مصادر: اَلْمُشَایَعَۃُ (کسی کے پیچھے چلنا) اَلْمُکَایَسَۃُ (عقلمندی میں مقابلہ کرنا) اَلْمُلَایَلَۃُ (ایک رات کے لئے اجرت پر لینا) اَلْمُغَایَرَۃُ (تبادلہ کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّحَیُّرُ (حیران ہونا)۔

مصادر: اَلتَّبَیُّنُ (ظاہر ہونا) اَلتَّکَیُّلُ (آخری صف میں کھڑا ہونا) اَلتَّتَیُّعُ (تیزی کرنا) اَلتَّقَیُّدُ (رکنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّزَایُدُ (زیادہ ہونا)۔

مصادر: اَلتَّبَایُعُ (آپس میں بیع کرنا) اَلتَّمَایُزُ (آپس میں تقسیم ہونا) اَلتَّقَایُضُ (آپس میں عوض دینا) اَلتَّمَایُلُ (ناز سے چلنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِفْتِعَال چوں اَلْاِخْتِیَارُ (پسند کرنا)۔

مصادر: اَلْاِزْدِیَادُ (زیادہ ہونا) اَلْاِمْتِیَازُ (جدا ہونا) اَلْاِمْتِیَادُ (بخشش مانگنا) اَلْاِمْتِیَاحُ (چلّو لینا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِنْفِعَال چوں اَلْاِنْقِیَاسُ (اندازہ کرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْقِیَاصُ (جھکنا اور گرنا) اَلْاِنْضِیَافُ (ملنا) اَلْاِنْصِیَاعُ (تیزی سے واپس لوٹنا) اَلْاِنْشِیَامُ (منظور نظر ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِسْتِفْعَال چوں اَلْاِسْتِفَادَۃُ (فائدہ حاصل کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِضَافَۃُ (مہمان ہونا) اَلْاِسْتِفَاضَۃُ (پھیلنا) اَلْاِسْتِعَانَۃُ (مدد مانگنا) اَلْاِسْتِخَارَۃُ (طلب خیر مانگنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِفْعِلَال چوں اَلْاِبْیِضَاضُ (سفید ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب اِفْعِیْلَال چوں اَلْاِبْیِیْضَاضُ (بہت سفید ہونا)۔

ابواب وقوانین ناقص

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں الدُّعَآءُ وَالدَّعْوَةُ (بلانا)۔

دَعَا یَدْعُوْ دُعَآءً وَدَعْوَةً فهو دَاعٍ و دُعِیَ یُدْعٰی دُعَآءً و دَعْوَةً فذاک مَدْعُوٌّ مادعامادُعِیَ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ لَایَدْعُوْ لَایُدْعٰی لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یُّدعٰی لَیَدْعُوَنَّ لَیُدْعَیَنَّ لَیَدْعُوَنْ لَیُدْعَیَنْ الامر منه اُدْعُ لِتُدْعَ لِیَدْعُ لِیُدْعَ اُدْعُوَنَّ لِتُدْعَیَنَّ لِیَدْعُوَنَّ لِیُدْعَیَنَّ اُدْعُوَنْ لِتُدْعَیَنْ لِیَدْعُوَنْ لِیُدْعَیَنْ والنهی عنه لَاتَدْعُ لَاتُدْعَ لَایَدْعُ لَایُدْعَ لَاتَدْعُوَنَّ لَاتُدْعَیَنَّ لَایَدْعُوَنَّ لَایُدْعَیَنَّ لَاتَدْعُوَنْ لَاتُدْعَیَنْ لَایَدْعُوَنْ لَایُدْعَیَنْ والظرف منه مَدْعًی مَدْعَیَانِ مَدَاعٍ وَمُدَیْعٍ والآلة الصغریٰ منه مِدْعًی مِدْعَیَانِ مَدَاعٍ وَمُدَیْعٍ والوسطی منه مِدْعَاةٌ مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ وَمُدَیْعِیَةٌ والکبریٰ منه مِدْعَآءٌ مِدْعَاءَانِ مَدَاعِیُّ وَمُدَیْعِیٌّ وافعل التفضیل المذکر منه اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَدْعُوْنَ اَدَاعٍ واُدَیْعٍ والمؤنث منه دُعْیٰی دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ دُعًی و دُعَیًّی وفعل التعجب منه مَااَدْعَاهُ وَاَدْعِیْ بِهٖ وَدَعُوَ.

مصادر: الرَّجَآءُ (اُمید رکھنا) النَّجَاةُ (رہا کرنا، نجات دینا) اَلتِّلَاوَةُ (پڑھنا) اَلْخُلُوُّ (خالی ہونا)۔

دُعَآءٌ: (مصدر باب نَصَرَ) اصل میں دُعَاوٌ تھا۔ واؤ کو الف زائدہ کے بعد لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دُعَآءٌ مِدْعَآءٌ مِرْمَاءٌ ہمزہ سے تبدیل کیا تو دُعَآءٌ بن گیا۔

فائدہ: ...... واؤ اور یاء جب کلمہ کے آخر میں واقع ہوں تو اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقتاً (۲) حکماً

(۱) حقیقتاً: ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ واؤ اور یاء کلمہ کے آخر میں واقع ہو جائیں اور ان کے بعد کوئی دوسرا حرف نہ ہو جیسے دُعَاوٌ اور رِدَایٌ.

(۲) حکماً: ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ واؤ اور یاء کے بعد کوئی ایسا حرف آخر کلمہ میں آجائے جو لازم نہ ہو یعنی کلمہ ان کے بغیر بھی مستعمل ہوتا ہو اور وہ حرف یا تو تاء مفارقہ ہوگی مذکر اور مؤنث کے درمیان فرق کرنے کے لئے جیسے سَقَّایَةٌ.

یا جنس اور وحدت کے درمیان فرق کرنے کے لئے جیسے اِصْتِفَاوَۃٌ. یا وہ الف ونون مزیدتین ہو نگے جیسے مِدْعَاوَانِ اور مِرْمَایَانِ. تثنیہ وجمع زیادتی اسی حکم میں ہے۔

قانون: دُعَآءٌ ،مِدْعَآءٌ،مِرْمَآءٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم: واؤ اور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یاء الف کے بعد واقع ہوں۔ مثال احترازی: وَاعِدٌ ،یَاسِرٌ.

شرط (۲) الف زائد ہو۔ مثال احترازی: وَاوٌ ،رَایٌ (اصل میں وَوَوٌ اور رَوَیٌ تھے)۔

شرط (۳) واؤ اور یاء حقیقتًا یا حکمًا کلمہ کے آخر میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: مَقَاوِلُ ،مَبَایِعُ ،شَقَاوَۃٌ دِرَایَۃٌ مثال اتفاقی: حقیقتًا کی جیسے دُعَاوٌ، مِدْعَاوٌ اور مِرْمَایٌ سے دُعَآءٌ مِدْعَآءٌ اور مِرْمَآءٌ پڑھنا واجب ہے۔

مثال اتفاقی: حکمًا کی جب واؤ اور یاء کے بعد آخر کلمہ میں کوئی حرف آیا ہو اور لازمی نہ ہو۔

(۱) مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لئے تاء مفارقہ آئی ہو جیسے سَقَّایٌ ،سَقَّایَۃٌ سے سَقَّآءٌ اور سَقَّاءَ ۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۲) جنس اور وحدت میں فرق کرنے کے لئے تاء مفارقہ آئی ہو جیسے اِصْتِفَاوٌ ،اِصْتِفَاوَۃٌ سے اِصْتِفَآءٌ اور اِصْتِفَآءَ ۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

(۳) الف ونون مزیدتین آئے ہوں جیسے مِدْعَاوَانِ ،مِرْمَایَانِ سے مِدْعَاءَ انِ، مِرْمَاءَ انِ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:...... (۱) سَخَاوَۃٌ، عَدَاوَۃٌ، شَقَاوَۃٌ، ہِدَایَۃٌ اور حِکَایَۃٌ جیسے کلمات میں قانون مذکورہ جاری نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کلمات میں واؤ اور یاء کے بعد تاء لازمہ آئی ہے۔

فائدہ:...... (۲) قانون مذکورہ مصدر، جامد اور مشتق سب میں مذکورہ بالا شرائط کے مطابق جاری ہوتا ہے۔

دعا: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں دَعَوَ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل

مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے دَعَابن گیا۔

دَعَـوَا: (صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اپنی اصل پر ہے۔اس میں الف تثنیہ کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

دَعَوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں دَعَـوُوْا تھا۔واؤ متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال،باع الف سے تبدیل کرنے سے دَعَـا وْا بن گیا۔بقانون التقاءِ ساکنین ساکن اول الف مدہ کوحذف کیاتو دَعَوْابن گیا۔یہی تعلیل دَعَتْ اور دَعَتَا میں بھی جاری ہوتی ہے۔دعتا میں تاء حقیقتاً ساکن ہےاور فتحہ الف کی وجہ سے عارضی ہے۔

دَعَوْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم) سےلیکر دَعَـوْنَا(جمع متکلم) تک تمام صیغے اپنی اصل پرآئیں گے۔

دُعِـیَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں دُعِـوَتھا۔بقانون دُعِیَ واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے تبدیل کیاتو دُعِـــیَ بن گیا۔یہی تعلیل دُعِیَا میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون:دُعِیَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اوردوشرائط ہیں۔

حکم:......واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) واؤ اسم یا فعل کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی:عِوَضٌ ،یوْعدُ.

شرط(۲) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی:دَلْوٌ ،دَعَوَ۔

مثال اتفاقی:(۱)اسم کی دَاعِیَةٌ، رَاضِیَةٌ اصل میں دَاعِوَةٌ اور رَاضِوَةٌ تھے۔

(۲)فعل کی دُعِیَ ،رُضِیَ اصل میں دُعِوَ اور رُضِوَ تھے۔

دُعَــا ،بِھَـا: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں دُعِـیَ اور بِھِـیَ تھے۔دونوں میں یاء

متحرک ماقبل مکسور فعل ثلاثی مجرد کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے یاء کا ماقبل ضمہ بقانون دعا، بھا جوازاً فتحہ سے تبدیل کیا۔اس کے بعد دونوں میں یاء متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال، باع الف سے تبدیل کرنے سے دُعَااور بِھَابن گئے۔

قانون:دُعَا،بِھَا

اس قانون کے لئے ایک حکم اور شرائط کے لئے دو گروپ ہیں گروپ اول کے لئے چار شرائط اور گروپ ثانی کے لئے تین شرائط ہیں۔

حکم:...... یاء کے ماقبل کسرہ کو فتحہ سے بدلنا (مذہب بنی طے کے مطابق) جائز اور یاء کو بقانون قال،باع الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

گروپ اول شرط(۱) یاء فعل ثلاثی مجرد کے آخر میں ہو۔ مثال احترازی:اُرْمِیَ.

شرط(۲) یاء مفتوح ہو۔ مثال احترازی:یَرْمِیُ.

شرط(۳) یاء کا فتحہ کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو۔ مثال احترازی:لَنْ یَّرْمِیَ .

شرط(۴) یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی:رَمَیَ اصل میں رَمَیَ تھا۔

مثال اتفاقی: دُعِیَ ،بِھِیَ، رُضِیَ سے دُعَیَ ،بِھَیَ ،رُضَیَ پڑھنا جائز اور دُعَا بِھَا، رُضَا پڑھنا واجب ہے

گروپ ثانی شرط(۱) یاء اسم کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی:قِیَمٌ.

شرط(۲) یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ مثال احترازی:ظَبْیٌ،رَمْیٌ.

شرط(۳) اسم فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی:دَوَاعِیُ.

مثال اتفاقی: دَاعِوَۃٌ اور رَاضِوَۃٌ سے دَاعَیَۃٌ ،رَاضَیَۃٌ پڑھنا جائز اور دَاعَاۃٌ،رَاضَاۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:...... قانون مذکورہ صرف فعل ماضی ثلاثی مجرد اور اسم بروزن فَـاعِـلَةٌ میں مذکورہ بالا شرائط کے مطابق قیاسی طور پر جاری ہوتا ہے جیسے دُعِیَ ،بِھِیَ اور دَاعِیَۃٌ ،بَاقِیَۃٌ سے دُعَابِھَا اور دَاعَاۃٌ ، بَاقَاۃٌ پڑھنا۔جمع مفاعل میں قانون مذکورہ ،مذکورہ بالا شرائط کے مطابق غیر قیاسی اور قلیل جاری ہوتا ہے جیسے مَھَابِیُ اور صَحَارِیُ سے مَھَابیٰ اور صَحَاریٰ کا پڑھنا۔

دُعُوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں دُعِوُوْا تھا۔ واؤ متحرک ما قبل مکسور بقانون دُعِیَ یاء سے تبدیل کرنے سے دُعِیُوْا بن گیا۔ بقانون یقول، بیع یاء کی حرکت ما قبل کو دینے کے بعد یاء ساکن ما قبل مکسور بقانون یوسر واؤ سے تبدیل کیا تو دُعُوْوْا بن گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین کی وجہ سے ساکن اول واؤ مدّہ حذف کرنے سے دُعُوْا بن گیا۔

دُعِیْتُ: (واحد مؤنث غائب ماضی مجہول) سے لیکر دُعِیْنَا (جمع متکلم) تک تمام صیغوں میں دُعِیَ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

یَدْعُوْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَدْعُوُ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی واؤ کا ضمہ بوجہ ثقل کے واؤ سے گرانے سے یَدْعُوْ بن گیا۔ یہی تعلیل تَدْعُوْ، اَدْعُوْ اور نَدْعُوْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

فائدہ:...... حرکت کا دور ہونا دو قسم کا ہے (۱) حرکت کا نقل کرنا (۲) حرکت کا حذف کرنا

(۱) حرکت کا نقل کرنا...... دو صورتوں میں واؤ اور یاء کی حرکت ما قبل کو نقل کی جائے گی۔

(۱) واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہوں اور دونوں کا ما قبل بھی مکسور ہو اور دونوں کے بعد واؤ ساکن آیا ہو جیسے دُعُوْا اور رُمُوْا اصل میں دُعِوُوْا اور رُمِیُوْا تھے۔

(۲) واؤ اور یاء مکسور ما قبل مضموم ہوں اور دونوں کے بعد یاء ساکنہ آئی ہو جیسے تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہُیِیْنَ تھے۔

(۲) حرکت کا حذف کرنا...... مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ واؤ اور یاء کی حرکت حذف کی جائے گی۔

(۱) واؤ اور یاء ابدال جوازی کے ساتھ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو جیسے قُرُوٌ اور مُسْتَہْزِیُوْنَ اصل میں قُرُوْءٌ اور مُسْتَہْزِءُوْنَ تھے۔

(۲) واؤ اور یاء کی حرکت (ضمہ و کسرہ) بھی ہمزے سے منقول نہ ہو جیسے یَدْعُوُ لٰئِکَ اور یَرْمِیِ بِلٌ اصل میں یَدْعُوْ اُولٰئِکَ اور یَرْمِیْ اِبِلٌ تھے۔

(۳) یاء کا الف سے بدلنے کا سبب موجود نہ ہو جیسے قَوَایَا اور رَخَایَا اصل میں قَوَائِیُ اور رَخَائِیُ تھے۔

(۴) یاء کے حذف ہونے کا سبب موجود نہ ہو جیسے رُخَیٌّ اصل میں رُخَیِّیٌ تھا۔

قانون :یَدْعُوْ ،یَرْمِیْ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چھ شرائط ہیں۔

حکم :......واؤ اور یاء کی حرکت حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہوں۔ مثال احترازی: لَنْ یَّدْعُوَ ،لَنْ یَّرْمِیَ.

شرط (۲) واؤ اور یاء لام کلمے کے مقابلے میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: قُوِلَ ،بُیِعَ.

شرط (۳) واؤ اور یاء کا ماقبل بھی مضموم یا مکسور ہوں۔ مثال احترازی: یُدْعُوُ، یُرْمَیُ.

شرط (۴) واؤ ضمہ اور یاء کے درمیان اور یاء کسرہ اور واؤ کے درمیان واقع نہ ہوں۔ مثال احترازی: تَدْعُوِیْنَ ،تَرْمِیُوْنَ.

شرط (۵) واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں۔ مثال احترازی: سُوِلَ یَسْتَهْزِیُ (اصل میں سُئِلَ اور یَسْتَهْزِءُ تھے۔ دونوں میں جوازاً واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ ہیں)۔

شرط (۶) اس واؤ اور یاء کی حرکت بھی ہمزہ سے منقول نہ ہو۔ مثال احترازی: یَسُوُ ،یَجِیُ (اصل میں یَسُوْءُ اور یَجِیْءُ تھے۔ یہاں واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ ہے)۔

مثال اتفاقی : (۱) جب واؤ مضموم ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو جیسے یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔

(۲) جب یاء مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے یَرْمِیْ اصل میں یَرْمِیُ تھا۔

(۳) جب واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال وجوبی کے ساتھ تبدل شدہ ہوں جیسے جَآءٍ اور جَآءُوْنَ اصل میں جَایِیٌ اور جَایِئُوْنَ تھے۔ بقانون قائل ،بائع دونوں میں یاء کو الف فاعل کے واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے تبدیل کیا تو جَآءِءٌ اور جَآءِءُوْنَ بن گئے۔ اس کے بعد دونوں میں بقانون جآء ،اوادم دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا تو جَآءِیٌ اور جَآءِیُوْنَ بن گئے۔ جَآءِیٌ میں بقانون مذکورہ یاء سے حرکت گرائی اور جَــآءِیُــوْنَ میں بقانون مذکورہ یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر یاء ساکن ماقبل مضموم کو بقانون یوسر واؤ سے تبدیل کیا تو جَآءِیْنٌ اور جَآءُوْوْنَ بن گئے۔ پہلے میں بقانون التقائے ساکنین

ساکن اول یاءمدّہ اور دوسرے میں ساکن اول واؤمدّہ حذف کرنے سے جَآءٍاور جَآءٌ وْنَ بن گئے۔

یَـدْعُوَانِ ،تَدْعُوَانِ ،تَدْعُوَانِ ،تَدْعُوَانِ :یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ: (چاروں تثنیہ کے صیغے اور صیغہ جمع مؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع معلوم) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یَـدْعُـوْنَ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَـدْعُـوُوْنَ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرایا تو یَـدْعُـوْوْنَ بن گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤمدّہ حذف کرنے سے یَدْعُوْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تَدْعُوْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تَدْعِیْنَ : (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معلوم) اصل میں تَـدْعُـوِیْـنَ تھا۔ بقانون یقول، یبیع واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور بقانون میعاد یاء سے تبدیل کیا تو تَـدْعِیْیْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ کو حذف کیا تو تَدْعِیْنَ بن گیا۔

یُـدْعٰی: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُـدْعَوُ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کر کے یاء متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو یُـدْعٰی بن گیا۔ یہی تعلیل تُـدْعٰی، اُدْعٰی ،نُـدْعٰی اور یُعْلٰی ،تُعْلٰی ،اُعْلٰی ،نُعْلٰی میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون :یُدْعٰی ،یُعْلٰی

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم: ......واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اصل (ماضی یا مصدر) میں تیسری جگہ پر واقع ہو۔ مثال احترازی وَعَدَ، اِسْتَوْجَبَ اور اِقْتَالَ (اصل میں اِقْتَوَلَ تھا)۔

شرط (۲) واؤ نے تیسری جگہ سے چوتھی یا پانچویں یا چھٹی یا ساتویں جگہ پر ترقی کی ہو۔ مثال احترازی: دَعَوْنَ.

شرط (۳) واؤ کے ماقبل حرف کی حرکت واؤ کے مخالف (مخالف سے مراد یہاں پر صرف فتحہ ہے) ہو۔

مثال احترازی: یَدْعُوْ، تَدْعُوْ.

مثال اتفاقی: (۱) واؤ نے چوتھی جگہ پر ترقی کی ہو جیسے یُدْعٰی، یُعْلٰی اور یُرْضٰی اصل میں یُدْعَوُ، یُعْلَیُ اور یُرْضَوُ تھے۔ بقانون مذکورہ یُدْعَیُ، یُعْلَیُ اور یُرْضَیُ اور بقانون قال، باع یُدْعٰی، یُعْلٰی اور یُرْضٰی بن گئے۔ اس طرح یُدْعَوَانِ، یُعْلَوَانِ اور یُرْضَیَانِ قانون مذکورہ سے یُدْعَیَانِ، یُعْلَیَانِ اور یُرْضَیَانِ بن گئے۔

(۲) واؤ کی پانچویں جگہ پر ترقی ہوئی ہو جیسے اِصْطَفَوَ بقانون مذکورہ اِصْطَفَیَ اور بقانون قال، باع اِصْطَفٰی بن گیا۔

(۲) واؤ کی چھٹی جگہ پر ترقی ہوئی ہو جیسے اِسْتَدْعَوَ، اِسْتَرْضَوَ. بقانون مذکورہ اِسْتَدْعَیَ، اِسْتَرْضَیَ اور بقانون قال، باع اِسْتَدْعٰی اور اِسْتَرْضٰی بن گئے۔

(۲) واؤ کی ساتویں جگہ پر ترقی ہوئی ہو جیسے اِسْتِدْعَاوٌ، اِسْتِرْضَاوٌ. بقانون مذکورہ اِسْتِدْعَایٌ اور اِسْتِرْضَایٌ اور بقانون دعاء، مدعاء، مرماء اِسْتِدْعَآءٌ اور اِسْتِرْضَآءٌ بن گئے۔

فائدہ:...... (۱) واؤ یاء سے وجوبًا قانون مذکورہ کے مطابق تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ادھر واؤ لام کلمہ کے مقابلے میں آتا ہے اور لام کلمہ محل اعراب ہونے کی وجہ سے خفت کا تقاضا کرتا ہے اور یاء بہ نسبت واؤ کے خفیف ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔

فائدہ:...... (۲) یُدْعَوُ، یُعْلَوُ اور یُرْضَوُ میں قانون مذکورہ اور قال، باع کے قوانین جاری کئے جائیں یا صرف قال، باع کا قانون جاری کیا جائے دونوں طریقے درست ہیں لیکن پہلا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعمال (عمل کرنا) اہمال (یونہی چھوڑنا) کے بہ نسبت اصل ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر ان مذکورہ صیغوں میں صرف قال، باع کا قانون جاری ہو جائے تو بعد میں ان صیغوں میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوتا کیونکہ الف کو یاء سے تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔

فائدہ:...... (۳) عَدَاوَۃٌ میں واؤ چوتھی جگہ پر واقع ہونے کے باوجود یاء سے تبدیل نہ کرنے کی وجہ یہ

ہے کہ یہاں واؤ کا ماقبل متحرک نہیں ہے لیکن شِكَايَةٌ جو اصل میں شِكَاوَةٌ ہے۔اس میں قانون مذکورہ کے مطابق واؤ کو یاء سے تبدیل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ شِكَايَةٌ بروزن فِعَالَةٌ ناقص واوی کا مصدر ہے اور یہ ناقص یائی کے مصادر کے ساتھ وزن میں مشابہت رکھتا ہے۔اس لئے کہ ناقص یائی کے اکثر مصادر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے دِلَايَةٌ ،هِدَايَةٌ، دِرَايَةٌ ،رِعَايَةٌ اور عِنَايَةٌ وغیرہ لہٰذا اسی مشابہت کی وجہ سے اس میں واؤ کو یاء سے تبدیل کیا گیا ہے جیسے كَيْنُونَةٌ مصدر اجوف واوی اصل میں كَوْنُونَةٌ تھا اور یہ اجوف یائی کے مصادر (قَيْلُولَةٌ ،بَيْتُوتَةٌ ،صَيْرُورَةٌ اور غَيْبُوبَةٌ وغیرہ) کے ساتھ وزن میں مشابہ تھا لہٰذا اس میں بھی واؤ کو یاء سے تبدیل کیا گیا۔

فائدہ:...... (۴) بعض حضرات نے اِسْتِدْعَآءٌ اور اِسْتِرْضَآءٌ وغیرہ میں واؤ کو ابتداء ہی سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء کے ہمزہ سے تبدیل کیا ہے اور ان میں قانون مذکورہ کو جاری نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ان صیغوں میں قانون مذکورہ کی ایک شرط (یعنی واؤ کے ماقبل کا متحرک نہ ہونا) موجود نہیں ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ قانون مذکورہ کی شرط سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمہ کے بعد واؤمدّہ زائدہ نہ ہو جیسے مَدْعُوٌّ اور يَدْعُوْ وغیرہ اور چونکہ ان صیغوں میں یہ شرط موجود ہے لہٰذا ان میں بھی قانون مذکورہ کے مطابق واؤ کو یاء سے تبدیل کیا گیا ہے۔

يُدْعَيَانِ، تُدْعَيَانِ: (صیغہ تثنیہ مذکر ومؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں يُدْعَوَانِ اور تُدْعَوَانِ تھے۔دونوں میں واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ بقانون یدعی ،یعلی یاء سے تبدیل کرنے سے يُدْعَيَانِ اور تُدْعَيَانِ بن گئے۔

يُدْعَيْنَ، تُدْعَيْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں يُدْعَوْنَ اور تُدْعَوْنَ تھے۔دونوں میں واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ بقانون یدعی ،یعلی یاء سے تبدیل کرنے سے يُدْعَيْنَ اور تُدْعَيْنَ بن گئے۔

يُدْعَوْنَ، تُدْعَوْنَ: (صیغہ جمع مذکر غائب ومخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں يُدْعَوُوْنَ اور

تُدْعَوُوْنَ تھے۔ دونوں میں واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کر کے بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کیا تو یُدْعَاوْنَ اور تُدْعَاوْنَ بن گئے۔ اس کے بعد بقانون التقائے ساکنین دونوں میں ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو یُدْعَوْنَ اور تُدْعَوْنَ بن گئے۔

تُدْعَيْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں تُدْعَوِيْنَ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کر کے بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کیا تو تُدْعَايْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو تُدْعَيْنَ بن گیا۔

دَاعٍ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور بقانون دُعی یاء سے تبدیل کرنے سے دَاعِیٌ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے دَاعِیْنْ بن گیا۔ التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو دَاعٍ بن گیا۔

دَاعِيَانِ: (صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل) اصل میں دَاعِوَانِ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور بقانون دُعی یاء سے تبدیل کرنے سے دَاعِيَانِ بن گیا۔

دَاعُوْنَ: (صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل) اصل میں دَاعِوُوْنَ تھا۔ بقانون دعی واؤ متحرک ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے سے دَاعِيُوْنَ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے یاء کے ماقبل حرف کو دے کر بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو دَاعُوْنَ بن گیا۔

دُعَاةٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں دَعَوَةٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال، باع الف سے تبدیل کر کے بقانون دعاۃ، رماۃ فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی تاکہ یہ مفرد صیغوں (صَلٰوۃٌ، زَکٰوۃٌ) کے ساتھ ملتبس نہ رہے تو دُعَاةٌ بن گیا۔

قانون: دُعَاةٌ، رُمَاةٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم:...... فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) صیغہ جمع کا ہو۔ مثال احترازی: صَلٰوۃٌ، زَکٰوۃٌ اور قَنٰوۃٌ (تینوں مفرد کے صیغے ہیں)۔

شرط (۲) جمع مکسر ہو۔ مثال احترازی: دَاعُوْنَ، رَامُوْنَ (دونوں جمع مذکر سالم کے صیغے ہیں)۔

شرط (۳) جمع مکسر ناقص کا ہو۔ مثال احترازی: ضَرَبَۃٌ، وَعَدَۃٌ اور قَالَۃٌ (اصل میں قَوَلَۃٌ تھا) یہ صحیح مثال اور اجوف کے جمع مکسر کے صیغے ہیں۔

شرط (۴) جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: دُعَآءٌ.

مثال اتفاقی: دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ، غُزَاۃٌ، نُحَاۃٌ، قُضَاۃٌ، حُفَاۃٌ اور عُرَاۃٌ اصل میں دَعَوَۃٌ، رَمَیَۃٌ، غَزَیَۃٌ، نَحَوَۃٌ، قَضَیَۃٌ، حَفَیَۃٌ اور عَرَیَۃٌ تھے اور یہ دَاعٍ، رَامٍ، غَازٍ، نَاحٍ، قَاضٍ، حَافٍ اور عَارٍ کی جمع ہیں۔ بقانون قال، باع دَعَاۃٌ الخ اور بقانون مذکورہ دُعَاۃٌ الخ بن گئے۔

دُعَّآءٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں دُعَّاوٌ تھا۔ بقانون دعاء، مدعاء، مرماء واؤ لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے تبدیل کیا تو دُعَّآءٌ بن گیا۔ یہی تعلیل دِعَآءٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

دُعَّـی: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں دُعَّوٌ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا بقانون یدعی، یعلی واؤ کو یاء سے تبدیل کرنے سے دُعَّیٌ بن گیا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے دُعَّانْ بن گیا۔ التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدہ کو حذف کیا تو دُعًّی بن گیا۔

دِعِـیٌّ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں دُعُـوْوٌ تھا۔ واؤ جمع میں اسم متمکن کے آخر میں واقع تھا اور ماقبل اس کا دوسرا واؤ مدہ زائدہ تھا لہٰذا واؤ بقانون دعی (۱) یاء سے تبدیل کیا تو دُعُـوْیٌ بن گیا۔ بقانون قویل، قویلۃ واؤ چوتھی جگہ پر یاء سے ماقبل واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے تبدیل کرکے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو دُعُـیٌّ بن گیا۔ بقانون دعی (۲) یاء کا ماقبل متصل ضمہ

کسرہ سے اور منفصل ضمہ بھی پہلے کسرے کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کیا تو دِعِیٌّ بن گیا۔

قانون: دِعِیٌّ (۱)

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم: ...... واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ لازمی ہو۔ مثال احترازی: ضَارِبُوْ زَیْدٍ، ذُوْمَالٍ (دونوں میں واؤ عارضی ہے پہلے میں بقانون نون تنوین اور دوسرے میں اعراب کی وجہ سے آیا ہے)۔

شرط (۲) واؤ ہمزہ سے بدل واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: کُفُوًا اَحَدٌ (اصل میں کُفُؤًا اَحَدٌ تھا)۔

شرط (۳) واؤ اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ مثال احترازی: یَدْعُوْ، ھُوَ (پہلا فعل اور دوسرا اسم غیر متمکن ہے)۔

شرط (۴) (۱) مفرد یا جمع کے صیغوں میں واؤ کا ماقبل مضموم ہو۔ (۲) یا جمع کے صیغوں میں اس واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہو۔ (۳) یا مفرد میں اس واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہو اور اس واؤ مدّہ زائدہ سے ماقبل بھی ایک واؤ متحرک آیا ہو۔ مثال احترازی: (۱) دَلْوٌ، مَدْعَوٌّ (دونوں میں واؤ کا ماقبل مضموم نہیں ہے)۔ (۲) مَدْعُوْوٌ (مفرد میں واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہے)۔ (۳) دُعُوْوٌ (جمع میں اس واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہے)۔

مثال اتفاقی: (۱) جب مفرد یا جمع کے صیغوں میں واؤ کا ماقبل مضموم ہو مفرد کی مثال جیسے تَبَنُّیٌ اصل میں تَبَنُّوٌ تھا۔ بقانون مذکورہ تَبَنُّیٌ بن گیا۔ جمع کی مثال جیسے اَدْلُیٌ اور رُخُیٌ اصل میں اَدْلُوٌ اور رُخُوٌ تھے۔ بقانون مذکورہ اَدْلُیٌ اور رُخُیٌ بن گئے۔ (۲) جب جمع کے صیغوں میں اس واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہو جیسے دِعِیٌّ اصل میں دُعُوْوٌ تھا۔ بقانون مذکورہ دُعُوْیٌ، بقانون قویل، قویلۃ دُعُیٌّ، بقانون دعی (۲) یاء کا ماقبل متصل ضمہ وجوبًا اور یاء کا منفصل ضمہ جوازًا کسرہ سے تبدیل کیا تو دِعِیٌّ بن گیا۔ (۳) جب مفرد میں اس واؤ سے ماقبل واؤ مدّہ زائدہ آیا ہو اور اس واؤ مدّہ زائدہ سے ماقبل بھی ایک واؤ متحرک آیا ہو جیسے مَقْوُوْوٌ بقانون مذکورہ مَقْوُوْیٌ بن گیا۔

فائدہ:……(۱)اگر جمع کے صیغوں میں اس واؤ سے ماقبل واؤمدّہ زائدہ نہ آیا ہوتو پھر دوسرے واؤ کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا جیسے خَوٌّ (اصل میں خَوْوٌ تھا)۔

(۲)اگر جمع کے صیغوں میں اس واؤ سے ماقبل واؤمدّہ اصلی آیا ہوزائدہ نہ ہوتو پھر دوسرے واؤ کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا جیسے قُوٌّ (اصل میں قُوْوٌ تھا)۔

(۳)اگر مفرد کے صیغوں میں اس واؤ سے ماقبل واؤمدّہ زائدہ آیا ہواور اس واؤمدّہ زائدہ سے ماقبل دوسرا واؤ متحرک نہ آیا ہوتو آخری واؤ جوازاً یاء سے تبدیل کیا جائے گا جیسے مَدْعُوْوٌ اور عُطُوْوٌ سے مَدْعُوِیٌّ اور عُطُوِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

(۴)اسم مفعول کے صیغۂ جمع مذکر سالم مَدْعُوْوُنَ میں قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہیں لیکن اس میں قانون مذکورہ کے جاری نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمع مذکر سالم مفرد کے حکم میں ہوتی ہے۔

قانون:دِعِیٌّ (۲)

اس قانون کے لئے دوحکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:……(۱)یاء کا ماقبل ضمہ کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)یاء مشدّد یا مخفف واقع ہو۔ مثال احترازی: دَاعِوٌ (یہاں واؤ آیا ہے)۔

شرط(۲)یاء اسم متمکن کے آخر میں حقیقتاً یا حکماً واقع ہو۔ مثال احترازی: بُیَّعٌ ،بُیُوْعٌ اور ھُیَّ ،ھِیَ (پہلے دومثالوں میں یاء اسم متمکن کے درمیان میں جبکہ آخری دومثالوں میں یاء اسم غیر متمکن کے آخر میں واقع ہے)۔

شرط(۳)یاء کا ماقبل ایک حرف مضموم ہو۔ مثال احترازی: دُعُیٌّ ،رُضُیٌّ ۔

مثال اتفاقی:(۱)یاء مشدّد کی جیسے مَرْمُیٌّ ،تَلُقُیٌّ سے مَرْمِیٌّ اور تَلِقِیٌّ پڑھنا واجب ہے۔(۲)یاء مخفف کی جیسے تَبَنُّیٌ ،اَدْلُیٌ اور تَرَامُیٌ سے تَبَنِّیٌ (تَبَنٍّ) اَدْلِیٌ (اَدْلٍ) اور تَرَامِیٌ (تَرَامٍ) پڑھنا واجب ہے۔

حکم:……(۲)یاء مشدّد یا مخفف کا ماقبل متصل ضمہ کسرہ سے تبدیل کرنا واجب جبکہ یاء مشدّد کا منفصل

ضمہ کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط(۱) یاء مشدد یا مخفف واقع ہو۔ مثال احترازی: كُفُوًا.

شرط(۲) یاء اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: بُيَّعٌ، بُيُوعٌ.

شرط(۳) یاء سے ماقبل دو حروف مضموم ہوں۔ مثال احترازی: مَرْمُيٌّ، اَدْلُيٌّ.

مثال اتفاقی: (۱) یاء مشدد کی جیسے دُعُيٌّ، رُضُيٌّ سے دُعِيٌّ اور رُضِيٌّ پڑھنا واجب اور دِعِيٌّ اور رِضِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) یاء مخفف کی جیسے رُخُيٌ سے رُخِيٌ پڑھنا واجب اور رِخِيٌ پڑھنا نا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۱) جب یاء مشدّد یا مخفف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور ماقبل اس سے ایک حرف مضموم ہو اور وہ بھی کلمہ کے شروع میں ہو تو اس ضمہ کو جوازاً کسرہ سے تبدیل کیا جائے گا جیسے طُيٌّ سے طِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) جب یاء مخفف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور ماقبل دو حروف مضموم ہوں تو اس میں یاء کے متصل ضمہ کو کسرہ سے وجوباً تبدیل کیا جائے گا لیکن یاء کے منفصل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز نہیں جیسے رُخُيٌ سے رُخِيٌ پڑھنا واجب اور رِخِيٌ پڑھنا نا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۳) حقیقتاً سے مراد یہ ہے کہ یاء کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو جیسے اَدْلُيٌّ اور حکماً سے مراد یہ ہے کہ یاء لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو لیکن اس کے بعد الف ونون تثنیہ یا واؤ ونون جمع کا ہو جیسے طُيَّانِ سے طِيَّانِ.

دَاعِيَةٌ: (صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل) اصل میں دَاعِوَةٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور کو لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو دَاعِيَةٌ بن گیا۔ یہی تعلیل دَاعِيَتَانِ اور دَاعِيَاتٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

دَوَاعٍ (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل) اصل میں دَوَاعِوُ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو دَوَاعِيُ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء سے

ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی (یاءمدّہ اور تنوین مقدر کے درمیان) کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ کو حذف کیا تو دَوَاعٍ بن گیا۔

قانون: دَوَاعٍ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:...... یاء حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لانا واجب ہے۔

شرط: (۱) یاء مَفَاعِلُ وزن کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: مَرَاضِيُّ.

شرط: (۲) مَفَاعِلُ کا وزن حالی یا مالی ہو۔ مثال احترازی: دَاعِيَ اللّٰهَ.

شرط: (۳) مَفَاعِلُ کا وزن حالت رفعی یا جری میں واقع ہو۔ مثال احترازی: دَوَاعِيَ اللّٰهَ.

مثال اتفاقی: (۱) مَفَاعِلُ حالی جیسے دَوَاعٍ، رَوَامٍ اصل میں دَوَاعِيُ اور رَوَامِيُ تھے۔

(۲) مَفَاعِلُ مالی جیسے مَرَامٍ، مَدَاعٍ اصل میں مَرَامِيُّ اور مَدَاعِيُّ تھے۔

فائدہ:...... مَفَاعِلُ حالی اس کو کہتے ہیں کہ جو واضع کے وضع سے کلمہ کا وزن صوری مَفَاعِلُ ہو اور مَفَاعِلُ مالی اس کو کہتے ہیں جو واضع کے وضع سے کلمہ کا وزن صوری مَفَاعِيلُ ہو اور تعلیل کے بعد مَفَاعِلُ کا وزن بن گیا ہو۔

دُوَيْعٍ: (صیغہ واحد مذکر مصغر اسم فاعل) اصل میں دُوَيْعِوٌ تھا۔ بقانون دعی واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے تبدیل کیا تو دُوَيْعِيٌ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء سے ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاءمدّہ کو حذف کیا تو دُوَيْعٍ بن گیا۔

دُوَيْعِيَةٌ (صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم فاعل) اصل میں دُوَيْعِوَةٌ تھا۔ بقانون دعی واؤ متحرک ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے سے دُوَيْعِيَةٌ بن گیا۔

مَدْعُوٌّ (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ بقانون متجانسین (۲) واؤ ساکن واؤ متحرک میں مدغم کرنے سے مَدْعُوٌّ بن گیا۔ یہی تعلیل مَدْعُوَّاتٌ تک جاری رہتی ہے۔

مَدَاعٍ: (صیغہ جمع مشترک اسم مفعول) اصل میں مَدَاعِيُوُ تھا۔ واؤ جمع میں چھٹی جگہ پر یاء کے بعد واقع

ہونے کی وجہ سے بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مَدَاعِیٌّ بن گیا۔ بقانون مداع، مرام جوازاً آخر سے ایک یاء (مدغم یا مدغم فیہ) حذف کرنے سے مَدَاعٍ بن گیا۔

قانون: مَدَاعٍ، مَرَامٍ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... یاء مشدّد میں سے ایک یاء کو حذف کرنا جائز جبکہ دوسری یاء کو یائے مَفَاعِلُ کا حکم دینا واجب ہے۔

شرط (۱) یاء مشدّد واقع ہو۔ مثال احترازی: دُعِیَ.

شرط (۲) یاء مَفَاعِیلُ وزن کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: مَرْمِیٌّ.

مثال اتفاقی: مَدَاعٍ، مَرَامٍ اصل میں مَدَاعِیٌّ اور مَرَامِیٌّ تھے۔ دونوں میں ایک یاء حذف کر کے دوسری یاء کو یاء مَفَاعِلُ کا حکم دیا یعنی دوسری کو بھی حالت رفعی وجری میں حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تنوین لانے سے مَدَاعٍ اور مَرَامٍ بن گئے۔

مُدَیْعِیٌّ: (صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول) اصل میں مُدَیْعِیْوٌ تھا۔ واؤ مصغر میں چھٹی جگہ پر یاء کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مُدَیْعِیٌّ بن گیا۔ یہی تعلیل مُدَیْعِیَّۃٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم و مجہول) اصل میں یَدْعُوْ اور یُدْعٰی تھے۔ دونوں کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر سے بقانون لم یدع، لم یدع حرف علت کو حذف کیا تو لَمْ یَدْعُ اور لَمْ یُدْعَ بن گئے۔ یہی تعلیل لَمْ تَدْعُ، لَمْ اَدْعُ، لَمْ نَدْعُ اور لَمْ تُدْعَ، لَمْ اُدْعَ، لَمْ نُدْعَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

فائدہ:...... (۱) لم جحد یہ جازمہ فعل مضارع کے آخر کو جزم دیتا ہے۔ علامت جزمی کی وجہ سے فعل مضارع ناقص کے پانچ صیغوں کے آخر سے حرف علت اور سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی

گرا کر دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا جائے گا۔

فائدہ:......(۲) فعل امر حاضر معلوم کے چھ صیغوں کو امر حقیقی اور فعل تعجب کے دوسرے صیغے کو امر حکمی کہا جاتا ہے۔ حروف علت کو کلمہ کے آخر سے دخول جوازم کے وقت اور امر حقیقی کے بناتے وقت وجوبًا گرایا جاتا ہے اور جو حروف علت فعل مضارع کے آخر میں واقع ہوں تو ان کو حالت وقف میں جوازًا گرایا جاتا ہے جیسے وَالَّيْلِ اِذَايَسْرِ اصل میں يَسْرِیْ تھا۔ وقف کی وجہ سے يَسْرِ بن گیا۔ اسی طرح جن صیغوں کے آخر سے حروف علت حذف ہوئے ہوں اگر ان صیغوں کے ساتھ ضمیر فاعل یا نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ لگالیا جائے تو حذف شدہ حرف علت کو بقانون قولن وجوبًا واپس لایا جائے گا جیسے لَمْ يَدْعُ سے لَمْ يَدْعُوَا اور اُدْعُ سے اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَنْ.

قانون: لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:...... حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ مثال احترازی: يَهْنِیْ (اصل میں يَهْنِئُ تھا)۔

شرط (۲) حرف علت فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: يَقُوْلُ، يَبِيْعُ (ادھر درمیان میں واقع ہے)۔

شرط (۳) فعل مضارع پر حروف جوازم داخل ہوں یا فعل مضارع سے امر یا نہی بنانا مقصود ہو۔

مثال احترازی: لَنْ يَّدْعُوَ . لَنْ يَّرْمِیَ اور تَدْعُوْ، يَرْمِیْ (جب آخری دو سے امر یا نہی بنانا مقصود نہ ہو)۔

مثال اتفاقی: (۱) جب فعل مضارع پر حروف جوازم داخل ہوں جیسے يَدْعُوْ، يُدْعٰی، يَخْشٰی، يُخْشٰی اور يَرْمِیْ، يُرْمٰی سے لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ، لَمْ يَخْشَ، لَمْ يُخْشَ اور لَمْ يَرْمِ، لَمْ يُرْمَ پڑھنا واجب ہے۔

(۲) جب فعل مضارع سے امر بنانا مقصود ہو جیسے تَدْعُوْ، تَخْشٰی اور تَرْمِیْ سے اُدْعُ، اِخْشَ اور اِرْمِ پڑھنا واجب ہے۔

(۳) جب فعل مضارع سے نہی بنانا مقصود ہو جیسے تَدْعُوْ، تَخْشٰی اور تَرْمِیْ سے لَاتَدْعُ، لَاتَخْشَ اور لَاتَرْمِ پڑھنا واجب ہے۔

لَمْ یَدْعُوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں یَدْعُوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ اور بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ یَدْعُوْا بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَدْعُوْا میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ تَدْعِیْ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں تَدْعِیْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ تَدْعِیْ بن گیا۔

لَمْ یُدْعَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں یُدْعٰی تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون لم یدع، لم یدع آخر میں حرف علت الف کو حذف کیا تو لَمْ یُدْعَ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُدْعَ، لَمْ اُدْعَ اور لَمْ نُدْعَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ یُدْعَوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں یُدْعَوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ یُدْعَوْا بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُدْعَوْا میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ تُدْعَیْ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں تُدْعَیْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ تُدْعَیْ بن گیا۔

فائدہ:...... فعل مضارع کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ پر فتحہ کی حرکت لاکر سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی کو گرایا جائے گا اور دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا جائے گا۔

لَنْ یَّدْعُوَ: (صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ) اصل میں یَدْعُوْ تھا۔ اس کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے لَنْ یَّدْعُوَ بن گیا۔ یہی تعلیل لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ اَدْعُوَ اور لَنْ نَدْعُوَ

میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَنْ یُدْعٰی: (صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ) اصل میں یُدْعٰی تھا۔ اس کے شروع میں لَنْ ناصبہ لانے سے لَنْ یُدْعٰی بن گیا۔ یہی تعلیل لَنْ تُدْعٰی، لَنْ اُدْعٰی اور لَنْ نُدْعٰی میں بھی جاری ہوتی ہے۔

فائدہ:......ان مذکورہ صیغوں پر قال، باع قانون جاری ہونے کی وجہ سے فتحہ کی حرکت نہیں آئے گی۔

لَیَدْعُوَنَّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یَدْعُوْ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے لَیَدْعُوَنَّ بن گیا ۔یہی تعلیل لَتَدْعُوَنَّ لَاَدْعُوَنَّ اور لَنَدْعُوَنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَیَدْعُنَّ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مستقبل معلوم لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یَدْعُوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَیَدْعُوْنَّ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ حذف کرنے سے لَیَدْعُنَّ بن گیا۔ یہی تعلیل لَتَدْعُنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَتَدْعِنَّ (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مستقبل معلوم لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں تَدْعِیْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَتَدْعِیْنَّ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ حذف کرنے سے لَتَدْعِنَّ بن گیا۔

لَیُدْعَیَنَّ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یُدْعٰی تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے لَیُدْعَیَنَّ بن گیا۔

لَیُدْعَوُنَّ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یُدْعَوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَیُدْعَوْنَّ بن گیا۔ واؤ اور نون کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدّہ کی وجہ سے بقانون لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیِنَّ ساکن اول واؤ غیر مدّہ کو ضمہ کی حرکت دینے سے لَیُدْعَوُنَّ بن گیا۔ یہی تعلیل لَتُدْعَوُنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَيِنَّ

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) واؤ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ.

شرط (۲) ساکن اول مدّہ نہ ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبُنَّ (اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا)۔

شرط (۳) ساکن اول واؤ جمع مذکر کا ہو۔ مثال احترازی: لَتَدْعُوَنَّ، لَوِاسْتَطَعْنَا (اصل میں لَتَدْعُوْنَّ اور لَوْ اِسْتَطَعْنَا تھے۔ دونوں میں واؤ جمع میں واقع نہیں)۔

مثال اتفاقی: (فعل کی) جیسے دَعَوُا اللّٰهَ اور لَتُدْعَوُنَّ اصل میں دَعَوْا اللّٰهَ اور لَتُدْعَوْنَّ تھے۔ (اسم کی) جیسے مُصْطَفَوُا اللّٰهِ اصل میں مُصْطَفَوْنَ اللّٰهِ تھا۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے اور ہمزہ وصلی درج کلام میں گرنے سے واؤ اور لام کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ غیر مدّہ کو ضمہ کی حرکت دی تو مُصْطَفَوُا اللّٰهِ بن گیا۔

حکم:......(۲) یاء کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ.

شرط (۲) ساکن اول مدّہ نہ ہو۔ مثال احترازی: اِضْرِبِنَّ (اصل میں اِضْرِبِیْنَّ تھا)۔

شرط (۳) ساکن اول یائے واحد مؤنث ہو۔ مثال احترازی: ضَارِبِی الْغُلَامَ اور ضَارِبِی الْقَوْمَ (اصل میں ضَارِبِیْنَ الْغُلَامَ اور ضَارِبِیْنَ الْقَوْمَ تھے۔ دونوں میں یاء تثنیہ کی ہے اور دونوں میں نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوئی ہے)۔ مثال اتفاقی: لَتُدْعَيِنَّ اور اِمَّا تَرَيِنَّ اصل میں لَتُدْعَيْنَّ اور اِمَّا تَرَيْنَّ تھے۔

فائدہ:......التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ میں ساکن اول مدّہ ہونے کی بجائے اگر افعال میں واؤ جمع مذکر آیا ہو تو اس واؤ ساکن کو اکثر ضمہ کی حرکت دی جاتی ہے لیکن بعض اوقات اس کو فتحہ یا کسرہ کی حرکت بھی دی جاتی ہے جیسے اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ. اور ایک قرأت کے مطابق وَالضَّلٰلَةَ اور

وِالــضَّــلٰـلَةَ پڑھنا بھی درست ہے اور اگر ساکن اول واؤ جمع مذکر باب افعال میں آیا ہو تو اس کو صرف ضمہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

لَتُدْعَيِنَّ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں تُدْعَيْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَتُدْعَيْنَّ بن گیا۔ یاء اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے بقانون لَتُدْعَوُنَّ ،لَتُدْعَيِنَّ ساکن اول یاء غیر مدّہ کو کسرہ کی حرکت دی تو لَتُدْعَيِنَّ بن گیا۔

اُدْعُ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں تَدْعُوْ تھا۔ بقانون امر حاضر حرف مضارعت حذف کی۔ ابتدا بالسکون محال اور عین کلمہ مضموم ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائے ۔ اس کے بعد آخر کو جزم دینے کی وجہ سے بقانون لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ حرف علت واؤ حذف کرنے سے اُدْعُ بن گیا۔

اُدْعُــوَنَّ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ معلوم) اصل میں اُدْعُ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے بقانون قولن حذف شدہ واؤ کو علت حذفیت زائل ہونے کی وجہ سے واپس لایا تو اُدْعُوَنَّ بن گیا۔

اُدْعُــنَّ : (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ معلوم) اصل میں اُدْعُــوْ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ کو حذف کیا تو اُدْعُنَّ بن گیا۔

اُدْعِـنَّ: (صیغہ واحد مؤنث امر حاضر بانون تاکید ثقیلہ معلوم) اصل میں اُدْعِــیْ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو اُدْعِنَّ بن گیا۔

لَاتَدْعُ ،لَاتُدْعَ اور لَاتَدْعُوَنَّ،لَاتُدْعَيِنَّ: (نہی حاضر معلوم و مجہول) کو امر حاضر معلوم و مجہول پر قیاس کیا جائے۔

مَدْعًی: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَدْ عَوٌ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ کو بقانون یدعی ،یعلی یاء سے تبدیل کر کے یاء متحرک ماقبل مفتوح بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا تو مَدْعَانٌ بن گیا۔ التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول

الف مدّہ حذف کرنے سے مَدْعًى بن گیا۔ یہی تعلیل مِدْعًى (واحد اسم آلہ صغریٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مَدَاعٍ: (صیغہ جمع اسم ظرف) اصل میں مَدَاعِوُ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے واؤ بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو مَدَاعِيُ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء سے ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی (یاء مدّہ اور تنوین مقدر) کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو مَدَاعٍ بن گیا۔ یہی تعلیل مَدَاعٍ (صیغہ جمع اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مُدَيْعٍ: (صیغہ واحد مصغر اسم ظرف) اصل میں مُدَيْعِوٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو مُدَيْعِيٌ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو مُدَيْعٍ بن گیا۔ یہی تعلیل مُدَيْعٍ (صیغہ واحد مصغر اسم آلہ صغریٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مِدْعَاةٌ: (صیغہ واحد اسم آلہ وسطیٰ) اصل میں مِدْعَوَةٌ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے مِدْعَاةٌ بن گیا۔ یہی تعلیل مِدْعَاتَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مُدَيْعِيَةٌ: (صیغہ واحد مصغر اسم آلہ صغریٰ) اصل میں مُدَيْعِوَةٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو مُدَيْعِيَةٌ بن گیا۔

مِدْعَآءٌ: (صیغہ جمع مذکر اسم آلہ کبریٰ) اصل میں مِدْعَاوٌ تھا۔ واؤ لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء ہمزہ سے تبدیل کیا تو مِدْعَآءٌ بن گیا۔ یہی تعلیل مِدْعَآءَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مَدَاعِيُّ: (صیغہ جمع مکسر اسم آلہ کبریٰ) اصل میں مَدَاعِيْوُ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل اس کا حرف ساکن تھا لہٰذا واؤ کو بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مَدَاعِيُّ بن گیا۔ یہی تعلیل مُدَيْعِيٌّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

اَدْعٰی: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَدْعَوُ تھا واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی

حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ کو بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کر کے بقانون قال باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو اَدْعٰی بن گیا۔ اَدْعَیَانِ (صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل) میں صرف یدعی، یعلی کا قانون جاری ہوتا ہے۔

اَدْعَوْنَ: (صیغہ جمع مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَدْعَوُوْنَ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف تھی لہٰذا واؤ کو بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کر کے بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو اَدْعَاوْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو اَدْعَوْنَ بن گیا۔

اَدَاعٍ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل) میں مثل مَدَاعٍ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اُدَیْعٍ: (صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم تفضیل) میں مثل مُدَیْعٍ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

دُعْیٰی: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں دُعْوٰی تھا۔ واؤ فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دنیا، علیا، تقوی، فتوی یاء سے تبدیل کیا تو دُعْیٰی بن گیا۔ یہی تعلیل دُعْیَیَانِ اور دُعْیَیَاتٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

قانون: دُنْیَا، عُلْیَا، تَقْوٰی، فَتْوٰی

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ لام کلمے کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: وُعْدٰی، قُوْلٰی (یہاں واؤ فاء اور عین کلمے کے مقابلے میں واقع ہے)۔

شرط (۲) کلمہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: دَعْوٰی.

شرط (۳) فُعْلٰی اسمی ہو۔ مثال احترازی: غُزْوٰی (بمعنی جنگ کرنیوالی عورت یہ فُعْلٰی صفتی ہے)۔

مثال اتفاقی: دُنْیَا، عُلْیَا اور دُعْیَا اصل میں دُنْوٰی عُلْوٰی اور دُعْوٰی تھے۔

حکم:......(۲) یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) یاء لام کلمے کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: بَیْعًا (عین کلمے کے مقابلے میں واقع ہے)۔

شرط(۲) کلمہ فَعْلیٰ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی رُمْیٰ، کُسْیٰ.

شرط(۳) فَعْلیٰ اسمی ہو۔ مثال احترازی: صَدْیٰ (بمعنی پیاسی عورت یہ فَعْلیٰ صفتی ہے)۔

مثال اتفاقی: تَقْوٰی، فَتْوٰی، یَقْوٰی اصل میں تَقْیٰ فَتْیٰ اور یَقْیٰ تھے۔

فائدہ:......(۱) فُعْلیٰ صفتی کے لام کلمہ کے مقابلے میں اگر واؤ یا یاء واقع ہو تو اس کو اپنے حال پر باقی چھوڑا جاتا ہے جیسے غُزْوٰی اور قُضْیٰ. اس کے برعکس اگر فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ واقع ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے دُنْیَا اصل میں دُنْوٰی تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ فُعْلیٰ اسمی میں ثقل ہے اور اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ کے واقع ہونے کی وجہ سے ثقل اور بڑھتا ہے لہٰذا اس واؤ کو یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے جو کہ واؤ سے خفیف ہے اور اگر اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں یاء واقع ہو تو اس کو اپنے حال پر چھوڑا جاتا ہے جیسے فُتْیَا.

فائدہ:......(۲) دُنْیَا اور عُلْیَا مؤنث اَدْنیٰ اور اَعْلیٰ اسم تفضیل کے ہیں اور ان میں اصل کے اعتبار سے معنی وصفی ہے لیکن یہ معنی اسمیت میں اکثر مستعمل ہیں کیونکہ دونوں صفت ہونے کی صورت میں معرّف باللام واقع ہوتے ہیں جیسے اَلْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَ الْمَنْزِلَۃُ الْعُلْیَا. اس کے برعکس حَیٰوۃٌ دُنْیَا اور مَنْزِلَۃٌ عُلْیَا نہیں کہا جاتا۔ اگر یہ صفات ہوتے تو اور صفات کی طرح دونوں حالتوں (معرّف باللام اور غیر معرّف باللام) کے ساتھ صفت واقع ہوتے نیز فُعْلیٰ تفضیلی بھی فُعْلیٰ اسمی کا حکم رکھتا ہے۔

نوٹ:......فُعْلیٰ اسمی و صفتی کی تعریفات صفحہ (۱۴۹) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دُعًی: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل) اصل میں دُعَوٌ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو دُعَاٌ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو دُعًی بن گیا۔

دُعَیّٰ: (صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل) اصل میں دُعَیْوٰی تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھا اور اس

کا ماقبل حرف ساکن تھا لہٰذا واؤ کو بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو دُعَیٌّ بن گیا۔

مَـا اَدْعَـاهُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) اصل میں مَـا اَدْعَوَهُ تھا۔ بقانون قال، باع واؤ متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو مَا اَدْعَاهُ بن گیا۔

اَدْعِیْ بِهٖ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) اصل میں اَدْعِوْ بِهٖ تھا۔ بقانون میعاد واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کیا تو اَدْعِیْ بِهٖ بن گیا۔

دَعُوَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ چوں اَلْـجَثِیُّ وَالْـجِثِیُّ وَالْـجُثُوُّ وَالْجَثْوُ (زانو پر بیٹھنا)۔

مصادر: اَلسَّحْیُ (چھیلنا) اَلْکَسْوُ (کپڑا پہننا) اَلْقَنْوُ (لازم پکڑنا) اَلزَّقْیُ (پرندے کا چہچہانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب سَـمِـعَ یَسْمَعُ چوں اَلـرِّضَـآءُ وَالـرِّضْـوَانُ وَالرُّضِیُّ (خوش ہونا) وَالْمَرْضَاةُ (پسند کرنا)۔

رَضِـیَ یَـرْضٰـی رِضْـوَانًـا فھـو رَاضٍ وَرُضِـیَ یُـرْضٰی رِضْوَانًا فذاک مَرْضِیٌّ مَارَضِیَ مَـارُضِـیَ لَمْ یَرْضَ لَمْ یُرْضَ لَا یَرْضٰی لَا یُرْضٰی لَنْ یَّرْضٰی لَنْ یُّرْضٰی لَیَرْضَیَنَّ لَیُرْضَیَنَّ لَیَـرْضَیَـنْ لَیُرْضَیَنْ الامر منه اِرْضَ لِتُرْضَ لِیَرْضَ لِیُرْضَ والنھی عنه لَا تَرْضَ لَا تُرْضَ لَـا یَرْضَ لَایُرْضَ الظرف منه مَرْضًی والآلة الصغرٰی منه مِرْضًی والوسطٰی منه مِرْضَاةٌ والـکبرٰی منه مِرْضَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَرْضٰی والمؤنث منه رُضْیٰی وفعل التعجب منه مَا اَرْضَاهُ وَاَرْضِیْ بِهٖ وَرَضُوَ.

مصادر: اَلْقَصْوُ (دور ہونا) اَلْقَدَاوَةُ (کھانے کا خوشبودار ہونا) اَلْعَنْوُ (قیدی ہونا) اَلسَّرَآءُ (سخی ہونا)۔

مَـرْضِیٌّ (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَـرْضُوْوٌ تھا۔ واؤ اسم متمکن کے لام کلمہ کے مقابلے

میں واقع تھا اور اس سے ماقبل واؤ مدہ زائدہ واقع تھا لہٰذا واؤ بقانون مرضی یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مَرْضُیٌّ بن گیا۔ بقانون دعی (۲) یاء کے متصل ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کیا تو مَرْضِیٌّ بن گیا۔

قانون: مَرْضِیٌّ

اس قانون کیلئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: (۱) باب ناقص واوی کا ہو۔ مثال احترازی: مَخْشِیٌّ (اصل میں مَخْشُوْیٌ تھا)۔

شرط: (۲) باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا ہو۔ مثال احترازی: مَدْعُوٌّ (اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا)۔

مثال اتفاقی: مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا۔

فائدہ:...... (۲) جن مواضع میں واؤ جوازاً یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ اگر ان مواضع میں واؤ ناقص واوی باب سمع یسمع کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو تو اس واؤ کو وجوباً یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے جیسے مَرْضِیٌّ اصل میں مَرْضُوْیٌ تھا۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْمَحْوُ (دور کرنا، مٹانا)۔

مصادر: اَلنَّمُوُّ (زیادہ ہونا) اَلرُّخَآءُ (خوش عیش ہونا) اَلْعَلَآءُ (بلند ہونا) اَلشَّحْوُ (کھولنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلرَّخْوُ و اَلرَّخَاوَۃُ و اَلرِّخْوَۃُ (سست اور نرم ہونا)۔

رَخُوَ یَرْخُوْ رَخْوًا فھو رَخِیٌّ وَرُخِیَ یُرْخٰی رَخْوًا فذاک مَرْخُوٌّ مَارَخُوَ مَارُخِیَ لَمْ یَرْخُ لَمْ یُرْخَ لَایَرْخُوْ لَایُرْخٰی لَنْ یَّرْخُوَ لَنْ یُّرْخٰی الامر منہ اُرْخُ لِتُرْخَ لِیَرْخُ لِیُرْخَ والنھی عنہ لَاتَرْخُ لَاتُرْخَ لَایَرْخُ لَایُرْخَ والظرف منہ مَرْخًی والآلۃ الصغرٰی منہ مِرْخًی والوسطٰی منہ مِرْخَاۃٌ والکبرٰی منہ مِرْخَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منہ اَرْخٰی والمونث منہ رُخْیٰی وفعل

التعجب منه مَاارْخَاهُ وَارْخِیْ بِهٖ وَرَخُوَ.

(بحث صفت مشبہ)

رَخِیٌّ رَخِیَّانِ رَخِیُّوْنَ رُخَوآءُ رُخْوَانٌ رِخْوَانٌ رِخَآءٌ رِخِیٌّ رِخٍ اَرْخَآءُ اَرْخِیَآءُ اَرْخِیَةٌ رَخِیَّةٌ رَخِیَّتَانِ رَخِیَّاتٌ رَخَایَا رُخِیٌّ رُخِیَّةٌ.

فائدہ:...... رَخُوَ، یَرْخُوُ الخ میں مثل دَعَا، یَدْعُوُ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مصادر: اَلْبَذَآءُ (فحش گو ہونا) اَلطَّرَاوَةُ (گوشت کا تر و تازہ ہونا) اَلشَّهْوُ (لذیذ ہونا) اَلْبُطُوْءُ (دیر کرنا)۔

رَخِیٌّ: (صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ) اصل میں رَخِیْوٌ تھا۔ واؤ اور یاء اکٹھے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے بقانون رخی، رخیۃ ساکن اول واؤ یاء کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو رَخِیٌّ بن گیا۔ یہی تعلیل رَخِیَّانِ، رَخِیُّوْنَ، رَخِیَّةٌ، رَخِیَّتَانِ اور رَخِیَّاتٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

رُخَوآءُ، رُخْوَانٌ اور رِخْوَانٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔

رِخَـآءٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ) اصل میں رِخَـاوٌ تھا۔ واؤ الف زائدہ کے بعد لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء ہمزہ سے تبدیل کیا تو رِخَآءٌ بن گیا۔ یہی تعلیل اَرْخَآءٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

رِخِیٌّ: (صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ) اصل میں رُخُوُوٌ تھا۔ واؤ جمع میں اسم متمکن کے آخر میں واقع تھا اور ماقبل اس کا دوسرا واؤ مدہ زائدہ تھا لہٰذا واؤ بقانون دعی (۱) یاء سے تبدیل کیا تو رُخُوْیٌ بن گیا۔ واؤ اور یاء اکٹھے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے بقانون قویل، قویلۃ ساکن اول واؤ کو یاء کا ہم جنس کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو رُخُـیٌّ بن گیا۔ بقانون دعی (۲) یاء

کا ماقبل متصل ضمہ کسرہ سے وجوبًا اور منفصل ضمہ کو پہلے کسرے کی مناسبت سے جوازًا کسرہ سے تبدیل کیا تو دِخِيٌّ بن گیا۔

رُخٍ: (صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ) اصل میں رُخُوٌ تھا۔ واؤ ماقبل مضموم اسم متمکن کے آخر میں واقع تھا اور واؤ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ تھا لہٰذا واؤ کو بقانون یدعی، یعلی یاء سے تبدیل کرنے سے رُخُیٌ بن گیا۔ بقانون دعی (۲) یاء کا ماقبل متصل ضمہ وجوبًا کسرہ سے تبدیل کرنے سے رُخِیٌ بن گیا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو رُخٍ بن گیا۔

اَرْخِیَاءُ، اَرْخِیَةٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر صفت مشبہ) اصل میں اَرْخِوَاءُ اور اَرْخِوَةٌ تھے۔ دونوں میں واؤ متحرک ماقبل مکسور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعی یاء سے تبدیل کیا تو اَرْخِیَاءُ اور اَرْخِیَةٌ بن گئے۔

رَخَایَا: (صیغہ جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ) کو رَخِیَّةٌ سے بنایا، رَخِیَّةٌ اصل میں رَخِیْوَةٌ تھا۔ بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لا کر اس کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔ آخر میں تاء واحدہ اور تنوین تمکن حذف کرنے سے رَخَایِوُ، بقانون شرائف رَخَائِوُ، بقانون دُعی رَخَائِیُ، بقانون رخایا، اداوی ہمزہ یاء مفتوحہ سے تبدیل کیا۔ تبدیل شدہ واؤ علت تبدیل زائل ہونے کی وجہ سے واپس لانے سے رَخَایَوُ، بقانون یدعی، یعلی رَخَایَیُ اور بقانون قال، باع رَخَایَا بن گیا۔

قانون: رَخَایَا، اَدَاوٰی

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: قَائِلٌ، بَائِعٌ (دونوں میں ہمزہ الف

فاعل کے بعد واقع ہے)۔

شرط (۲) ہمزہ یاء سے پہلے واقع ہو۔ مثال احترازی: شَرَآئِفُ (یہاں ہمزہ فاء سے پہلے واقع ہے)۔

شرط (۳) جمع کے مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: جَوَآءٍ، شَوَآءٍ (اصل میں جَوَآئِيُ اور شَوَآئِيُ تھے۔ دونوں کا مفرد جَائِيَةٌ اور شَائِيَةٌ آتا ہے اور دونوں کے مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے واقع ہے)۔

مثال اتفاقی: (۱) اس کے مفرد میں ہمزہ نہ ہو جیسے رَخَایَا جمع ہے رَخِيَّةٌ کی۔ (۲) اس کے مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے واقع نہ ہو جیسے خَطَايَا جمع ہے خَطِيَّةٌ کی جو اصل میں خَطِيئَةٌ تھا۔

حکم:...... (۲) ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: مَيَائِيسُ (یہاں ہمزہ الف مفاعیل سے پہلے واقع ہے)۔

شرط (۲) ہمزہ یاء سے پہلے واقع ہو۔ مثال احترازی: شَرَآئِفُ (یہاں ہمزہ فاء سے پہلے واقع ہے)۔

شرط (۳) جمع کے مفرد میں واؤ چوتھی جگہ پر الف کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: رَخَائِيُ (اس کا مفرد رَخِيَّةٌ آتا ہے جو کہ اصل میں رَخِيوَةٌ تھا اس میں واؤ چوتھی جگہ پر یاء کے بعد واقع ہے)۔

مثال اتفاقی: اَدَاوَا، هَرَاوَا (دونوں کا مفرد اِدَاوَةٌ اور هِرَاوَةٌ آتا ہے)۔

فائدہ:...... (۱)...... (۱) خَطَايَا کو خَطِيَّةٌ سے بنایا، خَطِيَّةٌ اصل میں خَطِيئَةٌ تھا۔ بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول کو مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔ اس کے بعد تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لا کر الف کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔ آخر میں تاء واحدہ اور تنوین تمکن حذف کرنے سے خَطَايِئُ بن گیا۔ بقانون شَرَائِفُ خَطَاءِءُ، بقانون ائمۃ خَطَائِيُ، بقانون مذکورہ خَطَايَئُ اور قانون قال، باع خَطَايَا بن گیا۔ علی هٰذا القیاس مَطَايَا جمع مَطِيئَةٌ۔

(۲)...... اَدَاوِی اور هَرَاوِی کو اِدَاوَةٌ اور هِرَاوَةٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول کو فتحہ کی حرکت

دے کر حرف ثانی مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا۔اس کے بعد تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لاکر الف کے مابعد حرف کو بقانون شرائف ہمزہ مکسورہ سے تبدیل کیا۔آخر میں تاء واحدہ اور تنوین تمکن حذف کرنے سے اَدَائِوُ اور ھَرَائِوُ بن گئے۔دونوں میں بقانون دعی واؤ مضموم ماقبل مکسور یاء سے تبدیل کرنے سے اَدَائِیُ اور ھَرَائِیُ، بقانون مذکورہ اَدَاوِیُ اور ھَرَاوِیُ اور بقانون قال، باع اَدَاوٰی اور ھَرَاوٰی بن گئے۔

فائدہ:......(۲)......(۱) اَشَاوٰی کو اَشْیَآءٌ سے بنایا، بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول کو مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔اس کے بعد تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لاکر الف کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔الف کے مابعد حرف کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق بقانون ضورب، مضاریب حرف علت یاء سے تبدیل کر کے آخر میں تنوین تمکن حذف کرنے سے اَشَایِیُٔ بن گیا۔بقانون افیس، خطیۃ، مقروۃ ہمزہ آخر میں یاء مدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے تبدیل کیا تو اَشَایِیُ بن گیا۔بقانون متجانسین (۲) اَشَایِیُّ بن گیا۔تین یاء ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے بوجہ ثقل کے یاء مدغم کو خفت کے واسطے جوازاً حذف کرنے سے اَشَایِیُ، بقانون شرائف خلاف القیاس اَشَائِیُ، بقانون مذکورہ خلاف القیاس اَشَاوِیُ اور بقانون قال، باع اَشَاوٰی بن گیا۔

(۲)......ھَدَاوٰی کو ھَدِیَّۃٌ سے بنایا، ھَدِیَّۃٌ اصل میں ھَدِیْیَۃٌ تھا۔بقاعدہ جمع اقصیٰ حرف اول کو مفتوح ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑ کر حرف ثانی کو فتحہ کی حرکت دی۔اس کے بعد تیسری جگہ پر الف علامت جمع اقصیٰ لاکر الف کے مابعد حرف کو کسرہ کی حرکت دی۔آخر میں تاء واحدہ اور تنوین تمکن حذف کرنے سے ھَدَایِیُ بن گیا۔بقانون شرائف ھَدَائِیُ، بقانون مذکورہ خلاف القیاس ھَدَاوِیُ او ربقانون قال، باع ھَدَاوٰی بن گیا۔

اَشَاوٰی اور ھَدَاوٰی میں قانون مذکورہ کے حکم (۲) کے شرائط پورے نہیں ہیں یعنی ان دونوں جمع کے مفردوں میں چوتھی جگہ پر واؤ الف کے بعد واقع نہ ہونے کے باوجود ان میں قانون مذکورہ جاری

ہوا ہے لہٰذا یہ دونوں شاذ ہیں۔

فائدہ:......(۳) قانون مذکورہ ناقص کے قوانین میں ذکر کرنا مسامحت ہے ابن حاجب اور دیگر حضرات نے قانون مذکورہ کو مہموز کے قوانین میں ذکر کیا ہے۔

رُخَيٌّ رُخَيَّةٌ: اصل میں رَخِيٌّ اور رَخِيَّةٌ تھے اور یہ اصل میں رَخِيوٌ اور رَخِيوَةٌ تھے۔ بقاعدہ تصغیر رُخَيِّوٌ اور رُخَيِّوَةٌ، بقانون دعی رُخَيِّيٌ اور رُخَيِّيَةٌ، بقانون متجانسین (۲) رُخَيِّيٌ اور رُخَيِّيَةٌ اور بقانون رخی، رخیۃ رُخَيٌّ، رُخَيَّةٌ بن گئے۔

فائدہ:......حرف کا حذف کرنا دو قسم کا ہے: (۱) محذوف منوی (۲) محذوف نسیًا منسیًا

(۱) محذوف منوی:......اس کو کہتے ہیں کہ کلمہ سے ایک حرف گرانے کے بعد دل میں یہ خیال کیا جائے کہ یہاں پر کوئی حرف موجود ہے۔ محذوف منوی میں حرف محذوف کی حرکت ماقبل حرف کی طرف منتقل نہیں ہوتی جیسے دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا۔

(۲) محذوف نسیًا منسیًا:......اس کو کہتے ہیں کہ کلمہ سے ایک حرف گرانے کے بعد دل میں یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہاں پر کوئی حرف موجود ہے۔ محذوف نسیًا منسیًا میں حرف محذوف کی حرکت ماقبل حرف کی طرف منتقل ہوتی ہے جیسے رُخَيٌّ اصل میں رَخِيٌّ اور یہ اصل میں رَخِيوٌ تھا۔

قانون: رُخَيٌّ، رُخَيَّةٌ

اس قانون کے لئے دو حکم اور پہلے حکم کے لئے پانچ شرائط اور دوسرے حکم کے لئے تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) تین یاؤں میں سے ایک یاء کو نسیًا منسیًا حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) تین یاء ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: بَنِيَّ يَعْقُوبَ.

شرط (۲) یاء اول یاء ثانی میں مدغم ہو۔ مثال احترازی: حَيِيٌّ، مَحَايِيٌ.

شرط (۳) تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: مُقَيِّيلٌ (اس کا وزن مُفَعِّيلٌ آتا ہے)۔

شرط(۴) تینوں یاء فعل یا جاری مجرائے فعل میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: حَيَّ، يُحَيِّيْ، مُحَيِّيْ، مُحَيَّيْ.

شرط(۵) تینوں یاء تصغیر کے صیغے میں ہوں۔ مثال احترازی: يُحَيِّيْ، مُحَيِّيْ.

مثال اتفاقی: رُخَيٌّ اور رُخَيَّةٌ.

حکم:.......(۲) دو یاؤں میں سے ایک یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

شرط(۱) دونوں یاء ایک کلمے میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: اَخِيْ يُوْسُفَ.

شرط(۲) یاء اول یاء ثانی میں مدغم ہو۔ مثال احترازی: بُيَيْعًا.

شرط(۳) دونوں یاء فعل یا جاری مجرائے فعل میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: بَيَّعَ، يُبَيِّعُ، مُبَيَّعٌ.

مثال اتفاقی: سَيِّدٌ اور مَيِّتٌ سے سَيْدٌ اور مَيْتٌ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......(۱) جاری مجریٰ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ سوائے صفت مشبہ کے ہیں۔ اگر تین یاء فعل یا جاری مجریٰ فعل میں اکٹھی آ جائیں تو تیسری یاء جوازاً حذف کی جاتی ہے جیسے مُحَيِّيٌ اور مُحَيِّيَةٌ سے مُحَيٌّ اور مُحَيَّةٌ پڑھنا جائز ہے۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِعْتِدَاءُ (حد سے گزرنا)۔

مصادر: () اَلْاِصْطِفَاءُ (چن لینا) اَلْاِغْتِدَاءُ (سویرے آنا) اَلْاِبْتِلَاءُ (آزمانا) اَلْاِجْتِفَاءُ (دور کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِدْعَاءُ (چاہنا، طلب کرنا) اَلْاِسْتِرْخَاءُ (خوش عیش ہونا) اَلْاِسْتِحْذَاءُ (جوتا طلب کرنا) اَلْاِسْتِسْمَاءُ (نام دریافت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْجِلَاءُ (روشن ہونا)۔

مصادر: اَلْاِنْمِحَاءُ (مٹ جانا) اَلْاِنْدِعَاءُ (پکار کر جواب دینا) اَلْاِنْقِبَاءُ (پوشیدہ ہونا) اَلْاِنْكِبَاءُ (منہ کے بل گرنا)۔

رف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعِلَال چوں اَلْاِرْعِوَآءُ (غلطی سے باز آنا)۔

رف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعِيْلَال چوں اَلْاِعْرِيْرَآءُ (برہنہ گھوڑے پر سوار ہونا)۔

رف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعِيْعَال چوں اَلْاِحْلِيْلَالُ (زیادہ میٹھا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِدْجِيْجَآءُ (تاریک ہونا) اَلْاِدْلِيْلَآءُ (جلدی کرنا) اَلْاِغْلِيْلَآءُ (درخت کا گنجان ہونا)

اِقْطِيْطَآءُ (ناز وادا سے چلنا)۔

رف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعَال چوں اَلْاِعْلَآءُ (بلند کرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْجَآءُ (رہا کرنا، نجات دینا) اَلْاِعْطَآءُ (دینا) اَلْاِثْرَآءُ (بہت مالدار ہونا) اَلْاِثْغَآءُ (بکری

کومیانے پر اکسانا)۔

رف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفْعِيْل چوں اَلتَّنْجِيَةُ (رہا کرنا، نجات دینا)۔

صادر: اَلتَّخْلِيَةُ (خالی کرنا) اَلتَّسْمِيَةُ (نام رکھنا) اَلتَّنْحِيَةُ (ہٹانا) اَلتَّجْفِيَةُ (بدسلوک کرنا)۔

فائدہ:...... تَسْمِيَةٌ (صیغہ مصدر) اصل میں تَسْمِيْوٌ تھا۔ واؤ اور یاء باہم ایک جگہ جمع تھے اور پہلا ان

ں ساکن اور کسی حرف سے بدل واقع نہیں تھا لہٰذا واؤ کو بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے

نون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو تَسْمِيٌّ بن گیا۔ ایک یاء کو تخفیف کی غرض سے

اکر اس کے عوض آخر میں تاء زیادہ کرنے سے تَسْمِيَةٌ بن گیا۔

ف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُنَاجَاةُ (آپس میں باتیں کرنا)۔

صادر: اَلْمُغَالَاةُ (غلو کرنا) اَلْمُبَادَاةُ (کھلم کھلا دشمنی ظاہر کرنا) اَلْمُنَاحَاةُ (ایک دوسرے کی طرف

) اَلْمُعَاصَاةُ (لاٹھی سے مارنا)۔

ے صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّبَنِّيْ (کسی کو بیٹا کہنا)۔

در: اَلتَّعَلِّيْ (بڑائی ظاہر کرنا) اَلتَّكَسِّيْ (پہننا) اَلتَّغَذِّيْ (خوراک کھانا) اَلتَّقَبِّيْ (گنبد جیسا ہونا)۔

ے صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّرَاضِيْ (آپس میں راضی ہونا)۔

مصادر: اَلتَّنَاجِیْ (سرگوشی کرنا) اَلتَّبَادِیْ (بدوی صفت ہونا) اَلتَّدَاعِیْ (متوجہ ہونا) اَلتَّشَاکِیْ (ایک دوسرے کی شکایت کرنا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مجرد ناقص یائی ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْکِنَایَةُ (ایک لفظ بول کر دوسرے لفظ کا ارادہ کرنا)۔

مصادر: اَلْجَلْیُ (ہدیہ دینا) اَلنَّهْیُ (ڈانٹنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلرَّمْیُ وَالرِّمَایَةُ (تیر پھینکنا)۔

رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فهو رَامٍ وَرُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فذاک مَرْمِیٌّ مَارَمٰی مَارُمِیَ لَمْ یَرْمِ لَمْ یُرْمَ لَایَرْمِیْ لَایُرْمٰی لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یُّرْمٰی لَیَرْمِیَنَّ لَیُرْمَیَنَّ لَیَرْمِیَنْ لَیُرْمَیَنْ الامر منه اِرْمِ لِتُرْمَ لِیَرْمِ لِیُرْمَ اِرْمِیَنَّ لِتُرْمَیَنَّ لِیَرْمِیَنَّ لِیُرْمَیَنَّ اِرْمِیَنْ لِتُرْمَیَنْ لِیَرْمِیَنْ لِیُرْمَیَنْ والنهی عنه لَاتَرْمِ لَاتُرْمَ لَایَرْمِ لَایُرْمَ لَاتَرْمِیَنَّ لَاتُرْمَیَنَّ لَایَرْمِیَنَّ لَایُرْمَیَنَّ لَاتَرْمِیَنْ لَاتُرْمَیَنْ لَایَرْمِیَنْ لَایُرْمَیَنْ والظرف منه مَرْمًی مَرْمَیَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمٍ والآلة الصغرٰی منه مِرْمًی مِرْمَیَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمٍ والوسطٰی منه مِرْمَاةٌ مِرْمَاتَانِ مَرَامٍ وَمُرَیْمِیَةٌ والکبرٰی منه مِرْمَآءٌ مِرْمَاءَانِ مَرَامِیُّ وَمُرَیْمِیُّ وافعل التفضیل المذکر منه اَرْمٰی اَرْمَیَانِ اَرْمَوْنَ اَرَامٍ وَاُرَیْمٍ والمونث منه رُمْیٰی رُمْیَیَانِ رُمْیَیَاتٌ رُمًی وَرُمَیّٰی وفعل التعجب منه مَااَرْمَاهُ وَاَرْمِ بِهٖ وَرَمُوَ.

مصادر: اَلْجَزَآءُ (بدلہ دینا) اَلْبُکَاءُ (رونا) اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَلْهِدَایَةُ (راہ دکھانا)۔

مِرْمَآءٌ: (مصدر باب ضَرَبَ) اصل میں مِرْمَایٌ تھا۔ یاء الف زائدہ کے بعد لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء کے ہمزہ سے تبدیل کیا تو مِرْمَآءٌ بن گیا۔

رَمٰی: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں رَمَیَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ما قبل مفتوح کو الف سے تبدیل کرنے سے رَمٰی بن گیا۔

رَمَیَا: (صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اس میں الف تثنیہ کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی ہے لہٰذا یہ اپنی اصل پر ہے۔

رَمَوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں رَمَیُوْا تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کرنے سے رَمَاوْا بن گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو رَمَوْا بن گیا۔ یہی تعلیل رَمَتْ اور رَمَتَا میں بھی جاری ہوتی ہے۔ رَمَتَا میں تاء حقیقتاً ساکن ہے اور فتحہ الف کی وجہ سے عارضی ہے۔

رَمَیْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی معلوم) سے لیکر رَمَیْنَا (جمع متکلم) تک تمام صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

رُمُوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول) اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ بقانون یقول، بیع یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر یاء ساکن ماقبل مکسور بقانون یوسر واؤ سے تبدیل کیا تو رُمُوْوْا بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ کو حذف کیا تو رُمُوْا بن گیا۔

رُمِیَتْ: (واحد مؤنث غائب ماضی مجہول) سے لیکر رُمِیْنَا (جمع متکلم) تک تمام صیغے سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یَرْمِیْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَرْمِیُ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے یَرْمِیْ بن گیا۔ یہی تعلیل تَرْمِیْ، اَرْمِیْ اور نَرْمِیْ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

یَرْمِیْنَ، تَرْمِیْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع معلوم) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یَرْمُوْنَ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا۔ بقانون یقول، بیع یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دے کر یاء ساکن ماقبل مکسور کو بقانون یوسر واؤ سے تبدیل کیا تو یَرْمُوْوْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ کو حذف کیا تو یَرْمُوْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تَرْمُوْنَ

میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تَرْمِیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معلوم) اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا کسرہ بوجہ ثقل کے گرا کر بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدہ کو حذف کیا تو تَرْمِیْنَ بن گیا۔

یُرْمٰی: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُرْمَیُ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے یُرْمٰی بن گیا۔ یہی تعلیل تُرْمٰی، اُرْمٰی اور نُرْمٰی میں بھی جاری ہوتی ہے۔

یُرْمَیْنَ، تُرْمَیْنَ: (صیغہ جمع مؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع مجہول) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یُرْمَوْنَ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کیا تو یُرْمَاوْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو یُرْمَوْنَ بن گیا۔ یہی تعلیل تُرْمَوْنَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

تُرْمَیْنَ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع مجہول) اصل میں تُرْمَیِیْنَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کیا تو تُرْمَایْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو تُرْمَیْنَ بن گیا۔

رَامٍ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں رَامِیٌ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے رَامِیْنُ بن گیا۔ التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدہ کو حذف کیا تو رَامٍ بن گیا۔

رَامُوْنَ: (صیغہ جمع مذکر اسم فاعل) اصل میں رَامِیُوْنَ تھا۔ بقانون یقول، یبیع یاء کی حرکت ماقبل حرف کو نقل کر کے بقانون یوسر یاء ساکن ماقبل مکسور کو واؤ سے تبدیل کیا تو رامُوْوْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدہ کو حذف کیا تو رَامُوْنَ بن گیا۔

رُمَاۃٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں رَمَیَۃٌ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کر کے بقانون دعاۃ، رماۃ فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی تا کہ یہ مفرد صیغوں (صَلوٰۃٌ، زَکوٰۃٌ) کے

ساتھ ملتبس نہ رہے تو رُمَاۃٌ بن گیا۔

رُمَّآءٌ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں رُمَّایٌ تھا۔ یاء لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء ہمزہ سے تبدیل کرنے سے رُمَّآءٌ بن گیا۔ یہی تعلیل رِمَآءٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

رُمَّی: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں رُمَّیٌ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے تبدیل کرنے سے رُمَّانٌ بن گیا۔ التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو رُمًّی بن گیا۔ یہی تعلیل تُرْمًی میں بھی جاری ہوتی ہے۔

رِمِیٌّ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل) اصل میں رُمُوْیٌ تھا۔ واؤ اور یاء باہم ایک جگہ پر جمع تھے اور پہلا ان میں ساکن تھا لہٰذا واؤ کو بقانون قویل، قویلۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو رُمُیٌّ بن گیا۔ بقانون دعی (۱) یاء کے متصل ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے وجوباً اور منفصل ضمہ کو پہلے کسرہ کی مناسبت سے جوازاً کسرہ سے تبدیل کیا تو رِمِیٌّ بن گیا۔

رَوَامٍ: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل) اصل میں رَوَامِیُ تھا۔ بقانون یدعو یرمی ضمہ یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے رَوَامِیْنْ بن گیا۔ یاء اور تنوین مقدر کے درمیان التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو رَوَامٍ بن گیا۔

رُوَیْمٍ: (صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم فاعل) اصل میں رُوَیْمِیٌ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرانے سے رُوَیْمِیْنْ بن گیا۔ یاء اور تنوین کے درمیان التقائے تنوینی کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو رُوَیْمٍ بن گیا۔

مَرْمِیٌّ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔ بقانون قویل، قویلۃ واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مَرْمُیٌّ بن گیا۔ بقانون دعی (۲) یاء کے ماقبل ضمہ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کیا تو مَرْمِیٌّ بن گیا۔ یہی تعلیل مَرْمِیَّاتٌ تک جاری رہتی ہے۔

مَرَامٍ: (صیغہ جمع مشترک اسم مفعول) اصل میں مَرَامِیُ تھا۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مَرَامِیُّ بن گیا۔ بقانون مداعٍ، مرامٍ جوازاً آخر سے ایک یاء (مدغم یا مدغم فیہ) کو حذف کرنے سے مَرَامٍ بن گیا۔

مُرَيْمِيٌّ: (صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول) اصل میں مُرَيْمِيْيٌ تھا۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مُرَيْمِيٌّ بن گیا۔ یہی تعلیل مُرَيْمِيَّةٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ يَرْمِ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں يَرْمِيُ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے آخر میں بقانون لم یدع، لم یدع حرف علت یاء کو حذف کیا تو لَمْ يَرْمِ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَرْمِ لَمْ اَرْمِ اور لَمْ نَرْمِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ يَرْمُوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں يَرْمُوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ يَرْمُوْا بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تَرْمُوْا میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ تَرْمِيْ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل جحد بلم معلوم) اصل میں تَرْمِيْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ تَرْمِيْ بن گیا۔

لَمْ يُرْمَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں يُرْمٰی تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے لَمْ يُرْمَ بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُرْمَ لَمْ اُرْمَ اور لَمْ نُرْمَ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ يُرْمَوْا: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں يُرْمَوْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ يُرْمَوْا بن گیا۔ یہی تعلیل لَمْ تُرْمَوْا میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَمْ تُرْمَيْ: (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل جحد بلم مجہول) اصل میں تُرْمَيْنَ تھا۔ اس کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے بقانون نون اعرابی آخر میں نون اعرابی کو حذف کیا تو لَمْ تُرْمَيْ بن گیا۔

لَنْ یَّرْمِیَ الخ : (صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نفی معلوم موکد بلن ناصبہ) اصل میں یَرْمِیْ الخ تھا۔اس کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے پانچ صیغوں کے آخر میں فتحہ لاکر سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَنْ یَّرْمِیَ الخ بن گیا۔

لَنْ یُّرْمٰی الخ: (صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نفی مجہول موکد بلن ناصبہ) اصل میں یُرْمٰی الخ تھا۔اس کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے پانچ صیغوں کے آخر کو (قال، باع قانون کے جاری ہونے کی وجہ سے) اپنے حال پر چھوڑ کر سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَنْ یُّرْمٰی الخ بن گیا۔

لَیَرْمِیَنَّ: (صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل مستقبل معلوم لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ) اصل میں یَرْمِیْ تھا۔ اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ ماقبل مفتوح لانے سے لَیَرْمِیَنَّ بن گیا۔یہی تعلیل لَتَرْمِیَنَّ لَاَرْمِیَنَّ اور لَنَرْمِیَنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَیَرْمُنَّ : (صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل مستقبل معلوم لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ) اصل میں یَرْمُوْنَ تھا۔اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَیَرْمُوْنَّ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ کو حذف کیا تو لَیَرْمُنَّ بن گیا۔یہی تعلیل لَتَرْمُنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَتَرْمِنَّ : (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مستقبل معلوم لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ) اصل میں تَرْمِیْنَ تھا۔اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَتَرْمِیْنَّ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو لَتَرْمِنَّ بن گیا۔

لَیُرْمَیَنَّ : (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ) اصل میں یُرْمٰی تھا۔اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَیُرْمَیَنَّ بن گیا۔یہی تعلیل لَتُرْمَیَنَّ لَاُرْمَیَنَّ اور لَنُرْمَیَنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔مذکورہ صیغوں میں یاء کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے اس میں قال، باع کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

لَیُرْمَوُنَّ : (صیغہ جمع مذکر غائب فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یُرْمَوْن تھا۔اس کے شروع میں لام تاکیداور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَیُرْمَوْنَّ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ غیر مدّہ کو ضمہ کی حرکت دی تو لَیُرْمَوُنَّ بن گیا۔یہی تعلیل لَتُرْمَوُنَّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

لَتُرْمَیِنَّ : (صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل مستقبل مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں تُرْمَیْنَ تھا۔اس کے شروع میں لام تاکیداور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَتُرْمَیْنَّ بن گیا۔بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء غیر مدّہ کو کسرہ کی حرکت دی تو لَتُرْمَیِنَّ بن گیا۔

اِرْمِ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں تَرْمِیُ تھا۔ بقانون امر حاضر حرف مضارعت کو حذف کیا۔ابتدا بالسکون محال ہونے اور عین کلمہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور کو لایا۔ اس کے بعد آخر کو جزم دینے کی وجہ سے بقانون لم یدع، لم یدع حرف علت یاء کو حذف کیا تو اِرْمِ بن گیا۔

اِرْمِیَنَّ : (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں اِرْمِ تھا۔اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے حذف شدہ یاء کو بقانون قولن علت حذفیت زائل ہونے کی وجہ سے واپس لایا تو اِرْمِیَنَّ بن گیا۔

اِرْمُنَّ : (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں اِرْمُوْا تھا۔اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے اِرْمُوْنَّ بن گیا۔بقانون التقائے ساکنین ساکن اول واؤ مدّہ کو حذف کیا تو اِرْمُنَّ بن گیا۔

اِرْمِنَّ : (صیغہ واحد مؤنث امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں اِرْمِیْ تھا۔اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے اِرْمِیْنَّ بن گیا۔بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو اِرْمِنَّ بن گیا۔

لَا تَرْمِ ، لَا تُرْمَ اور لَا تَرْمِیَنَّ، لَا تُرْمَیَنَّ : (نہی حاضر) کو امر حاضر پر قیاس کیا جائے۔

مَرْمًی: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَرْمَیٌ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے مَرْمَانٌ بن گیا۔التقائے تنوین کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو مَرْمًی بن گیا۔یہی تعلیل مِرْمًی (واحد اسم آلہ صغریٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مَرَامٍ: (صیغہ جمع اسم ظرف) اصل میں مَرَامِیُ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی (یاء مدّہ اور تنوین مقدر کے درمیان) کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو مَرَامٍ بن گیا۔ یہی تعلیل مَرَامٍ (صیغہ جمع اسم آلہ صغریٰ و وسطیٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مُرَیْمٍ: (صیغہ واحد مصغر اسم ظرف) اصل میں مُرَیْمِیٌ تھا۔ بقانون یدعو، یرمی یاء کا ضمہ بوجہ ثقل کے گرا کر التقائے تنوینی (یاء مدّہ اور تنوین مقدر کے درمیان) کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو حذف کیا تو مُرَیْمٍ بن گیا۔ یہی تعلیل مُرَیْمٍ (صیغہ واحد مصغر اسم آلہ صغریٰ) میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مِرْمَاۃٌ: (صیغہ واحد اسم آلہ وسطیٰ) اصل میں مِرْمَیَۃٌ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے مِرْمَاۃٌ بن گیا۔ یہی تعلیل مِرْمَاتَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مُرَیْمِیَۃٌ: (صیغہ واحد مصغر اسم آلہ وسطیٰ) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مِرْمَآءٌ: (صیغہ جمع مذکر اسم آلہ کبریٰ) اصل میں مِرْمَایٌ تھا۔ یاء لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہونے کی وجہ سے بقانون دعاء، مدعاء، مرماء ہمزہ سے تبدیل کیا تو مِرْمَآءٌ بن گیا۔ یہی تعلیل مِرْمَاءَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مَرَامِیُّ: (صیغہ جمع مکسر اسم آلہ کبریٰ) اصل میں مَرَامِیْیُ تھا۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے مَرَامِیُّ بن گیا۔ یہی تعلیل مُرَیْمِیٌّ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

اَرْمٰی: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَرْمَیُ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے اَرْمٰی بن گیا۔ یہی تعلیل اَرْمَیَانِ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

اَرْمَوْنَ: (صیغہ جمع مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَرْمَیُوْنَ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کرنے سے اَرْمَاوْنَ بن گیا۔ بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدّہ کو حذف کیا تو اَرْمَوْنَ بن گیا۔

اَرَامٍ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل) اصل میں اَرَامِیُ تھا۔ اس میں مثل مَرَامٍ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اُرَیْمٍ : (صیغہ واحد مذکر مصغر اسم تفضیل) اصل میں اُرَیْمِیٌ تھا۔ اس میں مثل مُرَیْمٍ کے تعلیل جاری ہوتی ہے۔

رُمْیٰی، رُمْیَیَانِ اور رُمْیَیَاتٌ : (صیغہ واحد، تثنیہ وجمع مؤنث اسم تفضیل) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے تینوں صیغے اپنی اصل پر آئیں گے۔

رُمًی: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل) اصل میں رُمَیٌ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کوالف سے تبدیل کرنے سے رُمَانٌ بن گیا۔ التقائے تنوینی (الف مدہ اور نون تنوین کے درمیان) کی وجہ سے بقانون التقائے ساکنین ساکن اول الف مدہ کو حذف کیا تو رُمًی بن گیا۔

رُمَیّٰی: (صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل) اصل میں رُمَیْیٰی تھا۔ بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے رُمَیّٰی بن گیا۔

مَا اَرْمَاہُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) اصل میں مَا اَرْمَیَہُ تھا۔ بقانون قال، باع یاء متحرک ماقبل مفتوح کوالف سے تبدیل کرنے سے مَا اَرْمَاہُ بن گیا۔

اَرْمِیْ بِہٖ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) سبب تعلیل موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

رَمُوَ : (صیغہ واحد مذکر غائب فعل تعجب) اصل میں رَمُیَ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مضموم کو بقانون رموواؤ سے تبدیل کرنے سے رَمُوَ بن گیا۔

قانون: رَمُوَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو شرائط ہیں۔

حکم:...... یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) یاء فعل کے آخر میں واقع ہو۔ مثال احترازی: بُیِعَ، تَبَنٍّیٌ.

شرط (۲) یاء کا ماقبل مضموم ہو۔ مثال احترازی: رَمَیَ، خَشِیَ.

مثال اتفاقی: رَمُیَ، نَہُیَ سے رَمُوَ اور نَہُوَ پڑھنا واجب ہے۔

قانون: قَوِوَتٌ، رَمُوَتٌ یازیادت فَعُلَانِ

س قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے دو، دو شرائط ہیں۔

کم:......(۱) واؤ اور یاء کا ماقبل ضمہ کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

رط(۱) واؤ اور یاء تاء تانیث یا زیادت فَعُلَانِ سے ماقبل واقع ہوں۔ مثال احترازی: قُوُوٌ، طُوُیٌ.

رط(۲) اس واؤ اور یاء سے ماقبل واؤ مضموم واقع ہو۔ مثال احترازی: نَحُوَتٌ، نَحُوَانِ اور رَمُیَتٌ رَمُیَانِ.

مثال اتفاقی: قَوُوَتٌ، قَوُوَانِ اور طَوُیَتٌ، طَوُیَانِ سے قَوِوَتٌ، قَوِوَانِ اور طَوِیَتٌ، طَوِیَانِ

ڑھنا واجب ہے۔

کم:......(۲) واؤ کو اپنی حالت پر چھوڑنا جبکہ یاء کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

رط(۱) واؤ اور یاء تاء تانیث یا زیادت فَعُلَانِ سے ماقبل واقع ہوں۔ مثال احترازی: رَخُوَ، نَهُیَ.

رط(۲) اس واؤ اور یاء سے ماقبل واؤ مضموم واقع نہ ہو۔ مثال احترازی: قَوُوَتٌ، قَوُوَانِ اور

وُیَتٌ، طَوُیَانِ.

شال اتفاقی: نَحُوَتٌ، نَحُوَانِ اور رَمُیَتٌ، رَمُیَانِ سے نَحُوَتٌ، نَحُوَانِ اور رَمُوَتٌ، رَمُوَانِ

ھنا واجب ہے۔

ئدہ :......بعض دفعہ اسم کے آخر میں الف و نون زائد آتے ہیں جن کا گرانا اور باقی رکھنا ضروری ہوتا

ہے ان کو الف و نون مزیدتین یا زیادتی فَعُلَان کہا جاتا ہے۔

رف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَللِّقَآءُ (ملاقات کرنا)۔

مادر: اَلْخِفَآءُ (پوشیدہ ہونا) اَلْخَشْیَةُ (ڈرنا) اَلْبَقَآءُ (باقی رہنا) اَلدَّنِیُ (گھٹیا ہونا)۔

رف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلسَّعْیُ (کوشش کرنا)۔

مادر: اَلطَّغْیُ (ظلم میں حد سے گزرنا) اَلْمَهْیُ (تیز کرنا) اَللَّحْیُ (ملامت کرنا) اَللَّهَا (محبت کرنا)۔

رف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلنُّهْیُ وَالنِّهَایَةُ (کمال عقل کو پہنچنا)۔

......ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِخْتِفَآءُ (پوشیدہ ہونا)۔

مصادر: اَلْاِجْتِبَآءُ (قبول کرنا) اَلْاِبْتِغَآءُ (طلب کرنا) اَلْاِنْتِفَآءُ (نفی کرنا) اَلْاِحْتِکَآءُ (مضبوط ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِغْنَآءُ (بے نیاز ہونا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِلْقَآءُ (چت لیٹنا) اَلْاِسْتِدْمَآءُ (قرض کی وصولی کرنا) اَلْاِسْتِبْنَآءُ (گرا کر بنانا) اَلْاِسْتِحْفَآءُ (مبالغتاً کوئی چیز دریافت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْقِضَآءُ (مدت کا گزرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْبِغَآءُ (آسان ہونا) اَلْاِنْفِجَآءُ (دروازہ کھلنا) اَلْاِنْفِدَآءُ (فدیہ دیا جانا) اَلْاِنْقِبَآءُ (کسی سے مخفی ہونا)

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِھْدَآءُ (ہدیہ دینا)۔

مصادر: اَلْاِغْنَآءُ (بے پرواہ کرنا) اَلْاِجْلَآءُ (نکلنا) اَلْاِسْقَآءُ (پانی کی طرف رہنمائی کرنا) اَلْاِبْقَآءُ (رحم کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تَفْعِیْلٌ چوں اَلتَّلْقِیَۃُ (ڈالنا)۔

مصادر: اَلتَّرْعِیَۃُ (کسی سے رعاہ اللہ کہنا) اَلتَّخْشِیَۃُ (ڈرانا) اَلتَّعْمِیَۃُ (معنی پوشیدہ رکھنا) اَلتَّسْقِیَۃُ (پلانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب مُفَاعَلَۃ چوں اَلْمُرَامَاۃُ (آپس میں تیر مارنا)۔

مصادر: اَلْمُرَاعَاۃُ (حفاظت کرنا) اَلْمُبَاغَاۃُ (لونڈی کا زنا کرنا) اَلْمُصَافَاۃُ (کسی سے خالص محبت رکھنا) اَلْمُضَادَاۃُ (مخالفت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّمَنِّیْ (آرزو کرنا)۔

مصادر: اَلتَّقَصِّیْ (دور ہونا) اَلتَّنَحِّیْ (اپنی جگہ سے الگ ہونا) اَلتَّدَھِّیْ (چالاک ہونا) اَلتَّلَقِّیْ (ملنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّرَامِیْ (آپس میں تیر مارنا)۔

مصادر: اَلتَّنَاھِیْ (ایک دوسرے کو روکنا) اَلتَّجَاذِیْ (کھسک جانا) اَلتَّجَازِیْ (طلب کرنا) اَلتَّعَادِیْ (ایک دوسرے سے دشمنی کرنا)۔

ابواب لفیف

......ابواب ومصادر ثلاثی مجرد لفیف مفروق......

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْوَقْیُ وَالْوِقَایَةُ (حفاظت کرنا اذیت سے)۔

وَقٰی یَقِیْ وَقْیًا وَوِقَایَةً فهو وَاقٍ وَوُقِیَ یُوْقٰی وَقْیًا وَوِقَایَةً فذاک مَوْقِیٌّ مَاوَقٰی مَاوُقِیَ لَمْ یَقِ لَمْ یُوْقَ لَایَقِیْ لَایُوْقٰی لَنْ یَّقِیَ لَنْ یُّوْقٰی لَیَقِیَنَّ لَیُوْقَیَنَّ لَیَقِیَنْ لَیُوْقَیَنْ الامر منه قِ لِتُوْقَ لِیَقِ لِیُوْقَ قِیَنَّ لِتُوْقَیَنَّ لِیَقِیَنَّ لِیُوْقَیَنَّ قِیَنْ لِتُوْقَیَنْ لِیَقِیَنْ لِیُوْقَیَنْ والنهی عنه لَاتَقِ لَاتُوْقَ لَایَقِ لَایُوْقَ لَاتَقِیَنَّ لَاتُوْقَیَنَّ لَایَقِیَنَّ لَایُوْقَیَنَّ لَاتَقِیَنْ لَاتُوْقَیَنْ لَایَقِیَنْ لَایُوْقَیَنْ والظرف منه مَوْقًی مَوْقَیَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقٍ والآلة الصغرٰی منه مِیْقًی مِیْقَیَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقٍ والوسطٰی منه مِیْقَاةٌ مِیْقَاتَانِ مَوَاقٍ وَمُوَیْقِیَةٌ والکبرٰی منه مِیْقَاءٌ مِیْقَاءَ انِ مَوَاقِیُّ وَمُوَیْقِیٌّ وافعل التفضیل المذکر منه اَوْقٰی اَوْقَیَانِ اَوْقَوْنَ اَوَاقٍ وَاُوَیْقٍ والمؤنث منه وُقْیٰی وُقْیَیَانِ وُقْیَیَاتٌ وُقًی وَوُقَیْی وفعل التعجب منه مَااَوْقَاهُ وَاَوْقِیْ بِهٖ وَوَقُوَ۔

مصادر: اَلْوَحْیُ (قصد کرنا) اَلْوَدْیُ (خون بہادینا) اَلْوَشْیُ (چغل خوری کرنا) اَلْوَصْیُ (پیچھے آنا)۔

وَقٰی الخ اور وُقِیَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) اصل میں وَقَیَ الخ اور وُقِیَ الخ تھے۔ ان میں مثل رَمٰی الخ اور رُمِیَ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

فائدہ:......وُقِیَ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) میں بقانون اُعِدَ، اشاح جواز اتعلیل بھی کی جاتی ہے جیسے وُقِیَ الخ سے اُقِیَ الخ۔

یَقِیْ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم) اصل میں یَوْقِیُ الخ تھا۔ اس کے فاء کلمے میں مثل یَعِدُ الخ اور لام کلمے میں مثل یَرْمِیْ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

یُوْقٰی الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُوْقَیُ الخ تھا۔ اس میں مثل یُرْمٰی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

وَاقِ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں وَاقِیٌ الخ تھا۔اس میں مثل رَامٍ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اَوَاقٍ، اُوَیْـقٍ اور اُوَیْـقِیَۃٌ: (صیغہ جمع مؤنث مکسر وواحد مذکر ومؤنث مصغر اسم فاعل) اصل میں وَوَاقٍ وُوَیْقٍ اور وُوَیْقِیَۃٌ تھے۔تینوں میں مثل اواعد، اویعد، اویعدۃ وجوبًا تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مَـوْقِیٌّ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَـوْقُوْیٌ الخ تھا۔اس میں مثل مَـرْمِیٌّ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

لَـمْ یَقِ الخ اور لَـمْ یُوْقَ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول) اصل میں یَـقِیُ الخ اور یُوْقٰی الخ تھے۔ان میں مثل لَمْ یَرْمِ الخ ور لَمْ یُرْمَ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

لَـنْ یَّـقِـیَ الخ اور لَـنْ یُّـوْقٰی الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ) اصل میں یَقِیُ الخ اور یُوْقٰی الخ تھے۔ان میں مثل لَنْ یَّرْمِیَ الخ اور لَنْ یُّرْمٰی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

قِ الخ اور لَاتَقِ الخ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر ونہی حاضر معلوم) دونوں اصل میں تَقِیُ الخ تھے۔ان صیغوں میں مثل عِدْ الخ اور لَاتَعِدْ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

یا:...... قِ الخ اور لَاتَقِ الخ دونوں میں بقانون لم یدع، لم یدع تعلیل کرنے سے قِ الخ اور لَاتَقِ الخ بن گئے۔

مَوْقِی الخ: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَوْقَیٌ تھا۔اس میں مثل مَرْمیً الخ تعلیل جاری ہوتی ہے

مِیْقًی الخ مِیْـقَاۃٌ الخ اور مِیْـقَآءٌ الخ: (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ وکبریٰ) اصل میں مِوْقَیٌ الخ مِوْقَیَۃٌ الخ اور مِوْقَاءٌ الخ تھے۔ان صیغوں کے فاء کلمے میں مثل مِیْـعَدٌ الخ مِیْـعَدَۃٌ الخ مِیْـعَادٌ الخ اور لام کلمے میں مثل مِرْمًی ا لخ مِرْمَاۃٌ الخ مِرْمَآءٌ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اَوْقٰی الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَوْقَیُ الخ تھا۔اس میں مثل اَرْمٰی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مَـااَوْقَاہُ وَاَوْقِیْ بِہٖ وَوَقُوَ: (صیغہ واحد مذکر فعل تعجب) تینوں اصل میں مَـااَوْقَیَہٗ وَاَوْقِیْ بِہٖ وَوَقُیَ تھے۔ان صیغوں میں مثل مَااَرْمَاہُ وَاَرْمِیْ بِہٖ وَرَمُوَ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْوَجْیُ (ننگے پاؤں ہونا، قدم گھسنا)۔

مصادر: اَلْوَنْیُ (سست ہونا) اَلْوَقْیُ (کھر کا گھسنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلْوَلْیُ وَالْوِلَایَۃُ (نزدیک ہونا، حاکم مقرر کرنا)۔

مصادر: اَلْوَھْیُ (کپڑے کا پھٹنا) اَلرِّیَۃُ (آگ نکالنا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّقَآءُ (پرہیز کرنا)۔

مصادر: اَلْاِتِّدَآءُ (دیت لینا) اَلْاِیْتِشَآءُ (ٹوٹی ہوئی ہڈی درست ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِیْفَآءُ (پورا لینا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِیْرَآءُ (چمقاق سے آگ نکالنا) اَلْاِسْتِیْشَآءُ (گھوڑے کو اکسانا) اَلْاِسْتِیْکَآءُ (برتن کا بھر جانا) اَلْاِسْتِیْخَآءُ (خیر طلب کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِیْصَآءُ (وصیت کرنا)۔

مصادر: اَلْاِیْدَآءُ (ہلاک کرنا) اَلْاِیْشَآءُ (نباتات اگنا) اَلْاِیْعَآءُ (یاد کرنا) اَلْاِیْفَآءُ (پورا کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب تَفْعِیْلٌ چوں اَلتَّوْفِیَۃُ (پورا لینا)۔

مصادر: اَلتَّوْخِیَۃُ (طلب کرنا) اَلتَّوْصِیَۃُ (عہد لینا) اَلتَّوْحِیَۃُ (جلدی کرنا) اَلتَّوْلِیَۃُ (حاکم مقرر کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب مُفَاعَلَۃ چوں اَلْمُوَالَاۃُ (آپس میں دوستی کرنا)۔

مصادر: اَلْمُوَاخَاۃُ (بھائی چارہ کرنا) اَلْمُوَارَاۃُ (چھپانا) اَلْمُوَافَاۃُ (پورا دینا) اَلْمُوَاکَاۃُ (دعا میں دونوں ہاتھ اٹھانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّوَقِّیْ (پرہیز کرنا)۔

مصادر: اَلتَّوَرِّیْ (چھپنا) اَلتَّوَشِّیْ (نقش ونگار کرنا) اَلتَّوَخِّیْ (قصد کرنا) اَلتَّوَلِّیْ (ذمہ داری لینا)

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّوَالِیْ (پے در پے ہونا)۔

مصادر: اَلتَّوَاصِیْ (ایک دوسرے کو وصیت کرنا) اَلتَّوَازِیْ (ایک دوسرے کے مقابل ہونا) التوافِیْ

(تمام آنا) اَلتَّوَارِیُ (چھپنا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مجرد لفیف مقرون ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلطَّیُّ (لپیٹنا)۔

طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فھو طَاوٍ وَطُوِیَ یُطْوٰی طَیًّا فذاک مَطْوِیٌّ مَاطَوٰی مَاطُوِیَ لَمْ یَطْوِلَمْ یُطْوَلَا یَطْوِیْ لَایُطْوٰی لَنْ یَّطْوِیَ لَنْ یُّطْوٰی لَیَطْوِیَنَّ لَیُطْوَیَنَّ لَیَطْوِیَنْ لَیُطْوَیَنْ الامر منه اِطْوِ لِتُطْوَ لِیَطْوِ لِیُطْوَ اِطْوِیَنَّ لِتُطْوَیَنَّ لِیَطْوِیَنَّ لِیُطْوَیَنَّ اِطْوِیَنْ لِتُطْوَیَنْ لِیَطْوِیَنْ لِیُطْوَیَنْ والنهی عنه لَاتَطْوِ لَاتُطْوَ لَایَطْوِ لَایُطْوَ لَاتَطْوِیَنَّ لَاتُطْوَیَنَّ لَایَطْوِیَنَّ لَایُطْوَیَنَّ لَاتَطْوِیَنْ لَاتُطْوَیَنْ لَایَطْوِیَنْ لَایُطْوَیَنْ والظرف منه مَطْوًی مَطْوَیَانِ مَطَاوٍ وَمُطَیٍّ والآلة الصغرٰی منه مِطْوًی مِطْوَیَانِ مَطَاوٍ وَمُطَیٍّ والوسطٰی منه مِطْوَاةٌ مِطْوَاتَانِ مَطَاوٍ وَمُطَیِّیَةٌ والکبرٰی منه مِطْوَآءٌ مِطْوَاءَانِ مَطَاوِیُّ وَمُطَیِّیٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَطْوٰی اَطْوَیَانِ اَطْوَوْنَ اَطَاوٍ وَاُطَیٍّ والمؤنث منه طُیّٰی طُیَّیَانِ طُیَّیَاتٌ طُوًی وَطُوَیّٰی وفعل التعجب منه مَااَطْوَاهُ وَاَطْوِیْ بِهٖ وَطَوُوَ.

مصادر: اَلشَّیُّ (بھونا) اَلْحَوَایَةُ (جمع کرنا) اَللَّیُّ (موڑنا) اَلصُّوِیُّ (خشک ہونا)۔

طَوٰی الخ اور طُوِیَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) اصل میں طَوَیَ الخ اور طُوِیَ الخ تھے۔ ان میں مثل رَمٰی الخ اور رُمِیَ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

یَطْوِیْ الخ اور یُطْوٰی الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول) اصل میں یَطْوِیُ اور یُطْوَیُ تھے۔ ان میں مثل یَرْمِیْ الخ اور یُرْمٰی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

طَاوٍ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں طَاوِیٌ الخ تھا۔ اس میں ماسوائے آخری تین صیغوں (طَوَاوِیُ، طُوَیِّیٌ اور طُوَیِّیَةٌ) مثل رَامٍ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

طَوَائِیُ: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل) اصل میں طَوَاوِیُ تھا۔ اس میں مثل قَوَائِلُ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

طُوَیِّیٌ، طُوَیِّیَةٌ: (صیغہ واحد مذکر ومؤنث مصغر اسم فاعل) اصل میں طُوَیْوِیٌ اور طُوَیْوِیَةٌ تھے۔ ان

میں مثل قُوَیِّلٌ،قُوَیِّلَةٌ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مَطْوِیٌّ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَطْوُوْیٌ تھا۔اس میں مثل مَرْمِیٌّ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اِطْوِ الخ اور لَاتَطْوِ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر ونہی حاضر معلوم) دونوں اصل میں تَطْوِیُ الخ تھے۔ ان صیغوں میں مثل اِرْمِ الخ اور لَاتَرْمِ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مَطْوًی الخ: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَطْوَیٌ تھا۔اس میں مثل مَرْمًی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

مِطْوًی الخ مِطْوَاةٌ الخ اور مِطْوَآءٌ الخ: (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ وکبریٰ) اصل میں مِطْوَیٌ الخ مِطْوَیَةٌ الخ اور مِطْوَایٌ الخ تھے۔ان صیغوں میں مثل مِرْمًی الخ مِرْمَاةٌ الخ مِرْمَآءٌ الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

اَطْوٰی الخ (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اصل میں اَطْوَیُ الخ تھا۔اس میں ماسوائے تین صیغوں (طُیّٰ طُیَّیَانِ اور طُیَّیَاتٌ) مثل اَرْمٰی الخ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

طُیّٰ: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں طُوْیٰی تھا۔واؤ اور یاء ایک کلمے میں ایک جگہ پر جمع بقانون قویل،قویلۃ واؤ ساکن کو یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو طُیّٰ بن گیا۔یہی تعلیل طُیَّیَانِ اور طُیَّیَاتٌ میں بھی جاری ہوتی ہے۔

مَااَطْوَاہُ وَاَطْوِیْ بِہٖ وَطَوُوَ: (صیغہ واحد مذکر فعل تعجب) اصل میں مَااَطْوَیَہٗ وَاَطْوِیْ بِہٖ وَطَوُیَ تھے۔ان صیغوں میں مثل مَااَرْمَاہُ وَاَرْمِیْ بِہٖ وَرَمُوَ تعلیل جاری ہوتی ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْقُوَّۃُ (طاقتور ہونا)۔

مصادر: اَلْغَوٰی (بدہضمی ہونا) اَلطَّوٰی (بھوکا ہونا) اَلْخَوٰی (خالی ہونا) اَلرِّیُّ (سیراب ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْکَیُّ (داغ دینا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب اِفْتِعَال چوں اَلْاِسْتِوَآءُ (برابر کرنا)۔

مصادر: اَلْاِقْتِوَآءُ (قیمت بڑھانے کے بعد خریدنا) اَلْاِنْتِوَآءُ (منتقل ہونا) اَلْاِعْتِوَآءُ (موڑنا) اَلْاِلْتِوَآءُ (ٹیڑھا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِحْيَآءُ (شرم کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِكْوَآءُ (داغ لگانے کو کہنا) اَلْاِسْتِغْوَآءُ (گمراہ کرنا) اَلْاِسْتِقْوَآءُ (قوی ہونا) اَلْاِسْتِلْوَآءُ (ہلاک کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْزِوَآءُ (گوشہ نشین ہونا)۔

مصادر: اَلْاِنْغِوَآءُ (گرنا اور جھکنا) اَلْاِنْعِوَآءُ (مڑنا) اَلْاِنْطِوَآءُ (اکٹھا ہونا) اَلْاِنْهِوَآءُ (اوپر سے نیچے گرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِحْيَآءُ (زندہ کرنا)۔

مصادر: اَلْاِكْوَآءُ (زبان سے تکلیف پہنچانا) اَلْاِلْوَآءُ (ریت کے موڑ پر پہنچانا) اَلْاِنْوَآءُ (دور ہونا) اَلْاِسْوَآءُ (ذلیل ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب تَفْعِيلٌ چوں اَلتَّسْوِيَةُ (برابر کرنا)۔

مصادر: اَلتَّرْوِيَةُ (پانی ساتھ لے جانا) اَلتَّشْوِيَةُ (بدشکل ہونا) اَلتَّغْوِيَةُ (گمراہ کرنا) اَلتَّنْوِيَةُ (حاجت پوری کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُدَاوَاةُ (دوا کرنا)۔

مصادر: اَلْمُكَاوَاةُ (باہم گالی گلوچ کرنا) اَلْمُعَاوَاةُ (بھونکنا) اَلْمُنَاوَاةُ (دشمنی کرنا) اَلْمُهَاوَاةُ (مدارات کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّقَوِّیْ (طاقتور ہونا)۔

مصادر: اَلتَّكَوِّیْ (تنگ جگہ میں داخل ہونا) اَلتَّلَوِّیْ (رسی کا بٹا جانا) اَلتَّرَوِّیْ (سیراب ہونا) اَلتَّحَوِّیْ (سمٹنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ لفیف مقرون از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّسَاوِیْ (برابر کرنا)۔

مصادر: اَلتَّعَاوِیْ (کسی پر ہجوم کرنا) اَلتَّقَاوِیْ (بھوکے رات بسر کرنا) اَلتَّلَاوِیْ (ایک دوسرے پر لپٹنا) اَلتَّهَاوِیْ (تیز چلنا)۔

ابواب وقوانین مہموز

......ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مہموز الفاء......

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْأَکْلُ (کھانا)۔

اَکَلَ یَأْکُلُ اَکْلًا فھو اٰکِلٌ وَاُکِلَ یُؤْکَلُ اَکْلًا فذاک مَأْکُوْلٌ مااَکَلَ مااُکِلَ لَمْ یَأْکُلْ لَمْ یُؤْکَلْ لَایَأْکُلُ لَایُؤْکَلُ لَنْ یَّأْکُلَ لَنْ یُّؤْکَلَ لَیَأْکُلَنَّ لَیُؤْکَلَنَّ لَیَأْکُلَنْ لَیُؤْکَلَنْ الامر منه کُلْ لِتُؤْکَلْ لِیَأْکُلْ لِیُؤْکَلْ کُلَنَّ لِتُؤْکَلَنَّ لِیَأْکُلَنَّ لِیُؤْکَلَنَّ کُلَنْ لِتُؤْکَلَنْ لِیَأْکُلَنْ لِیُؤْکَلَنْ والنھی عنه لَاتَأْکُلْ لَاتُؤْکَلْ لَایَأْکُلْ لَایُؤْکَلْ لَاتَأْکُلَنَّ لَاتُؤْکَلَنَّ لَایَأْکُلَنَّ لَایُؤْکَلَنَّ لَاتَأْکُلَنْ لَاتُؤْکَلَنْ لَایَأْکُلَنْ لَایُؤْکَلَنْ الظرف منه مَأْکَلٌ مَأْکَلَانِ مَآکِلُ وَمُؤَیْکِلٌ والآلة الصغرٰی منه مِئْکَلٌ مِئْکَلَانِ مَآکِلُ وَمُؤَیْکِلٌ والوسطٰی منه مِئْکَلَةٌ مِئْکَلَتَانِ مَآکِلُ وَمُؤَیْکِلَةٌ والکبرٰی منه مِئْکَالٌ مِئْکَالَانِ مَآکِیْلُ وَمُؤَیْکِیْلٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰکَلُ اٰکَلَانِ اٰکَلُوْنَ اَوَ اٰکِلُ وَاُوَیْکِلٌ والمؤنث منه اُکْلٰی اُکْلَیَانِ اُکْلَیَاتٌ اُکَلٌ وَاُکَیْلٰی وفعل التعجب منه مااٰکَلَهٗ وَاٰکِلْ بِهٖ وَاَکُلَ۔

صرف صغیر از باب مذکورہ بالتخفیف جوازاً

اَکَلَ یَاکُلُ اَکْلًا فھو اٰکِلٌ وَاُکِلَ یُوْکَلُ اَکْلًا فذاک مَاکُوْلٌ مااَکَلَ مااُکِلَ لَمْ یَاکُلْ لَمْ یُوْکَلْ لَایَاکُلُ لَایُوْکَلُ لَنْ یَّاکُلَ لَنْ یُّوْکَلَ لَیَاکُلَنَّ لَیُوْکَلَنَّ لَیَاکُلَنْ لَیُوْکَلَنْ الامر منه کُلْ لِتُوْکَلْ لِیَاکُلْ لِیُوْکَلْ کُلَنَّ لِتُوْکَلَنَّ لِیَاکُلَنَّ لِیُوْکَلَنَّ کُلَنْ لِتُوْکَلَنْ لِیَاکُلَنْ لِیُوْکَلَنْ والنھی عنه لَاتَاکُلْ لَاتُوْکَلْ لَایَاکُلْ لَایُوْکَلْ لَاتَاکُلَنَّ لَاتُوْکَلَنَّ لَایَاکُلَنَّ لَایُوْکَلَنَّ لَاتَاکُلَنْ لَاتُوْکَلَنْ لَایَاکُلَنْ لَایُوْکَلَنْ الظرف منه مَاکَلٌ مَاکَلَانِ مَاکِلُ وَمُوَیْکِلٌ والآلة الصغرٰی منه مِیْکَلٌ مِیْکَلَانِ مَاکِلُ وَمُوَیْکِلٌ والوسطٰی منه مِیْکَلَةٌ مِیْکَلَتَانِ مَاکِلُ وَمُوَیْکِلَةٌ والکبرٰی منه مِیْکَالٌ مِیْکَالَانِ مَاکِیْلُ وَمُوَیْکِیْلٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰکَلُ اٰکَلَانِ اٰکَلُوْنَ اَوَاکِلُ وَاُوَیْکِلٌ والمؤنث منه اُکْلٰی اُکْلَیَانِ اُکْلَیَاتٌ اُکَلٌ وَاُکَیْلٰی وفعل التعجب منه مااٰکَلَهٗ وَاٰکِلْ بِهٖ وَاَکُلَ۔

مصادر: اَلْأَخْذُ (لینا، پکڑنا) اَلْأَمْرُ (حکم کرنا) اَلْأَمُوْۃُ (میاوں میاوں کرنا) اَلْأَلُوْ (سستی دکھانا)۔

اَکَلَ الخ اور اُکِلَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) دونوں سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

یَاکُلُ الخ اور یُوْکَلُ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول) اصل میں یَأْکُلُ الخ اور یُؤْکَلُ الخ تھا۔ دونوں میں ہمزہ ساکنہ بقانون یاخذ، یامن، یومن ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازًا پہلے میں حرف علت الف اور دوسرے میں حرف علت واؤ سے تبدیل کرنے سے یَاکُلُ الخ اور یُوْکَلُ الخ بن گئے۔

اٰکُلُ اور اُوْکَلُ: (صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ومجہول) اصل میں اَءْکُلُ اور اُءْکَلُ تھا۔ دونوں صیغوں میں دو، دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ساکنہ بقانون امن، اومن، ایمانا ماقبل حرف کی حرکت کے موافق وجوبًا پہلے میں حرف علت الف اور دوسرے میں حرف علت واؤ سے تبدیل کرنے سے اٰکُلُ اور اُوْکَلُ بن گئے۔

اٰکِلٌ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مَاکُوْلٌ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَأْکُوْلٌ تھا۔ بقانون امن، اومن، ایمانا ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق وجوبًا حرف علت الف سے تبدیل کیا تو مَاکُوْلٌ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ اسم مفعول کے اکثر صیغوں میں جاری ہوتا ہے۔

لَمْ یَاکُلُ الخ اور لَمْ یُوْکَلُ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول) اصل میں یَاکُلُ الخ اور یُوْکَلُ الخ تھے۔ دونوں کے شروع میں لم جحد یہ جازمہ لانے سے پانچ، پانچ صیغوں کے آخر سے ضمہ اعرابی اور سات، سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو، دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَمْ یَاکُلُ الخ اور لَمْ یُوْکَلُ الخ بن گئے۔

لَنْ یَّاکُلَ الخ اور لَنْ یُّوْکَلَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ) اصل

میں یَـا کُلُ الخ اور یُـوْ کَـلُ الخ تھے۔ دونوں صیغوں کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے پانچ، پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ فتحہ لا کر سات، سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرانے اور دو، دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَنْ یَّاکُلَ الخ اور لَنْ یُّوْکَلَ الخ بن گئے۔

لَیَـاکُلَنَّ الخ اور لَیُوْکَلَنَّ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں یَـاکُلُ الخ اور یُـوْکَلُ الخ تھے۔ دونوں صیغوں کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے پانچ، پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ فتحہ لا کر سات، سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی گرائے اور دو، دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَیَـاکُـلَنَّ الخ اور لَیُوْکَلَنَّ الخ بن گئے۔

کُلُ الخ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) اصل میں اُءْ کُلُ الخ تھا۔ خلاف القیاس دوسرا ہمزہ گرانے سے اُکُـلُ الـخ بن گیا۔ بقانون ہمزہ وصلی، قطعی ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرانے سے کُلُ الخ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ خُذُ الخ اور مُرُ الخ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

یا:...... کُلُ الخ کو تَـاکُلُ الخ سے بنایا، علامت مضارعت حذف کر کے آخر کو جزم دیا۔ بقانون ہمزہ وصلی، قطعی ہمزہ وصلی کو مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرایا تو کُلُ الخ بن گیا۔

یا:...... کُلُ الخ اصل میں اُءْ کُلُ الخ تھا۔ قلب مکانی کی وجہ سے اُکْـئُلُ الخ بن گیا۔ بقانون یسل ،قد فلح ہمزہ ثانیہ کی حرکت جوازاً ماقبل حرف کو دینے کے بعد ہمزہ کو وجوباً گرایا۔ بقانون ہمزہ وصلی، قطعی ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرانے سے کُلُ الخ بن گیا۔

کُلَنَّ الخ: (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں کُلُ الخ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے کُلَنَّ الخ بن گیا۔

لَـاتَـاکُلُ الخ: (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم) اصل میں تَـاکُلُ الخ تھا۔ علامت مضارعت حذف کرنے کے بعد شروع میں لائے نہی لانے اور آخر کو جزم دینے سے لَاتَاکُلُ الخ بن گیا۔

لَاتَاكُلَنَّ الخ: (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں لَاتَاكُلْ الخ تھا۔ اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے لَاتَاكُلَنَّ الخ بن گیا۔

مَاكَلٌ: (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَأْكَلٌ تھا۔ ہمزہ ساکنہ ماقبل مفتوح کو بقانون یاخذ، یامن، یومن ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت الف سے تبدیل کیا تو مَاكَلٌ بن گیا۔

مُوَيْكِلٌ: (صیغہ واحد مصغر اسم ظرف) اصل میں مُؤَيْكِلٌ تھا۔ ہمزہ مفتوحہ ماقبل مضموم بقانون سوال، میر، جون ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو مُوَيْكِلٌ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ صیغہ واحد مصغر اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ، کبریٰ اور واحد مذکر مصغر اسم تفضیل میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مِيْكَلٌ، مِيْكَلَةٌ اور مِيْكَالٌ: (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ و کبریٰ) اصل میں مِئْكَلٌ، مِئْكَلَةٌ اور مِئْكَالٌ تھا۔ تینوں میں ہمزہ ساکنہ ماقبل مکسور بقانون یاخذ، یامن، یومن ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت یاء سے تبدیل کیا تو مِيْكَلٌ، مِيْكَلَةٌ اور مِيْكَالٌ بن گئے۔

آكَلُ: (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) اصل میں أَءْكَلُ تھا۔ ہمزہ ساکنہ ماقبل مفتوح بقانون امن، اومن، ایمانا ماقبل حرف کی حرکت کے موافق وجوباً حرف علت الف سے تبدیل کیا تو آكَلُ بن گیا۔

اَوَاكِلُ: (صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل) اصل میں أَءَاكِلُ تھا۔ دو ہمزے متحرک ایک کلمہ میں جمع ہونے کی وجہ سے بقانون اوادم دوسرا ہمزہ وجوباً واؤ سے تبدیل کیا تو اَوَاكِلُ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ اُوَيْكِلٌ اور اُوَيْكِلَةٌ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

اُكْلٰى: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْاَزْرُ (تراشنا، گھیرنا، احاطہ کرنا)۔

مصادر: اَلْاِفْكُ (جھوٹ بولنا) اَلْاَمْنُ (اعتماد و بھروسہ کرنا) اَلْاَلْبُ (جمع کرنا) اَلْاَلْقُ (بجلی چمکنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْاَمْنُ (بے غم ہونا)۔

مصادر: اَلْاِذْنُ (اجازت دینا) اَلْاَمَضُ (کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا) اَلْاَلَفُ (مانوس ہونا) اَلْاَنَفُ (خوددار ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْاِلٰهَةُ (پوجنا)۔

مصادر: اَلْاِبَآءُ (انکار کرنا) اَلْاَبْهُ (التفات نہ کرنا) اَلْاُرُوْزُ (سمٹنا) اَلْاَرِيْرُ (ارے ارے کہنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلْاَدَبُ وَالْاَدِيْبُ وَالْاِدَابُ وَالْاِدَابَةُ (ادب کرنا، شائستہ ہونا)۔

مصادر: اَلْاِمَارَةُ (امیر و حاکم ہونا) اَلْاَنْثُ (لوہے کا کچا ہونا) اَلْاِسَالَةُ (نرم و ہموار ہونا) اَلْاِرَابَةُ (عقل مند ہونا)۔

...... ابواب و مصادر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِئْتِمَانُ (امین بنانا، امین سمجھنا)۔

مصادر: اَلْاِئْتِمَارُ (فرمانبرداری کرنا) اَلْاِئْتِضَاضُ (پناہ لینا) اَلْاِئْتِکَالُ (بعض کا بعض کو کھانا) اَلْاِئْتِدَامُ (سالن کے ساتھ روٹی کھانا)

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِيْجَارُ (مزدوری لینا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِيْذَانُ (اجازت مانگنا) اَلْاِسْتِيْنَاسُ (وحشت کا دور ہونا) اَلْاِسْتِيْلَاکُ (کسی کا پیغام پہنچانا) اَلْاِسْتِيْکَالُ (کھانے کی تیاری کا کہنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْئِطَارُ (موڑنا، ٹیڑھا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِيْمَانُ (ایمان لانا)۔

اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًافهو مُؤْمِنٌ وَاُوْمِنَ يُؤْمَنُ اِيْمَانًافذاک مُؤْمَنٌ لَمْ يُؤْمِنْ لَمْ يُؤْمَنْ لَايُؤْمِنُ لَايُؤْمَنُ لَنْ يُّؤْمِنَ لَنْ يُّؤْمَنَ الامر منه اٰمِنْ لِتُؤْمَنْ لِيُؤْمِنْ لِيُؤْمَنْ والنهى عنه لَاتُؤْمِنْ لَاتُؤْمَنْ لَايُؤْمِنْ لَايُؤْمَنْ الظرف منه مُؤْمَنٌ مُؤْمَنَانِ مُؤْمَنَاتٌ.

مصادر: اَلْاِيْلَافُ (عہد کرنا) اَلْاِيْکَافُ (گدھے پر پالان باندھنا) اَلْاِيْذَآءُ (تکلیف دینا) اَلْاِيْزَافُ (جلدی کرانا)۔

اِيْمَانًا: (مصدر باب افعال) اصل میں اِءْ مَانًا تھا۔ بقانون اٰمن، اومن، ایمانا ہمزہ ساکنہ ماقبل حرف

کی حرکت کے موافق وجوبًا حرف علت یاء سے تبدیل کیا تو اِیمَانًا بن گیا۔

اٰمَنَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں اَءْ مَنَ تھا۔ بقانون اٰمن، اُومن، اِیمانا ہمزہ ساکنہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق وجوبًا حرف علت الف سے تبدیل کیا تو اٰمَنَ بن گیا۔

قانون: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا

اس قانون کے لئے دو حکم پہلے حکم کے لئے پانچ شرائط اور دوسرے حکم کے لئے تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ ساکن ہو۔ مثال احترازی: سَئَلَ.

شرط (۲) ہمزہ مظہر ہو۔ مثال احترازی: اَءَ رَ، سَئَّلَ.

شرط (۳) ہمزہ سے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک آیا ہو۔ مثال احترازی: يَأْخُذُ.

شرط (۴) دونوں ہمزے ایک کلمہ میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: يَاأَيُّهَاالْقَارِئُ ءْ تَمِنَ۔

شرط (۵) ہمزہ ساکنہ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ مثال احترازی: اَءُ مٌّ (اصل میں اَءْ مُمُ تھا۔ بقانون متجانسین (۱) میم اول کی حرکت ماقبل ہمزہ کو نقل کر کے میم ساکن کو میم متحرک میں مدغم کرنے سے اَءُ مٌّ بن گیا۔ یہاں ہمزہ ثانی کے متحرک ہونے کا سبب ادغام موجود ہے)۔

مثال اتفاقی: اَءْ مَنَ، اُءْ مِنَ اور اِءْ مَانًا سے اٰمَنَ، اُوْمِنَ اور اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

حکم:......(۲) ہمزہ وصلی کے گر جانے سے دوسرا ہمزہ لاٗنا واجب ہے۔

شرط (۱) دو ہمزے مطلقًا جمع ہوں۔ مثال احترازی: اَخَذَ.

شرط (۲) دونوں ہمزوں میں پہلا ہمزہ وصلی ہو مثال احترازی: اَءْ مَنَ (پہلا ہمزہ باب افعال کا قطعی ہے)۔

شرط (۳) ہمزہ وصلی درج کلام میں واقع ہو۔ مثال احترازی: اُءْ تُمِنَ.

مثال اتفاقی: (۱) ایک کلمہ کی جیسے اِءْ تُوا ُ ہمزہ ثانیہ یاء سے تبدیل کرنے سے اِیْتُوْا بن گیا۔ اس پر فاء کے داخل ہونے سے ہمزہ وصلی درج کلام میں گر گیا اور ہمزہ ثانیہ جو یاء سے تبدیل ہوا تھا وہ اپنی اصلی

حالت پر لوٹ آنے سے فَأْتُوا بن گیا۔

(۲) دو کلموں کی جیسے فَلْيُؤَدِّ الَّذِىْ تُمِنَ اصل میں فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اُءْ تُمِنَ تھا۔ ہمزہ اول وصلی ہونے کی وجہ سے درج کلام میں گرنے سے ہمزہ ثانیہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت یاء سے تبدیل کیا تو فَلْيُؤَدِّ الَّذِىْ وُتُمِنَ بن گیا پھر بقانون میعاد فَلْيُؤَدِّ الَّذِىْ يُتُمِنَ۔ پھر بقانون التقاء ساکنین ساکن اول یاء مدّہ کو گرانے سے فَلْيُؤَدِّ الَّذِ يُتُمِنَ بن گیا۔ ہمزہ ثانیہ جو یاء حرف علت سے تبدیل ہوئی تھی ہمزہ وصلی کے درج کلام میں گر جانے سے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں لوٹ آنے سے فَلْيُؤَدِّ الَّذِىْ ءْ تُمِنَ بن گیا۔

نوٹ:......(۱) فَلْيُؤَدِّ الَّذِءْ تُمِنَ میں ہمزہ ثانیہ ثابت رکھنا یا یاء سے تبدیل کرنا دونوں جائز ہے۔

(۲) يَقُوْلُ ئْذَنْ اصل میں يَقُوْلُ ائْذَنْ تھا پھر يَقُوْلُ اِيْذَنْ اور پھر يَقُوْلُ ئْذَنْ بن گیا۔

فائدہ:......(۱) كُلْ، مُرْ اور خُذْ اصل میں اُءْ كُلْ، اُءْ مُرْ اور اُءْ خُذْ تھے۔ تینوں میں ہمزہ ثانیہ تبدیل کرنے کی بجائے کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف القیاس تخفیفاً گرانے سے اُكُلْ اُمُرْ اور اُخُذْ بن گئے۔ بقانون ہمزہ وصلی قطعی تینوں میں ہمزہ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گرانے سے كُلْ، مُرْ اور خُذْ بن گئے۔ كُلْ اور خُذْ میں ہمزہ ثانیہ وجوباً قیاساً اور مُرْ میں ہمزہ ثانیہ جوازاً اخلاف القیاس حذف کیا جاتا ہے لیکن درمیان کلام میں تینوں کا دوسرا ہمزہ باقی رکھنا فصیح ہے جیسے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ اور وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ. اور ابتداء کلام میں تینوں کے دونوں ہمزوں کو حذف کرنا فصیح ہے جیسے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، خُذِ الْعَفْوَ، قَالَ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وسلم): مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ.

مصنف علم الصیغہ کے نزدان تینوں صیغوں میں قلب مکانی کی وجہ سے فاء کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ پر لانے سے اُكُءْلْ، اُخُءْذْ اور اُمُءْرْ بن گئے۔ بقانون یسل، قد فلح ہمزہ ثانیہ کی حرکت جوازاً ماقبل حرف کو دینے کے بعد ہمزہ کو وجوباً گرایا اور بقانون ہمزہ وصلی، قطعی ہمزہ وصلی کو مابعد کے متحرک ہونے کی

وجہ سے گرایا تو کُلْ ،مُرْ اور خُذْ بن گئے لہٰذا یہ قانون مذکورہ کے خلاف نہیں ہیں۔

نوٹ:......حروف میں تقدیم اور تاخیر کرنے کو قلب مکانی کہا جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔

فائدہ:......(۲) ہمزہ کو حرکت دینے کے دو اسباب ہیں۔

(۱) ہمزہ ساکنہ کے بعد دو حروف متجانسین کا آنا جیسے اَءُ مٌّ اصل میں اَءْ مُمٌ تھا۔

(۲) ہمزہ ساکنہ کے بعد واؤ یا یاء متحرک کا آنا جیسے یَئُوْسُ ،یَئِیْدُ اصل میں یَئْوُسُ اور یَئْیِدُ تھے۔

فائدہ:......اَءُ مُـمُ سے اٰمُـمُ پڑھنا ممتنع اور اَءُ مٌّ پڑھنا واجب ہے کیونکہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا جائز جبکہ میم کو میم میں مدغم کرنا واجب ہے پس وجوب کی رعایت اولیٰ ہے۔

یُؤمَنُ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول) اصل میں یُؤْ مَنُ تھا۔ بقانون یاخذ ،یامن ،یومن ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو یُوْمَنُ بن گیا۔

تخفیف کا یہی قاعدہ مُؤمِنٌ (اسم فاعل)۔مُؤمَنٌ (اسم مفعول)۔لَاتُؤمِنْ (فعل نہی)۔اور مُؤمَنٌ (اسم ظرف) میں بھی جوازاً اجاری ہوتا ہے۔

قانون :یَاخُذ ،یَامَنُ ،یُوْمَنُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور پانچ شرائط ہیں۔

حکم:......ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط (۱) ہمزہ ساکن ہو۔ مثال احترازی: سَئَلَ۔

شرط (۲) ہمزہ مظہر ہو۔ مثال احترازی: سَئَّلَ ،اَءَّ.

شرط (۳) ہمزہ کا ماقبل حرف متحرک ہو۔ مثال احترازی: یَسْئَلُ ،قَرْءٌ.

شرط (۴) ہمزہ سے اگر ماقبل دوسرا ہمزہ ہو تو وہ دوسرے کلمے میں ہو۔ مثال احترازی: اَءْ مَنَ.

شرط (۵) ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ مثال احترازی: یَـؤُمُّ (اصل میں یَـأْمُمُ تھا۔ بقانون متجانسین (۱) یَؤُمُّ بن گیا)۔

مثال اتفاقی: (۱) ہمزہ ساکن و مظہر ہو اور اس سے ماقبل کوئی حرف متحرک آیا ہو اور کلمہ ایک ہو جیسے یَأْخُذُ، یَأْمَنُ، یُؤْمَنُ اور ذِئْبٌ سے یَاخُذُ، یَامَنُ، یُوْمَنُ اور ذِیْبٌ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) ہمزہ ساکن و مظہر ہو اور اس سے ماقبل کوئی حرف متحرک آیا ہو لیکن کلمے دو ہوں جیسے ھُدَی اِءْ تِنَا، حَیْثُ اِءْ تِنَا اور اَلَّذِاءْ تُمِنَ سے ھُدَی ایتنا، حَیْثُوْ تِنَا اور اَلَّذِیْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔

(۳) ہمزہ ساکن ہو اور اس سے ماقبل ہمزہ متحرک آیا ہو اور دونوں جدا کلموں میں ہوں جیسے اَلْقَارَاُتُمِنَ، اَلْقَارَاُتُمِنَ اور اَلْقَارَاِئْتُمِنَ سے اَلْقَارَاتُمِنَ، اَلْقَارَاُوْتُمِنَ اور اَلْقَارَاِیْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّأْدِیْبُ (ادب سکھانا)۔

مصادر: اَلتَّأْذِیْنُ (اذان دینا) اَلتَّأْیِیْدُ (قوت دینا) اَلتَّأْسِیْسُ (بنیاد ڈالنا) اَلتَّأْلِیْفُ (جمع کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُوَاخَذَةُ (پکڑنا، پکڑ کر باز پرس کرنا)

مصادر: اَلْمُوَالَفَةُ (آپس میں محبت سے رہنا) اَلْمُوَانَسَةُ (مانوس کرنا) اَلْمُوَاحَنَةُ (دشمنی رکھنا) اَلْمُوَارَنَةُ (باہم مفاخرت کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّأَدُّبُ (ادب حاصل کرنا)۔

مصادر: اَلتَّأَنُّسُ (انسان ہونا) اَلتَّأَلُّفُ (اکٹھا ہونا) اَلتَّأَطُّمُ (سیلاب کا بلند ہونا) اَلتَّأَصُّلُ (جڑ والا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز الفاء از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّأمُرُ (مشورہ کرنا)۔

مصادر: اَلتَّأسِیْ (ایک دوسرے کو تسلی دینا) اَلتَّآجُ (جڑ پکڑنا) اَلتَّأصُرُ (باہم پڑوسی ہونا) اَلتَّأَلُّفُ (اکٹھا ہونا)۔

...... ابواب و مصادر ثلاثی مجرد مہموز العین ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَللَّئْمُ (کم ہونا) وَالْمَلْئَمُ (ملامت کرنا)۔

مصادر: اَلتَّأْجُ (بکری کا ممیانہ) اَلدَّأْوُ (دھوکہ دینا) اَلْبُؤُقُ (اچانک مصیبت آنا) اَلْفُؤَاقُ (ہچکی آنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلزَّئِرُ وَالزَّئِرَةُ (شیر کا دھاڑنا)۔

زَأَرَ يَزْئِرُ زَأْرًا فهو زَآئِرٌ وزُئِرَ يُزْئَرُ زَأْرًا فذاک مَزْئُوْرٌ مازَأَرَ مازُئِرَ لَم يَزْئِرْ لَمْ يُزْئَرْ لَايَزْئِرُ لَايُزْئَرُ لَنْ يَزْئِرَ لَنْ يُزْئَرَ لَيَزْئِرَنَّ لَيُزْئَرَنَّ لَيَزْئِرَنْ لَيُزْئَرَنْ الامر منه اِزْئِرْ لِتُزْئَرْ لِيَزْئِرْ لِيُزْئَرْ اِزْئِرَنَّ لِتُزْئَرَنَّ لِيَزْئِرَنَّ لِيُزْئَرَنَّ اِزْئِرَنْ لِتُزْئَرَنْ لِيَزْئِرَنْ لِيُزْئَرَنْ والنهی عنه لَاتَزْئِرْ لَاتُزْئَرْ لَايَزْئِرْ لَايُزْئَرْ لَاتَزْئِرَنَّ لَاتُزْئَرَنَّ لَايَزْئِرَنَّ لَايُزْئَرَنَّ لَاتَزْئِرَنْ لَاتُزْئَرَنْ لَايَزْئِرَنْ لَايُزْئَرَنْ والظرف منه مَزْئَرٌ مَزْئَرَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيْئِرٌ والآلة الصغریٰ منه مِزْئَرٌ مِزْئَرَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيْئِرٌ والوسطٰی منه مِزْئَرَةٌ مِزْئَرَتَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيْئِرَةٌ والکبریٰ منه مِزْأَارٌ مِزْأَارَانِ مَزَآئِيْرُ وَمُزَيْئِيْرٌ وافعل التفضيل المذکر منه اَزْئَرُ اَزْئَرَانِ اَزْئَرُوْنَ اَزَائِرُ وَاُزَيْئِرٌ والمؤنث منه زُؤْرٰی زُؤْرَيَانِ زُؤْرَيَاتٌ زُؤَرٌ وزُؤَيْرٰی وفعل التعجب منه مَاأَزْئَرَهٗ وَاَزْئِرْ بِهٖ وَزَئُرَ.

صرف صغیر مذکورہ بالتخفیف جوازًا

زَارَ يَزِرُ زَارًا فهو زَآئِرٌ وزُوِرَ يُزَرُ زَارًا فذاک مَزُوْرٌ مازَارَ مازُوِرَ لَمْ يَزِرْ لَمْ يُزَرْ لَايَزِرُ لَايُزَرُ لَنْ يَزِرَ لَنْ يُزَرَ لَيَزِرَنَّ لَيُزَرَنَّ لَيَزِرَنْ لَيُزَرَنْ الامر منه زِرْ لِتُزَرْ لِيَزِرْ لِيُزَرْ زِرَنَّ لِتُزَرَنَّ لِيَزِرَنَّ لِيُزَرَنَّ زِرَنْ لِتُزَرَنْ لِيَزِرَنْ لِيُزَرَنْ والنهی عنه لَاتَزِرْ لَاتُزَرْ لَايَزِرْ لَايُزَرْ لَاتَزِرَنَّ لَاتُزَرَنَّ لَايَزِرَنَّ لَايُزَرَنَّ لَاتَزِرَنْ لَاتُزَرَنْ لَايَزِرَنْ لَايُزَرَنْ والظرف منه مَزَرٌ مَزَرَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيِّرٌ والآلة الصغریٰ منه مِزَرٌ مِزَرَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيِّرٌ والوسطٰی منه مِزَرَةٌ مِزَرَتَانِ مَزَآئِرُ وَمُزَيِّرَةٌ والکبریٰ منه مِزَارٌ مِزَارَانِ مَزَآئِيْرُ وَمُزَيِّيْرٌ وافعل التفضيل المذکر منه اَزَرُ اَزَرَانِ اَزَرُوْنَ اَزَآئِرُ وَاُزَيِّرٌ والمؤنث منه زُوْرٰی زُوْرَيَانِ زُوْرَيَاتٌ زُوَرٌ وزُوَيْرٰی وفعل التعجب منه مَاأَزَرَهٗ وَاَزِرْ بِهٖ وَزَوُرَ.

مصادر: اَلرِّئَاسَةُ (قوم سردار ہونا) اَلصَّئِيُّ (چوزے کا چوں چوں کرنا) اَلصَّئِيْلُ (گھوڑے کا ہنہنانا) اَلنَّأْتُ (گریہ وزاری کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلسَّأْمُ (رنجیدہ ہونا)۔

مصادر: اَلْبُؤْسُ (سختی میں پہنچنا) اَلتَّأْقُ (برتن بھرنا) اَلثَّأْبُ (جمائی لینا) اَلثَّأْطُ (گوشت کا خراب ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَتَحَ يَفْتَحُ چوں اَلسُّؤَالُ (چاہنا) وَالْمَسْئَلُ وَالْمَسْئَلَةُ (پوچھنا)۔

سَئَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا فهو سَائِلٌ وَسُئِلَ يُسْئَلُ سُؤَالًا فذاك مَسْئُولٌ مَاسَئَلَ مَاسُئِلَ لَمْ يَسْئَلْ لَمْ يُسْئَلْ لَايَسْئَلُ لَايُسْئَلُ لَنْ يَّسْئَلَ لَنْ يُّسْئَلَ لَيَسْئَلَنَّ لَيُسْئَلَنَّ لَيَسْئَلَنْ لَيُسْئَلَنْ الامر منه اِسْئَلْ لِتُسْئَلْ لِيَسْئَلْ لِيُسْئَلْ اِسْئَلَنَّ لِتُسْئَلَنَّ لِيَسْئَلَنَّ لِيُسْئَلَنَّ اِسْئَلَنْ لِتُسْئَلَنْ لِيَسْئَلَنْ لِيُسْئَلَنْ والنهى عنه لَاتَسْئَلْ لَاتُسْئَلْ لَايَسْئَلْ لَايُسْئَلْ لَاتَسْئَلَنَّ لَاتُسْئَلَنَّ لَايَسْئَلَنَّ لَايُسْئَلَنَّ لَاتَسْئَلَنْ لَاتُسْئَلَنْ لَايَسْئَلَنْ لَايُسْئَلَنْ والظرف منه مَسْئَلٌ مَسْئَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْئِلٌ والآلة الصغرى منه مِسْئَلٌ مِسْئَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْئِلٌ والوسطى منه مِسْئَلَةٌ مِسْئَلَتَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْئِلَةٌ والكبرى منه مِسْئَالٌ مِسْئَالَانِ مَسَائِيلُ وَمُسَيْئِيلٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَسْئَلُ اَسْئَلَانِ اَسْئَلُوْنَ اَسَائِلُ وَاُسَيْئِلٌ والمؤنث منه سُؤْلٰى سُؤْلَيَانِ سُؤْلَيَاتٌ سُؤَلٌ وَسُوَيْلٰى وفعل التعجب منه مَااَسْئَلَهٗ وَاَسْئِلْ بِهٖ وَسَئُلَ.

صرف صغیر مذکورہ با تخفیف جوازاً

سَالَ يَسَلُ سُوَالًا فهو سَائِلٌ وَسُوِلَ يُسَلُ سُوَالًا فذاك مَسُوْلٌ مَاسَالَ مَاسُوِلَ لَمْ يَسَلْ لَمْ يُسَلْ لَايَسَلُ لَايُسَلُ لَنْ يَّسَلَ لَنْ يُّسَلَ لَيَسَلَنَّ لَيُسَلَنَّ لَيَسَلَنْ لَيُسَلَنْ الامر منه سَلْ لِتُسَلْ لِيَسَلْ لِيُسَلْ سَلَنَّ لِتُسَلَنَّ لِيَسَلَنَّ لِيُسَلَنَّ سَلَنْ لِتُسَلَنْ لِيَسَلَنْ لِيُسَلَنْ والنهى عنه لَاتَسَلْ لَاتُسَلْ لَايَسَلْ لَايُسَلْ لَاتَسَلَنَّ لَاتُسَلَنَّ لَايَسَلَنَّ لَايُسَلَنَّ لَاتَسَلَنْ لَاتُسَلَنْ لَايَسَلَنْ لَايُسَلَنْ والظرف منه مَسَلٌ مَسَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْلٌ والآلة الصغرى منه مِسَلٌ مِسَلَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْلٌ والوسطى منه مِسَلَةٌ مِسَلَتَانِ مَسَائِلُ وَمُسَيْلَةٌ والكبرى منه مِسَالٌ مِسَالَانِ مَسَائِيلُ وَمُسَيْيِلٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَسَلُ اَسَلَانِ اَسَلُوْنَ اَسَائِلُ وَاُسَيْلٌ والمؤنث منه سُوْلٰى سُوْلَيَانِ سُوْلَيَاتٌ سُوَلٌ وَسُوَيْلٰى وفعل التعجب منه مَااَسَلَهٗ وَاَسِلْ بِهٖ وَسَوُلَ.

مصادر: اَلرُّؤْيَةُ (دیکھنا) اَلتَّأْزُ (زخم کا بھرنا) اَلْبَأْجُ (چلانا) اَلْجَأْبُ (مال کمانا)۔

زَارًا اور سُوَالًا: (مصادر باب ضَرَبَ و فَتَحَ) اصل میں زَئْرًا اور سُؤَالًا تھے، بقانون یاخذ، یامن، یومن زَئْرًا میں ہمزہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت الف سے اور سُؤَالًا میں ہمزہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو زَارًا اور سُوَالًا بن گئے۔

قانون: سُوَالٌ، جُوَنٌ، مِيَرٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم: ...... ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط (۱) ہمزہ مفتوح ہو۔ مثال احترازی: سُئِلَ.

شرط (۲) ہمزہ کا ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو۔ مثال احترازی: سَئَلَ، يَسْئَلُ.

شرط (۳) اگر اس ہمزے سے ماقبل دوسرا ہمزہ واقع ہو تو دونوں ایک کلمے میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: أَءَ ادِمُ.

مثال اتفاقی: (۱) ہمزہ مفتوحہ کا ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو اور کلمہ ایک ہو جیسے جُؤَنٌ (بضمہ جیم وسکون ہمزہ جمع ہے جُؤْنَةٌ کی بمعنی عطر دان) اور مِئَرٌ (بمعنی کینہ و دشمنی) سے جُوَنٌ اور مِيَرٌ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) ہمزہ مفتوحہ کا ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو اور کلمہ ایک نہ ہو جیسے غُلَامُ اَحْمَدَ اور بِغُلَامِ اَحْمَدَ سے غُلَامُ وَحْمَدَ اور بِغُلَامِ يَحْمَدَ پڑھنا جائز ہے۔

(۳) ہمزہ مفتوحہ سے ماقبل دوسرا ہمزہ مضموم یا مکسور ہو اور کلمہ ایک نہ ہو جیسے يَجِيْءُ اَحْمَدُ اور مَرَرْتُ بِمَرْءِ اَمِيْنٍ سے يَجِيْءُ وَحْمَدُ اور مَرَرْتُ بِمَرْءِ يَمِيْنٍ پڑھنا جائز ہے۔

زَأَرَ الخ، سَئَلَ الخ اور زُئِرَ الخ، سُئِلَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم و مجہول) سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے لیکن سَئَلَ الخ، سُئِلَ الخ اور زُئِرَ الخ میں جوازاً تخفیف کا قاعدہ بھی جاری ہوتا ہے جیسے:

سَئَلَ الخ میں بقانون سال ہمزہ اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت الف سے تبدیل کیا تو سَالَ الخ بن گیا۔

قانون:سَالَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم:...... ہمزہ اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔

شرط (۱) ہمزہ متحرک ہو۔ مثال احترازی: یَأْمَنُ،یَأْخُذُ.

شرط (۲) ہمزہ منفرد (اکیلا) ہو۔ مثال احترازی: اَءَ ادِمُ.

شرط (۳) ہمزہ کا ماقبل حرف متحرک ہو۔ مثال احترازی: یَسْئَلُ.

شرط (۴) ہمزہ اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت ایک ہو۔ مثال احترازی: سُئِلَ.

مثال اتفاقی:سَالَ،مِنْسَاۃٌ اصل میں سَئَلَ اور مِنْسَأَۃٌ (بمعنی چوپایوں کو ہانکنے والی لکڑی) تھے۔

فائدہ:......(۱) ہمزہ جب منفرد اور متحرک ہو اور ہمزہ سے ماقبل حرف کی حرکت ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو تو بعض کے نزد ہمزہ اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت ساکن سے بدلنا جائز ہے اور جمہور کے نزد اس صورت میں بین بین قریب یا بین بین بعید جائز ہے۔

نوٹ:...... بین بین قریب یا بین بین بعید کی تعریفیں مع امثلہ آنے والے قانون میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ:......(۲) بعض صرفی حضرات کے نزد ہمزہ مکسورہ فتحہ کے بعد الف سے تبدیل ہوتا ہے جیسے لَایَلْتَئِمُ سے لَایَلْتَامُ لیکن یہ قول نہایت قلیل ہے۔

زُئِرَ الخ،سُئِلَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول) دونوں میں بقانون سول، یستھز یون ہمزہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو زُوِرَ الخ اور سُوِلَ الخ بن گئے۔

قانون:سُوِلَ،یَسْتَھْزِیُوْنَ (اخفش کا قانون)

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:......(۱) ہمزہ واؤ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط(۱)ہمزہ منفرد ہو۔ مثال احترازی: اُءِ رَ.

شرط(۲)ہمزہ مکسور ہو۔ مثال احترازی: یَسْئَلُ.

شرط(۳)ہمزہ کاماقبل حرف مضموم ہو۔ مثال احترازی: سَئِمَ،سَئَلَ.

مثال اتفاقی:سُئِلَ سے سُوِلَ پڑھنا جائز ہے۔

حکم:......(۲)ہمزہ یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط(۱)ہمزہ منفرد ہو۔ مثال احترازی: اَءُ مَنَ.

شرط(۲)ہمزہ مضموم ہو۔ مثال احترازی: جِئْرَ،سُئِلَ.

شرط(۳)ہمزہ کاماقبل حرف مکسور ہو۔ مثال احترازی: لَئُنَ،سَئُلَ.

مثال اتفاقی:یَسْتَهْزِئُوْنَ اورمُسْتَهْزِئُوْنَ سے یَسْتَهْزِیُوْنَ اورمُسْتَهْزِیُوْنَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......(۱)اگر ہمزہ مضموم اوراس کا ماقبل حرف مکسور ہو تو امام اخفش کے نزدیک اس ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے یَسْتَهْزِئُوْنَ اورمُسْتَهْزِئُوْنَ سے یَسْتَهْزِیُوْنَ اورمُسْتَهْزِیُوْنَ اور جمہور کے نزد اس میں بین بین قریب یا بین بین بعید پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:......(۲)بین بین لغت میں درمیان کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح اہل صرف میں بین بین کی دو قسمیں ہیں:(۱)بین بین قریب (۲)بین بین بعید

(۱)بین بین قریب:......ہمزہ کو اپنے مخرج اوراس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔یعنی اس طرح پڑھنا کہ نہ تو خالص ہمزے کی آواز ادا ہو اور نہ خالص حرف علت کی بلکہ درمیانی آواز ہو جیسے سَئَلَ میں ہمزہ کو ہمزہ اورالف کے درمیان اور سَئِمَ میں ہمزہ کو ہمزہ اوریاء کے درمیان اور لَؤُمَ میں ہمزہ کو ہمزہ اور واؤ کے درمیان ادا کرنا۔

(۲)بین بین بعید:......ہمزہ کو اپنے مخرج اوراس کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا جیسے سَئِمَ ،لَؤُمَ اور سَئَلَ تینوں میں ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان ادا کرنا

لیکن اس کا استعمال ممکن نہیں۔

یَزْئِرُ الخ، یَسْئَلُ الخ اور یُزْئَرُ الخ، یُسْئَلُ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول)۔ مَزْئُوْرٌ الخ اور مَسْئُوْلٌ الخ (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول)۔ لَمْ یَزْئِرْ الخ، لَمْ یَسْئَلْ الخ اور لَمْ یُزْئَرْ الخ، لَمْ یُسْئَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول)۔ لَنْ یَّزْئِرَ الخ، لَنْ یَّسْئَلَ الخ اور لَنْ یُّزْئَرَ الخ، لَنْ یُّسْئَلَ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ)۔ لَیَزْئِرَنَّ الخ، لَیَسْئَلَنَّ الخ اور لَیُزْئَرَنَّ الخ، لَیُسْئَلَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ)۔ اِزْئِرْ الخ اِسْئَلْ الخ اور لِتُزْئَرْ الخ لِتُسْئَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم ومجہول)۔ اِزْئِرَنَّ الخ اِسْئَلَنَّ الخ اور لِتُزْئَرَنَّ الخ اور لِتُسْئَلَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ)۔ لَاتَزْئِرْ الخ لَاتَسْئَلْ الخ اور لَاتُزْئَرْ الخ لَاتُسْئَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم ومجہول)۔ لَاتَزْئِرَنَّ الخ لَاتَسْئَلَنَّ الخ اور لَاتُزْئَرَنَّ الخ لَاتُسْئَلَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ)۔ مَزْئِرٌ الخ اور مَسْئَلٌ الخ (صیغہ واحد اسم ظرف)۔ مِزْئَرٌ الخ، مِسْئَلٌ الخ مِزْئَرَۃٌ الخ، مِسْئَلَۃٌ الخ و مِزْأَرٌ الخ، مِسْأَلٌ الخ (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ و کبریٰ) اور اَزْئَرُ الخ، اَسْئَلُ الخ (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل)۔

مذکورہ بالا تمام صیغے اپنی اصل پر آئیں گے لیکن ان صیغوں میں بقانون یسل، قد فلح جوازاً تخفیف بھی کی جاتی ہے اگر ان صیغوں میں جوازاً تخفیف کرنا مقصود ہو تو پھر بقانون یسل، قد فلح ان صیغوں میں ہمزہ کی حرکت ہمزہ کے ماقبل حرف ساکن کو جوازاً نقل کرنے کے بعد نقل ہمزہ کو وجوباً حذف کیا جاتا ہے۔ جوازاً تخفیف کے بعد مذکورہ صیغے اس طرح آئیں گے۔

یَزِرُ الخ، یَسَلُ الخ اور یُزَرُ الخ، یُسَلُ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول)۔ مَزُوْرٌ الخ اور مَسُوْلٌ الخ (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول)۔ لَمْ یَزِرْ الخ، لَمْ یَسَلْ الخ اور لَمْ یُزَرْ الخ، لَمْ یُسَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول)۔ لَنْ یَّزِرَ الخ، لَنْ یَّسَلَ الخ

اورلَنْ يُزَرَالخ،لَنْ يُسَلَ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ)۔لَيَزِرَنَّ الخ ،لَيَسَلَنَّ الخ اورلَيُزَرَنَّ الخ ،لَيُسَلَنَّ الخ(صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ)۔زِرْالخ سَلْ الخ اور لِتُزَرْ الخ لِتُسَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم ومجہول)۔زِرَنَّ الخ اورسَلَنَّ الخ اور لِتُزَرَنَّ الخ لِتُسَلَنَّ الخ(صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ)۔لَاتَزِرْالخ لَاتَسَلْ الخ اورلَاتُزَرْالخ لَاتُسَلْ الخ (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم ومجہول)۔لَاتَزِرَنَّ الخ لَاتَسَلَنَّ الخ اورلَاتُزَرَنَّ الخ لَاتُسَلَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم ومجہول بانون تاکید ثقیلہ)۔مَزَرٌ الخ اورمَسَلٌ الخ(صیغہ واحد اسم ظرف)۔مِزَرٌالخ ،مِسَلٌ الخ مِزَرَةٌ الخ ،مِسَلَةٌ الخ ومِزَارٌ الخ،مِسَالٌ الخ(صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ،وسطیٰ وکبریٰ)اور اَزَرُالخ،اَسَلُ الخ(صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل)۔

قانون:يَسَلُ،قَدَافُلَحَ

اس قانون کے لئے ایک حکم اورسات شرائط ہیں۔

حکم:......ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف کو دینا جائز اور بعد نقل حرکت ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)ہمزہ متحرک ہو۔ مثال احترازی: رَأْسٌ.

شرط(۲)ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو۔ مثال احترازی: سَئَلَ.

شرط(۳)ساکن مظہر ہو۔ مثال احترازی: سَئَّلَ.

شرط(۴)ساکن قابل حرکت ہو مثال احترازی: قَائِلٌ،بَائِعٌ (یہاں پر الف قابل حرکت نہیں ہے)۔

شرط(۵)ہمزہ سے ماقبل یائے تصغیر نہ ہو۔ مثال احترازی: اُفَيْئِسٌ،سُوَيْئِلٌ.

شرط(۶)ہمزہ سے ماقبل نون انفعال نہ ہو۔ مثال احترازی: اِنْئَطَرَ،اِنْئَشَرَ.

شرط(۷)ہمزہ سے ماقبل واؤ یا یا ہمدہ زائدہ ایک کلمے میں نہ ہو مثال احترازی: مَقْرُوئَةٌ اورخَطِيْئَةٌ.

مثال اتفاقی:(۱)ایک کلمے کی جیسے يَسَلُ اورسَلْ اصل میں يَسْئَلُ اوراِسْئَلْ تھے۔(۲)دوکلموں کی

جیسے قَدفُلَحَ اصل میں قَدْاَفْلَحَ تھا۔ (۳) ہمزہ سے ماقبل یائے تصغیر نہ ہو اور کلمہ ایک ہو جیسے جَيَلٌ اصل میں جُيَئَلٌ (کفتار) تھا۔

(۴) یاء تصغیر کے علاوہ کوئی اور یاء آئی ہو اور کلمے دو ہوں جیسے يَرْمِيَ خَاهُ اصل میں يَرْمِيُ اَخَاهُ تھا۔

(۵) ہمزہ سے ماقبل نون افعال کے علاوہ کوئی اور نون آیا ہو جیسے لَنَ ضْرِبَ اصل میں لَنْ اَضْرِبَ تھا۔

(۶) ہمزہ سے ماقبل واؤ یا یاء زائد برائے الحاق نہ ہو جیسے سَيَلٌ اور جَوَبٌ اصل میں سَيْئَلٌ اور جَوْئَبٌ (فراخ چشم) تھے۔

(۷) ہمزہ سے ماقبل واؤ یا یاء مدّہ اصلی ہو زائدہ نہ ہو جیسے يَجِيُ اور يَسُوُ اصل میں يَجِيْءُ اور يَسُوْءُ تھے۔

(۸) ہمزہ سے ماقبل واؤ یا یاء مدّہ زائدہ آیا ہو لیکن کلمہ ایک نہ ہو جیسے بَاعُوْمَوَالَهُمْ اور بِيْعِيَ مَوَالَهُمْ اصل میں بَاعُوْااَمْوَالَهُمْ اور بِيْعِيْ اَمْوَالَهُمْ تھے۔

فائدہ: ...... ہمزہ وصلی، قطعی قانون کا تقاضا یہ ہے کہ قَدْاَفْلَحَ میں ہمزہ قطعی ہونے کی وجہ بغیر نقل حرکت کے اپنی جگہ پر باقی رہتا ہے اور قانون مذکورہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد ہمزہ وجوبًا حذف کیا جاتا ہے لہٰذا ان دونوں قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔

فائدہ: ...... (۱) افعال رؤیت میں قاعدہ مذکورہ وجوبًا جاری ہوتا ہے۔ افعال رؤیت سے مراد اسی مادے کے مجرد کے وہ صیغے جن کی شروع میں حروف مضارعت آئے ہوں جیسے يَرٰى اور يُرٰى وغیرہ اور اسی طرح باب افعال کی تمام گردانیں جب وہ رؤیت کے مادے سے آجائیں لہٰذا ان سب میں ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف کو نقل کرنا بھی واجب اور ہمزہ کو حذف کرنا بھی واجب ہے اور رؤیت کے اسمائے مشتقات ظرف اور مصدر میمی جیسے مَرْأَىً، اسم آلہ جیسے مِرْأَةٌ اور اسم مفعول جیسے مَرْئِيٌّ میں ہمزہ سے حرکت نقل کرنا جائز اور بعد نقل حرکت ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اس لئے کہ اسمائے مشتقات قلیل الاستعمال ہیں بخلاف افعال کے جیسے مَرْأَىً، مِرْأَةٌ اور مَرْئِيٌّ سے مَرًى، مِرَةٌ اور مَرِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: ...... (۲) مِرْأَةٌ میں نقل حرکت کے بعد ہمزہ کو الف سے بدلنا شاذ ہے جیسے مِرْأَةٌ سے مِرَاةٌ.

فائدہ:......(۳) صاحب نقود الصرف کے نزد رؤیت کے اسمائے مشتقہ میں قانون مذکورہ کا جاری ہونا ممنوع ہے۔

مُـزَیِّرٌ اور مُـسَیِّلٌ (صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم ظرف) اصل میں مُـزَیْئِرٌ اور مُـسَیْئِلٌ تھے دونوں میں بقانون اُفیس، خطیۃ، مقروۃ ہمزہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً احرف علت یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) وجوباً یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کیا تو مُـزَیِّـرٌ اور مُـسَیِّـلٌ بن گئے۔تخفیف کا یہی قاعدہ مُـزَیِّـرٌ، مُسَیِّـلٌ، مُزَیِّرَۃٌ، مُسَیِّلَۃٌ، مُزَیِّیْرٌ، مُسَیِّبْلٌ اور اُزَیِّرُ، اُسَیِّلُ (اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ، کبریٰ اور اسم تفضیل) میں بھی جاری ہوتا ہے۔

زُوْرٰی اور سُوْلٰی: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں زُؤْرٰی اور سُؤْلٰی تھے۔ دونوں میں ہمزہ ساکنہ بقانون یاخذ، یامن، یومن ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً احرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو زُوْرٰی اور سُوْلٰی بن گئے۔

زُوَرٌ، زُوَیْرٰی اور سُـوَلٌ، سُـوَیْـلٰی: (صیغہ جمع مؤنث مکسر اور واحد مؤنث مصغّر اسم تفضیل) اصل میں زُؤَرٌ زُئَیْرٰی اور سُـؤَلٌ، سُـؤَیْلٰی تھے۔ دونوں میں بقانون سوال، میر، جون ہمزہ مفتوحہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً احرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو زُوَرٌ، زُوَیْرٰی اور سُوَلٌ، سُوَیْلٰی بن گئے۔

قانون: آلْاٰنَ، آلْحَسَنُ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:......ہمزہ وصلی درج کلام میں الف سے تبدیل کرنا جبکہ الف کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ وصلی ہو۔ مثال احترازی: اَکْرَمَ، اَنْذَرْتَ.

شرط (۲) ہمزہ وصلی مفتوح ہو۔ مثال احترازی: اِنْصَرَفَ، اِکْتَسَبَ.

شرط (۳) ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام داخل ہو۔ مثال احترازی: جَـآءَ لْـحَسَنُ، جَآءَ لْعَالِمُ (اصل میں جَآءَ اَلْحَسَنُ اور جَآءَ اَلْعَالِمُ تھے)۔

مثال اتفاقی: ءَ اَلْاٰنَ اور ءَ اَلْحَسَنُ سے آلْاٰنَ اور آلْحَسَنُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ:...... قانون مذکورہ میں ہمزہ وصلی درج کلام میں وجوباً الف سے تبدیل کرنے کے بعد التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ لازم آنے کے باوجود اس کو اپنے حال پر چھوڑا جاتا ہے۔

قانون: اَوَءُ یَءٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم:...... ہمزہ ثانیہ اور ہمزہ رابعہ میں تخفیف کرنا جائز جبکہ باقی کو اپنے حال چھوڑنا واجب ہے۔

شرط:...... کلمہ میں دو سے زائد ہمزے یکجا جمع ہوں۔ مثال احترازی: اءُمَنَ، جَآءٍ۔

مثال اتفاقی: اَوَءُ یَءٌ اصل میں اَءَءُءَءٌ تھا۔

فائدہ:...... اَءَءُءَءٌ میں پہلے دو ہمزوں کو کلمہ واحدہ فرض کرنے سے بقانون اوادِم دوسرا ہمزہ واؤ سے تبدیل کرنے سے اَوَءُءَءٌ اور تیسرے و چوتھے ہمزہ کو کلمہ واحدہ فرض کرنے سے بقانون قرءی چوتھا ہمزہ یاء سے تبدیل کرنے سے اَوَءُ یَءٌ بروزن سَفَرْجَلٌ بن جاتا ہے۔

اگر چار ہمزے جمع ہوں تو دوسرا ہمزہ بقانون اوادم واؤ سے اور چوتھا ہمزہ بقانون قرءی یاء سے تبدیل کرنے سے اَوَءُ یٌ بن جاتا ہے۔ اگر تین ہمزے جمع ہوں تو صرف دوسرا ہمزہ بقانون اوادم واؤ سے تبدیل کرنے سے اَوَءٌ بن جاتا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَللُّؤْمُ وَالْمَلَامَۃُ (کمینہ ہونا)۔

مصادر: اَلرَّأْفَۃُ (مہربان ہونا) اَلرُّؤُوْدَۃُ (شاخ کا بہت نرم ونازک ہونا) اَلْبُؤُوْلَۃُ (حقیر وکمزور ہونا) اَلضَّاَلَۃُ (دبلا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب حَسِبَ یَحْسِبُ چوں اَلْیَأْسُ (ناامید ہونا) اَلْبُؤْسُ (سختی میں پہنچنا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِلْتِئَامُ (پیوستہ ہونا)۔

مصادر: اَلْاِکْتِئَابُ (غمگین ہونا) اَلْاِبْتِئَاسُ (غمگین ہونا) اَلْاِرْتِئَاسُ (رئیس ہونا) اَلْاِضْطِئَالُ (کمزور ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْإِسْتِرْأَفُ (رحمت طلب کرنا)۔

مصادر: اَلْإِسْتِشْأَفُ (ناسور کا خراب ہونا) اَلْإِسْتِشْأَمُ (بدشگونی لینا) اَلْإِسْتِرْأَلُ (شتر مرغ کے بچے کا قوی ہونا) اَلْإِسْتِرْأَفُ (مہربان بنانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْإِنْطِأَشُ (واپس کرنا)۔

مصادر: اَلْإِنْجِأَفُ (درخت کا جڑ سے اکھاڑنا) اَلْإِنْفِأَءُ (کھلنا)

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْإِسْأَمُ (آنے والے کی تعریف کرنا)۔

مصادر: اَلْإِشْأَمُ (ملک شام میں داخل ہونا) اَلْإِرْأَبُ (مرمت کرنا) اَلْإِزْأَمُ (کسی کام پر مجبور کرنا) اَلْإِزْأَرُ (شیر کا دھاڑنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب تَفْعِيلٌ چوں اَلتَّسْئِيلُ (سوال کرنا)۔

مصادر: اَلتَّرْئِيفُ (منانا) اَلتَّرْئِيَةُ (خلاف حقیقت دکھانا) اَلتَّفْئِيمُ (پالان کو وسیع کرنا) اَلتَّفْئِيلُ (فال لینا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُسَآئَلَةُ (آپس میں سوال کرنا)۔

مصادر: اَلْمُشَآئَمَةُ (بائیں طرف لینا) اَلْمُصَآئَكَةُ (سختی سے پیش آنا) اَلْمُدَآئَلَةُ (دھوکہ دینا) اَلْمُرَآءَةُ (خلاف حقیقت دکھانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّرَؤُّسُ (رئیس ہونا)۔

مصادر: اَلتَّكَأُّدُ (دشوار ہونا) اَلتَّرَأُّفُ (بہت مہربانی کرنا) اَلتَّرَأُّمُ (رحم کرنا) اَلتَّبَأُّطُ (لیٹنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز العین از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّسَآئُلُ (آپس میں سوال کرنا)۔

مصادر: اَلتَّرَآئُفُ (ایک دوسرے پر مہربانی کرنا) اَلتَّشَآئُمُ (بدشگونی لینا) اَلتَّرَآئُكُ (شرمانا) اَلتَّظَآئُبُ (ہم زلف ہونا)۔

...... ابواب ومصادر ثلاثی مجرد مہموز اللام ......

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب نَصَرَ يَنْصُرُ چوں اَلدَّنَآءَةُ (کم ظرف ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْمَجِیْئُ (آنا) اَلْهَنَأُ (خوشگوار ہونا)۔

فائدہ:...... جَآءَ، يَجِيْئُ اجوف یائی و مہموز اللام کی گردان صفحہ (۲۹۱) پر ملاحظہ فرمائیں۔

قانون: جَآءٍ، اَوَادِمُ

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے تین، تین شرائط ہیں۔

حکم:...... (۱) دوسرا ہمزہ یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ مثال احترازی: اَءْمَنَ.

شرط (۲) دونوں ہمزے ایک کلمے میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: يَجِيْئُ اَحْمَدُ۔

شرط (۳) دونوں ہمزوں میں کوئی ایک مکسور ہو۔ مثال احترازی: اُءَادِمُ.

مثال اتفاقی: جَآءٍ اور جَآءُوْنَ اصل میں جَآيِئٌ اور جَآيِئُوْنَ تھے۔

حکم:...... (۲) دوسرا ہمزہ واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ مثال احترازی: اُءْمَنَ.

شرط (۲) دونوں ہمزے ایک کلمے میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: قَرَءَ اَحْمَدُ.

شرط (۳) دونوں ہمزوں میں سے کوئی ایک مکسور نہ ہو۔ مثال احترازی: جَآءٍ.

مثال اتفاقی: (۱) دونوں مفتوح ہوں جیسے اَوَادِمُ اصل میں اَءَادِمُ (جمع آدم بمعنی تمام انسانوں کا باپ)۔

(۲) پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح ہو جیسے اُوَيْدِمٌ اصل میں اُءَيْدِمٌ تھا۔

فائدہ:...... (۱) اَئِمَّةٌ (جمع اِمَامٌ کی) اصل میں اَءْمِمَةٌ تھا۔ بقانون متجانسین (۱) میم اول کی حرکت ماقبل حرف کو نقل کر کے میم ساکن کو میم متحرک میں مدغم کرنے سے اَئِمَّةٌ بن گیا۔ یہاں پر قانون مذکورہ کے حکم (۱) کے تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ہمزہ ثانیہ یاء سے تبدیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ادھر ہمزہ ثانیہ حقیقت میں ساکن ہے اور کسرہ کی حرکت اس پر عارضی ہے۔

فائدہ:...... (۲) اُءَكْرِمُ میں قانون مذکورہ کے حکم (۲) کے تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود ہمزہ

ثانیہ واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنے کی بجائے خلاف القیاس تخفیفاً حذف کیا گیا ہے لہٰذا یہ یا تو شاذ ہے یا ایک ہمزہ کے باقی رہنے پر اس میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوتا۔ یا وہاں ہمزہ ثانیہ کو واؤ سے تبدیل واجب ہے جہاں ہمزہ دوم اصلی ہو اور یہاں دونوں ہمزے زائد ہیں۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْبَرَآءَ ةُ (بری ہونا)۔

بَـرِ ئَ یَبْـرَئُ بَرَآءَ ةً فهو بَرِیْئٌ وَبُرِئَ یُبْرَأُ بَرآءَ ةً فذاک مَبْرُوْئٌ مابَرِئَ مَابُرِئَ لَمْ یَبْرَأْ لَمْ یُبْرَأْ لَایَبْرَأُ لَایُبْرَأُ لَنْ یَبْرَأَ لَنْ یُبْرَأَ لَیَبْرَأَنَّ لَیُبْرَأَنَّ لَیَبْرَأَنْ لَیُبْرَأَنْ الامر منه اِبْرَأْ لِتُبْرَأْ لِیَبْرَأْ لِیُبْرَأْ اِبْـرَأَنَّ لِتُبْـرَأَنَّ لِیَبْرَأَنَّ لِیُبْرَأَنَّ اِبْرَأَنْ لِتُبْرَأَنْ لِیَبْرَأَنْ لِیُبْرَأَنْ والنهی عنه لَاتَبْرَأْ لَاتُبْرَأْ لَـایَبْـرَأْ لَـایُبْـرَأْ لَاتَبْرَأَنَّ لَاتُبْرَأَنَّ لَایَبْرَأَنَّ لَایُبْرَأَنَّ لَاتَبْرَأَنْ لَاتُبْرَأَنْ لَایَبْرَأَنْ لَایُبْرَأَنْ الظرف مـنـه مَبْـرَأٌ مَبْـرَأٰنِ مَبَارِئُ وَمُبَیْـرِئٌ والآلةالـصـغـرٰی منـه مِبْرَأٌ مِبْرَأٰنِ مَبَارِئُ وَمُبَیْرِئٌ والـوسـطٰی مـنـه مِبْـرَأَةٌ مِبْرَأَتَانِ مَبَارِئُ وَمُبَیْرِئَةٌ والکبرٰی منه مِبْرَآءٌ مِبْرَاءٰانِ مَبَارِیْئُ وَمُبَیْـرِیْئٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَبْرَأُ اَبْرَأٰنِ اَبْرَأُوْنَ اَبَارِئُ وَاُبَیْرِئٌ والمؤنث منه بُرْئٰی بُرْأَیَانِ بُرْأَیَاتٌ بُرَؤٌ وَبُرَیْئٰ وفعل التعجب منه مَااَبْرَأَهٗ وَاَبْرِءْ بِهٖ وَبَرُءَ .

صرف صغیر مذکورہ بالتخفیف جوازاً

بَرِ یَ یَبْرَاَبْرَآئَةً فهو بَرِیٌّ وَبُرِیَ یُبْرَأُ بَرآءَ ةً فذاک مَبْرُوٌّ مابَرِیَ مَابُرِیَ لَمْ یَبْرَا لَمْ یُبْرَا لَـایَبْـرَأُ لَایُبْرَأُ لَنْ یَبْرَأَ لَنْ یُبْرَأَ لَیَبْرَأَنَّ لَیُبْرَأَنَّ لَیَبْرَأَنْ لَیُبْرَأَنْ الامر منه اِبْرَا لِتُبْرَا لِیَبْرَا لِیُبْرَا اِ بْـرَأَنَّ لِتُبْرَأَنَّ لِیَبْرَأَنَّ لِیُبْرَأَنَّ اِبْرَأَنْ لِتُبْرَأَنْ لِیَبْرَأَنْ لِیُبْرَأَنْ والنهی عنه لَاتَبْرَا لَاتُبْرَا لَایَبْرَا لَـایُبْـرَا لَاتَبْرَأَنَّ لَاتُبْرَأَنَّ لَایَبْرَأَنَّ لَایُبْرَأَنَّ لَاتَبْرَأَنْ لَاتُبْرَأَنْ لَایَبْرَأَنْ لَایُبْرَأَنْ الظرف منه مَبْرَأٌ مَبْـرَأٰنِ مَبَـارِئُ وَمُبَیْـرِئٌ والآلةالـصـغـرٰی منه مِبْرَأٌ مِبْرَأٰنِ مَبَارِئُ وَمُبَیْرِئٌ والوسطٰی منه مِبْرَأَةٌ مِبْرَأَتَانِ مَبَارِئُ وَمُبَیْرِیَةٌ والکبرٰی منه مِبْرَآءٌ مِبْرَآءٰنِ مَبَارِئُ وَمُبَیْرِیٌّ وافعل التـفـضـیـل الـمـذکـر منه اَبْرَأُ اَبْرَأٰنِ اَبْرَأُوْنَ اَبَارِئُ وَاُبَیْرِئٌ والمؤنث منه بُرٰی بُرْیَانِ

بُرِيَاتٌ بُرُوٌّ وَبُرِيِّى وفعل التعجب منه مَاأَبْرَأَهُ وَأَبْرِءْ بِهٖ وَبَرُءَ .

مصادر:......اَلْفَسَأُ (پیٹھ کا اندر گھسنا اور سینے کا باہر نکلنا) اَلنَّهَأُ (گوشت کا کچا رہنا) اَلدَّفَآءُ (کبڑا ہونا) اَلْقَفَأُ (کسی چیز کا بارش یا مٹی پڑنے سے خراب ہونا)۔

بَرِئَ الخ اور بُرِئَ الخ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) دونوں سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔

یا:......بَرِیَ الخ اور بُرِیَ الخ دونوں اصل میں بَرِئَ اور بُرِئَ تھے۔ دونوں میں ہمزہ مفتوح ماقبل مکسور بقانون سوال، میر، جون ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت یاء سے تبدیل کیا تو بَرِیَ الخ اور بُرِیَ الخ بن گئے۔ تخفیف کا یہی قاعدہ قُرِیَ اور جُرِیَ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

بَرِؤُوْا الخ اور بُرِؤُوْا الخ: (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) اس طرح قَرَؤُوْا اور جَرُؤُوْا بھی سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہیں۔

یَبْرَئُ الخ اور یُبْرَئُ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول)۔ لَنْ یَبْرَأَ الخ اور لَنْ یُبْرَأَ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ)۔ لَیَبْرَأَنَّ الخ اور لَیُبْرَأَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ)۔ اِبْرَأَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ)۔ لَاتَبْرَأَنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر نہی حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ)۔

مَبْرَأٌ الخ (صیغہ واحد اسم ظرف)۔ مِبْرَأٌ الخ مِبْرَأَةٌ الخ ومِبْرَآءٌ الخ (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ، وسطیٰ وکبریٰ) اور اَبْرَأُ الخ (صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل) مذکورہ بالا تمام صیغے سبب تخفیف موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

بَرِیٌّ: (صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ) اصل میں بَرِیْءٌ تھا۔ ہمزہ یائے مدّہ زائدہ کے بعد واقع تھا لہٰذا ہمزہ بقانون افیس، خطیۃ، مقروۃ جوازاً یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) یائے ساکن کو یائے متحرک میں مدغم کرنے سے بَرِیٌّ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ مَبَارِیُّ، مَقَارِیُّ، مَجَارِیُّ اور

مُبَيْرِیٌّ، مُقَیْرِیٌّ، مُجَیْرِیٌّ (صیغہ جمع مذکر مکسر اور واحد مذکر مصغر اسم آلہ کبریٰ) میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مَبْـرُوٌّ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَبْـرُوْءٌ تھا۔ ہمزہ واؤ مدّہ زائدہ کے بعد واقع تھا لہٰذا ہمزہ بقانون افیس، خطیۃ، مقروۃ اپنے ماقبل حرف کے موافق جوازاً حرف علت واؤ سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) واؤ ساکن کو واؤ متحرک میں وجوباً مدغم کرنے سے مَبْـرُوٌّ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ مَقْرُوٌّ اور مَجْرُوٌّ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

بُـرٰی: (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں بُـرْئٰی تھا۔ بقانون یسَل، قدفلح جوازاً ہمزہ متحرکہ کی حرکت ماقبل حرف صحیح ساکن کو دینے کے بعد ہمزہ کو وجوباً گرایا تو بُرٰی بن گیا۔

بُرَیّٰی: (صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل) اصل میں بُرَیْئٰی تھا۔ ہمزہ یائے تصغیر کے بعد واقع تھا لہٰذا ہمزہ بقانون افیس، خطیۃ، مقروۃ یاء سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۱) یاء ساکن کو یاء متحرک میں مدغم کرنے سے بُرَیّٰی بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ قُرَیّٰی اور جُرَیّٰی میں بھی جاری ہوتا ہے۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْقِرَآءَۃُ وَالْقُرْاٰنُ وَالْقَرْءُ (پڑھنا)۔

قَرَءَ یَقْرَءُ قِرَآءَۃً وَقُرْاٰناً فهو قَارِئٌ وَقُرِئَ یُقْرَءُ قِرَآءَۃً وَقُرْاٰناً فذاک مَقْرُوْءٌ لَمْ یَقْرَءْ لَمْ یُقْـرَءْ لَـایَـقْـرَءُ لَـایُـقْـرَءُ لَنْ یَّقْرَءَ لَنْ یُّقْرَءَ الامر منه اِقْرَءْ لِتُقْرَءْ لِیَقْرَءْ لِیُقْرَءْ والنهی عنه لَـاتَقْرَءْ لَاتُقْرَءْ لَایَقْرَءْ لَایُقْرَءْ الظرف منه مَقْرَءٌ والآلة الصغرٰی منه مِقْرَءٌ والوسطٰی منه مِقْرَءَۃٌ والکبرٰی منه مِقْرَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَقْرَءُ والمؤنث منه قُرْئٰی وفعل التعجب منه مَااَقْرَءَهٗ وَاَقْرِءْ بِهٖ وَقَرُءَ.

صرف صغیر مذکورہ بالتخفیف جوازاً

قَـرَءَ یَـقْرَءُ قِرَآءَۃً وَقُرْاٰناً فهو قَارِئٌ وَقُرِیَ یُقْرَءُ قِرَآءَۃً وَقُرْاٰناً فذاک مَقْرُوٌّ لَمْ یَقْرَا لَمْ یُقْـرَا لَـایَـقْرَءُ لَایُقْرَءُ لَنْ یَّقْرَءَ لَنْ یُّقْرَءَ الامر منه اِقْرَا لِتُقْرَا لِیَقْرَا لِیُقْرَا والنهی عنه لَاتَقْرَا لَـاتُـقْـرَا لَایَقْرَا لَایُقْرَا الظرف منه مَقْرَءٌ والآلة الصغرٰی منه مِقْرَءٌ والوسطٰی منه مِقْرَءَۃٌ

والكبرٰى منه مِقْرَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَقْرَءُ والمؤنث منه قُرْبٰى وفعل التعجب منه مَااَقْرَءَهٗ وَاَقْرِءْ بِهٖ وَقَرُءَ.

مصادر: اَلْمَشِيْئَةُ (چاہنا) اَلْقَمْأُ (داخل ہونا) اَلْفَسْأُ (لاٹھی سے مارنا) اَلْعَبْأُ (سامان کرنا)۔

مَقْرُوٌّ الخ: (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) اصل میں مَقْرُوْءٌ تھا۔ بقانون افیس، خطیۃ، مقروۃ ہمزہ واوٌ مدّہ زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ماقبل حرف کے موافق جوازاً حرف علت واوٌ سے تبدیل کر کے بقانون متجانسین (۲) واوٌ ساکن کو واوٌ متحرک میں مدغم کیا تو مَقْرُوٌّ الخ بن گیا۔

قانون: اُفَيِّسٌ، خَطِيَّةٌ، مَقْرُوَّةٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور دو کامل شرائط ہیں۔

حکم: ...... ہمزہ کو اپنے ماقبل حرف کا ہم جنس کرنا جائز جبکہ جنس کو جنس میں مدغم کرنا واجب ہے۔

شرط کامل (۱) ہمزہ یاء تصغیر کے بعد واقع ہو۔ مثال احترازی: اِنْئَطَرَ.

مثال اتفاقی: اُفَيْئِسٌ سے اُفَيِيْسٌ پڑھنا جائز اور اُفَيِّسٌ پڑھنا واجب ہے۔

شرط کامل (۲) ہمزہ واوٌ یا یاء مدّہ زائدہ کے بعد ایک کلمے میں واقع ہو۔ مثال احترازی: بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ اور اِضْرِبِیْ اَحْمَدَ.

مثال اتفاقی: خَطِيْئَةٌ، مَقْرُوْءَةٌ سے خَطِيْيَةٌ، مَقْرُوْوَةٌ پڑھنا جائز اور خَطِيَّةٌ، مَقْرُوَّةٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: ...... (۱) نَبِیٌّ اور بَرِيَّةٌ اصل میں نَبِیْءٌ اور بَرِيْئَةٌ تھے۔ یہاں پر ہمزہ وجوبًا ماقبل حرف کا ہم جنس کر کے جنس کو جنس میں مدغم کیا گیا ہے لہٰذا یہ دونوں شاذ ہیں۔

فائدہ: ...... (۲) مَقْرُوَّةٌ، قَرَءَ يَقْرَءُ سے اسم مفعول کا صیغہ اور خَطِيَّةٌ (غلطی) جمع ہے خَطَايَا کی اور اُفَيِّسٌ تصغیر ہے اَفْؤُسٌ (کلہاڑی) کی اور یہ جمع ہے فَأْسٌ کی۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب کَرُمَ يَكْرُمُ چوں اَلْجُرْءَةُ (بہادر ہونا)۔

مصادر: اَلطَّرَآءَةُ (تروتازہ ہونا) اَلْمَلَآءَةُ (مالدار ہونا) اَلْقَمَآءَةُ (رسوا ہونا) اَلْمُرُوْءَةُ (صاحب

مروت ہونا)۔

جَـرُوَ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) اصل میں جَـرُءَ تھا۔ بقانون سوال، میر، جون ہمزہ مفتوحہ ماقبل مضموم ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً احرف علت واؤ سے تبدیل کرنے سے جَـرُوَ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ یَجْرُوَانِ اور لَنْ یَّجْرُوَ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

لَـمْ یَـجْـرُوْ: (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم) اور اُجْـرُوْ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم) دونوں میں بقانون یاخذ، یامن، یومن ہمزہ ساکنہ ماقبل حرف کی حرکت کے موافق جوازاً احرف علت واؤ سے تبدیل کیا تو لَمْ یَجْرُوْ اور اُجْرُوْ بن گیا۔

قانون: قِرْءٌ یٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور چار شرائط ہیں۔

حکم: ...... دوسرا ہمزہ یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ مثال احترازی: یَأْخُذُ، لَمْ یَقْرَءْ اَحْمَدُ.

شرط (۲) دونوں ہمزے اکٹھے جمع ہوں۔ مثال احترازی: لُؤْلُؤٌ، اِقْرَءْ.

شرط (۳) دونوں ہمزے غیر مشدّد ہوں۔ مثال احترازی: سَئَّلَ.

شرط (۴) پہلا ہمزہ ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ مثال احترازی: اَءْمَنَ، ءَءِیْتِ.

مثال اتفاقی: قِرْءٌ یٌ اصل میں قِرْءٌ ءٌ تھا۔

فائدہ: ...... ہمزہ موضوع علی التضعیف (مشدّد) دو بابوں تفعیل اور تفعّل سے آتا ہے۔

...... ابواب و مصادر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام ......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب اِفَّاعُلٌ چوں اَلْاِدَّارُءُ (ایک دوسرے پر جرم لگانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِجْتِرَآءُ (دلیری کرنا)۔

مصادر: اَلْاِخْتِبَآءُ (چھپنا، چھپانا) اَلْـاِلْتِجَآءُ (پناہ لینا) اَلْـاِفْتِقَآءُ (سلائی دوبارہ کرنا) اَلْـاِفْتِجَآءُ

(اچانک آنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِبْرَآءُ (بیزاری کا مطالبہ کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِھْزَآءُ (مذاق کرنا) اَلْاِسْتِنْبَآءُ (خبر دریافت کرنا) اَلْاِسْتِکْلَآءُ (سبزہ زار ہونا) اَلْاِسْتِقْرَآءُ (پڑھنے کی خواہش کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْطِفَآءُ (چراغ کا بجھنا)۔

مصادر: اَلْاِنْکِفَآءُ (پلٹ جانا) اَلْاِنْفِقَآءُ (شگاف ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِبْرَآءُ (بری کرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْشَآءُ (پیدا کرنا) اَلْاِبْطَآءُ (دیر کرنا) اَلْاِخْطَآءُ (خطا کرنا) اَلْاِنْبَآءُ (خبر دینا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب تَفْعِیْل چوں اَلتَّبْرِأَۃُ (بری کرنا)۔

مصادر: اَلتَّخْطِئَۃُ (خطا کی طرف منسوب کرنا) اَلتَّبْدِئَۃُ (شروع کرانا) اَلتَّسْرِئَۃُ (گوہ یا مچھلی کا انڈا دینا) اَلتَّنْشِئَۃُ (پرورش کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب مُفَاعَلَۃ چوں اَلْمُفَاجَأَۃُ (اچانک واقع ہونا)۔

مصادر: اَلْمُقَارَأَۃُ (شریک درس ہونا) اَلْمُرَابَأَۃُ (ہوشیار رہنا) اَلْمُدَارَأَۃُ (نرمی برتنا) اَلْمُکَالَأَۃُ (انتظار کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّبَرُّءُ (بری ہونا)۔

مصادر: اَلتَّدَرُّأُ (فریب دینے کیلئے چھپنا) اَلتَّلَجُّؤُ (سہارا لینا) اَلتَّلَمُّؤُ (گھیر لینا) اَلتَّنَشُّؤُ (اپنی حاجت کیلئے جانا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مہموز اللام از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّخَاطُؤُ (غلطی کرنا)۔

مصادر: اَلتَّمَالُؤُ (مجتمع ہونا) اَلتَّبَارُأُ (بری کرنا) اَلتَّشَانُؤُ (آپس میں بغض رکھنا) اَلتَّجَانُؤُ (دوسرے پر حفاظتی بننا)۔

ابواب وقوانین مضاعف

فائدہ:......(۱) مضاعف میں دو حروف کے جمع ہونے سے جو تغیر پیدا ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ادغام قیاسی جیسے ذَبَّ اصل میں ذَبَبَ تھا۔ باء کو باء میں مدغم کرنے سے ذَبَّ بن گیا۔

(۲) حذف سماعی جیسے ظَلْتُمْ اصل میں ظَلَلْتُمْ تھا۔ دوسرے لام کو حذف کرنے سے ظَلْتُمْ بن گیا۔

(۳) ابدال سماعی جیسے اَمْلَیْتُ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا۔ دوسرے لام کو یاء سے تبدیل کرنے سے اَمْلَیْتُ بن گیا۔

فائدہ:......(۲) جس حرف کا ادغام کیا جائے اس کو مدغم اور جس حرف میں مدغم کیا جائے اس کو مدغم فیہ کہا جاتا ہے۔

فائدہ:......(۳) اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں قریب المخرج ہوں تو لکھنے میں دونوں کو قائم رکھا جاتا ہے اور ادا کرنے میں دونوں ایک جیسے لکھے جائیں گے جیسے وَجَدْتُّ لکھا جاتا ہے اور وَجَتُّ پڑھا جاتا ہے اور اگر دونوں حروف ایک جنس کے ہوں تو ادا کرنے میں دونوں آئیں گے اور لکھنے میں صرف ایک جیسے ذَبَّ۔

فائدہ:......(۴) جس جگہ دو حروف قریب المخرج جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے سے تبدیل کر کے ادغام کیا جاتا ہے جیسے اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔ تاء کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں مدغم کرنے سے اِدَّعٰی بن گیا۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْمَدُّ وَالْمَدَدُ (کھینچنا)۔

مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فھو مَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فذاک مَمْدُوْدٌ مَامَدَّ مَامُدَّ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّلَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّلَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ لَمْ یُمْدَدْ لَایَمُدُّ لَایُمَدُّ لَنْ یَّمُدَّ لَنْ یُّمَدَّ لَیَمُدَّنَّ لَیَمُدَّنْ لَیُمَدَّنَّ الامر منه مُدَّمُدِّ مُدُّ اُمْدُدْلِتَمُدَّلِتَمُدِّ لِتَمُدُّ لِتَمْدُدْ لِیَمُدَّلِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْلِیُمَدَّلِیُمَدِّ لِیُمَدُّ لِیُمْدَدْ مُدَّنَّ لِتَمُدَّنَّ لِیَمُدَّنَّ لِیُمَدَّنَّ مُدَّنْ لِتَمُدَّنْ لِیَمُدَّنْ لِیُمَدَّنْ و النھی عنه لَاتَمُدَّلَاتَمُدِّ لَاتَمُدُّ لَاتَمْدُدْ لَاتُمَدَّ لَاتُمَدِّلَاتُمَدُّلَاتُمْدَدْ لَایَمُدَّلَایَمُدِّ لَایَمُدُّ لَایَمْدُدْ لَایُمَدَّلَایُمَدِّ لَایُمَدُّ لَایُمْدَدْلَاتَمُدَّنَّ لَاتُمَدَّنَّ لَایَمُدَّنَّ لَایُمَدَّ نَّ لَاتَمُدَّنْ لَاتُمَدَّنْ لَایَمُدَّنْ لَایُمَدَّنْ و الظرف منه

مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَآدٌّ وَمُمَيَدٌّ والآلة الصغرٰی منه مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَآدٌّ وَمُمَيَدٌّ والوسطٰی منه مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ مَمَآدٌّ وَمُمَيِّدَةٌ والكبرٰی منه مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِيْدُ وَمُمَيْدِيْدٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَآدٌّ وَاُمَيْدٌّ والمؤنث منه مُدّٰی مُدَّيَانِ مُدَّيَاتٌ مُدَدٌ وَمُدَيْدٰی وفعل التعجب منه مَااَمَدَّهٗ وَاَمْدِدْ بِهٖ وَمَدَّ.

مصادر: اَلرَّدُّ (لوٹانا) اَلسَّدُّ (بند کرنا) اَلْمُرُوْرُ (گذرنا) اَلْكَفُّ (روکنا)۔

مَدَّ اور مُدَّ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) اصل میں مَدَدَ اور مُدِدَ تھے۔ دونوں میں دو حروف متحرکہ ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہونے کی وجہ سے بقانون متجانسین (۱) حرف اول کو ساکن کر کے حرف متحرک میں مدغم کرنے سے مَدَّ اور مُدَّ بن گئے۔ ادغام کا یہی قاعدہ مَدَّتَا اور مُدَّتَا تک جاری رہتا ہے۔

قانون: متجانسین (۱)

اس قانون کے لئے ایک حکم اور گیارہ شرائط ہیں۔

حکم :...... متجانسین میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) متجانسین کلمے کے شروع میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: تَتَرَ.

شرط (۲) متجانسین دونوں متحرک ہوں۔ مثال احترازی: اِحْمَرِرْ.

شرط (۳) متجانسین میں اول مدغم فیہ نہ ہو۔ مثال احترازی: حَبَّبَ.

شرط (۴) متجانسین میں سے کوئی ایک الحاق کے لئے زیادہ نہ کیا گیا ہو۔ مثال احترازی: جَلْبَبَ اور شَمْلَلَ (دونوں دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق کرنے کے لئے پہلے میں باء ثانی اور دوسرے میں لام ثانی کو زیادہ کیا گیا ہے)۔

شرط (۵) متجانسین میں پہلا حرف تاء افتعال نہ ہو۔ مثال احترازی: اِقْتَتَلَ.

شرط (۶) متجانسین دو واؤ باب افعلال کے نہ ہوں۔ مثال احترازی: اِرْعَوٰی (اصل میں اِرْعَوَوَ تھا)۔

شرط(۷) متجانسین میں سے کوئی ایک تعلیل کا تقاضانہ کرتا ہو مثال احترازی: قَوِیَ اور یَقْوِیْ (اصل میں قَوِوَ اور یَقْوَوُ تھے۔ دونوں کلموں کے متجانسین میں واؤ ثانی تعلیل کا تقاضا کرنے کی وجہ سے پہلے کلمے کے واؤ کو بقانون دُعِیَ یاء سے اور دوسرے کلمے کے واؤ کو بقانون قال، باع الف سے تبدیل کیا گیا ہے)۔

شرط(۸) متجانسین میں سے ثانی کی حرکت عارضی نہ ہو۔ مثال احترازی: اُرْدُدِالْقَوْمَ (اصل میں اُرْدُدْالْقَوْمَ تھا۔ یہاں دال ثانی کی حرکت التقائے ساکنین کی وجہ سے عارضی ہے)۔

شرط(۹) متجانسین جدا کلموں میں نہ ہوں۔ مثال احترازی: مَکَّنِیْ اور مَنَاسِکُّمْ (اصل میں مَکَّنَ، نِیْ اور مَنَاسِکَ، کُمْ تھے)۔

شرط(۱۰) متجانسین دو یاء نہ ہوں۔ مثال احترازی: حَیِیَ اور رُمَیِّیَانِ.

شرط(۱۱) متجانسین اسم میں ان پانچ اوزان میں نہ آئے ہوں۔ مثال احترازی: فَعَلٌ جیسے سَبَبٌ، فِعِلٌ جیسے رِدِدٌ، فُعُلٌ جیسے: سُرُرٌ، فِعَلٌ جیسے عِلَلٌ، فُعَلٌ جیسے: دُرَرٌ.

مثال اتفاقی: (۱) حذف حرکت سے متجانسین میں ادغام جیسے فَرَّ، کَرَّ اور اِحْمَرَّ اصل میں فَرَرَ کَرَرَ اور اِحْمَرَرَ تھے۔

(۲) نقل حرکت سے متجانسین میں ادغام جیسے یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔

فائدہ(۱):...... (۱) اگر متجانسین دونوں متحرک اور ماقبل حرف ان کا متحرک یالین زائدہ ہو تو ادغام کے وقت متجانس اول کی حرکت کو وجوبا حذف کیا جاتا ہے جیسے اِحْمَرَّ، مَادٌّ اور مُوْدٌّ اصل میں اِحْمَرَرَ، مَادِدٌ اور مُوْدِدٌ تھے۔

(۲) اگر متجانسین دونوں متحرک اور ان کا ماقبل حرف ساکن یالین اصلی ہو تو ادغام کے وقت متجانس اول کی حرکت ماقبل کو وجوبا نقل کی جاتی ہے جیسے اِقْشَعَرَّ، مِوَدٌّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ اور مِوْدَدٌ تھے۔

نوٹ:...... حرکت ماقبل کو نقل کرنا قلیل ہے جیسے رُدَّ (اصل میں رُدِدَ تھا) سے رِدَّ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ(۲):...... (۱) اگر متجانسین میں ثانی کی حرکت عارضی نہ ہو تو قانون جاری ہوگا جیسے مَدَّ (اصل میں مَدَدَ تھا)۔

(۲) اگر متجانسین میں اول تاء افتعال کے علاوہ کوئی اور تاء ہو تو قانون لگایا جائے گا جیسے وَتٌّ (اصل میں وَتَتَ تھا)۔

(۳) اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں اور ان کا ماقبل حرف متحرک ہو تو ادغام کرنا جائز ہوگا جیسے ضَرَبَّشَرَ ،لَاتَأْمَنَّا، مَكَّنِّيْ اور مَنَاسِكُّمْ اصل میں ضَرَبَ، بَشَرَ ،لَاتَأْمَنُنَا ،مَكَّنَ نِيْ اور مَنَاسِكَ كُمْ تھے۔

(۴) اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں اور ان کا ماقبل حرف ساکن ہو تو ادغام کرنا ممتنع ہوگا جیسے ضَرْبُ بَكْرٍ.

(۵) اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں اور ماقبل حرف ان کا ساکن ہو تو ادغام کرنا ممتنع ہوگا قَدَمُ مَالِكٍ.

(۶) اگر متجانسین دو ہمزے ہوں اور دو کلموں میں ہوں تو ادغام کرنا ممتنع ہوگا جیسے قَرَءَ اَبُوْكَ اور قَرَءَ اٰيَةً.

(۷) اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں اور ماقبل حرف لین غیر مدغم آیا ہو تو ادغام کرنا جائز ہوگا جیسے ثَوْبَّكْرٍ (اصل میں ثَوْبُ بَكْرٍ تھا)۔

(۸) اگر متجانسین دو یاء ہوں اور اس کے بعد الف نون مزیدتین یا تاء تانیث آئی ہو تو ادغام کرنا ممتنع ہوگا جیسے: رُمَيَيَانِ اور مُحَيِيَةٌ.

(۹) اگر متجانسین دو یاء ہوں تو ادغام کرنا جائز ہوگا جیسے حَيٌّ اصل میں حَيِيَ تھا۔

(۱۰) اگر متجانسین میں اول تاء افتعال ہو یا متجانسین باب افعلال کے دو واؤ ہوں یا متجانسین میں ثانی کی حرکت عارضی ہو تو ان سب صورتوں میں ادغام کرنا جائز ہوگا جیسے اِقْتَتَلَ ،اِحْوَوٰى اور اُرْدُدِالْقَوْمَ سے قَتَّلَ ،حَوّٰى اور رُدَّالْقَوْمَ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ:...... (۳) اِرْعَوٰى اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔ بقانون قال، باعِ اِرْعَوٰى بن گیا۔ اس میں قانون مذکورہ جاری نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں اعلال کو ادغام پر مقدم رکھا گیا ہے کیونکہ اعلال میں خفت زیادہ ہے۔

فائدہ (۴):...... (۱) اگر متجانسین ایک کلمے میں آئے ہوں اور ان میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو لیکن سکون حرف جازم فعل امر حاضر معلوم حقیقی کے بنانے کی وجہ سے آیا ہو تو صرفیوں کے نزد بالاتفاق وہاں پر ادغام اور اظہار دونوں جائز ہوں گے۔

(۱) اگر متجانسین ایک کلمے میں آئے ہوں اور ان میں پہلا متحرک اور ثانی ساکن ہو لیکن سکون حرف جازم فعل امر حاضر معلوم حکمی کے بنانے کی وجہ سے آیا ہو تو صرف امام کسائی کے نزد اس صورت میں ادغام کرنا جائز اور باقی صرفیوں کے نزد اس صورت میں ادغام کرنا ممتنع ہے۔ متجانس ثانی کو اس صورت میں عموماً فتحہ یا کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے اور جب عین کلمہ مضموم ہو تو پھر عین کلمہ کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ضمہ کی حرکت بھی دی جاتی ہے۔

مثال حرف جازم کی جیسے لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ اور لَمْ یَحْمَرِرْ. مثال امر حاضر حکمی کی جیسے مَا اَمِدَّهٗ، اَمْدِدْ بِهٖ.

مثال عین کلمہ مضموم کی جیسے لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ اور لَمْ یَمْدُدْ.

مَدَدْنَ اور مُدِدْنَ (صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم ومجہول) مذکورہ صیغے اپنی اصل پر آئیں گے۔ ان میں ادغام نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں متجانس ثانی کا سکون ضمیر مرفوع متصل کے اتصال کی وجہ سے ہے لہٰذا ادھر ادغام نہیں کیا جاتا ہے لیکن ایک ضعیف لغت کے مطابق ادھر ادغام کرنا جائز ہے اور وہ بھی اس طرح کہ متجانس ثانی کو صرف فتحہ کی حرکت دی جاتی ہے یا فتحہ کی حرکت دینے کے ساتھ الف کو بھی زیادہ کیا جاتا ہے جیسے مَدَدْنَ ومُدِدْنَ سے مَدَّنَ ومُدَّنَ اور مَدَّانَ ومُدَّانَ پڑھنا جائز ہے۔

مَدَدْتُنَّ اور مُدِدْتُنَّ (صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی معلوم ومجہول) مذکورہ صیغوں کو مَدَدْنَ اور مُدِدْنَ پر قیاس کیا جائے۔

یَمُدُّ اور یُمَدُّ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ومجہول) اصل میں یَمْدُدُ اور یُمْدَدُ تھے۔ بقانون متجانسین (۱) دونوں میں متجانس اول سے حرکت کو نقل کر کے اس کے ماقبل حرف کو دیا اور حرف ساکن کو حرف متحرک میں مدغم کیا تو یَمُدُّ اور یُمَدُّ بن گئے۔ ادغام کا یہی قاعدہ تَمُدُّ، اَمُدُّ، نَمُدُّ اور تُمَدُّ. اُمَدُّ، نُمَدُّ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

یَمْدُدْنَ ویُمْدَدْنَ تَمْدُدْنَ وتُمْدَدْنَ (صیغہ جمع مذکر ومؤنث غائب ومخاطب فعل مضارع معلوم ومجہول) مذکورہ صیغوں کو مَدَدْنَ اور مُدِدْنَ پر قیاس کیا جائے۔

مَـآدٌّ (صیغہ واحد مذکر اسم فاعل) اصل میں مَـادِدٌ تھا۔ دو حروف متحرکہ ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہوئے اور ماقبل ان کا ساکن مدہ زائدہ تھا لہٰذا بقانون متجانسین (۱) متجانس اول کو ساکن کر کے اس کو متجانس ثانی میں مدغم کیا تو مَـآدٌّ بن گیا ادغام کا یہی قاعدہ اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل کے صیغوں (مَمَآدٌّ اور اَمَآدٌّ) میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مَمْدُوْدٌ الخ (صیغہ واحد مذکر اسم مفعول) سبب ادغام موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

لَمْ يَـمُدَّ اور لَمْ يُـمَدَّ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معلوم ومجہول) دونوں اصل میں يَـمْدُدُ اور يُـمْدَدُ تھے۔ بقانون متجانسین (۱) متجانس اول کو ساکن کر کے اس کو متجانس ثانی میں مدغم کیا تو يَـمُدُّ اور يُـمَدُّ بن گئے۔ لم جازمہ دونوں کے شروع میں لا کر دونوں کے آخر کو جزم دینے کی وجہ سے متجانسین کے درمیان التقائے ساکنین لازم آیا۔ التقائے ساکنین دور کرنے کے لئے بعض صرفی حضرات متجانس ثانی کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں لِـاَنَّ الْـفَتْـحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ. بعض متجانس ثانی کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں لِـاَنَّ السَّاكِنَ اِذَاحُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ. بعض متجانس ثانی کو عین کلمہ کی مشابہت کی وجہ سے ضمہ کی حرکت دیتے ہیں اور بعض ادغام کو چھوڑ دیتے ہیں اس لئے کہ اصل یہ ہے کہ کلمہ کو بغیر ادغام کے پڑھا جائے لہٰذا بقانون متجانسین (۱) دونوں کو چار طرح سے پڑھنا جائز ہے جیسے يَمُدُّ سے لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، لَمْ يَمْدُدْ اور يُمَدُّ سے لَمْ يُمَدَّ ،لَمْ يُمَدِّ ،لَمْ يُمَدُّ،لَمْ يُمْدَدْ.

لَـنْ يَّـمُـدَّ الـخ اور لَـنْ يُّـمَـدَّ الـخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم ومجہول موکد بلن ناصبہ) اصل میں يَمُدُّ الخ اور يُمَدُّ الخ تھے۔ دونوں کے شروع میں لن ناصبہ لانے سے پانچ، پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ فتحہ لا کر سات، سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو، دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَنْ يَّمُدَّ الخ اور لَنْ يُّمَدَّ الخ بن گیا۔

لَيَـمُـدَّنَّ الـخ اور لَيُـمَـدَّنَّ الـخ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم ومجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ) اصل میں يَـمُدُّ الخ اور يُـمَدُّ الخ تھے۔ دونوں صیغوں کے شروع میں لام تاکید اور آخر

میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے پانچ، پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی کی جگہ فتحہ لاکھ سات، سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرائے اور دو، دو صیغوں کو مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر چھوڑا تو لَیُمُدَّنَّ الخ اور لَیُمَدَّنَّ الخ بن گئے۔

مُدَّنَّ اور لِتُمَدَّنَّ الخ (صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم و مجہول بانون تاکید ثقیلہ) اصل میں مُدَّا اور لِتُمَدَّ الخ تھے۔ان کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لانے سے مُدَّنَّ اور لِتُمَدَّنَّ الخ بن گئے۔یہی قاعدہ فعل نہی کے صیغوں (لَاتَمُدَّنَّ اور لَاتُمَدَّنَّ الخ) میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مَمَدٌّ (صیغہ واحد اسم ظرف) اصل میں مَمْدَدٌ تھا۔دو حروف متحرکہ ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہوئے اور ماقبل ان کا ساکن غیر مدہ زائدہ تھا لہٰذا بقانون متجانسین (۱) متجانس اول ساکن کر کے اس کو متجانس ثانی میں مدغم کیا تو مَمَدٌّ بن گیا۔ادغام کا یہی قاعدہ اسم آلہ، اسم تفضیل اور فعل تعجب کے صیغوں مِمَدٌّ، مِمَدَّةٌ، اَمَدُّ، اُمَيْدٌ اور مَااَمَدَّهٗ میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مُمَيْدٌ (صیغہ واحد مصغر اسم ظرف) اصل میں مُمَيْدِدٌ تھا۔دو حروف متحرکہ ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہوئے اور ماقبل ان کا ساکن یاء تصغیر تھا لہٰذا بقانون متجانسین (۱) متجانس اول ساکن کر کے اس کو متجانس ثانی میں مدغم کیا تو مُمَيْدٌ بن گیا۔ادغام کا یہی قاعدہ اسم آلہ کے صیغوں (مُمَيْدٌ اور مُمَيْدَةٌ) میں بھی جاری ہوتا ہے۔

مِمْدَادٌ الخ (صیغہ واحد اسم آلہ کبریٰ) سبب ادغام موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مُدّٰی الخ (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں مُدْدٰی تھا دو حروف ایک جنس کے ایک جگہ پر جمع ہوئے اور ماقبل ان کا ساکن غیر مدہ تھا لہٰذا بقانون متجانسین (۲) متجانس اول متجانس ثانی میں مدغم کرنے سے مُدّٰی بن گیا۔

قانون: متجانسین (۲)

اس قانون کے لئے ایک حکم اور سات شرائط ہیں۔

حکم:...... متجانسین میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط(۱) متجانسین کلمہ کے درمیان یا آخر میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: تَتَرَ.

شرط(۲) متجانسین میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ مثال احترازی: اِحْمَرَرَ.

شرط(۳) متجانسین ایسے دو ہمزے نہ ہوں جو غیر موضوع علی التضعیف ہو (غیر مشدّد ہو)۔

مثال احترازی: قِرَءْ یٌ (اصل میں قِرَءْءٌ تھا)۔

شرط(۴) متجانسین میں پہلا ہائے وقف نہ ہو۔ مثال احترازی: اَغُـرَّهْ هِـلَـالٌ (ہاءوقف انفصال چاہتا ہے اگر ادھر ادغام کیا جائے تو انفصال کا فائدہ باقی نہیں رہتا)۔

شرط(۵) متجانسین میں پہلا ایسا مدّہ نہ ہو جو ہمزہ سے کسی جوازی قانون سے تبدیل ہوا ہو۔

مثال احترازی رِيْيَا اور يُوْوِی اصل میں رِئْيَا اور يُؤْوِی تھے۔

شرط(۶) متجانسین میں ساکن اول مدّہ ہو کر آخر کلمہ میں نہ ہو۔ مثال احترازی: فِـیْ یَـوْمٍ، قَـالُوْو مَالَنَا اور قَالُوْوَاللهِ.

شرط(۷) متجانسین کے ادغام سے کلمہ کا کسی فعل مشہور کے ساتھ التباس لازم نہ آتا ہو۔

مثال احترازی: قُوْوِلَ (ماضی مجہول از باب مفاعلہ) اور تُقُوْوِلَ (ماضی مجہول از باب تفاعل) ادھر متجانسین میں ادغام کرنے سے دونوں کلموں کا قُوِّلَ باب تفعیل اور تُقُوِّلَ باب تفعل سے التباس آتا ہے۔

مثال اتفاقی: جہاں سب شرائط پائی جائیں جیسے مَدٌّ اور فَرٌّ اصل میں مَدْدٌ اور فَرْرٌ تھے۔

فائدہ:...... (۱) اگر متجانسین دو ہمزوں کے علاوہ کوئی اور حروف آئے ہوں تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے حَبٌّ اصل میں حَبْبٌ تھا۔

(۲) اگر متجانسین میں اول ہاءوقف نہ ہو تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے اِشْبَهْذَا اصل میں اِشْبَهُ هٰذَا تھا۔

(۳) اگر متجانسین میں اول مدّہ نہ ہو تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے عَـصَـوْا كَانُوْا اور اَوَّ نَـصَرُوْا اصل میں عَصَوْوَ كَانُوْا اور اَوْوَنَصَرُوْا تھے۔

(۴) اگر متجانسین میں اول مدّہ ہو لیکن ہمزہ سے بدل واقع نہ ہو تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے مَـدْعُوٌّ اصل

میں مَدْعُوْوٌ تھا۔

(۵) اگر متجانسین میں اول مدّہ ہو لیکن وجوبی قانون کے تحت تبدیل ہوا ہو تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے مَرَامِيٌّ اصل میں مَرَامِيْیٌ تھا۔

(۶) اگر متجانسین میں اول مدّہ آخر کلمہ میں نہ ہو تو قانون لگایا جاتا ہے جیسے مَرْجُوٌّ اصل میں مَرْجُوْوٌ تھا۔

فائدہ:...... (۲) ہاء وقف وہ ہے جو ایک کلمہ کے آخر میں حرف حذف ہونے کے بعد لائی جائے۔ اگر حرف حذف ہونے کے بعد کلمہ میں صرف ایک حرف باقی ہو تو وہاں پر ہاء وقف وجوباً لائی جاتی ہے جیسے قِـــهُ اور اگر حرف حذف ہونے کے بعد زیادہ حروف باقی ہوں تو وہاں پر ہاء وقف جوازاً لائی جاتی ہے جیسے اَغُرَّهْ هِلَالٌ.

مَـــدَدٌ (صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل) اسم کے متحرک الاوسط ہونے کی وجہ سے اس میں متجانسین کا قانون جاری نہیں ہوتا لہٰذا سبب ادغام موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مُدَيْدٰی (صیغہ واحد مؤنث مصغّر اسم تفضیل) سبب ادغام موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر ہے۔

مُـدَّ (صیغہ واحد مذکر فعل تعجب) اصل میں مَـدُدَ تھا۔ بقانون متجانسین (۱) متجانسین اول کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے اس کو متجانس ثانی میں مدغم کرنے سے مُدَّ بن گیا۔

قانون: متجانسین (۳)

اس قانون کے لئے دو حکم اور ہر ایک حکم کے لئے دو، دو شرائط ہیں اور فعل مضارع کے لئے ایک شرط ہے۔

حکم:...... (۱) متجانسین کا ادغام کرنا ممتنع ہے۔

شرط (۱) متجانسین کلمے کے شروع میں واقع ہوں۔ مثال احترازی: مَدَّ (اصل میں مَدَدَ تھا)۔

شرط (۲) متجانسین ثلاثی مجرد یا رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ سے آئے ہوں۔ مثال احترازی: اِتَّارَکَ اور اِتَّرَّکَ (اصل میں تَتَارَکَ اور تَتَرَّکَ تھے دونوں ثلاثی مزید فیہ سے آئے ہیں)۔

مثال اتفاقی: (ثلاثی مجرد) تَتَـرَ اور طَـطَـمَ (رباعی مجرد) تَتْتَـرَ اور ضَـضْـرَبَ (رباعی مزید فیہ)

تَتَدَحْرَجَ اور تَتَضَارَبَ.

حکم:......(۲) متجانسین کا ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط (۱) متجانسین کلمے کے شروع میں ہوں۔ مثال احترازی: اِحْمَرَرَ.

شرط (۲) متجانسین ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں ہوں مطلقاً (شروع میں ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت ہو یا نہ ہو)۔ مثال احترازی: تَتَرَ، تَتْتَرَ اور تَتَدَحْرَجَ.

مثال اتفاقی: (۱) متجانسین ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں ہوں اور ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت ہو جیسے اِتَّارَکَ اور اِتَّرَّکَ (اصل میں تَتَارَکَ اور تَتَرَّکَ تھے)۔

(۲) متجانسین ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں ہوں اور ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ ہو جیسے فَتَّارَکَ اور فَتَّرَّکَ (اصل میں فَتَتَارَکَ اور فَتَتَرَّکَ تھے)۔

شرط فعل مضارع:......اگر متجانسین فعل مضارع کے شروع میں آئے ہوں تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ادغام کرنے سے شروع میں ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ ہو۔ مثال احترازی: تَتَنَزَّلُ اور تَتَضَارَبُ (ادغام کرنے سے دونوں کے شروع میں ہمزہ وصلی لایا جاتا ہے اس لئے کہ ادغام کرنے سے ابتدا بالسکون لازم آتی ہے جو کہ محال ہے جیسے اِتَّنَزَّلُ اور اِتَّضَارَبُ.

مثال اتفاقی: یَتَّارَکُ اور یَتَّرَّکُ اصل میں یَتَتَارَکُ اور یَتَتَرَّکُ تھے یہاں ادغام کرنے سے ہمزہ وصلی لانے کی حاجت نہیں ہے۔

فائدہ:......تائے مضارعت سے پہلا حرف اگر متحرک ہو یا مدّہ زائدہ ہو تو اس میں قانون مذکورہ جاری ہوتا ہے جیسے فَتَتَنَزَّلُ اور قَالُوْا تَتَنَزَّلُ سے فَتَّنَزَّلُ اور قَالُوْا تَّنَزَّلُ.

قانون: دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ

اس قانون کے لئے ایک حکم اور تین شرائط ہیں۔

حکم:......حرف مدغم کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط(۱)حرف مدغم اسم میں ہو۔ مثال احترازی: صَرَّف.

شرط(۲)اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو۔ مثال احترازی: غَفَّارٌ.

شرط(۳)فِعَّالٌ وزن مصدر میں نہ ہو۔ مثال احترازی: کِذَّابٌ (مصدر ہے)۔

مثال اتفاقی: دِیْنَارٌ اور شِیْرَازٌ (اصل میں دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ تھے)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْفَرُّ وَ الْفِرَارُ (بھاگنا)۔

مصادر: اَلْحُبُّ (رغبت کرنا) اَلْجَفَافُ (خشک ہونا) اَلضَّلَالُ (گمراہ ہونا) اَلتَّمَامُ (پورا ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْعَضُّ (دانتوں سے چیز کا پکڑنا)۔

مصادر: اَللَّذَّةُ (مزہ لینا) اَلْبَشَاشَةُ (کشادہ رو ہونا) اَلْوَدُّ (دوست رکھنا) اَلْمَصُّ (چوسنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف از باب کَرُمَ یَکْرُمُ چوں اَلْحُبُّ وَ الْمَحَبَّةُ (دوستی کرنا)۔

......ابواب ومصادر ثلاثی مزید فیہ مضاعف......

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب اِفْتِعَال چوں اَلْاِمْتِدَادُ (لمبا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِشْتِدَادُ (سخت ہونا) اَلْاِعْتِدَادُ (شمار کرنا) اَلْاِغْتِرَارُ (دھوکہ کھانا) اَلْاِغْتِمَامُ (غمگین ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب اِسْتِفْعَال چوں اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد طلب کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِحْبَابُ (دوست رکھنا) اَلْاِسْتِحْقَاقُ (لائق ہونا) اَلْاِسْتِمْرَارُ (ہمیشہ ہونا) اَلْاِسْتِقْرَارُ (قرار پکڑنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب اِنْفِعَال چوں اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)۔

مصادر: اَلْاِنْشِقَاقُ (پھٹنا) اَلْاِنْفِکَاکُ (جدا ہونا) اَلْاِنْضِمَامُ (ملنا) اَلْاِنْحِلَالُ (کھلنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب اِفْعَال چوں اَلْاِمْدَادُ (مدد کرنا)۔

مصادر: اَلْاِتْمَامُ (پورا کرنا) اَلْاِمْلَالُ (رنجیدہ ہونا) اَلْاِصْرَارُ (ہٹ کرنا) اَلْاِضْلَالُ (گمراہ کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّقْلِیْلُ (تھوڑا بنانا)۔

مصادر: اَلتَّجْدِیْدُ (نیا کرنا) اَلتَّخْفِیْفُ (ہلکا کرنا) اَلتَّضْلِیْلُ (گمراہ کرنا) اَلتَّحْلِیْلُ (حلال کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُحَآبَّةُ وَالْحِبَابُ (آپس میں دوستی کرنا)

مصادر: اَلْمُضَآلَّةُ (ایک دوسرے کو گمراہ کرنا) اَلْمُحَآصَّةُ (ایک دوسرے کو برانگیختہ کرنا) اَلْمُضَآرَّةُ (آپس میں نقصان دینا) اَلْمُحَآجَّةُ (آپس میں دلیل پیش کرنا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب تَفَعُّلْ چوں اَلتَّحَبُّبُ (دوستی رکھنا)۔

مصادر: اَلتَّشَتُّتُ (ٹکڑے ٹکڑے ہونا) اَلتَّرَدُّدُ (آمد و رفت رکھنا) اَلتَّکَرُّرُ (مکرر ہونا) اَلتَّحَقُّقُ (درست ہونا)۔

صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مضاعف از باب تَفَاعُلُ چوں اَلتَّحَآبُّ (آپس میں دوستی رکھنا)۔

مصادر: اَلتَّقَآصُّ (ایک دوسرے کو بدل دینا) اَلتَّشَآقُّ (باہم مخالفت کرنا) اَلتَّشَآجُّ (ایک دوسرے کے سر کو زخمی کرنا) اَلتَّحَآجُّ (آپس میں جھگڑا کرنا)۔

...... ابواب و مصادر رباعی مجرد مضاعف ......

صرف صغیر رباعی مجرد مضاعف از باب فَعْلَلَه چوں اَلزَّلْزَلَةُ وَالزِّلْزَالُ (ہلانا)۔

زَلْزَلَ يُزَلْزِلُ زَلْزَلَةً وَزِلْزَالًا فهو مُزَلْزِلٌ وَزُلْزِلَ يُزَلْزَلُ زَلْزَلَةً وَزِلْزَالًا فذاك مُزَلْزَلٌ مَازَلْزَلَ مَازُلْزِلَ لَمْ يُزَلْزِلْ لَمْ يُزَلْزَلْ لَايُزَلْزِلُ لَايُزَلْزَلُ لَنْ يُزَلْزِلَ لَنْ يُزَلْزَلَ لَيُزَلْزِلَنَّ لَيُزَلْزَلَنَّ لَيُزَلْزِلَنْ لَيُزَلْزَلَنْ الامر منه زَلْزِلْ لِتُزَلْزَلْ لِيُزَلْزِلْ لِيُزَلْزَلْ زَلْزِلَنَّ لِتُزَلْزَلَنَّ لِيُزَلْزِلَنَّ لِيُزَلْزَلَنَّ زَلْزِلَنْ لِتُزَلْزَلَنْ لِيُزَلْزِلَنْ لِيُزَلْزَلَنْ والنهي عنه لَاتُزَلْزِلْ لَاتُزَلْزَلْ لَايُزَلْزِلْ لَايُزَلْزَلْ لَاتُزَلْزِلَنَّ لَاتُزَلْزَلَنَّ لَايُزَلْزِلَنَّ لَايُزَلْزَلَنَّ لَاتُزَلْزِلَنْ لَاتُزَلْزَلَنْ لَايُزَلْزِلَنْ لَايُزَلْزَلَنْ الظرف منه مُزَلْزَلٌ مُزَلْزَلَانِ مُزَلْزَلَاتٌ.

صرف صغیر مذکورہ کے صیغے سبب ادغام موجود نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اصل پر آئیں گے۔

مصادر: اَلْمَضْمَضَةُ (کلی کرنا) مصادر: اَلْحَنْحَنَةُ (ناک میں بولنا) اَلشَّرْشَرَةُ (پھاڑنا) اَلدَّبْدَبَةُ (زمین کا کھر سے نشاندار ہونا)۔

صرف صغیر رباعی مزید فیہ مضاعف از باب تَفَعْلُلُ چوں اَلتَّسَلْسُلُ (چمٹنا، پیوستہ ہونا)۔

مصادر: اَلتَّدَهْدُهُ (لڑھکنا) اَلتَّجَلْجُلُ (زمین میں دھنسنا) اَلتَّبَرْبُرُ (وحشی ہونا) اَلتَّنَخْنُخُ (گلہ صاف کرنا)۔

......ابواب رباعی مجرد ملحقات......

(۱) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد از باب فَعْلَلَة چوں اَلْجَلْبَبَةُ (چادر اوڑھنا)

جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبِبٌ وَجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فذاك مُجَلْبَبٌ لَمْ يُجَلْبِبْ لَمْ يُجَلْبَبْ لَا يُجَلْبِبُ لَايُجَلْبَبُ لَنْ يُجَلْبِبَ لَنْ يُجَلْبَبَ الامر منه جَلْبِبْ لِتُجَلْبَبْ لِيُجَلْبِبْ لِيُجَلْبَبْ والنهى عنه لَا تُجَلْبِبْ لَا تُجَلْبَبْ لَايُجَلْبِبْ لَا يُجَلْبَبْ والظرف منه مُجَلْبَبٌ .

(۲) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد از باب فَيْعَلَة چوں اَلْخَيْعَلَةُ (بے آستین کرتا پہننا)، اَلصَّيْطَرَةُ (داروغہ بنانا)۔

خَيْعَلَ يُخَيْعِلُ خَيْعَلَةً فهو مُخَيْعِلٌ وَخُوْعِلَ يُخَيْعَلُ خَيْعَلَةً فذاك مُخَيْعَلٌ لَمْ يُخَيْعِلْ لَمْ يُخَيْعَلْ لَا يُخَيْعِلُ لَايُخَيْعَلُ لَنْ يُخَيْعِلَ لَنْ يُخَيْعَلَ الامر منه خَيْعِلْ لِتُخَيْعَلْ لِيُخَيْعِلْ لِيُخَيْعَلْ والنهى عنه لَاتُخَيْعِلْ لَا تُخَيْعَلْ لَايُخَيْعِلْ لَا يُخَيْعَلْ والظرف منه مُخَيْعَلٌ.

(۳) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد از باب فَوْعَلَة چوں اَلْجَوْرَبَةُ (جراب پہننا)۔

جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فهو مُجَوْرِبٌ وَجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فذاك مُجَوْرَبٌ لَمْ يُجَوْرِبْ لَمْ يُجَوْرَبْ لَا يُجَوْرِبُ لَايُجَوْرَبُ لَنْ يُجَوْرِبَ لَنْ يُجَوْرَبَ الامر منه جَوْرِبْ لِتُجَوْرَبْ لِيُجَوْرِبْ لِيُجَوْرَبْ والنهى عنه لَا تُجَوْرِبْ لَا تُجَوْرَبْ لَا يُجَوْرِبْ لَايُجَوْرَبْ والظرف منه مُجَوْرَبٌ .

(۴) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد از باب فَعْنَلَة چوں اَلْقَلْنَسَةُ (ٹوپی پہننا)۔

قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فهو مُقَلْنِسٌ وَقُلْنِسَ يُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً فذاك مُقَلْنَسٌ لَمْ يُقَلْنِسْ لَمْ يُقَلْنَسْ لَا يُقَلْنِسُ لَا يُقَلْنَسُ لَنْ يُقَلْنِسَ لَنْ يُقَلْنَسَ الامر منه قَلْنِسْ لِتُقَلْنَسْ لِيُقَلْنِسْ

لِيُقَلْنَسْ والنهی عنه لَاتُقَلْنِسْ لَا تُقَلْنَسْ لَايُقَلْنِسْ لَايُقَلْنَسْ والظرف منه مُقَلْنَسٌ.

(۵) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد از باب فَعْيَلَة چوں اَلشَّرْيَفَةُ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا)۔

شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً فهو مُشَرْيِفٌ وَشُرْيِفَ يُشَرْيَفُ شَرْيَفَةً فذاك مُشَرْيَفٌ لَمْ يُشَرْيِفْ لَمْ يُشَرْيَفْ لَا يُشَرْيِفُ لَا يُشَرْيَفُ لَنْ يُشَرْيِفَ لَنْ يُشَرْيَفَ الامر منه شَرْيِفْ لِتُشَرْيَفْ لِيُشَرْيِفْ لِيُشَرْيَفْ والنهی عنه لَا تُشَرْيِفْ لَا تُشَرْيَفْ لَايُشَرْيِفْ لَايُشَرْيَفْ الظرف منه مُشَرْيَفٌ.

(۶) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد از باب فَعْوَلَة چوں اَلْجَهْوَرَةُ (آواز بلند کرنا) اَلسَّرْوَلَةُ (ازار پہننا)۔

جَهْوَرَ يُجَهْوِرُ جَهْوَرَةً فهو مُجَهْوِرٌ وَجُهْوِرَ يُجَهْوَرُ جَهْوَرَةً فذاك مُجَهْوَرٌ لَمْ يُجَهْوِرْ لَمْ يُجَهْوَرْ لَايُجَهْوِرُ لَا يُجَهْوَرُ لَنْ يُجَهْوِرَ لَنْ يُجَهْوَرَ الامر منه جَهْوِرْ لِتُجَهْوَرْ لِيُجَهْوِرْ لِيُجَهْوَرْ والنهی عنه لَاتُجَهْوِرْ لَاتُجَهْوَرْ لَايُجَهْوِرْ لَايُجَهْوَرْ والظرف منه مُجَهْوَرٌ.

(۷) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد از باب فَعْلَاةٌ چوں اَلْقَلْسَاةُ (ٹوپی پہننا)۔

قَلْسٰى يُقَلْسِىْ قَلْسَاةًفهو مُقَلْسٍ وَقُلْسِىَ يُقَلْسٰى قَلْسَاةً فذاك مُقَلْسًى لَمْ يُقَلْسِ لَمْ يُقَلْسَ لَا يُقَلْسِىْ لَايُقَلْسٰى لَنْ يُقَلْسِىَ لَنْ يُقَلْسٰى الامر منه قَلْسِ لِتُقَلْسَ لِيُقَلْسِ لِيُقَلْسَ والنهی عنه لَا تُقَلْسِ لَاتُقَلْسَ لَايُقَلْسِ لَايُقَلْسَ الظرف منه مُقَلْسًى.

......ابواب رباعی مزید فیہ ملحقات......

(۱) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْلُل چوں اَلتَّجَلْبُبُ (چادر اوڑھنا)۔

تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًافهو مُتَجَلْبِبٌ وَتُجُلْبِبَ يُتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فذاك مُتَجَلْبَبٌ لَمْ يَتَجَلْبَبْ لَمْ يُتَجَلْبَبْ لَا يَتَجَلْبَبُ لَايُتَجَلْبَبُ لَنْ يَتَجَلْبَبَ لنْ يُتَجَلْبَبَ الامر منه تَجَلْبَبْ لِتُتَجَلْبَبْ لِيَتَجَلْبَبْ لِيُتَجَلْبَبْ والنهی عنه لَا تَتَجَلْبَبْ لَا تُتَجَلْبَبْ لَايَتَجَلْبَبْ لَا يُتَجَلْبَبْ الظرف منه مُتَجَلْبَبٌ.

(۲) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَيْعُل چوں اَلتَّخَيْعُلُ (بغیر آستین کا کرتا پہننا)

اَلتَّشَيْطُنُ (شیطان ہونا)۔

تَخَيْعَلَ يَتَخَيْعَلُ تَخَيْعُلًا فهو مُتَخَيْعِلٌ وَتُخُوعِلَ يُتَخَيْعَلُ تَخَيْعُلًا فذاك مُتَخَيْعَلٌ لَمْ يَتَخَيْعَلْ لَمْ يُتَخَيْعَلْ لَا يَتَخَيْعَلُ لَايُتَخَيْعَلُ لَنْ يَّتَخَيْعَلَ لَنْ يُّتَخَيْعَلَ الامر منه تَخَيْعَلْ لِتُتَخَيْعَلْ لِيَتَخَيْعَلْ لِيُتَخَيْعَلْ والنهى عنه لَا تَتَخَيْعَلْ لَا تُتَخَيْعَلْ لَايَتَخَيْعَلْ لَا يُتَخَيْعَلْ والظرف منه مُتَخَيْعَلٌ.

(۳) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَوْعُلٌ چوں اَلتَّجَوْرُبُ (جُراب یا موزہ پہننا)۔

تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فهو مُتَجَوْرِبٌ وَتُجُوْرِبَ يُتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فذاك مُتَجَوْرَبٌ لَمْ يَتَجَوْرَبْ لَمْ يُتَجَوْرَبْ لَا يَتَجَوْرَبُ لَايُتَجَوْرَبُ لَنْ يَّتَجَوْرَبَ لَنْ يُّتَجَوْرَبَ الامر منه تَجَوْرَبْ لِتُتَجَوْرَبْ لِيَتَجَوْرَبْ لِيُتَجَوْرَبْ والنهى عنه لَاتَتَجَوْرَبْ لَا تُتَجَوْرَبْ لَا يَتَجَوْرَبْ لَايُتَجَوْرَبْ والظرف منه مُتَجَوْرَبٌ.

(۴) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْنُلٌ چوں اَلتَّقَلْنُسُ (ٹوپی پہننا)۔

تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فهو مُتَقَلْنِسٌ وَتُقُلْنِسَ يُتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فذاك مُتَقَلْنَسٌ لَمْ يَتَقَلْنَسْ لَمْ يُتَقَلْنَسْ لَا يَتَقَلْنَسُ لَا يُتَقَلْنَسُ لَنْ يَّتَقَلْنَسَ لَنْ يُّتَقَلْنَسَ الامر منه تَقَلْنَسْ لِتُتَقَلْنَسْ لِيَتَقَلْنَسْ لِيُتَقَلْنَسْ والنهى عنه لَاتَتَقَلْنَسْ لَا تُتَقَلْنَسْ لَايَتَقَلْنَسْ لَايُتَقَلْنَسْ والظرف منه مُتَقَلْنَسٌ.

(۵) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْيُلٌ چوں اَلتَّحَمْيُرُ (حمیر زبان میں بات کرنا)، اَلتَّشَرْيُفُ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا)۔

تَحَمْيَرَ يَتَحَمْيَرُ تَحَمْيُرًا فهو مُتَحَمْيِرٌ وَتُحُمْيِرَ يُتَحَمْيَرُ تَحَمْيُرًا فذاك مُتَحَمْيَرٌ لَمْ يَتَحَمْيَرْ لَمْ يُتَحَمْيَرْ لَايَتَحَمْيَرُ لَايُتَحَمْيَرُ لَنْ يَّتَحَمْيَرَ لَنْ يُّتَحَمْيَرَ الامرمنه تَحَمْيَرْ لِتُتَحَمْيَرْ لِيَتَحَمْيَرْ لِيُتَحَمْيَرْ والنهى عنه لَاتَتَحَمْيَرْ لَاتُتَحَمْيَرْ لَايَتَحَمْيَرْ لَايُتَحَمْيَرْ

والظرف منه مُتَحَمَّيرٌ.

(۶) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْوُلْ چوں اَلتَّسَرْوُلُ (ازار پہننا)۔ تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فهو مُتَسَرْوِلٌ وَتُسُرْوِلَ يُتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فذاك مُتَسَرْوَلٌ لَمْ يَتَسَرْوَلْ لَمْ يُتَسَرْوَلْ لَا يَتَسَرْوَلُ لَايُتَسَرْوَلُ لَنْ يَّتَسَرْوَلَ لَنْ يُّتَسَرْوَلَ الامر منه تَسَرْوَلْ لِتُتَسَرْوَلْ لِيَتَسَرْوَلْ لِيُتَسَرْوَلْ والنهى عنه لَاتَتَسَرْوَلْ لَاتُتَسَرْوَلْ لَايَتَسَرْوَلْ لَا يُتَسَرْوَلْ والظرف منه مُتَسَرْوَلٌ.

(۷) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْلِیٌ چوں اَلتَّقَلْسِيُ (ٹوپی پہننا)۔ تَقَلْسٰى يَتَقَلْسٰى تَقَلْسِيًافهو مُتَقَلْسٍ وَتُقُلْسِيَ يُتَقَلْسٰى تَقَلْسِيًا فذاك مُتَقَلْسًى لَمْ يَتَقَلْسَ لَمْ يُتَقَلْسَ لَا يَتَقَلْسٰى لَايُتَقَلْسٰى لَنْ يَّتَقَلْسٰى لَنْ يُّتَقَلْسٰى الامر منه تَقَلْسَ لِتُتَقَلْسَ لِيَتَقَلْسَ لِيُتَقَلْسَ والنهى عنه لَا تَتَقَلْسَ لَاتُتَقَلْسَ لَايَتَقَلْسَ لَايُتَقَلْسَ الظرف منه مُتَقَلْسًى.

(۸) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَمَفْعُلْ چوں اَلتَّمَسْكُنُ (مسکین ہونا)۔ تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا فهو مُتَمَسْكِنٌ وَتُمُسْكِنَ يُتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا فذاك مُتَمَسْكَنٌ لَمْ يَتَمَسْكَنْ لَمْ يُتَمَسْكَنْ لَايَتَمَسْكَنُ لَايُتَمَسْكَنُ لَنْ يَّتَمَسْكَنَ لَنْ يُّتَمَسْكَنَ الامر منه تَمَسْكَنْ لِتُتَمَسْكَنْ لِيَتَمَسْكَنْ لِيُتَمَسْكَنْ والنهى عنه لَاتَتَمَسْكَنْ لَاتُتَمَسْكَنْ لَايَتَمَسْكَنْ لَايُتَمَسْكَنْ والظرف منه مُتَمَسْكَنٌ

(۹) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب تَفَعْلُتْ چوں اَلتَّعَفْرُتُ (خبیث ہونا)۔ تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فهو مُتَعَفْرِتٌ وَتُعُفْرِتَ يُتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فذاك مُتَعَفْرَتٌ لَمْ يَتَعَفْرَتْ لَمْ يُتَعَفْرَتْ لَايَتَعَفْرَتُ لَايُتَعَفْرَتُ لَنْ يَّتَعَفْرَتَ لَنْ يُّتَعَفْرَتَ الامر منه تَعَفْرَتْ لِتُتَعَفْرَتْ لِيَتَعَفْرَتْ لِيُتَعَفْرَتْ والنهى عنه لَاتَتَعَفْرَتْ لَاتُتَعَفْرَتْ لَايُتَعَفْرَتْ لَايَتَعَفْرَتْ الظرف منه مُتَعَفْرَتٌ.

فائدہ:...... بعض صرفی حضرات نے باب تَمَفْعُلْ اور باب تَفَعْلُتْ کو ملحقات میں شمار نہیں کیا ہے۔ مصنف فصول اکبری کے نزدیک باب تَعَفْرُتْ نادر اور صاحب منشعب کے نزدیک باب تَمَفْعُلْ اصل لغت کے اعتبار سے مہمل اور بے معنی ہے لیکن مصنف علم الصیغہ کے نزدیک یہ دونوں ابواب ملحقات میں داخل ہیں اور یہی قول صحیح ہے۔

(۱۰) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب اِفْعِنْلَالٌ چوں اَلْاِقْعِنْسَاسُ (واپس ہونا اور سخت ہونا)۔

اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فهو مُقْعَنْسِسٌ وَاُقْعُنْسِسَ يُقْعَنْسَسُ اِقْعِنْسَاسًا فذاك مُقْعَنْسَسٌ لَمْ يَقْعَنْسِسْ لَمْ يُقْعَنْسَسْ لَايَقْعَنْسِسُ لَايُقْعَنْسَسُ لَنْ يَّقْعَنْسِسَ لَنْ يُّقْعَنْسَسَ الامر منه اِقْعَنْسِسْ لِتُقْعَنْسَسْ لِيَقْعَنْسِسْ لِيُقْعَنْسَسْ والنهى عنه لَاتَقْعَنْسِسْ لَاتُقْعَنْسَسْ لَايَقْعَنْسِسْ لَايُقْعَنْسَسْ والظرف منه مُقْعَنْسَسٌ.

(۱۱) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ از باب اِفْعِنْلَاءٌ چوں اَلْاِسْلِنْقَاءُ (پشت پر لیٹنا)۔

اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِىْ اِسْلِنْقَاءً فهو مُسْلَنْقٍ وَاُسْلُنْقِىَ يُسْلَنْقٰى اِسْلِنْقَاءً فذاك مُسْلَنْقًى لَمْ يَسْلَنْقِ لَمْ يُسْلَنْقَ لَا يَسْلَنْقِىْ لَايُسْلَنْقٰى لَنْ يَّسْلَنْقِىَ لَنْ يُّسْلَنْقٰى الامر منه اِسْلَنْقِ لِتُسْلَنْقَ لِيَسْلَنْقِ لِيُسْلَنْقَ والنهى عنه لَاتَسْلَنْقِ لَاتُسْلَنْقَ لَايَسْلَنْقِ لَايُسْلَنْقَ والظرف منه مُسْلَنْقًى.

(۱۲) صرف صغیر ملحق برباعی مزید (اِفْعِلَّالٌ) اِفْوِعْلَالٌ چوں اَلْاِكْوِهْدَادُ (کوشش کرنا)۔

اِكْوَهَدَّ يَكْوَهِدُّ اِكْوِهْدَادًا فهو مُكْوَهِدٌّ وَاُكْوُهِدَّ يُكْوَهَدُّ اِكْوِهْدَادًا فذاك مُكْوَهَدٌّ لَمْ يَكْوَهِدَّ لَمْ يَكْوَهِدِّ لَمْ يَكْوَهْدِدْ لَمْ يُكْوَهَدَّ لَمْ يُكْوَهَدِّ لَمْ يُكْوَهْدَدْ لَايَكْوَهِدُّ لَايُكْوَهَدُّ لَنْ يَّكْوَهِدَّ لَنْ يُّكْوَهَدَّ الامر منه اِكْوَهِدَّ اِكْوَهِدِّ اِكْوَهْدِدْ لِتُكْوَهَدَّ لِتُكْوَهَدِّ لِتُكْوَهْدَدْ لِيَكْوَهِدَّ لِيَكْوَهِدِّ لِيَكْوَهْدِدْ لِيُكْوَهَدَّ لِيُكْوَهَدِّ لِيُكْوَهْدَدْ والنهى عنه لَاتَكْوَهِدَّ لَاتَكْوَهِدِّ لَاتَكْوَهْدِدْ لَاتُكْوَهَدَّ لَاتُكْوَهَدِّ لَاتُكْوَهْدَدْ لَا يَكْوَهِدَّ لَايَكْوَهِدِّ لَايَكْوَهْدِدْ لَايُكْوَهَدِّ

لَایُکَوْهَدِلَایُکَوْهَدَدُ الظرف منه مُکَوْهَدٌ .

فائدہ:......صرف کی دیگر کتابوں میں ملحقات رباعی مجرد ومزید فیہ کے دیگر ابواب بھی ذکر کئے گئے ہیں یہاں صرف مشہورات پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

......ابواب ثلاثی مجرد مختلطات ومرکبات غیر صحیح......

(۱) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْأَوْبُ وَالْأَوْبَةُ وَالْأَیْبَةُ وَالْإِیْبَةُ وَالْإِیَّابُ وَالْمَابُ (لوٹنا) اَلْأَوْلُ (رجوع کرنا)۔

اٰبَ یَئُوْبُ اَوْبًافهو اٰئِبٌ وَاِیْبَ یُاٰبُ اَوْبًا فذاک مَؤُوْبٌ لَمْ یَؤُبْ لَمْ یُؤَبْ لَایَئُوْبُ لَایُاٰبُ لَنْ یَئُوْبَ لَنْ یُّاٰبَ الامرمنه اُبْ لِتُؤَبْ لِیَؤُبْ لِیُؤَبْ والنهی عنه لَاتَؤُبْ لَاتُؤَبْ لَایَؤُبْ لَایُؤَبْ والظرف منه مَاٰبٌ والآلة الصغرٰی منه مِؤْوَبٌ والوسطٰی منه مِؤْوَبَةٌ والکبرٰی منه مِئْوَابٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَوَبُ والمؤنث منه اُوْبٰی وفعل التعجب منه مَااَوَبَهٗ وَاَوِبْ بِهٖ وَاَوُبَ.

فائدہ:......گردان مذکورہ قَالَ یَقُوْلُ کی طرح آتا ہے۔ ہمزہ میں مہموز اور واؤ میں اجوف کے قوانین جاری ہونگے اور دونوں میں تعارض کی صورت میں معتل کے قوانین کو ترجیح دی جاتی ہے جیسے یَئُوْبُ میں یقول، بیع کے قانون کو یسئل کے قانون پر ترجیح دی گئی ہے اور جیسے اَوُوْبٌ کہ اصل میں اَءْوُبٌ تھا اس میں بھی یقول، بیع کے قانون کو امن، یومن، ایمانا کے قانون پر ترجیح دی گئی ہے اور پھر بقانون اوادم اَوُوْبٌ بن گیا ہے۔

(۲) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْأَوْدُ (ٹیڑھا ہونا)

اَدِیَـاْدُاَوَدًافهو اٰئِدٌوَاِیْدَیُـادُ اَوَدًافذاک مَؤُوْدٌ لَمْ یَئِدْ لَمْ یُئَدْ لَایَادُ لَا یُادُ لَنْ یَّادَ لَنْ یُّادَ الامرمنه اَدْلِتُؤَدْلِیَئَدْلِیُئَدْ والنهی عنه لَاتَئَدْلَا تُئَدْلَا یَئَدْلَا یُئَدْو الظرف منه مَادٌ والآلة الصغرٰی منه مِئْوَدٌ والوسطٰی منه مِئْوَدَةٌ والکبرٰی منه مِئْوَادٌوافعل التفضیل المذکر

منه اٰوَدُ والمؤنث منه اُوْدٰی وفعل التعجب منه مَااَوْدَهٗ وَاَوْدِبِهٖ وَاَوُدَ.

(۳) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْأَیْدُ وَالْأُیَادُ (طاقت ور ہونا)۔

اٰدَ یَئِیْدُ اَیْدًافھو اٰئِدٌواُوْدَاِیْدَ یُادُ اَیْدًا فذاک مَئِیْدٌ لَمْ یَئِدْ لَمْ یُئَدْ لَایَئِیْدُ لَایُئَادُ لَنْ یَّئِیْدَ لَنْ یُّئَادَ الامر منه اِدْلِتَئِدْ لِیَئِدْ لِیُئَدْوالنھی عنه لَاتَئِدْ لَاتُئَدْ لَایَئِدْ لَایُئَدْ والظرف منه مَئِیْدٌ والآلة الصغرٰی منه مِئْیَدٌوالوسطٰی منه مِئْیَدَةٌ والکبرٰی منه مِئْیَادٌوافعل التفضیل المذکر منه اٰیَدُ والمؤنث منه اُوْدٰی وفعل التعجب منه مَااٰیَدَهٗ وَاٰیِدْبِهٖ وَاَیُدَ

فائدہ:...... گردان مذکورہ بَاعَ یَبِیْعُ کی طرح آتا ہے۔ ہمزہ میں مہموز اور یاء میں اجوف اور مضاعف کے قوانین جاری ہونگے۔ یَئِیْدُ میں بھی اجوف کے قانون کومہوز کے قانون پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اس طرح اٰئِیْدُ جواصل میں اٰئِیْدُ تھا۔ بقانون یقول، یبیع وجوبًا اٰئِیْدُ بن گیا۔ اس میں بقانون ایمۃ جوازًا ہمزہ کو یاء سے تبدیل کر کے اٰیِیْدُ بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۴) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف یائی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلْإِیَاسُ (نا اُمید ہونا)

اٰسَ یَاٰسُ اِیَاسًافھو اٰئِسٌ وَاُوْسَ اِیْسَ یُاْسُ اِیَاسًافذاک مَئِیْسٌ لَمْ یَأْسْ لَمْ یُأْسْ لَا یَاْسُ لَا یُاْسُ لَنْ یَّاْسَ لَنْ یُّاْسَ الامر منه اَسْ لِتَئَسْ لِیَئَسْ لِیُئَسْ والنھی عنه لَا تَأْسْ لَاتُئَسْ لَایَأْسْ لَایُئَسْ الظرف منه مَاْسٌ والآلة الصغرٰی منه مِئْیَسٌ والوسطٰی منه مِئْیَسَةٌ والکبرٰی منه مِئْیَاسٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰیَسُ والمؤنث منه اُوْسٰی وفعل التعجب منه مَااٰیَسَهٗ وَاٰیِسْ بِهٖ وَاَیُسَ .

فائدہ:...... مِیَّسٌ (صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ) اصل میں مِئْیَسٌ تھا۔ اس میں وجوب ادغام کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے ادغام کا قاعدہ جوازًا جاری ہوتا ہے۔

(۵) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْأَتْیُ وَالْإِتْیَانُ

(آنا اور لانا)۔

اَتٰی یَأْتِیْ اِتْیَانًافھو اٰتٍ وَاُتِیَ یُؤْتٰی اِتْیَانًا فذاک مَأْتِیٌّ لَمْ یَأْتِ لَمْ یُؤْتَ لَایَأْتِیْ لَایُؤْتٰی لَنْ یَّأْتِیَ لَنْ یُّؤْتٰی الامرمنه اِیْتِ لِتُؤْتَ لِیَأْتِ لِیُؤْتَ والنهی عنه لَاتَأْتِ لَاتُؤْتَ لَایَأْتِ لَایُؤْتَ والظرف منه مَأْتًی والآلة الصغریٰ منه مِئْتًی والوسطٰی منه مِئْتَاةٌ والکبریٰ منه مِئْتَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰتٰی والمؤنث منه اُتْیٰی وفعل التعجب منه مَااٰتَاهُ وَاٰتِیْ بِهٖ وَاَتُوَ.

(۶) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلْاَلُوُّ وَالْاُلُوُّ وَالْاُلِیُّ (کمی کرنا)۔

اَلٰی یَأْلُوْ اَلْوًّا فھو اٰلٍ وَاُلِیَ یُؤْلٰی اَلْوًّا فذاک مَأْلُوٌّ لَمْ یَأْلُ لَمْ یُؤْلَ لَایَأْلُوْ لَایُؤْلٰی لَنْ یَّأْلُوَ لَنْ یُّؤْلٰی الامرمنه اُوْلُ لِتُؤْلَ لِیَؤْلُ لِیُؤْلَ والنهی عنه لَاتَؤْلُ لَاتُؤْلَ لَایَؤْلُ لَایُؤْلَ والظرف منه مَئْلًی والآلة الصغریٰ منه مِئْلًی والوسطٰی منه مِئْلَاةٌ والکبریٰ منه مِئْلَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰلٰی والمؤنث منه اُلْیٰی وفعل التعجب منه مَااٰلَاهُ وَاٰلِیْ بِهٖ وَاَلُوَ.

فائدہ:......مِئْلَاءَ انِ (صیغہ تثنیہ اسم آلہ کبریٰ) میں ہمزہ واؤ سے بدلنا جائز ہے۔

(۷) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْاَدْیُ (دودھ کا جم جانا)۔

اَدٰی یَأْدِیْ اَدْیًا فھو آدٍ وَاُدِیَ یُؤْدٰی اَدْیًافذاک مَأْدِیٌّ لَمْ یَأْدِ لَمْ یُؤْدَلَایَأْدِیْ لَایُؤْدٰی لَنْ یَّأْدِیَ لَنْ یُّؤْدٰی الامرمنه اِیْدِلِتُؤْدَ لِیَأْدِلِیُؤْدَ والنهی عنه لَاتَئْدِلَاتُؤْدَلَایَئْدِلَایُؤْدَ والظرف منه مَئْدًی والآلة الصغریٰ منه مِئْدًی والوسطٰی منه مِئْدَاةٌ والکبریٰ منه مِئْدَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اٰدٰی والمؤنث منه اُدْیٰ وفعل التعجب منه مَااٰدَاهُ وَاٰدِیْ بِهٖ وَاَدُوَ.

فائدہ:......گردان مذکورہ رَمٰی یَرْمِیْ اور اَتٰی یَأْتِیْ کی طرح آتی ہے۔

(۸) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومہموز العین از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ چوں اَلْوَأْدُ (زندہ دفن کرنا)۔

وَأَدَ یَئِدُ وَأْدًافھو وَائِدٌ وَوُئِدَ یُوْأَدُ وَأْدًا فذاک مَوْؤُوْدٌ لَمْ یَئِدْ لَمْ یُوْأَدْلَایَئِدُ لَایُوْأَدُ لَنْ یَّئِدَ لَنْ یُّوْأَدَ الامرمنه اِدْ لِتُوْأَدْ لِیَئِدْ لِیُوْأَدْ والنهی عنه لَاتَئِدْلَاتُوْئَدْلَایَئِدْلَایُوْئَدْ والظرف منه مَوْئِدٌ

والآلة الصغرٰی منه مِيْنَدٌ والوسطٰی منه مِيْنَدَةٌ والكبرٰی منه مِيْنَادٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْأَدُ والمؤنث منه وُنْدٰی وفعل التعجب منه مَااَوْنَدَهٗ وَاَوْنِدْبِهٖ وَوُنُدَ

فائدہ:.....گردان مذکورہ وَعَدَ يَعِدُ کی طرح آتی ہے۔ وَاِدًا مصدر میں بقانون یاخذ، یامن، یؤمن جوازًا ہمزہ الف سے تبدیل کیا۔ اِيْدَ (صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول) اصل میں وُئِدَ تھا۔ بقانون اُعد، اِشاح اُئِدَ اور بقانون ایمۃ ہمزہ ثانیہ کو یاء سے تبدیل کرنے سے اُيِدَ بن گیا۔ یاء کا کسرہ بوجہ ثقل کے گرا کر یاء کی مناسبت سے اس کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو اِيْدَ بن گیا۔ اِيْدُ (صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم) اصل میں اَئْدُ تھا۔ بقانون ائمۃ ہمزہ ثانیہ یاء سے تبدیل کرنے سے اَيْدُ بن گیا۔ اُوْدٰی (صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں وُؤْدٰی تھا۔ بقانون یاخذ، یامن، یؤمن ہمزہ ثانیہ کو جوازًا واؤ سے تبدیل کرنے کے بعد بقانون اُعد، اِشاح اُوْدٰی بن گیا۔ یہی قاعدہ اُوْدَيَانِ اور اُوْدَيَاتٌ میں بھی جاری ہوتا ہے۔ اُوَدٌ (جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل) اصل میں وُئَدٌ تھا۔ بقانون اُعد، اِشاح اُئَدٌ اور بقانون اوادم اُوَدٌ بن گیا۔ تخفیف کا یہی قاعدہ اُوَیْدٰی میں بھی جاری ہوتا ہے۔

(۹) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْأَرْیُ (کینہ ور ہونا)۔

اَرِیَ يَأْرٰی اَرْيًا فهو اٰرٍ وَاُرِیَ يُؤْرٰی اَرْيًا فذاك مَأْرِيٌّ لَمْ يَأْرَ لَمْ يُؤْرَ لَايَأْرٰی لَايُؤْرٰی لَنْ يَأْرٰی لَنْ يُؤْرٰی الامر منه اِيْرَ لِتُؤْرَ لِيَأْرَ لِيُؤْرَ والنهی عنه لَاتَئْرَ لَاتُئْرَ لَايَئْرَ لَايُئْرَ والظرف منه مَئْرًی والآلة الصغرٰی منه مِئْرًی والوسطٰی منه مِئْرَاةٌ والكبرٰی منه مِئْرَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اٰرٰی والمؤنث منه اُرْیٰ وفعل التعجب منه مَااٰرَاهُ وَاٰرِیْ بِهٖ وَاَرُوَ.

مِئْرَآءَانِ (صیغہ تثنیہ اسم آلہ کبریٰ) میں ہمزہ واؤ سے بدلنا جائز ہے۔

(۱۰) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ چوں اَلْاِبَآءُ (انکار کرنا)۔

اَبٰی يَأْبٰی اِبَآءً فهو اٰبٍ وَاُبِیَ يُؤْبٰی اِبَآءً فذاك مَأْبِيٌّ لَمْ يَأْبَ لَمْ يُؤْبَ لَا يَأْبٰی لَا يُؤْبٰی لَنْ يَأْبٰی لَنْ يُؤْبٰی الامر منه اِيْبَ لِتُؤْبَ لِيَأْبَ لِيُؤْبَ والنهی عنه لَاتَأْبَ لَاتُؤْبَ لَايَأْبَ لَايُؤْبَ والظرف

منه مَأْبًى والآلة الصغرٰى منه مِئْبًى والوسطٰى منه مِئْبَاةٌ والكبرٰى منه مِئْبَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اٰبٰى والمؤنث منه اُبْيٰى وفعل التعجب منه مَااٰبَاهُ وَاٰبِ بِهٖ وَاَبُوَ .

(۱۱) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی ومہموز العین از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْيَأْسُ (نا اُمید ہونا)۔

يَئِسَ يَيْئَسُ يَأْسًا فهو اٰئِسٌ وَيُئِسَ يُوْئَسُ يَأْسًا فذاک مَيُوْوُسٌ لَمْ يَيْئَسْ لَمْ يُوْئَسْ لَايَيْئَسُ لَايُوْئَسُ لَنْ يَّيْئَسَ لَنْ يُّوْئَسَ الامر منه اِيْئَسْ لِتُوْئَسْ لِيَيْئَسْ لِيُوْئَسْ والنهى عنه لَاتَيْئَسْ لَاتُوْئَسْ لَايَيْئَسْ لَايُوْئَسْ والظرف منه مَيْئَسٌ والآلة الصغرٰى منه مِيْئَسٌ والوسطٰى منه مِيْئَسَةٌ والكبرٰى منه مِيْئَاسٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَيْئَسُ والمؤنث منه يُئْسٰى وفعل التعجب منه مَااَيْئَسَهُ وَاَيْئِسْ بِهٖ وَيَئُسَ .

فائدہ:...... گردان مذکورہ يَبِسَ يَيْبَسُ کی طرح آتی ہے۔

(۱۲) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْأَنُّ وَالْأَنِيْنُ وَالْإِنَانُ (رونا)۔

اَنَّ يَئِنُّ اَنًّا فهو اٰنٌّ وَاُنَّ يُؤَنُّ اَنًّا فذاک مَأْنُوْنٌ لَمْ يَئِنَّ لَمْ يَئِنِّ لَمْ يَأْنِنْ لَمْ يُؤَنَّ لَمْ يُؤَنِّ لَمْ يُؤْنَنْ لَايَئِنُّ لَايُؤَنُّ لَنْ يَّئِنَّ لَنْ يُّؤَنَّ الامر منه اِنَّ اِنِّ اِيْنِنْ لِتُؤَنَّ لِتُؤَنِّ لِتُؤْنَنْ لِيَئِنَّ لِيَئِنِّ لِيَأْنِنْ لِيُؤَنَّ لِيُؤَنِّ لِيُؤْنَنْ والنهى عنه لَاتَئِنَّ لَاتَئِنِّ لَاتَأْنِنْ لَاتُؤَنَّ لَاتُؤَنِّ لَاتُؤْنَنْ لَايَئِنَّ لَايَئِنِّ لَايَأْنِنْ لَايُؤَنَّ لَايُؤَنِّ لَايُؤْنَنْ والظرف منه مَئِنٌّ والآلة الصغرٰى منه مِئَنٌّ والوسطٰى منه مِئَنَّةٌ والكبرٰى منه مِئْنَانٌ وافعل التفضيل المذكر منه اٰوَنُّ والمؤنث منه اُنّٰى وفعل التعجب منه مَااٰنَّهُ وَاٰنِنْ بِهٖ وَاَنَّ .

(۱۳) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْأَلَلُ (دانتوں کا خراب ہونا، مشک کا بدبو پکڑنا)۔

اَلَّ يَأَلُّ اَلَلًا فهو اٰلٌّ وَاُلَّ يُؤَلُّ اَلَلًا فذاک مَأْلُوْلٌ لَمْ يَأَلَّ لَمْ يَأَلِّ لَمْ يَأْلَلْ لَمْ يُؤَلَّ لَمْ يُؤَلِّ لَمْ يُؤْلَلْ لَايَأَلُّ لَايُؤَلُّ لَنْ يَّأَلَّ لَنْ يُّؤَلَّ الامر منه اَلَّ اَلِّ اِيْلَلْ لِتُؤَلَّ لِتُؤَلِّ لِتُؤْلَلْ لِيَأَلَّ لِيَأَلِّ

لِيَأْلُلْ لِيُؤَلَّ لِيُؤَلِّ لِيُؤْلَلْ والنهي عنه لَاتَأَلَّ لَاتَأَلِّ لَاتَأْلُلْ لَاتُؤَلَّ لَاتُؤَلِّ لَاتُؤْلَلْ لَايَأَلَّ لَايَأَلِّ لَايَأْلُلْ لَايُؤَلَّ لَايُؤَلِّ لَايُؤْلَلْ والظرف منه مَأَلٌّ والآلة الصغرى منه مِئَلٌّ والوسطى منه مِئَلَّةٌ والكبرى منه مِئْلَالٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوَلُّ والمؤنث منه اُلّٰى وفعل التعجب منه مَااَلَلَهٗ وَاَلِلْ بِهٖ وَاَلَّ.

(۱۴) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومہموز العین از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْوَأْبُ (غصہ ہونا)۔

وَئِبَ يَوْأَبُ وَأْبًافهووَائِبٌ وَوُئِبَ يُوْأَبُ وَأْبًافذاك مَوْئُوْبٌ لَمْ يَوْئَبْ لَمْ يُوْئَبْ لَا يَوْئَبُ لَا يُوْئَبُ لَنْ يَوْئَبَ لَنْ يُوْئَبَ الامر منه اِيْئَبْ لِتُوْئَبْ لِيَوْئَبْ لِيُوْئَبْ والنهي عنه لَاتَوْئَبْ لَاتُوْئَبْ لَايَوْئَبْ لَايُوْئَبْ والظرف منه مَوْئِبٌ والآلة الصغرى منه مِيْئَبٌ والوسطى منه مِيْئَبَةٌ والكبرى منه مِيْئَابٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْئَبُ والمؤنث منه وُئْبٰى وفعل التعجب منه مَااَوْئَبَهٗ وَاَوْئِبْ بِهٖ وَوَئُبَ.

(۱۵) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلصَّئِيُّ (چوزے کا چوں چوں کرنا)۔

صَأٰى يَصْئِيْ صَئِيًّافهو صَاءٍ وَصُئِيَ يُصْأٰى صَئِيًّافذاك مَصْئِيٌّ لَمْ يَصْئِ لَمْ يُصْءَ لَا يَصْئِيْ لَا يُصْأٰى لَنْ يَّصْئِيَ لَنْ يُّصْأٰى الامر منه اِصْئِ لِتُصْءَ لِيَصْئِ لِيُصْءَ والنهي عنه لَاتَصْئِ لَا تُصْءَ لَايَصْئِ لَايُصْءَ والظرف منه مَصْئِيٌّ والآلة الصغرى منه مِصْئًى والوسطى منه مِصْئَاةٌ والكبرى منه مِصْئَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَصْئٰى والمؤنث منه صُئْيٰى وفعل التعجب منه مَااَصْئَاهُ وَاَصْئِيْ بِهٖ وَصَئُوَ.

فائدہ:...... مِصْئَاءَانِ (صیغہ تثنیہ اسم آلہ کبریٰ) میں ہمزہ واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ صُوْيٰى (واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں صُؤْيٰى تھا۔ اس میں بقانون یاخذ، یامن، یومن ہمزہ جوازاً واؤ سے تبدیل ہونے کی وجہ سے قویل، قویلۃ کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

(۱۶) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومہموز اللام از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْوَثْءُ (ہڈی کا بغیر ٹوٹے درد کرنا)۔

وَثِئَ يَوْثَأُ وَثْأً فهو واثِئٌ ووُثِئَ يُوْثَأُ وَثْأً فذاك مَوْثُوْءٌ لَمْ يَوْثَأْ لَمْ يُوْثَأْ لَايَوْثَأُ لَايُوْثَأُ لَنْ يَوْثَأَ لَنْ يُوْثَأَ الامر منه اِيْثَأْ لِتُوْثَأْ لِيَوْثَأْ لِيُوْثَأْ والنهى عنه لَاتَوْثَأْ لَاتُوْثَأْ لَايَوْثَأْ لَايُوْثَأْ والظرف منه مَوْثِئٌ والآلة الصغرٰى منه مِيْثَئٌ والوسطٰى منه مِيْثَئَةٌ والكبرٰى منه مِيْثَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْثَأُ والمونث منه وُثْئٰى وفعل التعجب منه مَااَوْثَئَهٗ وَاَوْثِئْ بِهٖ وَوَثُئَ.

(۱۷) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومہموز اللام از باب كَرُمَ يَكْرُمُ چوں اَلْوُضُوْءُ وَالْوَضَاءَةُ (پاکیزہ اور خوبصورت ہونا)۔

وَضُؤَ يَوْضُؤُ وُضُوْءً ا وَوَضَائَةً فهو واضِئٌ وَوُضِئَ يُوْضَأُ وُضُوْءً او وَضَائَةً فذاك مَوْضُوْءٌ لَمْ يَوْضُؤْ لَمْ يُوْضَأْ لَايَوْضُؤُ لَايُوْضَأُ لَنْ يَوْضُؤَ لَنْ يُوْضَأَ الامر منه اُوْضُؤْ لِتُوْضَأْ لِيَوْضُؤْ لِيُوْضَأْ والنهى عنه لَا تَوْضُؤْ لَاتُوْضَأْ لَايَوْضُؤْ لَايُوْضَأْ والظرف منه مَوْضِئٌ والآلة الصغرٰى منه مِيْضَئٌ والوسطٰى منه مِيْضَئَةٌ والكبرٰى منه مِيْضَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْضَئُ والمؤنث منه وُضْئٰى وفعل التعجب منه ماَ اَوْضَأَهٗ وَاَوْضِئْ بِهٖ وَوَضُؤَ.

(۱۸) صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی ومہموز اللام از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلدَّاءُ وَالدَّوْءُ (بیمار ہونا)۔

دَاءَ يَدَاءُ دَوْئًا فهو دَاءٍ وَدُوْءَ دِيْئَ يُدَاءُ دَوْئًا فذاك مَدُوْءٌ لَمْ يَدَأْ لَمْ يُدَأْ لَايَدَاءُ لَايُدَاءُ لَنْ يَدَاءَ لَنْ يُدَاءَ الامر منه دَأْ لِتُدَأْ لِيَدَأْ لِيُدَأْ والنهى عنه لَاتَدَأْ لَا تُدَأْ لَايَدَأْ لَايُدَأْ والظرف منه مَدَاءٌ والآلة الصغرٰى منه مِدْوَءٌ والوسطٰى منه مِدْوَءَةٌ والكبرٰى منه مِدْوَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَدْوَءُ والمؤنث منه دُوْئٰى وفعل التعجب منه مَااَدْوَئَهٗ وَاَدْوِءْ بِهٖ وَدَوُءَ.

(۱۹) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص واوی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ چوں اَلدَّأْوُ (عاشق ہونا، فریب دینا)۔

دَاَ یَدْأی دَأْوًافهو دَاءٍ وَدُئِیَ یُدْأی دَأْوًافذاک مَدْؤُوٌّ لَمْ یَدْأ لَمْ یُدْأ لَایَدْأ ی لَایُدْأ ی لَنْ یَدْأ ی لَنْ یُدْأ ی الامرمنه اِدْأ لِتَدْأ لِیَدْأ لِیُدْأ والنهی عنه لَاتَدْأ لَاتُدْأ لَایَدْأ لَایُدْأ والظرف منه مَدْأً والآلة الصغری منه مِدْأً والوسطی منه مِدْئَاةٌ والکبری منه مِدْئَاءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَدْئٌ والمؤنث منه دُئْیٰ وفعل التعجب منه مَااَدْئَاهُ وَاَدْئِیْ بِهٖ وَدَئُوَ.

(۲۰) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلرَّأْیُ (دیکھنا) وَالرُّؤْیَۃُ (خواب میں دیکھنا) اَلدَّأْیُ (دھوکہ دینا)۔

رَأی یَری رَأْیًافهو رَاءٍ وَرُئِیَ یُری رَأْیًا فذاک مَرْئِیٌّ لَمْ یَرَ لَمْ یُرَ لَایَری لَایُری لَنْ یَّری لَنْ یُّری الامرمنه رَلِتَرَلِیَرَلِیُرَ والنهی عنه لَاتَرَلَاتُرَلَایَرَلَایُرَ والظرف منه مَرْئًی والآلة الصغری منه مِرْئًی والوسطی منه مِرْئَاةٌ والکبری منه مِرْئَاءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَرْئٌ والمؤنث منه رُئْیٰ وفعل التعجب منه مَااَرْئَاهُ وَاَرْئِیْ بِهٖ وَرَئُوَ.

فائدہ:...... مِرْآءَ انِ (صیغہ تثنیہ اسم آلہ کبریٰ) میں ہمزہ واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ رُؤْیٰی (واحد مؤنث اسم تفضیل) اصل میں رُؤْیٰی تھا۔ اس میں بقانون یاخذ، یامن، یومن جواز اہمزہ واؤ سے تبدیل ہونے کی وجہ سے قویل، قویلۃ کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

(۲۱) صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی ومہموز اللام از باب نصر ینصُرُ چوں اَلْبَوْءُ (لوٹنا)۔

بَاءَ یَبُوْءُ بَوْءًا فهو بَآءٍ وَبِیْئَ یُبَآءُ بَوْءًا فذاک مَبُوْءٌ لَمْ یَبُؤْ لَمْ یُبَأْ لَایَبُوْءُ لَایُبَآءُ لَنْ یَبُوْءَ لَنْ یُّبَآءَ الامرمنه بُؤْ لِتَبُؤْ لِیَبُؤْ لِیُبَؤْ والنهی عنه لَاتَبُؤْ لَاتُبَؤْ لَایَبُؤْ لَایُبَؤْ والظرف منه مَبَآءٌ والآلة الصغری منه مِبْوَءٌ والوسطی منه مِبْوَئَةٌ والکبری منه مِبْوَآءٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَبْوَءُ والمؤنث منه بُوْئٰی وفعل التعجب منه مَااَبْوَئَهٗ وَاَبْوِءْ بِهٖ وَبَوُءَ.

(۲۲) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ چوں اَلسَّأْوُ (غمگین کرنا)۔

سَأی یَسْئُوْ سَئْوًافهوسَآءٍ وَسُئِیَ یُسْأی سَئْوًافذاک مَسْئُوٌّ لَمْ یَسْئُ لَمْ یُسْأ لَایَسْئُوْ

لَـايُسْـئُ لَـنْ يَّسْـئُوَلَـنْ يُّسْئُ الامرمنه اُسُؤْ لِتُسْؤَ لِيَسُؤْ لِيُسُؤْ والنهى عنه لَاتَسُؤْ لَاتُسُؤْ لَـايَسُؤْ لَـايُسُؤْ والـظرف مـنـه مَسُئٌ والآلة الـصـغرىٰ منـه مِسُئٌ والوسطىٰ منه مِسُئَاةٌو الكبرىٰ منه مِسُئَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَسُئُ والمؤنث منه سُئْيٰ وفعل التعجب منه مَااَسُئَاهُ وَاَسُئِیْ بِهٖ وَسَئُوَ.

(۲۳) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومہموز اللام از باب فَتَحَ یَفْتَحُ چوں اَلْوَبْءُ (اشارہ کرنا ،کوئی چیز مہیا کرنا)۔

وَبَـأَيَبَـأُوَبْـأًفهـووَابِـئٌ وَوُبِئَ يُوْبَاُ وَبْأً فذاك مَوْبُوْءٌ لَمْ يَبَأْلَمْ يُوْبَأْلَايَبَأُلَايُوْبَأُ لَنْ يَّبَأَلَنْ يُّوْبَأَ الامـرمـنـه بَـأْلِتُـوْبَأْ لِيَبَأْلِيُوْبَأْوالنهى عنه لَاتَبَأْ لَاتُوْبَأْلَايَبَأْلَايُوْبَأْ والظرف منه مَوْبِئٌ والآلة الـصغرىٰ منه مِيْبَأٌ والوسطىٰ منه مِيْبَأَةٌوالكبرىٰ منه مِيْبَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْبَأُ والمؤنث منه وُبْئٰ وفعل التعجب منه مَااَوْبَأَهٗ وَاَوْبِئْ بِهٖ وَوَبُأَ.

(۲۴) صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی ومہموز اللام از باب سَمِعَ یَسْمَعُ چوں اَلشَّیْءُ وَالْمَشِیْئَةُ وَالْمَشَائَةُ وَالْمَشَائِیَةُ (چاہنا)۔

شَـآءَ يَشَآءُ شَيْئًاوَمَشِيْئَةًفهوشَآءٍ وَشُوْءَ شِيْئَ يُشَآءُ شَيْئًاوَمَشِيْئَةً فذاك مَشِيْئٌ لَمْ يَشَأْ لَـمْ يُشَـأْ لَـايَشَـآءُ لَـايُشَـآءُ لَـنْ يَّشَـآءَ لَـنْ يُّشَآءَ الامر منه شَأْ لِتُشَأْ لِيَشَأْلِيُشَأْوالنهى عنه لَـاتَشَـأْلَـاتُشَـأْلَايَشَأْلَايُشَأْ والظرف منه مَشَآءٌ والآلة الصغرىٰ منه مِشْيَئٌ والوسطىٰ منه مِشْيَئَةٌوالـكـبـرىٰ مـنه مِشْيَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَشْيَئُ والمؤنث منه شُوْئٰى وفعل التعجب منه مَااَشْيَئَهٗ وَاَشْيِئْ بِهٖ وَشَيُئَ

(۲۵) صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی ومہموز اللام از باب ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ چوں اَلْـجَـیْءُ وَالْمَجِیْئَةُ وَالْمَجِیْءُ (آنا، لانا)۔

جَـآءَ يَـجِيْـئُ جَيْئًاوَمَجِيْئًافهو جَآءٍ وَجِيْءَ يُجَآءُ جَيْئًاوَمَجِيْئًافذاك مَجِيْءٌ لَمْ يَجِئْ لَمْ

يُجَأُ لَايَجِيءُ لَايُجَاءُ لَنْ يَّجِيئَ لَنْ يُّجَاءَ الامر منه جِئْ لِتُجَأْ لِيَجِئْ لِيُجَأْ والنهى عنه لَاتَجِئْ لَاتُجَأْ لَايَجِئْ لَايُجَأْ والظرف منه مَجِيْئٌ والآلة الصغرٰى منه مِجْيَئٌ والوسطٰى منه مِجْيَئَةٌ والكبرٰى منه مِجْيَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَجْيَئُ والمؤنث منه جُوْئٰ وفعل التعجب منه مَااَجْيَئَهٗ وَاَجْيِئْ بِهٖ وَجُيُئَ.

(۲۶) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ولفیف مقرون از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا)۔

اَوٰی يَأْوِیْ اُوِيًّا فهو اٰوٍ وَاُوِیَ يُؤْوٰی اُوِيًّا فذاك مَأْوِیٌّ لَمْ يَأْوِ لَمْ يُؤْوَ لَايَأْوِیْ لَايُؤْوٰی لَنْ يَّأْوِیَ لَنْ يُّؤْوٰی الامر منه اِيْوِ لِتُئْوَ لِيَئْوِ لِيُئْوَ والنهى عنه لَاتَئْوِ لَاتُئْوَ لَايَئْوِ لَايُئْوَ والظرف منه مَئْوًى والآلة الصغرٰى منه مِئْوًى والوسطٰى منه مِئْوَاةٌ والكبرٰى منه مِئْوَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اٰوٰی والمؤنث منه اُيّٰى وفعل التعجب منه مَااٰوَاهُ وَاٰوِیْ بِهٖ وَاُوُوَ.

فائدہ:...... مُؤًى (صیغہ واحد مصغر اسم ظرف) اصل میں مُئَيْوِیٌ تھا۔ مِئْوَآءَانِ (صیغہ تثنیہ اسم آلہ کبریٰ) میں ہمزہ واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ مُوَيٍّ (صیغہ واحد مصغر اسم آلہ صغریٰ) اصل میں مُوَيْوِ تھا۔ اس میں ہمزہ کے واؤ سے تبدیل ہونے کی وجہ سے قویل، قویلة کا قانون جاری نہیں ہوتا۔

(۲۷) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین ولفیف مفروق از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا)۔

وَأٰی يَئِیْ وَأْيًا فهو وَاءٍ وَوُئِیَ يُوْأٰی وَأْيًا فذاك مَوْئِیٌّ لَمْ يَئِ لَمْ يُوْءَ لَايَئِیْ لَايُوْأٰی لَنْ يَّئِیَ لَنْ يُّوْأٰی الامر منه ءِ لِتُوْءَ لِيَئِ لِيُوْءَ والنهى عنه لَاتَئِ لَاتُوْءَ لَايَئِ لَايُوْءَ والظرف منه مَوْئًى والآلة الصغرٰى منه مِيْئًى والوسطٰى منه مِيْئَاةٌ والكبرٰى منه مِيْئَاءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْئٰى والمؤنث منه وُئْيٰى وفعل التعجب منه مَااَوْأٰهُ وَاَوْئِیْ بِهٖ وَاُوُوَ.

فائدہ:...... وُئِیَ (صیغہ واحد مذکر غائب ماضی مجہول) بقانون اُعد، اِشاح اُئِیَ، بقانون ایمۃ اُيِیَ، بقانون قیل، بیع اِيِیَ اور بقانون متجانسین (۲) اِیَّ بن گیا۔ اَوْأُوْنَ (صیغہ جمع مذکر سالم اسم تفضیل)

اصل میں اَوْ أَيُوْنَ تھا۔ بقانون قال، باع اور بقانون التقائے ساکنین اَوْ أَوْنَ بن گیا۔

(۲۸) صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ چوں اَلْأَبُ (آمادہ ہونا) اَلْأَمُّ وَالْإِمَامُ وَالْإِمَامَةُ (امام ہونا)۔

اَمَّ يَؤُمُّ اِمَامَةً فهو آمٌّ وَاُمَّ يُؤَمُّ اِمَامَةً فذاك مَأْمُوْمٌ لَمْ يَؤُمَّ لَمْ يَؤُمِّ لَمْ يَؤُمُّ لَمْ يَأْمُمْ لَمْ يُؤَمَّ لَمْ يُؤَمِّ لَمْ يُؤَمُّ لَمْ يُؤْمَمْ لَايَؤُمُّ لَايُؤَمُّ لَنْ يَؤُمَّ لَنْ يُؤَمَّ الامر منه اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُوْمُمْ لِتُؤَمَّ لِتُؤَمِّ لِتُؤَمُّ لِتُؤْمَمْ لِيَؤُمَّ لِيَؤُمِّ لِيَؤُمُّ لِيَأْمُمْ لِيُؤَمَّ لِيُؤَمِّ لِيُؤَمُّ لِيُؤْمَمْ والنهى عنه لَاتَؤُمَّ لَاتَؤُمِّ لَاتَؤُمُّ لَاتَأْمُمْ لَاتُؤَمَّ لَاتُؤَمِّ لَاتُؤَمُّ لَاتُؤْمَمْ لَايَؤُمَّ لَايَؤُمِّ لَايَؤُمُّ لَايَأْمُمْ لَايُؤَمَّ لَايُؤَمِّ لَايُؤَمُّ لَايُؤْمَمْ والظرف منه مَأَمٌّ والآلة الصغرى منه مِئَمٌّ والوسطى منه مِئَمَّةٌ والكبرى منه مِئْمَامٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوَمُّ والمؤنث منه اُمّٰى وفعل التعجب منه مَااَوَمَّهٗ وَاَوْمِمْ بِهٖ وَاُمَّ.

(۲۹) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومضاعف ثلاثی از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْوُدُّ وَالْوِدَادُ وَالْمَوَدَّةُ (دوست رکھنا، دوستی کرنا)۔

وَدَّ يَوَدُّ وَدًّا فهو وَآدٌّ وَوُدَّ يُوَدُّ وَدًّا فذاك مَوْدُوْدٌ لَمْ يَوَدَّ لَمْ يَوَدِّ لَمْ يَوْدَدْ لَمْ يُوَدَّ لَمْ يُوَدِّ لَمْ يُوْدَدْ لَايَوَدُّ لَايُوَدُّ لَنْ يَوَدَّ لَنْ يُوَدَّ الامر منه وَدَّ وَدِّ اِيْدَدْ لِتُوَدَّ لِتُوَدِّ لِتُوْدَدْ لِيُوَدَّ لِيُوَدِّ لِيُوْدَدْ لِيُوَدَّ لِيُوَدِّ لِيُوْدَدْ والنهى عنه لَاتَوَدَّ لَاتَوَدِّ لَاتَوْدَدْ لَاتُوَدَّ لَاتُوَدِّ لَاتُوْدَدْ لَايَوَدَّ لَايَوَدِّ لَايَوْدَدْ لَايُوَدَّ لَايُوَدِّ لَايُوْدَدْ والظرف منه مَوَدٌّ والآلة الصغرى منه مِوَدٌّ والوسطى منه مِوَدَّةٌ والكبرى منه مِيْدَادٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوَدُّ والمؤنث منه وُدّٰى وفعل التعجب منه مَااَوَدَّهٗ وَاَوْدِدْ بِهٖ وَوُدَّ.

(۳۰) صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی ومضاعف ثلاثی از باب سَمِعَ يَسْمَعُ چوں اَلْيَمُّ (دریا میں گرنا)۔

يَمَّ يَيَمُّ يَمًّا فهو يَامٌّ وَيُمَّ يُيَمُّ يَمًّا فذاك مَيْمُوْمٌ لَمْ يَيَمَّ لَمْ يَيَمِّ لَمْ يَيْمَمْ لَمْ يُيَمَّ لَمْ يُيَمِّ لَمْ يُوْمَمْ لَايَيَمُّ لَايُيَمُّ لَنْ يَيَمَّ لَنْ يُيَمَّ الامر منه يَمَّ يَمِّ ايْمَمْ لِتُيَمَّ لِتُيَمِّ لِتُوْمَمْ لِيَيَمَّ لِيَيَمِّ لِيَيْمَمْ

لِيُيَمَّ لِيُيَمِ لِيُوْمَمْ والنهى عنه لَاتَيَمَّ لَاتَيَمِ لَاتَيْمَمْ لَاتُيَمَّ لَاتُيَمِ لَاتُوْمَمْ لَايُيَمَّ لَايُيَمِ لَايُيْمَمْ لَايُيَمَّ لَايُيَمِ لَايُوْمَمْ والظرف منه مَيَمٌّ والآلة الصغرى منه مِيَمٌّ والوسطى منه مِيَمَّةٌ والكبرى منه مِيْمَامٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَيَمُّ والمؤنث منه يُمّٰى وفعل التعجب منه مَااَيَمَّهٗ وَاَيْمِمْ بِهٖ وَيْمَّ.

......ابواب ثلاثی مزید فیہ مختلطات ومرکبات......

(۱) صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی ومہموز العین از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِرَاءَ ةُ (دکھانا)۔

اَرٰی یُرِئِیُ اِرَاءَ ةً فهو مُرْئِي وَاُوْرِیَ یُرْئٰی اِرَاءَ ةً فذاک مُرْئًی لَمْ یُرْءِ لَمْ یُرْءَ لَایُرْئِیُ لَایُرْئٰی لَنْ یُرْئِیَ لَنْ یُرْئٰی الامرمنه اَرْءِ لِتُرْءَ لِیُرْءِ لِیُرْءَ والنهی عنه لَاتُرْءِ لَاتُرْءَ لَایُرْءِ لَایُرْءَ الظرف منه مُرْئًی.

فائدہ:......اِرَاءَ ةً (مصدر) اصل میں اِرْءَ ایًی بروزن اِفْعَالًا تھا۔ بقانون دعاء، مدعاء، مرماء اِرْءَ آئًی بن گیا۔ بقانون یسئل ہمزہ ثانیہ کی حرکت ماقبل حرف کو دے کر ہمزہ گرا کر بقانون عدۃ ہمزہ محذوف کے آخر میں تاء متحرکہ لانے سے اِرَآءَةً بن گیا۔

......ابواب رباعی مجرد مختلطات ومرکبات......

(۱) صرف صغیر رباعی مجرد مہموز ومضاعف رباعی از باب فَعْلَلَة چوں اَلطَّأْطَأَةُ (سر جھکانا)۔

طَأْطَأَ یُطَأْطِئُ طَأْطَأَةً فهو مُطَأْطِئٌ وَطُوْطِئَ یُطَأْطَأُ طَأْطَأَةً فذاک مُطَأْطَأٌ لَمْ یُطَأْطِئْ لَمْ یُطَأْطَأْ لَایُطَأْطِئُ لَایُطَأْطَأُ لَنْ یُطَأْطِئَ لَنْ یُطَأْطَأَ الامرمنه طَأْطِئْ لِتُطَأْطَأْ لِیُطَأْطِئْ لِیُطَأْطَأْ والنهی عنه لَاتُطَأْطِئْ لَاتُطَأْطَأْ لَایُطَأْطِئْ لَایُطَأْطَأْ والظرف منه مُطَأْطَأٌ.

مصادر: اَلزَّأْزَأَةُ (سر اور دم اٹھاتے ہوئے جلدی جلدی چلنا) اَلرَّأْرَأَةُ (پتلی پھیرانا) اَلدَّأْدَأَةُ (بہت تیز دوڑنا) اَلْجَأْجَأَةُ (اونٹ کو پانی پلانے کیلئے بلانا)

(۲) صرف صغیر رباعی مجرد معتل واوی ومضاعف رباعی از باب فَعْلَلَة چوں اَلْوَهْوَهَةُ (کتے کا ڈر کی وجہ سے بڑبڑانا)۔

وَهْوَهَ يُوَهْوِهُ وَهْوَهَةً فهو مُوَهْوِهٌ وَوُهْوِهَ يُوَهْوَهُ وَهْوَهَةً فذاك مُوَهْوَهٌ لَمْ يُوَهْوِهْ لَمْ يُوَهْوَهْ لَا يُوَهْوِهُ لَا يُوَهْوَهُ لَنْ يُوَهْوِهَ لَنْ يُوَهْوَهَ الامر منه وَهْوِهْ لِتُوَهْوَهْ لِيُوَهْوِهْ لِيُوَهْوَهْ والنهي عنه لَا تُوَهْوِهْ لَا تُوَهْوَهْ لَا يُوَهْوِهْ لَا يُوَهْوَهْ والظرف منه مُوَهْوَهٌ.

(۳) صرف صغیر رباعی مجرد معتل یائی ومضاعف رباعی از باب فَعْلَلَة چوں اَلْيَهْيَهَةُ (یاہ یاہ کہنا)۔

يَهْيَهَ يُيَهْيِهُ يَهْيَهَةً فهو مُيَهْيِهٌ وَيُهْيِهَ يُيَهْيَهُ يَهْيَهَةً فذاك مُيَهْيَهٌ لَمْ يُيَهْيِهْ لَمْ يُيَهْيَهْ لَا يُيَهْيِهُ لَا يُيَهْيَهُ لَنْ يُيَهْيِهَ لَنْ يُيَهْيَهَ الامر منه يَهْيِهْ لِتُيَهْيَهْ لِيُيَهْيِهْ لِيُيَهْيَهْ والنهي عنه لَا تُيَهْيِهْ لَا تُيَهْيَهْ لَا يُيَهْيِهْ لَا يُيَهْيَهْ والظرف منه مُيَهْيَهٌ.

(۴) صرف صغیر رباعی مجرد معتل واوی ومضاعف رباعی از باب فَعْلَلَة چوں اَلْقَوْقَاةُ وَالْقِيْقَاءُ (مرغی کا انڈے دیتے وقت آواز نکالنا)۔

قَوْقٰى يُقَوْقِيْ قَوْقَاةً فهو مُقَوْقٍ وَقُوْقِيَ يُقَوْقٰى قَوْقَاةً فذاك مُقَوْقًى لَمْ يُقَوْقِ لَمْ يُقَوْقَ لَا يُقَوْقِيْ لَا يُقَوْقٰى لَنْ يُقَوْقِيَ لَنْ يُقَوْقٰى الامر منه قَوْقِ لِتُقَوْقَ لِيُقَوْقِ لِيُقَوْقَ والنهي عنه لَا تُقَوْقِ لَا تُقَوْقَ لَا يُقَوْقِ لَا يُقَوْقَ والظرف منه مُقَوْقًى.

(۵) صرف صغیر رباعی مجرد معتل یائی ومضاعف رباعی از باب فَعْلَلَة چوں اَلْحَيْحَاةُ وَالْحَيْحَاءُ (پڑھنا)۔

حَيْحٰى يُحَيْحِيْ حَيْحَاةً فهو مُحَيْحٍ وَحُوْحِيَ يُحَيْحٰى حَيْحَاةً فذاك مُحَيْحًى لَمْ يُحَيْحِ لَمْ يُحَيْحَ لَا يُحَيْحِيْ لَا يُحَيْحٰى لَنْ يُحَيْحِيَ لَنْ يُحَيْحٰى الامرمنه حَيْحِ لِتُحَيْحَ لِيُحَيْحِ لِيُحَيْحَ والنهي عنه لَا تُحَيْحِ لَا تُحَيْحَ لَا يُحَيْحِ لَا يُحَيْحَ والظرف منه مُحَيْحًى.

(۶) صرف صغیر رباعی مجرد مثال یائی ومہموز اللام از باب فَعْلَلَة چوں اَلْيَرْنَاَةُ (مہندی سے رنگین کرنا)

يَرْنَاَ يُيَرْنِئُ يَرْنَاَةً فهو مُيَرْنِئٌ وَيُرْنِئَ يُيَرْنَاُ يَرْنَاَةً فذاك مُيَرْنَاٌ لَمْ يُيَرْنِئْ لَمْ يُيَرْنَاْ لَا يُيَرْنِئُ لَا يُيَرْنَاُ لَنْ يُيَرْنِئَ لَنْ يُيَرْنَاَ الامرمنه يَرْنِئْ لِتُيَرْنَاْ لِيُيَرْنِئْ لِيُيَرْنَاْ والنهي عنه لَا تُيَرْنِئْ لَا

تَیرُناً لَا یُیرُنِیْ لَا یُیرُناًو الظرف منه مُیرُناً.

......ابواب رباعی مزید فیہ مختلطات ومرکبات......

(۱) صرف صغیر رباعی مزید مہموز العین واللام ومضاعف رباعی از باب تفعُلُل چوں اَلتَّکَأْکُؤُ (اُلٹے پاؤں واپس آنا، بزدل ہونا، اکٹھا ہونا)۔

تَکَأْکَأَ یَتَکَأْکَأُ تَکَأْکُؤًا فهو مُتَکَأْکِیٌ وتُکُؤْکِیَٔ یُتَکَأْکَأُ تَکَأْکُؤًا فذاک مُتَکَأْکَأٌ لَمْ یَتَکَأْکَأْ لَمْ یُتَکَأْکَأْ لَا یَتَکَأْکَأُ لَایُتَکَأْکَأُ لَنْ یَتَکَأْکَأَ لَنْ یُتَکَأْکَأَ الامر منه تَکَأْکَأْ لِتَتَکَأْکَأْ لِیَتَکَأْکَأْ لِیُتَکَأْکَأْ والنهی عنه لَا تَتَکَأْکَأْ لَا تُتَکَأْکَأْ لَایَتَکَأْکَأْ لَا یُتَکَأْکَأْ والظرف منه مُتَکَأْکَأٌ.

(۲) صرف صغیر رباعی مزید معتل واوی ومضاعف رباعی از باب تَفَعْلُل چوں اَلتَّوَهْوُهُ (کتے کا ڈر کی وجہ سے بڑبڑانا)۔

تَوَهْوَهَ یَتَوَهْوَهُ تَوَهْوُهًا فهو مُتَوَهْوِهٌ وتُوُهْوِهَ یُتَوَهْوَهُ تَوَهْوُهًا فذاک مُتَوَهْوَهٌ لَمْ یَتَوَهْوَهْ لَمْ یُتَوَهْوَهْ لَا یَتَوَهْوَهُ لَا یُتَوَهْوَهُ لَنْ یَتَوَهْوَهَ لَنْ یُتَوَهْوَهَ الامر منه تَوَهْوَهْ لِتَتَوَهْوَهْ لِیَتَوَهْوَهْ لِیُتَوَهْوَهْ والنهی عنه لَا تَتَوَهْوَهْ لَا تُتَوَهْوَهْ لَا یَتَوَهْوَهْ لَا یُتَوَهْوَهْ والظرف منه مُتَوَهْوَهٌ.

علامات ابواب

(۱):......لون وعیب خوشی وغم اور حلیہ کے معانی کے لئے اکثر باب سمع آتا ہے۔

(۲):......صفات خلقیہ وطبعیہ حقیقتاً جیسے حسن یا خلقیہ وطبعیہ حکماً جیسے فقاہت یا خلقیہ وطبعیہ کے مشابہ جیسے جنایہ سب باب کرم سے آتے ہیں۔

(۳):......فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ اکثر باب سمع اور کرم سے آتا ہے۔

(۴):......باب کرم ہمیشہ لازمی ہوتا ہے۔

(۵):......مہموز الفاء اکثر باب نصر سے آتا ہے۔

(۶):......مہموز العین باب سمع، فتح، کرم سے اکثر اور باب نصر، ضرب سے قلیل آتا ہے جیسے سَئِمَ

يَسْئَمُ سَئْمًا،سَئَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا،لَؤُمَ يَلْؤُمُ لُؤْمًا.

(۷):......مہموز اللام باب سمع، فتح، کرم سے اکثر اور باب نصر، ضرب سے قلیل آتا ہے جیسے قَرَأَ يَقْرَأُ اِقْرَاءَةً،بَرِئَ يَبْرَأُ بَرَاءَةً،جَرُؤَ يَجْرُؤُ جُرْءَةً.

(۸):......مثال واوی باب ضرب، سمع، فتح، کرم اور حسب سے آتا ہے اور باب نصر سے نہیں آتا جیسے وَعَدَ يَعِدُ وَعْدًا،وَجِلَ يَوْجَلُ وَجْلًا،وَهَبَ يَهَبُ وَهْبًا،وَسُمَ يَوْسُمُ وَسْمًا،وَمِقَ يَمِقُ وَمْقًا.

(۹):......مثال یائی باب ضرب، سمع، فتح، کرم اور حسب سے آتا ہے اور باب نصر سے نہیں آتا جیسے يَسَرَ يَيْسِرُ يُسْرًا،يَبِسَ يَيْبَسُ يُبْسًا،يَنَعَ يَيْنَعُ يَنْعًا.

(۱۰):......اجوف واوی صرف تین ابواب اصول سے آتا ہے اور طَالَ، يَطُوْلُ میں اختلاف ہے۔

(۱۱):......اجوف واوی باب نصر، سمع سے اکثر اور باب ضرب سے قلیل آتا ہے جیسے قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا،خَافَ يَخَافُ خَوْفًا اور طَاحَ يَطِيْحُ طَوْحًا.

(۱۲):......اجوف یائی باب ضرب سے اکثر اور باب سمع سے قلیل اور باب نصر سے نہیں آتا ہے جیسے بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا،شَآءَ يَشَآءُ مَشِيْئَةً.

(۱۳):......ناقص واوی باب نصر سے اکثر اور باب سمع و دیگر ابواب سے قلیل اور باب ضرب سے بالکل نہیں آتا ہے جیسے دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً،رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا.

(۱۴):......ناقص یائی باب ضرب، سمع سے اکثر باب حسب سے قلیل اور باب نصر، کرم سے شاذ آتا ہے جیسے رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا،خَشِيَ يَخْشٰى خَشْيَةً.

(۱۵):......لفیف مفروق صرف تین ابواب (ضرب، سمع، حسب) سے آتا ہے جیسے وَقٰى يَقِىْ وِقَايَةً،وَجِيَ يَوْجٰى وَجْيًا اور وَلِيَ يَلِيْ وَلْيًا.

(۱۶):......لفیف مقرون صرف دو بابوں (ضرب، سمع) سے آتا ہے جیسے طَوٰى يَطْوِيْ طَيًّا (لپیٹنا) اور طَوِيَ يَطْوِيْ طَوًى (بھوکا ہونا)۔

(۱۷):...... مہموز الفاء واجوف واوی باب نصر سے اکثر اور باب سمع سے قلیل آتا ہے جیسے أَلَ يَؤُوْلُ أَوْلًا اور اَدَ يَأْدُ اَوْدًا.

(۱۸):...... مہموز الفاء واجوف یائی باب ضرب سے اکثر اور باب سمع سے قلیل آتا ہے جیسے اَدَ يَئِيْدُ اَيْدًا، اَسَ يَأْسُ اِيَاسًا.

(۱۹):...... مہموز الفاء وناقص واوی اکثر باب نصر سے آتا ہے جیسے اَلَا يَأْلُوْ اَلْوًا.

(۲۰):...... مہموز الفاء وناقص یائی باب ضرب سے اکثر باب سمع سے قلیل اور باب فتح سے شاذ آتا ہے جیسے اَتٰى يَأْتِىْ اِتْيَانًا، اَسِيَ يَأْسٰى اَسًى اور اَبٰى يَأْبٰى اِبَاءً.

(۲۱):...... مہموز العین ومثال واوی باب ضرب سے اکثر اور باب سمع سے قلیل آتا ہے جیسے وَأَدَ يَئِدُ وَأْدًا اور وَئِبَ يَوْئَبُ وَأْبًا.

(۲۲):...... مہموز العین ومثال یائی باب سمع وحسب سے آتا ہے جیسے يَئِسَ يَيْئَسُ يَأْسًا.

(۲۳):...... مہموز العین وناقص واوی باب نصر وفتح سے آتا ہے جیسے سَنَا يَسْنُوْ سَنُوًا اور دَئَا يَدْئٰى دَأْيًا.

(۲۴):...... مہموز العین ناقص یائی باب فتح سے اکثر اور باب ضرب سے قلیل آتا ہے جیسے رَأٰى يَرٰى رُؤْيَةً اور صَئَا يَصْئِىْ صَئْيًا.

(۲۵):...... مہموز اللام واجوف واوی باب نصر وفتح سے اکثر اور دیگر ابواب سے قلیل آتا ہے جیسے بَآءَ يَبُوْءُ بَوْءًا اور دَآءَ يَدَآءُ دَوْءًا.

(۲۶):...... مہموز اللام واجوف یائی باب ضرب سے اکثر اور باب سمع سے قلیل آتا ہے جیسے جَآءَ يَجِيْئُ مَجِيْئًا اور شَآءَ يَشَآءُ مَشِيْئَةً.

(۲۷):...... مضاعف تین ابواب اصول سے آتا ہے اور باب کرم سے شاذ آتا ہے جیسے حَبَّ فهو حَبِيْبٌ، لَبَّ فهو لَبِيْبٌ (کرم)۔

(۲۸):...... مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی باب نصر سے اکثر اور باب ضرب، سمع سے اقل آتا ہے جیسے اَمَّ يَؤُمُّ اَمًّا، اَنَّ يَئِنُّ اَنًّا اور اَلَّ يَأَلُّ اَلًّا.

(۲۹):...... مثال واوی ومضاعف ثلاثی باب سمع سے آتا ہے جیسے وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا.

(۳۰):...... مثال یائی ومضاعف ثلاثی باب سمع سے آتا ہے جیسے يَمَّ يَيَمُّ يَمًّا.

خاصیات ابواب

خاصیات جمع ہے خاصیّت کی اور خواص جمع ہے خاصہ کی ، خاصیت ، خاصہ اور خصیصہ ان سب کا معنی ہے خاص ہونا اہل منطق کے نزد خاصہ کا معنی ہے مَایَخْتَصُّ بِالشَّیْئِ وَلَایُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ یعنی جو ایک شئ کے ساتھ خاص ہو اور اس کے علاوہ کسی اور میں نہ پایا جائے جیسے علم اور کتابت صرف انسان کا خاصہ ہے۔ اصطلاح صرف میں خاصیات ان معانی کو کہا جاتا ہے جو باب کے لغوی معنی سے زائد ہو لیکن لغوی معنی کے ساتھ لازم ہو جیسے اِخْرَاجُ (مصدر باب اِفْعَالٌ) کا لغوی معنی ہے کسی کا کسی کو نکالنا ان میں لغوی معنی کے ساتھ ساتھ تعدیت (یعنی متعدی بنانے) کا معنی بھی پایا جاتا ہے اور یہ تعدیت لغوی معنی کے علاوہ ہے کیونکہ دونوں کا مفہوم الگ الگ ہے لیکن اس کے باوجود اِخْرَاجُ جیسے کلمات تعدیت کے بغیر نہیں پائے جاتے لہٰذا تعدیت ان کے ساتھ لازم ہے۔

ابواب ثلاثی مجرد

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ:...... اس باب کی خاصیتیں تو بہت ہیں لیکن ان میں مشہور مغالبہ ہے مغالبہ لغۃً کسی پر غالب آنے کی کوشش کرنا اور اصطلاحا باب مفاعلہ یا وہ فعل جن میں شرکت کا معنی ہو ان کے ذریعے دو شخصوں کا مقابلہ ظاہر کرنے کے بعد باب نصر کے ذریعے ایک کا غلبہ ظاہر کیا جائے جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ زید نے مجھ سے جھگڑا کیا پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آیا اور یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ جھگڑا کرتا ہے مجھ سے زید پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں۔

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ:...... اس باب کی خاصیتیں تو بہت ہیں لیکن ان میں مشہور مغالبہ ہے یعنی باب مفاعلہ کے ذریعے دو شخصوں کا مقابلہ ظاہر کرنے کے بعد باب ضرب کے ذریعے ایک کا غلبہ ظاہر کیا جائے بشرطیکہ باب ضرب صحیح سے نہ ہو بلکہ مثال یا اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو جیسے بَایَعَنِیْ زَیْدٌ فَبِعْتُہٗ خرید وفروخت کی زید نے مجھ سے پس میں خرید وفروخت میں اس پر غالب آیا اور یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ خرید وفروخت کرتا ہے مجھ سے زید پس میں خرید وفروخت میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔

فائدہ:......(۱) باب مفاعلہ کے بعد غلبہ کو ظاہر کرنے کے لئے جو بھی فعل آتا ہے وہ باب نصر ہی سے آتا ہے اگرچہ وہ فعل اصل وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے باب ہی سے کیوں نہ ہو بشرطیکہ وہ فعل صحیح ،اجوف واوی یا ناقص واوی سے ہو جیسے مثال مذکور میں خَصَمَ یَخْصِمُ اصل وضع کے اعتبار سے باب ضرب سے آتا ہے لیکن مغالبہ کے لئے اس کو باب نصر سے لایا گیا ہے۔

فائدہ:......(۲) مغالبہ میں باب لازمی بھی متعدی بن جاتا ہے جیسے کَارَمَنِیْ زَیْدٌ فَکَرَمْتُہٗ زید نے مجھ سے بزرگی میں مقابلہ کیا پس میں بزرگی میں اس پر غالب آ گیا۔

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ:...... یہ باب زیادہ تر لازمی اور کم تر متعدی آتا ہے وہ الفاظ جو بیماری، خوشی، رنگ وعیب کے معنی پر یا جسمانی کیفیت پر دلالت کرتے ہیں وہ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں جیسے مَرِضَ سَقِمَ (بیمار ہوا) حَزِنَ (غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) شَبِعَ (سیر ہوا) عَطِشَ (پیاسا ہوا) سَوِدَ (کالا ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا) عَیِنَ (بڑی آنکھوں والا ہوا)۔

(۴) فَتَحَ یَفْتَحُ:...... اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔اس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حروف حلقی میں سے کسی حرف کا آنا ضروری ہے جیسے مَنَعَ (روکنا) سَلَخَ (کھال کھینچنا) جَحَدَ (انکار کرنا) نَهَضَ (اٹھنا) ذَهَبَ (جانا) لیکن اَبٰی یَأبٰی شاذ ہے۔اس کے عین یا لام کلمہ کے مقابلے میں حروف حلقی میں سے کوئی حرف نہیں آیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ باب فتح سے آتا ہے۔اس کے شاذ کو دور کرنے کے لئے مصنف علم الصیغہ فرماتے ہیں کہ صحیح میں سے ہر وہ باب جو فتح یفتح سے ہو تو اس کے عین یا لام کلمہ کے مقابلے میں حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے گا اور صحیح کی قید بڑھانے سے اَبٰی یَأبٰی خارج ہوا اس لئے کہ یہ ناقص ہے۔اور رَکَنَ یَرْکَنُ کے جواب میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں تداخل ہے۔اس کا ماضی باب نصر سے اور مضارع باب سمع سے آتا ہے۔

فائدہ:...... وہ باب جس کا ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب سے آیا ہو تو اس کو تداخل کہا جاتا ہے۔

(۵) کَرُمَ یَکْرُمُ:...... یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اس سے تین قسم کے افعال مستعمل ہوتے ہیں:

(۱) وہ افعال جو ایسی صفات پر دلالت کریں جن پر حقیقتاً موصوف کی پیدائش ہوئی ہو یعنی وہ موصوف کی فطری اور پیدائشی صفات ہوں اس صفت کے ساتھ متصف ہونے میں کسب کا کوئی دخل نہ ہو جیسے حَسُنَ (حسین ہوا) قَبُحَ (قبیح ہوا) شَجُعَ (بہادر ہوا) صَغُرَ (چھوٹا ہوا) کَبُرَ (بڑا ہوا)۔

(۲) وہ افعال جو ایسی صفات پر دلالت کریں جن پر حقیقتاً موصوف کی پیدائش تو نہ ہوئی ہو لیکن بار بار تجربہ اور مشق سے حاصل ہو کر موصوف کے ساتھ پیدائشی صفت کی طرح لازم ہو گئی ہو جیسے فَقُہَ (فقیہ ہوا)۔

(۳) وہ افعال جو ایسی صفات پر دلالت کریں جو پیدائشی صفت کے مشابہ ہوں جیسے عارضی خوبصورتی (جو میک اپ اور بناؤ سنگھار سے حاصل ہوتی ہے) یہ مشابہ ہے پیدائشی حسن کے اور عارضی بدصورتی (جو ماسک وغیرہ کے پہننے سے حاصل ہوتی ہے) یہ مشابہ ہے پیدائشی بدصورتی کا۔

(۶) حَسِبَ یَحْسِبُ:...... اس باب سے چند گنتی کے کلمات آتے ہیں۔ جیسے نَعِمَ (خوش عیش و نازک ہوا) وَبِقَ (ہلاک ہوا) وَمِقَ (دوست رکھا) وَفِقَ (موافقت کی) وَثِقَ (بھروسہ کیا) وَرِثَ (میراث پائی) وَرِعَ (پرہیزگار رہا) وَرِمَ (سوجا) وَرِیَ (چقماق سے آگ نکالی) وَلِیَ (قریب ہوا) بَلِیَ (بوسیدہ ہوا) وَغِرَ وَحِرَ (قریب ہوا) وَهِلَ (کسی چیز کا خیال آیا) وَعِمَ (کسی کے لئے نعمت کی دعا کی) وَطِئَ (پاؤں سے روندا) یَئِسَ (ناامید ہوا) یَبِسَ (خشک ہوا) وَقِہَ (خوشی سے کام کیا) وَعِقَ (چلتے وقت پیٹ سے آواز نکالی) وَفِیَ (سست ہوا) وَهِیَ (پھٹ گیا) وَعِرَ (کینہ رکھا) وَبِطَ (ضعیف ہوا) وَکِمَ (غمگین ہوا) وَرِہَ (بھروسہ کیا) وَحِمَ (حاملہ نے کسی کھانے کی چیز کی بہت زیادہ خواہش کی) وَلِغَ (کتے نے منہ ڈالا) وَجِدَ (پایا) وَهِنَ (سستی کی) وَجِعَ (دردمند ہوا) وَرِیَ (ہڈی کا گودا جمع ہوا)۔

فائدہ:...... مذکورہ صیغہ جات باب مذکورہ کے علاوہ دیگر ابواب سے بھی آتے ہیں۔

ابواب ثلاثی مزید فیہ

(۱) اِفْعَالٌ:...... اس باب کی پندرہ خاصیتیں ہیں۔

(۱) تعدیت:...... لغۃً فاعل سے مفعول کی طرف تجاوز کرنا اور اصطلاحاً فعل لازم کو متعدی بنانا یعنی

جو باب مجرد میں لازم ہو وہ باب افعال میں متعدی ہو جاتا ہے اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہو تو یہاں متعدی بدو مفعول ہو جاتا ہے جیسے خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) اَخْرَجْتُہٗ (میں نے اس کو نکالا) اور حَفَرْتُ نَھْرًا (میں نے نہر کھودی) اور اَحْفَرْتُ زَیْدًا نَھْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی) اور اگر وہاں متعدی بدو مفعول ہو تو یہاں متعدی بسہ مفعول ہو جاتا ہے جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) اور اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (میں نے زید کو بتلایا کہ عمرو فاضل ہے)۔

(۲) تصییر: ...... لغۃً پھرانا اور اصطلاحاً کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔ مأخذ خواہ مصدر ہو یا جامد مأخذ مصدر کی مثال جیسے اَخْرَجْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نکلنے والا بنادیا)۔ مأخذ جامد کی مثال جیسے اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی کو تسمہ دار بنادی)۔

فائدہ: ...... (۱) مأخذ ہر اس شئ کو کہا جاتا ہے جس سے فعل بنایا جائے خواہ وہ شئ مصدر ہو یا اسم جامد جیسے اَعْرَقَ فعل کا مأخذ عِرَاقٌ (اسم جامد) ہے اور اَقْطَعَ فعل کا مأخذ قَطْعٌ (مصدر) ہے تو عِرَاقٌ سے اَعْرَقَ اور قَطْعٌ سے اَقْطَعَ فعل بنا ہے لہٰذا عِرَاقٌ اور قَطْعٌ دونوں مأخذ ہیں۔

فائدہ: ...... (۲) تعدیت اور تصییر میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے لہٰذا یہ دونوں ایک مثال میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے اَخْرَجْتُ زَیْدًا اس میں تعدیت تو ظاہر ہے اَخْرَجَ فعل متعدی ہے اس کا مجرد خَرَجَ فعل لازم ہے اور تصییر اس اعتبار سے ہے کہ اَخْرَجْتُ زَیْدًا جَعَلْتُہٗ ذَاخُرُوْجٍ کے معنی میں ہے۔

(۳) الزام: ...... لغۃً لازم کرنا اور اصطلاحاً جو فعل مجرد میں متعدی ہو اس کو باب افعال میں لازمی بنا: جیسے حَمِدَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کی تعریف کی) اور اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابل تعریف ہوا)۔

فائدہ: ...... خاصہ مذکورہ قلیل الاستعمال ہے۔

(۴) تعریض: ...... لغۃً پیش کرنا اور اصطلاحاً کسی فاعل کا مفعول کو مأخذ کی جگہ یا محل لے جانا جیسے اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا) اس میں مأخذ بیع اور اس کی جگہ منڈی (بیچنے کی جگہ) ہے یا فاعل کا مفعول کو مأخذ کے لئے پیش کرنا جیسے اَقْتَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو قتل کے لئے پیش کیا)۔

(۵) وجدان: لغۃً پانا اصطلاحًا باب افعال کے فاعل کا اپنے مفعول کو موصوف بمأخذ پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)۔ مأخذ اگر لازم ہو تو مدلول کو صیغہ فاعل سے ادا کیا جاتا ہے جیسے اَبْخَلْتُ زَیْدًا اس کا مأخذ بخل لازم ہے اس لئے مدلول بخیل آئے گا اور اگر مأخذ متعدی ہے تو مدلول کو صیغہ مفعول سے ادا کیا جاتا ہے جیسے اَحْمَدْتُہٗ (میں نے اس کو محمود پایا) اس میں مأخذ حمد متعدی ہے اس لئے مدلول محمود ہوا۔

(۶) سلب مأخذ: لغۃً مأخذ دور کرنا اور اصطلاحًا کسی چیز سے مأخذ کو دور کرنا سلب کی دو قسمیں ہیں (ا) اگر فعل لازم ہو تو سلب فاعل سے ہوتا ہے جیسے اَقْسَطَ زَیْدٌ (زید نے اپنے نفس سے (ظلم) کو دور کیا اور اگر فعل متعدی ہو تو سلب مفعول سے ہوتا ہے جیسے شَکٰی وَ اَشْکَیْتُہٗ (اس نے شکایت کی اور میں نے اس کی شکایت کو دور کیا)۔

(۷) اعطاءِ مأخذ: لغۃً مأخذ دینا اور اصطلاحًا فاعل کا مفعول کو مأخذ دینا یا مأخذ کا محل دینا یا مأخذ کا حق دینا مأخذ دینا جیسے اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی)۔ مأخذ کا محل دینا جیسے اَشْوَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو گوشت بھوننے کے لئے دیا) اور یہ کہنا کہ میں نے اس کو بھنا ہوا گوشت دیا محض غلط ہے مأخذ کا حق دینا جیسے اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَانًا (میں نے اسے شاخوں کے کاٹنے کا حق دیا یعنی شاخیں تراشنے کی اجازت دیدی)۔

(۸) بلوغ: لغۃً پہنچنا اور اصطلاحًا فاعل کا مأخذ میں پہنچنا یا آنا خواہ وہ مأخذ زمان ہو یا مکان ہو یا عدد ہو بلوغ زمانی کی مثال جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت پہنچا) اس میں اَصْبَحَ کا مأخذ صُبْحٌ ہے جو زمانہ اور وقت سے تعلق رکھتا ہے۔ بلوغ مکانی کی مثال جیسے اَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو ملک عراق میں داخل ہوا) اس میں اَعْرَقَ کا مأخذ عِرَاقٌ ہے جو مکان اور جگہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بلوغ عددی کی مثال جیسے اَعْشَرَتِ الدَّرَاھِمُ (دراہم دس کے عدد کو پہنچے) اس میں عَشَرَۃٌ مأخذ ہے جو عدد یعنی گنتی سے تعلق رکھتا ہے۔

(۹)صیرورت :......لغۃً ہونا اور اصطلاح میں اس کے تین معنی آتے ہیں۔

(۱) کسی شے کا صاحب مأخذ ہونا جیسے اَلْبَنَتِ النَّاقَۃُ (اونٹنی دودھ والی ہوگئی) یہاں لبن مأخذ اور ناقۃ صاحب مأخذ ہوئی۔

(۲) فاعل کا ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں مأخذ کی صفت پائی جائے جیسے اَجْرَبَ زَیْدٌ (زید خارشی اونٹوں کا مالک ہوا) اس میں جرب مأخذ اور اونٹ میں جرب کی صفت پائی جاتی ہے اور زید جرب والے اونٹ کا مالک ہے۔

(۳) فاعل کا مأخذ میں کسی چیز والا ہونا جیسے اَخْرَفَتِ الشَّاۃُ (بکری موسم خریف میں بچے والی ہوئی) اس میں الشاۃ فاعل اور خریف مأخذ اور بچہ وہ چیز ہے۔

(۱۰)لیاقت:......لغۃً قابل ہونا اور اصطلاحًا فاعل کا مأخذ کے قابل اور مستحق ہونا جیسے اَلْأَمَ الرَّجُلُ (آدمی ملامت کا مستحق ہوگیا) اس میں رجل فاعل مستحق ملامت (مأخذ) ہوا ہے۔

(۱۱)حینونت:......لغۃً حین سے مشتق ہے اس کا معنی ہے وقت کا قریب ہونا اصطلاحًا فاعل کا مأخذ کے وقت کو پہنچنا یا مأخذ کے وقت کے قریب کو پہنچنا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی یا کٹنے کے وقت کو قریب پہنچی) اس میں مأخذ (حصاد) کٹائی ہے۔

(۱۲)مبالغہ: ......لغۃً کسی امر میں زیادتی کو بیان کرنا اور اصطلاحًا مأخذ میں کثرت اور زیادتی کا ہونا خواہ یہ زیادتی مقدار (مبالغہ فی الکم) میں ہو یا کیفیت (مبالغہ فی الکیف) میں جیسے اَتْمَرَ النَّخْلُ (درخت خرما میں بہت کھجور آئے) اس میں اتمر کا مأخذ تمر (کھجور) جس کی مقدار میں یہاں کثرت پائی جاتی ہے اور اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) اس میں اسفر کا مأخذ سفر بمعنی (روشنی) جس کی کیفیت میں یہاں کثرت پائی جاتی ہے۔

(۱۳)ابتداء: ......لغۃً شروع کرنا اور اصطلاحًا کسی فعل کا ابتداءً باب افعال سے آنا اس کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ فعل ثلاثی مجرد میں کسی بھی باب سے مستعمل نہ ہو جیسے اَرْقَلَ بمعنی جلدی کرنا یہ

مجرد میں مستعمل ہی نہیں۔

(۲) وہ فعل ثلاثی مجرد میں مستعمل ہو لیکن کسی اور معنی میں اور ثلاثی مزید فیہ کے اندر دوسرے معنی میں مستعمل ہو جیسے اَشْفَقَ (ڈر گیا) مجرد میں شَفَقَ بمعنی مہربانی مستعمل ہے اور اَقْسَمَ (قسم کھائی) مجرد میں قَسَمَ بمعنی تقسیم مستعمل ہے۔

(۱۴) موافقت:...... لغۃً موافق ہونا اور اصطلاحًا ایک فعل کا دوسرے فعل کے ہم معنی ہونا۔ باب افعال میں ثلاثی مجرد، تفعیل، تفعل اور استفعال ان چاروں کے ساتھ موافقت پائی جاتی ہے۔ مثال ثلاثی مجرد جیسے دَجَا الَّيْلُ وَاَدْجٰی (رات تاریک ہوگئی) دونوں ابواب ثلاثی مجرد (نصر) اور مزید (افعال) معنی میں متفق ہے۔ مثال موافقت باب تفعیل جیسے اَکْفَرْتُه وَ کَفَّرْتُه (میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا) دونوں ابواب ثلاثی مزید فیہ (افعال و تفعیل) معنی میں متفق ہے اس میں خاصیت نسبت بماٗ خذ کی ہے۔ مثال موافقت باب تفعل جیسے اَخْبَیْتُهٗ وَتَخَبَّیْتُهٗ (میں نے جامہ کو خیمہ بنالیا) دونوں ابواب ثلاثی مزید فیہ (افعال و تفعل) معنی میں متفق ہے اس میں خاصیت اتخاذ کی ہے۔ مثال موافقت باب استفعال جیسے اَعْظَمْتُهٗ وَاسْتَعْظَمْتُهٗ (میں نے اس کو بزرگ گمان کیا) دونوں ابواب ثلاثی مزید فیہ (افعال واستفعال) معنی میں متفق ہے اس میں خاصیت حسبان کی ہے۔

فائدہ:...... اتخاذ اور حسبان کی تعریفیں صفحہ (۳۱۰ و ۳۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۵) مطاوعت:...... لغۃً تابع ہونا اور اصطلاحًا ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کا اس غرض سے لانا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ فعل اول کے فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے باب افعال میں مطاوعت ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ دونوں پائی جاتی ہیں۔ مثال مطاوعت ثلاثی مجرد جیسے کَبَبْتُ الْاِنَآءَ فَاَکَبَّ (میں نے برتن کو اوندھا کیا پس وہ اوندھا ہوگیا)۔ مثال مطاوعت ثلاثی مزید فیہ جیسے بَشَّرَ زَیْدٌ عَمْرًا فَاَبْشَرَ (زید نے عمرو کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوگیا)۔

فائدہ:...... (۱) خاصہ مطاوعت میں باب افعال لازمی آتا ہے اگرچہ فی نفسہ متعدی ہے۔

فائدہ:......(۲) مطاوعت کہتے ہیں فعل متعدی کے ایک مرتبہ پائے جانے کے بعد اسی مادہ سے دوسری مرتبہ کسی اور باب سے لازم ہوکر آنا تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ فعل اول کے فاعل نے مفعول بہ پر جو اثر ڈالا ہے مفعول بہ نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے اس میں فعل اول کو مُطَاوَع اور فعل ثانی کو مُطَاوِع کہا جاتا ہے جیسے کَسَرْتُه فَانْکَسَرَ .

(۲) تَفْعِیل:......اس باب کی تیرہ (۱۳) خاصیتیں ہیں۔

(۱) تعدیت جیسے فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) اور فَرَّحْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو خوش کیا) اس میں فرح ثلاثی مجرد میں لازم اور باب تفعیل میں آ کر فرحت متعدی بن گیا۔

(۲) تصییر جیسے نَزَّلْتُ زَیْدًا ای صَیَّرْتُهٗ ذَانُزُوْلٍ (میں نے زید کو صاحب نزول یعنی اترنے والا بنادیا) اس میں نزول مأخذ اور زید صاحب مأخذ ہے۔

(۳) سلب مأخذ جیسے قَذِیَتْ عَیْنُهٗ (اس کی آنکھ میں تنکا پڑ گیا) اور قَذَّیْتُ عَیْنَهٗ (میں نے اس کی آنکھ سے تنکا نکال دیا)۔ اس میں قذی (تنکا) مأخذ ہے جسے آنکھ سے دور کیا گیا ہے اور قَرَّدْتُ الْاِبِلَ (میں نے اونٹ سے چچڑی کو دور کیا)۔ اس میں قُرَادُ (چیچڑی) مأخذ ہے جسے اونٹ سے دور کیا گیا ہے۔

(۴) صیرورت جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا یعنی کلی نکل آئی) اس میں شجر فاعل اور نور (شگوفہ، کلی) مأخذ ہے تو یہاں درخت صاحب مأخذ ہوا۔

(۵) بلوغ (۱) مأخذ میں پہنچنا جیسے خَیَّمَ زَیْدٌ (زید خیمہ میں داخل ہوا) اس میں زید فاعل اور خیم مأخذ ہے۔

(۲) مأخذ کے قریب پہنچنا جیسے عَمَّقَ عُمَرُ (عمر معاملہ کی گہرائی تک پہنچ گیا یعنی بات کی گہرائی معلوم کی) اس میں عمر فاعل اور عمق (گہرائی) مأخذ ہے۔

(۶) مبالغہ:...... یہ خاصیت باب تفعیل میں دوسرے ابواب کی بہ نسبت زیادہ پائی جاتی ہے مبالغہ کی تین قسمیں ہیں (۱) مبالغہ فعل میں خواہ کیفیت میں ہو جیسے صَرَّحَ الْاَمْرُ (معاملہ خوب اچھی طرح واضح ہوا) یہاں فعل کی کیفیت میں مبالغہ ہے یا کمیت اور مقدار میں ہو جیسے جَوَّلْتُ (میں بہت گھوما) یہاں

مقدار میں مبالغہ ہے یعنی میں نے بہت چکر کاٹے۔

(۲) مبالغہ فاعل میں جیسے مَوَّتَ الْإِبِلُ (بہت اونٹ مرے) یہاں الابل فاعل میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی مرنے والے اونٹوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(۳) مبالغہ مفعول میں جیسے قَطَّعْتُ الثِّيَابَ (میں نے بہت کپڑے کاٹے) یہاں الثیاب مفعول میں مبالغہ پایا جاتا ہے ان تین قسموں میں پہلی قسم اصل ہے۔

(۷) موافقت :...... یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال اور تفعل کے موافق اور ہم معنی ہونا۔

(۱) موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے تَمَّرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کھجور دی) یہ تَمَرْتُ زَيْدًا ثلاثی مجرد کے معنی میں ہے۔

(۲) موافقت باب افعال کی مثال جیسے تَمَّرَ (کھجور پختہ ہوگئی) یہ اَتْمَرَ باب افعال کے موافق اور ہم معنی ہے

(۳) موافقت باب تفعل کی مثال جیسے تَرَّسَ زَيْدٌ (زید نے ڈھال سے اپنی حفاظت کی) یہ تَتَرَّسَ باب تفعل کے موافق اور ہم معنی ہے۔

(۸) ابتداء:...... (۱) جیسے لَقَّبْتُهُ (میں نے اس کا لقب رکھا) اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

(۲) جَرَّبَ يُجَرِّبُ تَجْرِبَةً (آزمانا، امتحان لینا) باب تفعیل میں یہ معنی ابتدائی ہے اس کا مجرد جَرِبَ يَجْرَبُ جَرَبًا (خارشتی ہونا) مستعمل ہے۔

(۹) تخلیط مأخذ :...... لغۃً ملانا اصطلاحًا کسی چیز کو مأخذ سے مزین کرنا جیسے ذَهَّبْتُ السَّيْفَ (میں نے تلوار کو سونے سے مزین کیا اس میں مأخذ ذھب (سونا) ہے جس کے ساتھ تلوار کو مزین کیا گیا ہے۔

(۱۰) تحویل :...... لغۃً پھرانا اصطلاحًا کسی شے کو مأخذ یا مثلِ مأخذ بنانا (۱) مأخذ بنانے کی مثال جیسے نَصَّرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو نصرانی بنادیا) اس میں نصر کا مأخذ نصرانیت ہے اور یہاں زید کو مأخذ یعنی نصرانی بنادیا گیا۔

(۲) مأخذ کی طرح بنانے کی مثال جیسے خَيَّمْتُ الرِّدَآءَ (میں نے چادر کو (اوپر کھینچ کر) اس کو خیمہ کی

طرح بنایا) اس میں مأخذ خیم ہے تو چادر کو مأخذ (یعنی خیمہ) کی طرح بنایا گیا ہے۔

(۱۱) قصر: لغۃً چھوٹا کرنا اصطلاحًا اختصار کی غرض سے مرکب سے کسی کلمے کا اشتقاق کرنا جیسے هَلَّلَ زَيْدٌ (زید نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھا) اس میں هلل وہ کلمہ ہے جسے اختصار کے واسطے قال لااله الا الله مرکب سے مشتق کے طور پر بنایا گیا ہے اسی طرح سَبَّحَ تَسْبِيْحًا (سُبْحَانَ اللّٰهِ) کہنا اور رَجَّعَ تَرْجِيْعًا (اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہنا)۔

(۱۲) نسبت بماخذ: لغۃً مأخذ کی طرف نسبت کرنا اصلاحًا کسی چیز کو مأخذ کی طرف منسوب کرنا جیسے فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کی نسبت فسق کی طرف کی یعنی میں نے اس کو فاسق کہا) اس میں فسق مأخذ ہے جس کی طرف زید کی نسبت کی گئی ہے اسی طرح كَفَّرْتُهٗ (میں نے اس کی نسبت کفر کی طرف کی یعنی اسے کافر کہا) یہاں مأخذ کفر ہے۔

(۱۳) الباس مأخذ: لغۃً مأخذ کا پہنانا اصطلاحًا کسی چیز کو مأخذ پہنانا جیسے جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو زین پہنائی) اس میں جل (زین) مأخذ ہے یہاں گھوڑے کو مأخذ پہنائی گئی ہے۔

(۳) مُفَاعَلَة: اس باب کی چار (۴) خاصیتیں ہیں۔

(۱) مشارکت: لغۃً باہم شریک ہونا اصطلاحًا دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک معنی کے اعتبار سے فاعل بھی ہو اور مفعول بہ بھی لیکن عبارت میں لفظ کے اعتبار سے ایک کو فاعل اور دوسرے کو مفعول ظاہر کیا گیا ہو جیسے ضَارَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید و عمرو نے ایک دوسرے کو مارا) یہاں زید و عمرو باہم مارنے میں شریک ہیں۔ اس اعتبار سے ہر ایک فاعل ہے اور مار پڑنے میں بھی دونوں شریک ہیں لہٰذا اس معنی کے اعتبار سے ہر ایک مفعول بہ بھی ہے۔

(۲) موافقت: یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال، تفعیل اور تفعل کے موافق اور ہم معنی ہونا موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے سَافَرَ زَيْدٌ (زید نے سفر کیا) یہ سَفَرَ ثلاثی مجرد کے معنی میں ہے موافقت باب افعال کی مثال جیسے بَاعَدْتُهٗ (میں نے اس کو دور کیا) یہ اَبْعَدْتُ باب افعال کے معنی

میں ہے موافقت تفعیل کی مثال جیسے ضَاعَفْتُ الشَّیْئَ (میں نے شے کو دو چند کر دیا) یہ ضَعَّفَ باب تفعیل کے ہم معنی ہے موافقت باب تفاعل کی مثال جیسے شَاتَمَ زَیْدٌ عَمْرُوًا (زید و عمرو نے ایک دوسرے کو گالی دی) یہ تَشَاتَمَ باب تفاعل کے ہم معنی ہے۔

(۳) ابتداء:......اس کی دو قسمیں ہے (۱) اس کا مجرد ہی نہ ہو جیسے اَلْمُتَاخَتَۃُ (ایک زمین کی حد کا دوسرے زمین سے متصل ہونا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

(۲) اس کا مجرد کسی اور معنی میں مستعمل ہو جیسے قَاسَا زَیْدٌ هٰذِهِ الشِّدَّةَ (زید نے اس تکلیف کو برداشت کیا) اس کا مجرد قَسَا یَقْسُوْ قَسْوَۃً بمعنی سختی مستعمل ہے۔

(۴) تصییر:......یعنی کسی شئ کو صاحب مأخذ بنانا۔ جیسے عَافَاکَ اللّٰهُ (اللہ تجھے صاحب عافیت بنا دے اس میں مدعو شخص کو صاحب مأخذ بنایا گیا ہے۔

(۴) تَفَعُّلْ:......اس باب کی گیارہ خاصیتیں ہیں۔

(۱) مطاوعت تفعیل:......اس کی دو قسمیں ہیں (۱) باب تفعل کا باب تفعیل کے بعد اس غرض سے آنا تا کہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو مفعول بہ نے قبول کر لیا ہے جیسے قَطَّعْتُ الشَّیْئَ فَتَقَطَّعَ (میں نے اس شئ کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی) یہ خاصہ اس باب میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

(۲) پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو مفعول بہ کا قبول نہ کرنا ممکن ہو جیسے عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو علم سکھلایا پس اس نے علم کو سیکھا) یہاں پہلے فعل کے فاعل کے اثر (علم) کو قبول نہ کرنا ممکن ہے۔

(۲) تکلف:......لغۃً اپنے آپ کو تکلیف اور مشقت میں ڈالنا اصطلاحاً جس مأخذ کی طرف فاعل حقیقتاً منسوب نہ ہو ایسے مأخذ کی طرف فاعل کا اپنے آپ کو بناوٹی یا جعلی طور پر منسوب کرنا یا جو مأخذ حقیقتاً اسے حاصل نہیں اس کے حصول میں تکلیف اور مشقت اٹھانا اور بتکلف اس کا اظہار کرنا مأخذ کی طرف منسوب ہونے کی مثال جیسے تَکَوَّفَ زَیْدٌ (زید بتکلف کوفی بنا) اس میں مأخذ کوفہ ہے

یہاں زید حقیقتًا کوفی نہیں ہے لیکن بناوٹی طور پر اس نے اپنے آپ کو کوفی ظاہر کیا اور کوفہ کی طرف اپنی نسبت کی۔ حصول مأخذ کی مثال جیسے تَشَجَّعَ زَيْدٌ (زید نے بتکلف اپنے آپ کو بہادر ظاہر کیا) اس میں مأخذ شجاعۃ (بہادری) ہے تو شجاعت کے ساتھ زید حقیقتًا متصف نہیں تھا لیکن بتکلف اور زبردستی اس نے اپنے آپ کو شجاع ظاہر کیا۔

(۳) **تجنب** :......لغۃً کنارہ کش ہونا اصطلاحًا مأخذ سے پرہیز اور اجتناب کرنا جیسے تَحَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے گناہ سے پرہیز کیا) اس میں مأخذ حوب (گناہ) ہے تو زید نے مأخذ سے اجتناب کیا ہے اور تَاَثَّمْتُ (میں نے گناہ سے پرہیز کیا) اس میں مأخذ اثم (گناہ) ہے۔

(۴) **لبس مأخذ** :......لغۃً مأخذ پہننا اصطلاحًا فاعل کا مأخذ کو پہننا جیسے تَخَتَّمَ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) اس میں زید فاعل اور خاتم (انگوٹھی) مأخذ ہے تو زید نے خاتم مأخذ کو پہن لیا۔

(۵) **تعمل** :......لغۃً کام میں لانا اصطلاحًا مأخذ کو کام میں لانا (یعنی مأخذ جس کام کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کو اسی کام میں استعمال کرنا اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) مأخذ فاعل سے جدا محسوس نہ ہو جیسے تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل کو استعمال کیا یعنی جسم پر ملا) اس میں مأخذ دھن (تیل) ہے یہاں تیل کا زید کے جسم کے ساتھ اس طرح اتصال ہوا ہے کہ وہ جسم کے جز کی طرح محسوس ہو رہا ہے گویا کہ یہ کوئی الگ چیز ہی نہ ہو۔

(۲) مأخذ فاعل سے جدا محسوس ہو جیسے تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو نے ڈھال سے کام لیا یعنی ڈھال سے اپنی حفاظت کی) اس میں مأخذ ترس (ڈھال) ہے جسم کے ساتھ متصل تو ہوتا ہے لیکن جداگانہ محسوس ہوتا ہے۔

(۳) مأخذ فاعل کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ اس کے قریب اور مجاور ہو یعنی مقترن ہو جیسے تَخَيَّمَ عِمْرَانُ (عمران نے خیمہ سے کام لیا یعنی بنایا) اس میں مأخذ خیم ہے۔

(۶) **اتخاذ**:......لغۃً بنانا اصطلاح میں اس کے چار معانی ہیں۔

(۱) مأخذ کو بنانا اور ایجاد کرنا جیسے تَبَوَّبَ (اس نے دروازہ بنایا) اس میں مأخذ باب (دروازہ) ہے۔

(۲)مأ خذ کو اختیار کرنا جیسے تَجَنَّبَ(اس نے ایک جانب اختیار کی یعنی کنارہ کش ہوا)اس میں مأ خذ جنب(کنارہ، جانب)کو اختیار کیا گیا ہے۔

(۳)کسی چیز کو مأ خذ بنانا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرُ(اس نے پتھر کو تکیہ بنایا اس میں مأ خذ وِسَادَۃٌ(تکیہ) ہے یہاں پتھر کو مأ خذ یعنی وسادۃ بنایا گیا ہے۔

(۴)کسی چیز کو مأ خذ میں لینا جیسے تَأَبَّطَ الْکِتَابَ(اس نے کتاب کو بغل میں لیا اس میں مأ خذ ابط (بغل) ہے یہاں کتاب کو ابط مأ خذ یعنی بغل میں لیا گیا ہے۔

(۷)تدریج:......لغۃً آہستہ آہستہ کرنا اصطلاحاً کسی کام کو بار بار آہستہ آہستہ کرنا اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)اس کام کا ایک ہی دفعہ کرنا ممکن ہو جیسے تَجَرَّعَ زَیْدٌ(زید نے پانی کو گھونٹ گھونٹ پیا)تو انسان پانی کو ایک دفعہ بھی پی سکتا ہے۔

(۲)اس کام کا ایک ہی دفعہ کرنا ممکن نہ ہو جیسے تَحَفَّظْتُ الْقُرْانَ(میں نے قران مجید کو تھوڑا تھوڑا حفظ کیا)تو قران مجید کو دفعۃً واحدۃً حفظ کرنا عادۃً محال ہے۔

(۸)تحول:......لغۃً پھیرنا اصطلاحاً کسی چیز کا عین مأ خذ یا مثل مأ خذ کے ہو جانا عین مأ خذ کی مثال جیسے تَنَصَّرَ زَیْدٌ(زید نصرانی ہو گیا)اس میں مأ خذ نصرانیت ہے تو یہاں زید عین مأ خذ یعنی نصرانی بن گیا ہے مثل مأ خذ کی مثال جیسے تَبَحَّرَ زَیْدٌ زید(وسعت علم)میں دریا کی طرح ہو گیا اس میں مأ خذ بحر(دریا)ہے تو یہاں زید علمی وسعت میں بحر مأ خذ کی طرح ہو گیا ہے۔

(۹)صیرورت:......جیسے تَمَوَّلَ زَیْدٌ(زید صاحب مال ہوا یعنی مال والا ہو گیا)اس میں زید فاعل اور مال مأ خذ ہے تو زید صاحب مأ خذ ہوا ہے۔

(۱۰)موافقت:......یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال، تفعیل اور استفعال کے موافق اور ہم معنی ہونا۔ موافقت مجرد کی مثال جیسے تَقَبَّلَ(قبول کرنا)یہ قَبِلَ ثلاثی مجرد کے معنی میں ہے۔ موافقت باب افعال کی مثال جیسے تَبَصَّرَ(دیکھنا)یہ اَبْصَرَ باب افعال کے معنی میں ہے۔ موافقت باب تفعیل کی

مثال جیسے تَکَذَّبَ (جھوٹ کی طرف منسوب کرنا یعنی کسی کو جھوٹا کہنا) یہ کَذَّبَ باب تفعیل کے ہم معنی ہے۔ موافقت باب استفعال کی مثال جیسے تَحَوَّجَ (حاجت طلب کرنا) یہ اِسْتَحْوَجَ باب استفعال کے ہم معنی ہے۔

(۱۱) ابتداء:...... اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد مستعمل ہی نہ ہو جیسے تَوَیَّلَ (یاویلتا کہنا) اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

(۲) اس کا مجرد میں کسی اور معنی میں مستعمل ہو جیسے تَکَلَّمَ زَیْدٌ (زید نے بات کی) اس کا مجرد باب ضرب سے کلم (زخمی ہونا) مستعمل ہے۔

(۵) تفاعُل :...... اس باب کی سات خاصیتیں ہیں۔

(۱) تشارک:...... یہ خاصیت باب مفاعلہ کی مشارکت کی طرح ہے جیسے تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَخَالِدٌ (زید اور خالد نے ایک دوسرے کو گالی دی)۔

فائدہ:...... مشارکت اور تشارک میں دو طرح کا فرق ہے۔

(۱) مشارکت کے اندر دونوں شریکوں میں سے ایک لفظ کے اعتبار سے فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ خَالِدًا اس میں لفظ کے اعتبار سے زید فاعل اور خالدا مفعول ہے جبکہ تشارک میں لفظ کے اعتبار سے دونوں فاعل ہوتے ہیں جیسے تَشَاتَمَ زَیْدٌ وَخَالِدٌ اس میں لفظاً زید اور خالد دونوں فاعل ہیں۔

(۲) باب مفاعلہ میں دونوں شریک معنی کے اعتبار سے ہمیشہ ایک ساتھ فاعل بھی ہوتے ہیں اور مفعول بھی جبکہ باب تفاعل میں جس طرح لفظ کے اعتبار سے دونوں شریک فاعل ہوتے ہیں تو اس طرح معنی کے اعتبار سے بھی دونوں شریک فاعل ہوتے ہیں نہ کہ مفعول جیسے تَرَافَعَ زَیْدٌ وَخَالِدٌ حَجَرًا (زید اور خالد نے مل کر ایک پتھر اٹھایا) اس مثال میں جس طرح لفظ کے اعتبار سے دونوں شریک (زید وخالد) فاعل ہیں تو اس طرح معنی کے اعتبار سے بھی فقط فاعل ہی ہے مفعول کی صلاحیت ان میں نہیں ہے کیونکہ یہاں صدور فعل ہے یعنی پتھر اٹھانا اور وقوع فعل یہاں ہے ہی نہیں جبکہ مفعول وہ ہوتا ہے کہ

جس پر فعل واقع ہو جائے لیکن اس معنی میں باب تفاعل کا استعمال بہت کم ہے۔

(۲) تخییل:...... لغۃً وہم میں ڈالنا اصطلاحاً دوسروں کو دکھانے کے لئے بناوٹی طور پر اپنے آپ کو ماخذ کے ساتھ متصف ظاہر کرنا جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا) اس میں ماٴخذ مرض (بیماری) ہے تو زید حقیقتاً ماٴخذ کے ساتھ متصف نہیں تھا یعنی حقیقت میں بیمار نہیں تھا لیکن دکھاوے کے لئے اس نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا اسی طرح تَجَاهَلَ (اس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا) اس میں ماٴخذ جہالت ہے یعنی حقیقتاً اسے علم تھا لیکن جان بوجھ کر اس نے اپنے آپ کو ناواقف ظاہر کیا۔

فائدہ:...... تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماٴخذ فاعل کو مرغوب و مطلوب ہوتا ہے جیسے تَشَجَّعَ زَیْدٌ جو تکلف کی مثال ہے اس میں اظہار شجاعت ایک پسندیدہ وصف ہے جبکہ تخییل میں محض دوسرے کو دکھانے کے لئے ماٴخذ فعل سے کام لیا جاتا ہے حقیقتاً مطلوب نہیں ہوتا جیسے تَجَاهَلَ زَیْدٌ جو تخییل کی مثال ہے اس میں اظہار جہالت حقیقتاً مطلوب نہیں کیونکہ جہالت طبعی طور پر ایک ناپسندیدہ وصف ہے محض کسی غرض سے دوسرے کو دکھانے کے لئے اس کا اظہار کیا جاتا ہے۔

(۳) شرکت:...... یعنی صرف صدور فعل میں شرکت کا ہونا نہ کہ وقوع فعل میں جیسے تَرَافَعَا شَیْئًا (دونوں نے ایک شئے کو اُٹھایا) یہ خاصہ قلیل مستعمل ہے۔

(۴) مطاوعت مُفَاعَلَه بمعنی اِفْعَالُ:...... یعنی یہ باب تفاعل اس باب مفاعلہ کا مطاوع ہوتا ہے جو باب افعال کے موافق اور ہم معنی ہو جیسے بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا پس وہ دور ہو گیا) اس میں تباعد باب تفاعل ہے جو بَاعَدْتُّ باب مفاعلہ کا مُطَاوِعُ ہے اور بَاعَدْتُّ باب مفاعلہ باب افعال اَبْعَدْتُّ کے معنی میں ہے۔

(۵) موافقت:...... یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد اور باب افعال کے موافق اور ہم معنی ہونا۔ موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے تَعَالٰی (بلند ہوا) یہ علا ثلاثی مجرد کے ہم معنی ہے۔ موافقت باب افعال کی مثال جیسے تَیَامَنَ (یمن میں داخل ہوا) یہ اَیْمَنَ باب افعال کے معنی میں ہے۔

(۷) ابتداء: ...... اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اس کا مجرد ہی مستعمل نہ ہو جیسے تَدَاخَکَ (گھل مل جانا) اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

(۲) اس کا مجرد دوسرے معنی میں مستعمل ہو جیسے تَبَارَکَ (بابرکت اور مقدس ہونا) اس کا مجرد بَرَکَ بُرُوْکًا باب نصر سے بمعنی اونٹ بیٹھنے کے لئے مستعمل ہے۔

فائدہ ...... جو لفظ باب مفاعلۃ میں دو مفعول چاہتا ہے وہ باب تفاعل میں ایک مفعول چاہے گا اور جو باب مفاعلہ میں ایک مفعول چاہے گا وہ باب تفاعل میں لازم آتا ہے جیسے جَاذَبْتُ زَیْدًا ثَوْبًا (میں نے زید کا کپڑا کھینچا) اور تَجَاذَبْنَا ثَوْبًا (ہم نے ایک دوسرے کا کپڑا کھینچا) اور قَاتَلْتُ زَیْدًا وَتَقَاتَلْتُ اَنَا وَزَیْدٌ

(٦) اِفْتِعَالٌ: ...... اس باب کی چھ خاصیتیں ہیں۔

(۱) اتخاذ: ...... اس کی چار صورتیں ہیں (۱) مأخذ کو بنانے کی مثال جیسے اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے سوراخ بنایا) اس میں مأخذ جحر (سوراخ) ہے۔

(۲) مأخذ کو اختیار کرنے کی مثال جیسے اِجْتَنَبَ زَیْدٌ (زید نے ایک جانب اختیار کی یعنی الگ ہوا) اس میں مأخذ جنب (جانب) ہے۔

(۳) کسی چیز کو مأخذ بنانے کی مثال جیسے اِغْتَذَی الشَّاۃَ (اس نے بکری کو غذا بنایا) اس میں اغتذی کا مأخذ غذاء (خوراک) ہے تو یہاں بکری کو مأخذ یعنی غذاء بنالیا گیا ہے۔

(۴) کسی چیز کو مأخذ میں لینے کی مثال جیسے اِعْتَضَدَہٗ (اس کو بغل میں پکڑا) اس میں مأخذ عضد (بغل) ہے۔

(۲) تصرف: ...... لغۃً عمل دخل اصطلاحًا فعل کے حصول میں کوشش کرنا جیسے اِکْتَسَبَ زَیْدٌ (زید نے مال حاصل کرنے میں کوشش کی)۔

(۳) تخییر: ...... لغۃً پسند کرنا اصطلاحًا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے انجام دینا جیسے اِکْتَلْتُ الشَّعِیْرَ (میں نے اپنے لئے جو کو ناپا) اس میں مأخذ کیل (ناپنا) اپنی ذات کے لئے کیا گیا ہے۔

(۴) مطاوعت تفعیل:...... جیسے غَمَّمْتُهُ فَاغْتَمَّ (میں نے اس کو غمگین کیا، پس وہ غمگین ہوگیا)۔

(۵) موافقت:...... یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال، تفعل، تفاعل اور استفعال کا موافق اور ہم معنی ہونا۔ موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے اِبْتَلَجَ الصُّبْحُ (صبح روشن ہوگئی) یہ بَلَجَ الصُّبْحُ ثلاثی مجرد باب نصر کے معنی میں ہے۔ موافقت باب افعال کی مثال جیسے اِحْتَجَزَ (حجاز میں داخل ہوا) یہ باب افعال اَحْجَزَ کے معنی میں ہے۔ موافقت باب تفعل کی مثال جیسے اِرْتَدٰی (اس نے چادر اوڑھ لی) یہ باب تفعل تَرَدّٰی کے معنی میں ہے۔ موافقت تفاعل کی مثال جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو (زید وعمرو نے آپس میں لڑائی کی) یہ باب تفاعل تَخَاصَمَا کے معنی میں ہے۔ موافقت باب استفعال جیسے اِیْتَجَرَ (اس نے اجرت طلب کی) یہ باب استفعال اِسْتَأْجَرَ کے معنی میں ہے۔

(۶) ابتداء:...... اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اِیْتَجَزَ (جھک جانا) اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔

(۲) اِسْتَلَمَ اِسْتِلَاماً (پتھر کو بوسہ دینا) اس کا مجرد سَلِمَ سَلَامَةً باب سمع سے بمعنی سلامت رہنا مستعمل ہے

(۷) اِسْتِفْعَالٌ:...... اس باب کی دس (۱۰) خاصیتیں ہیں۔

(۱) طلب:...... لغۃً طلب کرنا اصطلاحاً ماٰخذ کو طلب کرنا جیسے اِسْتَطْعَمْتُ (میں نے کھانا طلب کیا اس میں ماٰخذ طعام (کھانا) ہے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) اس میں ماٰخذ مغفرۃ (معافی) ہے۔

(۲) حسبان:...... لغۃً گمان کرنا اصطلاحاً کسی چیز کو ماٰخذ کے ساتھ متصف کرنا یعنی کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماٰخذ کے ساتھ متصف ہے جیسے اِسْتَحْسَنْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نیک سمجھا یعنی میں نے اس پر نیک اور اچھا ہونے کا گمان کیا) اس میں ماٰخذ حسن (اچھا، نیک) ہے تو یہاں زید پر ماٰخذ (حسن) کے ساتھ متصف ہونے کا گمان کیا گیا ہے۔

فائدہ:...... حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں کسی چیز کا ماٰخذ کے ساتھ متصف ہونے کا یقین ہوتا ہے جبکہ حسبان میں ماٰخذ کے ساتھ متصف ہونے کا شک اور گمان ہوتا ہے یقین نہیں ہوتا۔

(۲) لیاقت: ...... جیسے اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند لگانے کے قابل ہو گیا یعنی پھٹ گیا)۔ اس میں الثوب فاعل اور رقعة (پیوند) مأخذ ہے تو کپڑا قابل پیوند ہوا۔

(۳) وجدان: ...... جیسے اِسْتَكْرَمْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو سخی پایا)۔ اس میں مأخذ کرم (سخاوت) ہے متکلم نے زید کو کرمًا مأخذ کے ساتھ متصف پایا۔

(۵) تحول: ...... یعنی کسی چیز کا عین مأخذ یا مثل مأخذ کے ہونا۔ (۱) عین مأخذ ہونے کی مثال جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر بن گئی)۔ اس میں مأخذ حجر (پتھر) ہے تو مٹی عین مأخذ یعنی پتھر بن گئی۔ (۲) مأخذ کی طرح ہونے کی مثال جیسے اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ (کمزوری وغیرہ کی صفات میں) اونٹنی کی طرح ہو گیا۔ اس کا مأخذ ناقة (اونٹنی) ہے۔ یہاں اونٹ مأخذ یعنی اونٹنی کی طرح ہو گیا۔

(٦) اتخاذ: ...... کسی چیز کو مأخذ بنانا جیسے اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہند کو وطن بنالیا)۔ اس میں مأخذ وطن ہے۔ یہاں ہند کو مأخذ یعنی وطن بنالیا گیا ہے۔

فائدہ: ...... جس باب میں اتخاذ کی خاصیت ہو وہاں اتخاذ کی مذکورہ چار صورتوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے سب کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ باب استفعال میں اتخاذ کی خاصیت اکثر کسی چیز کو مأخذ بنانے کی صورت میں پائی جاتی ہے اتخاذ کی باقی صورتیں یہاں زیادہ مستعمل اور رائج نہیں ہیں۔

(۷) قصر: ...... جیسے اِسْتَرْجَعَ زَيْدٌ (زید نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا)۔ اس میں استرجع ایسا کلمہ ہے جسے اختصار کی غرض سے انا للہ و انا الیہ راجعون مرکب کلام سے مشتق کے طور پر بنایا گیا ہے۔

(۸) مطاوعت باب افعال: ...... جیسے اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اس کو کھڑا کیا پس وہ کھڑا ہو گیا)۔ اس میں اِسْتَقَامَ باب استفعال ہے جو اَقَمْتُ باب افعال کا مُطاوِع ہے۔

(۹) موافقت: ...... یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال، تفعل اور افتعال کے موافق اور ہم معنی ہونا۔ موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے اِسْتَبَانَ اِسْتِبَانَةً (واضح ہونا) یہ بَانَ بَيَانًا ثلاثی مجرد کے معنی میں ہے۔ موافقت باب افعال کی مثال جیسے اِسْتَجَابَ اِسْتِجَابَةً (جواب دینا اور قبول کرنا) یہ اَجَابَ اِجَابَةً باب افعال

کے معنی میں ہے۔(۳) موافقت باب تفعل کی مثال جیسے اِسْتَکْبَرَ اِسْتِکْبَارًا (غرور اور تکبر کرنا) یہ تَکَبَّرَ تَکَبُّرًا باب تفعل کے ہم معنی ہے۔(۴) موافقت باب افتعال کی مثال جیسے اِسْتَعْصَمَ (مضبوط پکڑنا) یہ اِعْتَصَمَ باب افتعال کے معنی میں ہے۔

(۱۰) ابتداء:...... اس کی دو قسمیں ہیں (۱) جیسے اِسْتَأْجَرَ اِسْتِیْجَارًا (جھکنا، ٹیڑھا ہونا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

(۲) اِسْتَحَدَّ اِسْتِحْدَادًا (زیر ناف بال صاف کرنا) اس کا مجرد حَدَّ حَدًّا (تیز کرنے اور حد قائم کرنے) کے معنی میں مستعمل ہے۔

(۸) اِنْفِعَالٌ:...... اس باب کی پانچ خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم:...... یعنی لازم استعمال ہونا باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں ہوتا خواہ اس کا مجرد لازم ہو یا متعدی ہو جیسے اِنْفَرَحَ (خوش ہوا) لازم ہے۔ اس کا مجرد فَرِحَ (خوش ہوا) باب سمع بھی لازم ہے اور اِنْصَرَفَ (پھرنا) لازم ہے۔ اس کا مجرد صَرَفَ یَصْرِفُ (پھرنا) باب ضرب متعدی ہے۔ بعض اہل صرف کے نزد اس باب کے ثلاثی مجرد کا متعدی ہونا ضروری ہے۔

(۲) علاج:...... لغۃً مشق کرنا یا بیماری کا علاج کرنا اصطلاحاً کسی فعل کا ان افعال میں سے ہونا جو امور محسوسہ پر دلالت کرتے ہوں (یعنی ایسے معنی پر جن کا علم ظاہری حواس سے ہو سکے) جیسے اِنْکَسَرَ یَنْکَسِرُ اِنْکِسَارًا (بمعنی ٹوٹنا) اسی طرح اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا (پھٹ جانا) تو کسی چیز کا ٹوٹنا یا پھٹنا امور محسوسہ میں سے ہے۔

فائدہ:...... مذکورہ دونوں خواص (لزوم، علاج) باب انفعال کے ساتھ لازمی ہیں۔ اس کے سواء دوسرے ابواب میں ان خواص کا استعمال مجازی ہوتا ہے۔

(۳) مطاوعت مجرد و افعال:...... یعنی ثلاثی مجرد اور باب افعال کے مطاوع ہونا لیکن ثلاثی مجرد کا مطاوع زیادہ ہوتا ہے اور باب افعال کا کم۔

مطاوعت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے کَسَرْتُ الْاِنَآءَ فَانْکَسَرَ (میں نے برتن کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا)۔

اور مطاوعت باب افعال کی مثال اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہو گیا)۔

(۴) موافقت:...... یعنی اس باب کا ثلاثی مجرد، افعال اور حینونت کے موافق اور ہم معنی ہونا لیکن یہ خاصیت اس میں بہت کم پائی جاتی ہے موافقت ثلاثی مجرد کی مثال جیسے اِنْطَفَئَتِ النَّارُ (آگ بجھ گئی) یہ طَفِئَتِ النَّارُ ثلاثی مجرد (سمع) کے معنی میں ہے۔ موافقت باب افعال کی مثال جیسے اِنْحَجَزْتُ (میں حجاز پہنچ گیا) یہ اَحْجَزْتُ باب افعال کے ہم معنی ہے اور حینونت کی مثال اِنْحَصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹائی کے وقت کو پہنچ گئی) بمعنی اَحْصَدَ الزَّرْعُ کے ہے۔

(۵) ابتداء :...... (۱) جیسے اِنْطَلَقَ اِنْطِلَاقًا (چلنا) اس کا مجرد طَلَقَ يَطْلُقُ طَلَاقًا باب نصر سے بمعنی چھوڑ دینا یا اپنی بیوی کو طلاق دینا مستعمل ہے۔

(۲) جس کا مجرد مستعمل نہ ہو اس کی مثال بعض حضرات نے اِنْجَحَرَ (سوراخ میں داخل ہوا) دی ہے لیکن یہ مثال درست نہیں کیونکہ اس کا مجرد جَحَرَ يَجْحَرُ باب فتح سے مستعمل ہے۔

فائدہ:...... جس لفظ کے فاء کلمہ کی جگہ حروف يَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آیا ہو تو وہ باب انفعال سے نہیں آتا کیونکہ ایسے لفظ کا باب انفعال سے آنا باعث ثقل ہے۔ اگر باب انفعال کا معنی ادا کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ ہے کہ اس لفظ کو باب افتعال سے لایا جاتا ہے۔

یاء کی مثال جیسے يَسَرَ میں فاء کلمہ کی جگہ یاء ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِتَّسَرَ پڑھیں گے۔

راء کی مثال جیسے رَفَعَ میں فاء کلمہ کی جگہ تاء ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِرْتَفَعَ پڑھیں گے۔

میم کی مثال جیسے مَدَّ میں فاء کلمہ کی جگہ میم ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِمْتَدَّ پڑھیں گے۔

لام کی مثال جیسے لَوٰی میں فاء کلمہ کی جگہ لام ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِلْتَوٰی پڑھیں گے۔

واؤ کی مثال جیسے وَصَلَ میں فاء کلمہ کی جگہ واؤ ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِتَّصَلَ پڑھیں گے۔

نون کی مثال جیسے نَقَلَ میں فاء کلمہ کی جگہ نون ہے۔ اس کو باب افتعال کی طرف لیجا کر اِنْتَقَلَ پڑھیں گے۔

فائدہ:...... (۲) مَحَا يَمْحُوْ مَحْوًا میں فاء کلمہ کی جگہ میم ہے۔ اس کا باب انفعال سے آنا جیسے اِنْمَحٰی يَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً شاذ ہے جس کا اعتبار نہیں اور بعض کے نزدیک مذکورہ بالا قاعدہ میم کے علاوہ باقی پانچ

حروف کے متعلق ہے اور میم اس میں شامل نہیں ہے لہٰذا اس صورت میں تو کوئی اشکال ہی نہیں۔

(۹) اِفْعِلَالٌ (۱۰) اِفْعِيْلَالٌ:...... ان دونوں ابواب کی چار چار خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم:...... یہ دونوں ہمیشہ لازم ہوتے ہیں افعلال کی مثال جیسے اِحْمَرَّ اِحْمِرَارًا. افعیلال کی مثال جیسے: اِحْمَارَّ اِحْمِيْرَارًا دونوں کے معنی ہے سرخ ہونا۔

(۲) مبالغہ:...... باب افعلال کی مثال جیسے اِسْوَدَّ اِسْوِدَادًا (بہت سیاہ ہونا) اس کا ماٴخذ سَوَادٌ (سیاہی) ہے۔ افعیلال کی مثال جیسے اِدْهَامَّ اِدْهِيْمَامًا (بہت سیاہ ہونا) اس کا ماٴخذ دُهْمَةٌ (سیاہی) ہے۔

(۳) لون (۴) عیب:...... یعنی ان دونوں بابوں میں زیادہ تر رنگ اور عیب کے معانی پائے جاتے ہیں لون کی مثال جیسے اِحْمَرَّ اور اِدْهَامَّ. عیب کی مثال جیسے اِحْوَلَّ اِحْوِلَالًا اور اِحْوَالَّ اِحْوِيْلَالًا (بھینگا ہونا) ان میں پہلے دو لون کی اور آخری دو عیب کی مثالیں ہیں۔

فائدہ:...... (۱) مبالغہ کا خاصہ تو ان دونوں میں مشترک ہے لیکن باب افعیلال میں باب افعلال کی بہ نسبت مبالغہ زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ:...... (۲) رنگ اور عیب کے معانی ان دونوں بابوں میں پائے جاتے ہیں لیکن ان دونوں میں زیادہ تر رنگ کا معنی اور کم تر عیب کا معنی پایا جاتا ہے۔

(۱۱) اِفْعِيْعَالٌ:...... اس باب کی چار خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم:...... یہ باب زیادہ تر لازم مستعمل ہوتا ہے جیسے اَلْاِحْدِيْدَابُ (کبڑا ہونا) اور یہ باب کبھی کبھی متعدی بھی آتا ہے جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ (میں نے اس کو میٹھا سمجھا)۔

(۲) مبالغہ:...... اس باب میں مبالغہ بکثرت پایا جاتا ہے جیسے اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ (زمین بہت سرسبز و شاداب ہوگئی) اس میں ماٴخذ عشب (سرسبز) ہے۔

(۳) مطاوعت مجرد:...... یعنی ثلاثی مجرد کا مطاوع ہونا جیسے ثَنَيْتُ الثَّوْبَ فَاثْنَوْنٰى (میں نے کپڑے کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا)۔

(۴) موافقت:...... یعنی اس باب کا باب استفعال کے موافق اور ہم معنی ہونا جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ (میں

نے اس کو میٹھا سمجھا) یہ اِسْتَحْلَیْتُ باب استفعال کے ہم معنی ہے۔

فائدہ:...... آخری دونوں خاصیتیں اس میں بہت کم پائی جاتی ہیں۔

(۱۲) اِفْعِوَّالٌ:...... اس باب کی تین خاصیتیں ہیں۔

(۱) اقتضاب:...... لغۃً کاٹنا اصطلاحاً کسی فعل کا مجرد کے بغیر ابتداءً ثلاثی مزید فیہ سے استعمال ہونا (یعنی اس کی اصل یا مثل اصل موجود نہ ہو اور حرف الحاق اور زائد للمعنی سے بھی خالی ہو) اس کو مرتجل بھی کہا جاتا ہے جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ (خوب تیز چلنا) اس کا مجرد موجود نہیں۔

فائدہ:...... اقتضاب اور ابتداء میں فرق یہ ہے کہ مُقْتَضَبُ (یعنی جس باب میں اقتضاب کی خاصیت ہو) اس کا مادہ مجرد سے بالکل نہیں آتا جبکہ ابتداء کا مادہ تو کبھی کبھار مجرد سے مستعمل ہوتا ہے لیکن مجرد میں جو معنی ہوتا ہے وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتا۔

(۲) مبالغہ:...... جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ یہ خاصہ اس باب میں کم پایا جاتا ہے۔

(۳) لزوم:...... یہ باب اکثر لازم مستعمل ہوتا ہے اور کبھی کبھار متعدی بھی آتا ہے جیسے اَلْاِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا)۔

ابواب رباعی مجرد

اس باب کی خاصیتیں بہت زیادہ ہیں جن کا ضبط کرنا دشوار ہے اس کے چند مشہور خواص یہ ہیں۔

(۱) قصر:...... جیسے بَسْمَلَ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) پڑھنا۔ حَمْدَلَ جیسے (اَلْحَمْدُلِلّٰہ) پڑھنا۔

(۲) الباس ماخذ...... جیسے بَرْقَعْتُھَا (میں نے اس کو برقعہ پہنایا) اس میں ماٴخذ بُرْقُعٌ (برقعہ) ہے۔

(۳) اتخاذ...... ماٴخذ کو بنانا اور ایجاد کرنا جیسے قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا) اس میں ماٴخذ قَنْطَرَۃٌ (پل) ہے۔

(۴) تعمل:...... جیسے زَعْفَرْتُ الثَّوْبَ (میں نے زعفران سے کپڑا رنگا) اس میں ماٴخذ زعفران ہے۔

(۵) مطاوعت خود:...... یعنی خود اپنے مُطَاوِعْ ہونا جیسے غَطْرَشَ اللَّیْلُ بَصَرَہٗ فَغَطْرَشَ (رات

نے اس کی آنکھ کو تاریک بنایا پس وہ تاریک ہوگئی) یہاں دونوں فعل اسی باب سے آئے ہیں ان میں پہلا فعل مُطاوَع اور دوسرا مُطاوِع ہے۔

فائدہ:...... باب فَعْلَلَة اکثر صحیح اور مضاعف آتا ہے اور مہموز و معتل کم آتا ہے صحیح کی مثال جیسے بَعْثَرَ، دَحْرَجَ. مضاعف کی مثال جیسے وَسْوَسَ، زَلْزَلَ. مہموز کی مثال جیسے طَمْأَنَ یہ مہموز اللام ہے اس میں لام اول کی جگہ ہمزہ آیا ہے اور وَسْوَسَ مضاعف بھی ہے اور معتل بھی۔

ابواب رباعی مزید فیہ

(۱) تَفَعْلُلُ:...... اس باب کی تین خاصیتیں ہیں۔

(۱) مطاوعت فَعْلَلَ:...... یعنی باب فعلل کا مُطاوِع ہونا جیسے دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)۔

(۲) اقتضاب:...... جیسے تَبَهْرَسَ (ناز سے چلنا) اس کا مجرد موجود نہیں۔

(۳) تحول:...... جیسے تَزَنْدَقَ (زندیق یعنی بے دین ہونا) اس میں ماٴخذ زندقة (بے دینی) ہے۔

(۲) اِفْعِنْلَال:...... اس باب کی تین خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم:...... جیسے اِثْنَعْجَرَ اِثْنِعْجَارًا (بہنا)۔

(۲) مطاوعت فَعْلَلَ مع مبالغہ:...... جیسے ثَعْجَرْتُهٗ فَاثْعَنْجَرَ (میں نے اس کا خون بہایا پس وہ بہہ گیا)۔

(۳) ارتجال:...... جیسے اَلْاِعْرِنْفَاطُ (منقبض ہونا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

(۳) اِفْعِلَّال:...... اس باب کی تین خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم:...... جیسے اَلْاِطْمِیْنَانُ (مطمئن ہونا)۔

(۲) مطاوعت فَعْلَلَ:...... جیسے طَمْأَنْتُه فَاطْمَئَنَّ (میں نے اس کو اطمینان دلایا پس وہ مطمئن ہوگیا)۔

(۳) اقتضاب:...... جیسے اِکْفَهَرَّ النَّجْمُ (سخت تاریکی میں ستارہ روشن ہوگیا) اس کا مجرد مستعمل نہیں۔

فائدہ:...... ابواب ملحقات معانی اور خواص میں مثل ملحق بہا کے ہوتے ہیں یعنی ملحقات میں سے ہر ایک

باب کی وہی خاصیتیں ہیں جو اس کے ملحق بہ کی ہیں مثلاً رباعی مجرد فعلل کی خاصیتیں (قصر، الباس ماخذ ،اتخاذ اور تعمل) وغیرہ ہیں تو اس کے ساتھ جو سات (۷) ابواب ملحق ہیں ان کی بھی یہی خاصیتیں ہیں اس طرح باب تفعلل کی تین خاصیتیں (مطاوعت فعلل ،اقتصاب، تحول) ہیں تو اس کے ساتھ جو بارہ (۱۲) ابواب ملحق ہیں ان کی بھی یہی تین خاصیتیں ہوں گی البتہ ملحق ابواب میں اکثر کچھ مبالغہ بھی ہوتا ہے اگرچہ ملحق بہ باب میں مبالغہ نہ ہو جیسے حَوْقَلَ (بہت زیادہ بوڑھا ہونا) اور جَهْوَرَ (آواز بلند کرنا) یہ دونوں ابواب فعلل کے ساتھ ملحق ہیں اور ان کے معانی میں مبالغہ موجود ہیں۔

فائدہ:...... ملحق ابواب میں مبالغہ تو پایا جاتا ہے لیکن ان کے ساتھ مبالغہ لازم نہیں ہے کہ بغیر مبالغہ کے کوئی ملحق باب ہی موجود نہ ہو بلکہ بہت سے ملحقات میں مبالغہ نہیں پایا جاتا جیسے اَلْجَوْرَبَةُ (جراب پہننا) اور اَلْقَلْنَسَةُ (ٹوپی پہننا) ان ملحقات میں مبالغہ موجود نہیں لہٰذا ہم نے اکثر کی قید لگائی کہ ملحق ابواب میں اکثر کچھ مبالغہ بھی ہوتا ہے۔

فائدہ:...... خاصیات ان کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں لیکن مذکورہ بالا خاصیات مشہور اور کثیر الوقوع ہیں اور خاصیات مذکورہ میں بعض خاصیتیں ایک باب کی بجائے کئی ابواب میں مشترکہ طور پر بھی پائی جاتی ہیں۔

...... صیغوں کے نکالنے کا طریقہ ......

فائدہ:...... جس صیغے کو معلوم کرنا مقصود ہو اس کو موزون کہا جاتا ہے اس کو موزون کے خانے میں لکھا جائے ۔اس کے بعد موزون کو دیکھا جائے کہ اگر موزون میں کوئی تبدیلی وغیرہ آئی ہو تو موزون کی اصل نکال کر اس کا وزن نکالا جائے ورنہ صرف اس کا وزن نکالا جائے وزن نکالنے کے بعد اس کا مادہ نکالا جائے اس کے بعد سہ اقسام پھر اربع اقسام (اگر فعل ہو) یا شش اقسام (اگر اسم ہو) پھر ہفت اقسام اور پھر دوازدہ اقسام پھر صیغہ پھر باب اور پھر اس میں جاری شدہ قوانین کی وضاحت کیا جائے۔

صیغہائے صحیح ثلاثی مجرد

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
مِنْصَارٌ	مِفْعَالٌ	اسم	نَصَرَ	ثلاثی مجرد	صحیح
ضُوَيْرِبٌ	فُوَيْعِلٌ	//	ضَرَبَ	//	//
بَلَغْنَ	فَعَلْنَ	فعل	بَلَغ	//	//
أَتَتْرُكُوْنَ	أَتَفْعَلُوْنَ	//	تَرَكَ	//	//
وَإِنْ تَجْهَرْ	وَإِنْ تَفْعَلْ	//	جَهَرَ	//	//
لَمْ يَبْلُغُوْا الْحُلُمَ	لَمْ يَفْعُلُوْا	//	بَلَغَ	//	//
مَا بَا لَبِثِيْنَ	مَا بَافَاعِلِيْنَ	اسم	لَبِثَ	//	//
وَإِذَا بَطَشْتُمْ	وَإِذَا فَعَلْتُمْ	فعل	بَطَشَ	//	//
وَلَا تَبْخَسُوْا	وَلَا تَفْعَلُوْا	//	بَخَسَ	//	//
خَزَنَتُهَا	فَعَلَتُهَا	اسم	خَزَنَ	//	//
فَاغْسِلُوْا	فَافْعِلُوْا	فعل	غَسَلَ	//	//
حَامِدًا زَيْدٍ	فَاعِلًا زَيْدٍ	اسم	حَمِدَ	//	//
اَلَّا تَعْدِلُوْا	اَلَّا تَفْعِلُوْا	فعل	عَدَلَ	//	//
شَرِيْفًا	فَعِيْلًا	اسم	شَرُفَ	//	//
حَمُدَ	فَعُلَ	فعل	حَمِدَ	//	//
مَنْصُوْرُوْزَيْدٍ	مَفْعُوْلُوْزَيْدٍ	اسم	نَصَرَ	//	//
ضَرْبًا	فَعْلًا	//	ضَرَبَ	//	//
ضَارِبًا	فَاعِلًا	//	//	//	//
ضُرُبُو	فُعُلٌ	//	//	//	//
وَلْتَعْلَمْ	لِتَفْعَلْ	فعل	عَلِمَ	//	//
اُنْصُرَا	اُفْعُلَنْ	//	نَصَرَ	//	//
اَلرَّحْمَان	اَلْفَعْلَان	اسم	رَحِمَ	//	//
اَلْمَغْضُوْب	اَلْمَفْعُوْل	//	غَضِبَ	//	//
فَادْخُلِيْ	اُفْعُلِيْ	فعل	دَخَلَ	//	//
عُرِضُوْا	فُعِلُوْا	//	عَرِضَ	//	//
يُعْرَفْنَ	يُفْعَلْنَ	//	عَرَفَ	//	//

صیغہائے صحیح ثلاثی مجرد

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد اسم الہ کبری	نصر	اسم آلہ/ ینبغی
واحد مذکر مصغر اسم فاعل	ضرب	مدّہ زائدہ
جمع مونث غائب ماضی معلوم	نصر	ضربن (۱)(۲)
جمع مذکر مخاطب مضارع مجہول	//	مضارع مجہول
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	فتح	ینبغی
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	نصر	نون اعرابی/ ہمزہ وصلی قطعی/ التقائے ساکنین
جمع مذکر سالم اسم فاعل	سمع	یرملون/ اسم فاعل
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	ضرب	انتم ضربتم
جمع مذکر نہی حاضر معلوم	//	نون اعرابی
جمع مذکر مکسر اسم فاعل	سمع	اصل میں خَزَنَۃٌ تھا نون تنوین تثنیہ جمع
جمع مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی/ نون اعرابی
تثنیہ مذکر اسم فاعل	سمع	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع
جمع مذکر نہی حاضر معلوم	ضرب	یرملون/ نون اعرابی
واحد مذکر صفت مشبہ	کرم	نون تنوین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	سمع	حلقی العین
جمع مذکر سالم اسم مفعول	نصر	اسم مفعول/ نون تنوین تثنیہ جمع/ ینبغی
اسم مصدر	ضرب	نون تنوین
واحد مذکر اسم فاعل	//	اسم فاعل/ نون تنوین
جمع مذکر مکسر اسم فاعل	//	نون تنوین
واحد مونث امر غائب معلوم	سمع	حلقی العین
واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ	نصر	نون خفیفہ
اسم مبالغہ	سمع	حروف شمسی قمری/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مذکر اسم مفعول	سمع	اسم مفعول/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مونث امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی/ نون اعرابی
جمع مذکر غائب ماضی مجہول	سمع	ماضی مجہول
جمع مونث غائب مضارع مجہول	ضرب	مضارع مجہول

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
لِتَسْکُنُوْا	لِتَفْعُلُوْا	فعل	سَکَنَ	ثلاثی مجرد	صحیح
خَلَائِفَ	فَعَائِلَ	اسم	خَلَفَ	//	//
اَلتَّهْلُکَةُ	اَلتَّفْعُلَةُ	//	هَلَکَ	//	//
اَنِ اقْذِفِیْهِ	اَنِ افْعِلِیْ	فعل	قَذَفَ	//	//

صیغہائے صحیح ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
مُدْهَآمَّتَانِ	مُفْعَآلَّتَانِ	اسم	دَهَمَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
اِثَّاقَلَ	اِفَّاعَلَ	فعل	ثقل	//	//
مُسْلِمُوْا مِصْرَ	مُفْعِلُوْا مِصْرَ	//	سَلَمَ	//	//
فَاَصَّدَّقَ	فَاَفَّعَلَ	//	صَدَقَ	//	//
اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوْا	اَفَلَمْ یَتَفَعَّلُوْا	//	دَبَرَ	//	//
اِنْصَرِمُ	اِنْفَعِلُ	//	صَرَمَ	//	//
اُتَرْجِمُ	اُفَعْلِلُ	//	تَرْجَمَ	رباعی مجرد	//
اُخْشُوْشِنَ	اُفْعُوْعِلَ	//	خَشَنَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اَوْلَمَسْتُمْ	اَوْفَاعَلْتُمْ	//	لَمَسَ	//	//
وَسَیُنْغِضُوْنَ	وَسَیُفْعِلُوْنَ	//	نَغَضَ	//	//
اَکْرِمْنَانِ	اَفْعِلْنَانِ	//	کَرَمَ	//	//
اَکْرِمِیْ	اَفْعِلِیْ	//	//	//	//
وَلْیُنْفِقْ	وَلْیُفْعِلْ	//	نَفَقَ	//	//
وَمَا اَنْفَقْتُمْ	وَمَا اَفْعَلْتُمْ	//	//	//	//
ءَاَنْذَرْتَهُمْ	ءَاَفْعَلْتَهُمْ	//	نَذَرَ	//	//
لَاتَنَاصَرُوْنَ	لَاتَفَاعَلُوْنَ	//	نَصَرَ	//	//
وَجَادِلْهُمْ	وَفَاعِلْهُمْ	فعل	جَدَلَ	//	//
فَعُوْقِبُوْا	فَفُوْعِلُوْا	//	عَقَبَ	//	//
اَلتَّخَاصُمُ	اَلتَّفَاعُلُ	اسم	خَصَمَ	//	//
مُسَخَّرَاتٌ	مُفَعَّلَاتٌ	//	سَخَرَ	//	//
اِکْتَسِبُ	اِفْتَعِلُ	فعل	کَسَبَ	//	//

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر امر غائب معلوم	نصر	نون اعرابی
اسم مصدر	نصر سمع	شرائف
اسم مصدر	ضرب فتح سمع	حروف شمسی قمری/ التقائے ساکنین/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مونث امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ نون اعرابی/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی

صیغہائے صحیح ثلاثی مجرد ومزید صحیح

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
تثنیہ مونث اسم مفعول	افعیلال	اسم مفعول/ التقائے ساکنین
واحد مذکر مخاطب ماضی معلوم	تفاعل	خصم نظم/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر سالم اسم فاعل	افعال	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد متکلم مضارع معلوم	تفعل	خصم نظم/ ہمزہ وصلی قطعی/ انْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔
جمع مذکر غائب فعل جحد معلوم	//	خصم نظم/ نون اعرابی
واحد متکلم مضارع معلوم	انفعال	ینبغی/ حلقی العین/ تعلم اعلم نعلم
واحد متکلم مضارع معلوم	فعللہ	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
جمع مؤنث غائب ماضی مجہول	افعیعال	ماضی مجہول
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	مفاعلہ	انتم ضربتم
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ ینبغی
جمع مؤنث امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ	//	امر حاضر معلوم/ الف فاصل
واحد مؤنث امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ نون اعرابی
واحد مذکر امر غائب معلوم	//	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ حلقی العین/ ینبغی
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	//	انتم ضربتم/ ہمزہ وصلی قطعی/ ینبغی
واحد مذکر مخاطب ماضی معلوم	//	ہمزہ وصلی قطعی/ ینبغی
جمع مذکر نہی حاضر معلوم	تفاعل	تتصرف تتضارب تتدحرج/ یکرم یتصرف
واحد مذکر امر حاضر معلوم	مفاعلہ	امر حاضر معلوم
جمع مذکر غائب ماضی مجہول	//	ماضی مجہول/ ضروب مضاریب
اسم مصدر	تفاعل	حروف شمسی قمری/ نون تنوین تثنیہ
جمع مؤنث سالم اسم مفعول	تفعیل	اسم مفعول/ ضربن (۱)
واحد متکلم مضارع معلوم	افتعال	یکرم یتصرف/ تعلم اعلم نعلم

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
مَنْ نُّعَمِّرْهُ	مَنْ نُّفَعِّلْهُ	فعل	عَمَرَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
مَثَّرَ	اِفْتَعَلَ	//	مَثَرَ	//	//
تِنْصَرِّفُ	تَنْفَعِلُ	//	صَرَفَ	//	//
فَأَنْمُوْمِلْنَ	فَأُفْعُوْعِلْنَ	//	نَمَلَ	//	//
لَمْ اُرَاجِلْ	لَمْ اُفَاعِلْ	//	رَجَلَ	//	//
يَسَّمَّعُوْنَ	يَتَفَعَّلُوْنَ	//	سَمِعَ	//	//
اِضَّرِبْ	اِفْتَعِلْ	//	ضَرَبَ	//	//
قِشَّدُتَّ	اِفْتَعَلْتَ	//	قَشَدَ	//	//
فَاشَّبِهَا	اِفْتَعِلَا	//	شَبَهَ	//	//
نِدَّرِكُ	نَفْتَعِلُ	//	دَرَكَ	//	//
حَبَبْنَآنَّ	فَعِلْنَآنَّ	//	حَبَبَ	//	//
فَادَّرَأْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	//	دَرَءَ	//	مہموز اللام
لَمِضَّجِعْ	لَمْ اِفْتَعِلْ	//	ضَجَعَ	//	صحیح
فَانْفَجَرَتْ	فَانْفَعَلَتْ	//	فَجَرَ	//	//
لَانْفِصَامَ لَهَا	لَانْفِعَالَ لَهَا	اسم	فَصَمَ	//	//
اِطَّهَّرَ	تَفَعَّلَ	فعل	طَهَرَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ	اَفْعَلَتِ الْاَرْضُ	//	شَرَقَ	//	//
مُدَّرِسٌ	مُتَفَعِّلٌ	اسم	دَرَسَ	//	//
لَمْ نَنْطَلِقَ	لَمْ نَنْفَعِلْ	فعل	طَلَقَ	//	//
اَلدَّحْلَقَةُ	اَلْفَعْلَلَةُ	اسم	دَحْلَقَ	رباعی مجرد	//
مَحْسِبُوْ	مَفْعِلٌ	//	حَسِبَ	ثلاثی مجرد	//
بَالِغِيْهِ بغیرامر	فَاعِلِه	//	بَلَغَ	//	//
اَصَّلَبُ	اَفْتَعِلُ	فعل	صَلَبَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اِشَّاحَبَ	تَفَاعَلَ	//	شَحَبَ	//	//
اِذْلَعَبَّا	اِفْعَلَلَّا	//	لَعِبَ	//	//
اِذْلَعِبَّا	اِفْعَلِلَّنْ	//	//	//	//
لَطَّارَتَّ	تَفَاعَلْتَ	//	طَرَدَ	//	//

صیغہ/دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع متکلم مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ یرملون
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	اثبت اتبت/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	انفعال	ینبغی/تعلم اعلم نعلم/حلقی العین
جمع مؤنث غائب ماضی مجہول	افعیعال	ماضی مجہول/ ہمزہ وصلی قطعی/ینبغی
واحد متکلم فعل جحد معلوم	مفاعلہ	حلقی العین/ یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	تفعل	یکرم یتصرف/خصم کظم
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افتعال	امر حاضر معلوم/ اطلم اظلم/حلقی العین
واحد مذکر مخاطب ماضی معلوم	//	خصم کظم/ وعدت/ ہمزہ وصلی قطعی
تثنیہ مذکر ومؤنث امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/نون اعرابی/ اسمع اشبع/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع متکلم مضارع معلوم	//	یکرم یتصرف/خصم کظم/حلقی العین/تعلم اعلم نعلم
جمع مؤنث امر حاضر بانون تاکید ثقیلہ	تفعیل	امر حاضر معلوم/ الف فاصل
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	تفاعل	خصم کظم/ انتم ضربتم/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افتعال	امر حاضر معلوم/ اطلم اظلم/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مؤنث غائب ماضی معلوم	انفعال	ینبغی/ ہمزہ وصلی قطعی
اسم مصدر	//	ہمزہ وصلی قطعی/ینبغی
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفعل	خصم کظم/ یکرم یتصرف/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مؤنث غائب ماضی معلوم	افعال	ہمزہ وصلی قطعی/ التقائے ساکنین
واحد مذکر اسم فاعل	تفعل	خصم کظم/ اسم فاعل
جمع متکلم فعل جحد معلوم	انفعال	یکرم یتصرف/ینبغی/حلقی العین
اسم مصدر	فعللہ	حروف شمسی قمری/نون تنوین تثنیہ جمع
واحد اسم ظرف	حسب	نون تنوین
واحد مذکر اسم فاعل	نصر	اسم فاعل/نون تنوین تثنیہ جمع
واحد متکلم مضارع معلوم	افتعال	یکرم یتصرف/ اطلم اظلم/حلقی العین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفاعل	خصم کظم/ ہمزہ وصلی قطعی
تثنیہ مذکر ومؤنث امر حاضر معلوم	افعلال	امر حاضر معلوم/نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ	//	امر حاضر معلوم/نون اعرابی/نون خفیفہ
واحد مذکر مخاطب ماضی معلوم	تفاعل	خصم کظم/ ہمزہ وصلی قطعی/ وعدت

صیغہائے مثال واوی ویائی ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
اِتَّخَذْتُمْ	اِوْتَخَذْتُمْ	اِفْتَعَلْتُمْ	فعل	وَخَذَ	ثلاثی مجرد	مثال واوی
ذَرُوْنِی	اِوْذَرُوْا	اِفْعَلُوْا	//	وَذِرَ	//	//
نَذَرُ	نَوْذِرُ	نَفْعِلُ	//	وَذَرَ	//	//
اَنْ يُّوْصَلَ	اَنْ يُّوْصَلَ	اَنْ يُّفْعَلَ	//	وَصَلَ	//	//
لَمْ يَلِدْ	لَمْ يَوْلِدْ	لَمْ يَفْعِلْ	//	وَلَدَ	//	//
اُسِمَ	وُسِمَ	فُعِلَ	//	وَسُمَ	//	//
وَلَدْنَهُمْ	وَلَدْنَ	فَعَلْنَ	//	وَلَدَ	//	//
مَن لَّمْ يَجِدْ	لَمْ يَوْجِدْ	لَمْ يَفْعِلْ	//	وَجَدَ	//	//
نِمَا	اِوْنِمَا	اِفْعِلَا	//	وَنَمَ	//	//
لَاتَعِدْ	لَاتَوْعِدْ	لَاتَفْعِلْ	//	وَعَدَ	//	//
اِتَّاعَدُوْا	تَوَاعَدُوْا	تَفَاعَلُوْا	//	وَعَدَ	ثلاثی مزید فیہ	//
تُوْنَ تُوْنَ	تُوْنَتُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	//	وَنَتَ	ثلاثی مجرد	//
عُوَيْلِمٌ	عُوَيْلِمٌ	فُوَيْعِلٌ	اسم	وَلِمَ	//	//
اِيْجَلْ	اِوْجَلْ	اِفْعَلْ	فعل	وَجِلَ	//	//
اُوَيْعِدٌ	وُوَيْعِدٌ	فُوَيْعِلٌ	اسم	وَعَدَ	//	//
لَتَّلَتَّ	اِوْتَلَدْتَّ	اِفْتَعَلْتَ	فعل	وَلَدَ	ثلاثی مزید فیہ	//
مِيْعَدَةٌ	مِوْعَدَةٌ	مِفْعَلَةٌ	اسم	وَعَدَ	ثلاثی مجرد	//
اِتَّالَدُ	تَوَالَدُ	تَفَاعَلُ	فعل	وَلَدَ	ثلاثی مزید فیہ	//
فَعُدَةٌ	وِعُدٌ	فِعْلٌ	اسم	وَعَدَ	ثلاثی مجرد	//
اِيْرَادًا	اِوْرَادًا	اِفْعَالًا	//	وَرَدَ	//	//
بِنْ	اِوْبِنْ	اِفْعِلْ	فعل	وَبَنَ	//	//
دَعَانِی	اِوْدَعَا	اِفْعَلَا	//	وَدَعَ	//	//
اَعِظْکَ	اَوْعِظْ	اَفْعِلْ	//	وَعَظَ	//	//
مِيْثَاقٌ	مِوْثَاقٌ	مِفْعَالٌ	اسم	وَثِقَ	ثلاثی مجرد	//
ءَ اَلِدُ	اَوْلِدُ	اَفْعِلُ	فعل	وَلَدَ	//	//

صیغہائے مثال واوی ویائی ثلاثی مجرد ومزید فیہ

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	افتعال	اتعد اتسر/ انتم ضربتم
جمع مذکر امر حاضر معلوم	سمع	یعد/ امر حاضر معلوم/ نون اعرابی
جمع متکلم مضارع معلوم	ضرب	یعد/ حلقی العین
واحد مذکر غائب مضارع مجہول	//	مضارع مجہول/ یرملون
واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم	//	یعد
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	کرم	ماضی مجہول/ اعداشاح
جمع مؤنث غائب ماضی معلوم	ضرب	ضربن (۱)(۲)
واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم	//	یعد/ یرملون
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	//	یعد/ امر حاضر معلوم/ نون اعرابی
واحد مذکر مخاطب فعل نفی معلوم	//	یعد/ حلقی العین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	تفاعل	امر حاضر معلوم/ اتعد اتسر/ نون اعرابی
جمع مذکر مخاطب مضارع مجہول	ضرب	مضارع مجہول
واحد مذکر اسم فاعل	سمع	مدہ زائدہ
واحد مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ میعاد
واحد مذکر مصغر اسم فاعل	ضرب	مدہ زائدہ/ اواعد اویعد اویعدۃ
واحد مذکر مخاطب ماضی معلوم	افتعال	ادکر اذکر/ ہمزہ وصلی قطعی/ وعدت
واحد اسم آلہ وسطی	//	میعاد
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	تفاعل	تتصرف تتضارب تتدحرج/ اتعد اتسر
اسم مصدر	ضرب	عدۃ/ اقامۃ استقامۃ/ حلقی العین
اسم مصدر	افعال	میعاد
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	یعد/ امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	//	یعد/ امر حاضر معلوم/ نون اعرابی
واحد متکلم مضارع معلوم	//	یعد
واحد اسم آلہ کبری	حسب کرم	میعاد
واحد متکلم مضارع معلوم	ضرب	یعد

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
وَاسِعَةٌ	وَاسِعَةٌ	فَاعِلَةٌ	اسم	وَسِعَ	ثلاثی مجرد	مثال واوی
تُوْلِجُ	تُوْلِجُ	تُفْعِلُ	فعل	وَلَجَ	ثلاثی مزید فیہ	//
لَاتَتَّسِرُوْا	لَاتَيْتَسِرُوْا	لَاتَفْتَعِلُوْا	//	يَسَرَ	//	مثال یائی
عِدْعِدَ	اِوْعَدْ/ وُعِدَ	اِفْعَلْ/فُعِلَ	//	وَعَدَ/ وَعَدَ	ثلاثی مجرد	مثال واوی
وَاتُّمِنْتُنَّ	اُوْتُمِنْتُنَّ	اُفْتُعِلْتُنَّ	//	وَمَنَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اِذَااتَّسَقَ	اِوْتَسَقَ	اِفْتَعَلَ	//	وَسَقَ	//	//
اُقِّتَتْ	وُقِّتَتْ	فُعِّلَتْ	//	وَقَتَ	//	//
سَتَّالَدُوْنَ	تَتَوَالَدُوْنَ	تَتَفَاعَلُوْنَ	//	وَلَدَ	//	//
وَلِوَالِدَیَّ	وَالِدَيْنِ	فَاعِلَيْنِ	اسم	//	ثلاثی مجرد	//

صیغہائے اجوف واوی و یائی ثلاثی مجرد و مزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
اَغِثْنَا	اَغْيِثْنَا	اَفْعِلْنَا	فعل	غَيَثَ	ثلاثی مزید فیہ	اجوف یائی
وَامْتَازُوالْيَوْمَ	اِمْتَوَزُوْا	اِفْتَعَلُوْا	//	مَوَزَ	//	اجوف واوی
ثُمَّ ازْدَادُوْا	اِزْتَوَدُوْا	اِفْتَعَلُوْا	//	زَوَدَ	//	//
اِصْطَاعَ	اِصْتَوَعَ	اِفْتَعَلَ	//	صَوَعَ	//	//
لَفَتُّ	فَوَدْتُ	فَعَلْتُ	//	فَوَدَ	ثلاثی مجرد	//
لَانُغِيْثُ	لَانُغْيِثُ	لَانُفْعِلُ	//	غَيَثَ	ثلاثی مزید فیہ	اجوف یائی
خِيْفُوْا	خُوِفُوْا	فُعِلُوْا	//	خَوَفَ	ثلاثی مجرد	اجوف واوی
خُوْلُوْا	اُخْوُلُوْا	اُفْعُلُوْا	//	خَوَلَ	//	اجوف یائی
لَمْ نَنِكَ	لَمْ نَنْيِكْ	لَمْ نَفْعِلْ	//	نَيَكَ	//	//
اِزَّانَ	اِزْتَوَنَ	اِفْتَعَلَ	//	زَوَنَ	ثلاثی مزید فیہ	اجوف واوی
فِيْهَا	فُوْهَا	فُعْلَا	//	فَوَهَ	ثلاثی مجرد	//
فَأَعِيْنُوْنِيْ	اَعْوِنُوْا	اَفْعِلُوْا	//	عَوَنَ	ثلاثی مزید فیہ	//
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا	لِيَسْتَجْوِبُوْا	لِيَسْتَفْعِلُوْا	//	جَوَبَ	//	//
مَدِيْنُوْنَ	مَدْيُوْنُوْنَ	مَفْعُوْلُوْنَ	اسم	دَوَنَ	ثلاثی مجرد	//
اِنِ اسْتَطَاعُوْا	اِسْتَطْوَعُوْا	اِسْتَفْعَلُوْا	فعل	طَوَعَ	ثلاثی مزید فیہ	//
وَلَاتُطِيْعُ	لَاتُطْوِعُ	لَاتُفْعِلُ	//	//	//	//

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مؤنث اسم فاعل	سمع	اسم فاعل
واحد مونث غائب مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
جمع مذکر نہی حاضر معلوم	افتعال	اتعداتسر/ نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم/ واحد مذکر غائب ماضی مجہول	ضرب	یعد/ امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی/ اعد اشاح/ یسل قد فلح
جمع مونث مخاطب ماضی مجہول	افتعال	ماضی مجہول/ اتعداتسر/ ہمزہ وصلی قطعی/ ینبغی
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	//	اتعداتسر/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مونث غائب ماضی مجہول	تفعیل	ماضی مجہول/ اُعد اِشاح
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	تفاعل	تتصرف تتھارب تتدحرج/ اتعداتسر/ ہمزہ وصلی قطعی
تثنیہ مذکر اسم فاعل	ضرب	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع

صیغہائے اجوف واوی و یائی ثلاثی مجرد و مزید فیہ

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع متکلم مضارع معلوم	افعال	یکرم یتصرف/ خفن بعن/ التقائے ساکنین
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	قال باع/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	//	اذکر اذّکر/ قال باع/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	//	اظلم اظّلم/ قال باع/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد متکلم ماضی معلوم	نصر	قال باع/ التقائے ساکنین/ وعدت
جمع متکلم فعل مضارع نفی معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ یقول یبیع
جمع مذکر غائب ماضی مجہول	سمع	یقول یبیع/ میعاد
جمع مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ یقول یبیع/ نون اعرابی/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع متکلم فعل جحد معلوم	ضرب	یقول یبیع/ التقائے ساکنین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	ادکر اذکر/ یدعی یعلی/ قال باع
تثنیہ مذکر غائب ماضی مجہول	نصر	ماضی مجہول/ قیل بیع
جمع مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ یقول یبیع/ میعاد/ نون اعرابی
جمع مذکر امر غائب معلوم	استفعال	یقول یبیع/ میعاد/ حلقی العین/ نون اعرابی
جمع مذکر سالم اسم مفعول	نصر	اسم مفعول/ یقول یبیع/ یوسر/ التقائے ساکنین/ میعاد
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	استفعال	یقال یباع/ ہمزہ وصلی قطعی/ التقائے ساکنین
واحد مذکر مخاطب فعل نفی معلوم	افعال	یقول یبیع/ میعاد

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
كِدْتَّ	كَيِدْتَ	فَعِلْتَ	فعل	كَيَدَ	ثلاثی مجرد	اجوف یائی
اَنِلْنِی	اَنْيِلُ	اَفْعِلُ	//	نَيَلَ	ثلاثی مزید فیہ	//
لُمْتُنَّنِی	لَوَمْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	//	لَوَمَ	ثلاثی مجرد	اجوف واوی
تُوْبُوْا	اُتْوُبُوْا	اُفْعُلُوْا	//	تَوَبَ	//	//
مِتْنَا	مَوِتْنَا	فَعِلْنَا	//	مَوَتَ	//	//
يَغِيْبُ	يَغْيِبُ	يَفْعِلُ	//	غَيَبَ	//	اجوف یائی
فَصُرْهُنَّ	اُصْوُرْ	اُفْعُلْ	//	صَوَرَ	//	اجوف واوی
زَائِقٌ	زَاوِقٌ	فَاعِلٌ	اسم	زَوَقَ	//	//
قُوْلَا	اُقْوُلَا	اُفْعُلَا	فعل	قَوَلَ	//	//
قُوْلَا	اُقْوُلَنَّ	اُفْعُلَنَّ	//	//	//	//
اَنْ تَقُوْلُوْا	تَقْوُلُوْا	تَفْعُلُوْا	//	//	//	//
اَنْ اَفِيْضُوْا	اَفْوِضُوْا	اَفْعِلُوْا	//	فَوَضَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اَقِمِ الصَّلٰوةَ	اَقْوِمْ	اَفْعِلْ	//	قَوَمَ	//	//
هَادُوْا	هَيَدُوْا	فَعَلُوْا	//	هَيَدَ	ثلاثی مجرد	اجوف یائی
مُحِيْطٌ	مُحْيِطٌ	مُفْعِلٌ	اسم	حَيَطَ	ثلاثی مزید فیہ	//
مُحَاطٌ	مُحْيَطٌ	مُفْعَلٌ	//	//	//	//
مُسْتَطَابٌ	مُسْتَطْوَبٌ	مُسْتَفْعَلٌ	//	طَوَبَ	//	اجوف واوی
خَائِبِيْنَ	خَاوِبِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	//	خَوَبَ	ثلاثی مجرد	//

صیغہائے ناقص واوی و یائی ثلاثی مجرد و مزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
اَلتَّنَادُ	تَنَادُیٌ	تَفَاعُلٌ	اسم	نَدَی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
تُفَادُوْهُمْ	تُفَادِيُوْنَ	تُفَاعِلُوْنَ	فعل	فَدَی	//	//
مَقْضِيًّا	مَقْضُوْیٌ	مَفْعُوْلٌ	اسم	قَضَی	ثلاثی مجرد	//
تَدَّعُوْنَ	تَدْتَعِوُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	فعل	دَعَوَ	ثلاثی مزید فیہ	ناقص واوی
رَاعِنَا	رَاعِيُنَا	فَاعِلْنَا	//	رَعَی	//	ناقص یائی
مَنْ يَّعْشُ	يَعْشُوُ	يَفْعُلُ	//	عَشَوَ	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
مَتَنْتَفَنْتَفٰی	اِنْتَفٰی اِنْتَفٰی	اِفْتَعَلَ اِفْتَعَلَ	//	نَفَی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر حاضر ماضی معلوم	حسب	قال باع/ التقائے ساکنین/خفن بعن/ وعدت
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ التقائے ساکنین/نون وقایہ یا ضمیر متکلم
جمع مونث مخاطب ماضی معلوم	نصر	قال باع/ التقائے ساکنین/قلن طلن
جمع مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ ہمزہ وصلی قطعی/نون اعرابی
جمع متکلم ماضی معلوم	//	قال باع/ التقائے ساکنین/خفن بعن
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	ضرب	یقول بیع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر اسم فاعل	ضرب	اسم فاعل/ قائل بائع
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ ہمزہ وصلی قطعی/نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ	//	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/نون خفیفہ/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	//	یقول بیع/نون اعرابی/ ینبغی
جمع مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ میعاد/ ہمزہ وصلی قطعی/نون اعرابی/ینبغی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ یقول بیع/ میعاد/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	ضرب	قال باع
واحد مذکر اسم فاعل	افعال	اسم فاعل/ یقول بیع
واحد مذکر اسم مفعول	//	اسم مفعول/ یقال یباع
واحد مذکر اسم مفعول	استفعال	یقال یباع
جمع مذکر سالم اسم فاعل	فتح	اسم فاعل/ قائل بائع

صیغہائے ناقص واوی ویائی ثلاثی مجرد ومزید فیہ

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
اسم مصدر	تفاعل	حروف شمسی قمری/نون تنوین تثنیہ جمع/ یدعو یرمی
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	مفاعلہ	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین/نون اعرابی
واحد مذکر اسم مفعول	ضرب	اسم مفعول (مَقْضُوْیٌ) قویل قویلۃ (مَقْضُیٌّ) دعی (ا) (مَقْضِیًّا)
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	افتعال	ادکر اذکر/ دعی/ یقول بیع/ یوسر/ التقائے ساکنین
واحد مذکر امر حاضر معلوم	مفاعلہ	لم یدع لم یدع
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	نصر	یدعو یرمی/ لم یدع لم یدع/ یرلون
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	قال باع/ ہمزہ وصلی قطعی/ ینبغی

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
تَنْبُوْ	تَنْبُوْ	تَفْعُلُ	فعل	نبو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
مُلَاقُوْا رَبِّهِمْ	مُلَاقِيُوْنَ	مُفَاعِلُوْنَ	اسم	لقی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
فَالتَّالِيَاتُ	تَالِيَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	//	تلو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
يُعْفُوْنَ	يُعْفِيُوْنَ	يُفْعِلُوْنَ	فعل	عفی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
قَالُوْا (غیر ماضی)	قَالِيُوْا	فَاعِلُوْا	//	قلی	//	//
لَمْ يُقَالِ	يُقَالِيُ	يُفَاعِلُ	//	//	//	//
وَاكْسُوْهُمْ	اُكْسُوُوْا	اُفْعُلُوْا	//	كسو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
اَلْمُهْتَدِ	مُهْتَدِيٌ	مُفْتَعِلٌ	اسم	ھدی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
فَلْيَدْعُ الدَّاعِ	لِيَدْعُوْ	لِيَفْعُلْ	فعل	دعو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
اِذَا اسْتَسْقٰى	اِسْتَسْقَيَ	اِسْتَفْعَلَ	//	سقی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
بَاكُوْنَ	بَاكِيُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	اسم	بكی	//	//
مَدْعًا	مَدْعَوٌ	مَفْعَلٌ	//	دعو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
دَوَاعِ	دَوَاعِوُ	فَوَاعِلُ	//	//	//	//
رَضِيْتُ	رَضِوْتُ	فَعِلْتُ	فعل	رضی	//	//
اَعْلَوْا	اَعْلَوُوْا	اَفْعَلُوْا	//	علو	ثلاثی مزید فیہ	//
يَتْلُوْنَ	يَتْلُوُوْنَ	يَفْعُلُوْنَ	//	تلو	ثلاثی مجرد	//
هَادُوْا	هَادِوُوْا	فَاعِلُوْا	//	هدو	ثلاثی مزید فیہ	//
مُصْطَفٰى	مُصْتَفَيٌ	مُفْتَعَلٌ	اسم	صفی	//	ناقص یائی
وَلَتَنْسَوُنَ	تَنْسَوُوْنَ	تَفْعَلُوْنَ	فعل	نسو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
مُبْتَدٍ	مُبْتَدِيٌ	مُفْتَعِلٌ	اسم	بدی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
يَجْثُوْنَ	يَجْثُوُوْنَ	يَفْعُلُوْنَ	فعل	جثو	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
مَا اَدْرٰكَ	اَدْرَيَ	اَفْعَلَ	//	دری	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
اَسْمَانِ	مَانِيٌ	فَاعِلٌ	اسم	منی	//	//
اُصْلُوْبُوْا	اُصْلُوْبُوْا	اُفْعُلِلُوْا	فعل	صلو	//	ناقص واوی
عِصِيٌّ	عُصُوْوٌ	فُعُوْلٌ	اسم	عصو	ثلاثی مجرد	//
فَحَيُّوْا	حَيِّوُوْا	فَعِّلُوْا	فعل	حیی	ثلاثی مزید فیہ	ناقص یائی
تَالَا	تَالَيَ	فَاعَلَ	//	تلی	//	//

صیغہ/دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	نصر	یدعو یرمی/ینبغی
جمع مذکر سالم اسم فاعل	مفاعلہ	یقول یبیع/یوسر/التقائے ساکنین/نون تنوین تثنیہ جمع
جمع مونث سالم اسم فاعل	نصر	ضربن (ا)/حروف شمسی قمری/اسم فاعل/نون تنوین تثنیہ جمع/ہمزہ وصلی
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	افعال	قیل بیع/یوسر/التقائے ساکنین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	مفاعلہ	امر حاضر معلوم/یقول یبیع/التقائے ساکنین/نون اعرابی
واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم	//	قال باع/لم یدع لم یدع
جمع مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/یقول یبیع/التقائے ساکنین/نون اعرابی/ہمزہ وصلی
واحد مذکر اسم فاعل	افتعال	اسم فاعل/یدعو یرمی/التقائے ساکنین/نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مذکر امر غائب معلوم	نصر	حلقی العین/لم یدُع لم یدع
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	استفعال	قال باع/ہمزہ وصلی قطعی/التقائے ساکنین
جمع مذکر اسم فاعل	//	اسم فاعل/یقول یبیع/یوسر/التقائے ساکنین
واحد اسم ظرف	نصر	یدعی یعلی/قال باع/التقائے ساکنین
جمع مونث مکسر اسم فاعل	//	دواع روام
واحد متکلم ماضی معلوم	سمع	دعی یا میعاد
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	یدعی یعلی/قال باع/التقائے ساکنین
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	نصر	یدعو یرمی/التقائے ساکنین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	مفاعلہ	دعی/یقول یبیع/یوسر/التقائے ساکنین
واحد مذکر اسم مفعول	افتعال	اسم مفعول/اطلم اظلم/قال باع/التقائے ساکنین
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	فتح	یدعی یعلی/قال باع/التقائے ساکنین
واحد مذکر اسم فاعل	افتعال	اسم فاعل/یدعو یرمی/التقائے ساکنین/نون تنوین
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	نصر	یدعو یرمی/التقائے ساکنین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	قال باع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	مفاعلہ	لم یدع لم یدع
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	افعلال	ماضی مجہول/یقول یبیع
جمع مذکر مکسر اسم فاعل	ضرب	دعی (۱)(۲)
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	تفعیل	قال باع/التقائے ساکنین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	مفاعلہ	قال باع

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
تَعَالٰی	تَعَالَوَ	تَفَاعَلَ	فعل	عَلَوَ	ثلاثی مزید فیہ	ناقص واوی
قُتَّا	قُتِوَ	فُعِلَ	//	قَتَوَ	//	//
تُلْقَوْنَ	تُلْقِيُوْنَ	تُفْعِلُوْنَ	//	لَقِيَ	//	ناقص یائی
عَصَوْا	عَصَوُوْا	فَعَلُوْا	//	عَصَوَ	ثلاثی مجرد	ناقص واوی
ثُمَّ ادْعُهُنَّ	اُدْعُوْ	اُفْعُلْ	//	دَعَوَ	//	//
يَبْغُوْنَ	يَبْغِيُوْنَ	يَفْعِلُوْنَ	//	بَغَيَ	//	ناقص یائی
مِنَ الْقَالِيْنَ	قَالِيِيْنَ	فَاعِلِيْنَ	اسم	قَلَيَ	//	//

صیغہائے مہموز الفاء والعین واللام ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
يُئَلِّفُ	يُئَلِّفُ	يُفَعِّلُ	فعل	اَلَفَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء
اَمِ اتَّخَذُوْا	اِوْتَخَذُوْا	اِفْتَعَلُوْا	//	وَخَذَ	//	مثال واوی
لَايُؤَخِّرُ	لَايُأَخِّرُ	لَايُفَعِّلُ	//	اَخَرَ	//	مہموز الفاء
اَلْمُسْتَهْزِئِيْنَ	مُسْتَهْزِءِيْنَ	مُسْتَفْعِلِيْنَ	اسم	هَزَءَ	//	مہموز اللام
اُوْتُمِنَ	اُءْتُمِنَ	اُفْتُعِلَ	فعل	اَمَنَ	//	مہموز الفاء
اَؤُنَبِّئُكُمْ	اُنَبِّئُ	اُفَعِّلُ	//	نَبَءَ	//	مہموز اللام
اَنْ يَّتَّخِذَ	يَوْتَخِذُ	يَفْتَعِلُ	//	وَخَذَ	//	مثال واوی
مَاْكُوْلٌ	مَاْكُوْلٌ	مَفْعُوْلٌ	اسم	اَكَلَ	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء
اُمِرْتُ	اُمِرْتُ	فُعِلْتُ	فعل	اَمَرَ	//	//
فَاْذَنُوْا	اِءْذَنُوْا	اِفْعَلُوْا	//	اَذِنَ	//	//
اَلَتْنٰهُمْ	اَلَتْنَا	فَعَلْنَا	//	اَلَتَ	//	//
لَتُسْئَلُنَّ	لَتُسْئَلُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ	//	سَئَلَ	//	مہموز العین
مُرْ لِيْ	اُءْمُرْ	اُفْعُلْ	//	اَمَرَ	//	مہموز الفاء
نَاشِئَةَ اللَّيْلِ	نَاشِئَةٌ	فَاعِلَةٌ	اسم	نَشَءَ	//	مہموز اللام
اٰمَنُوْا	اَءْمَنُوْا	اَفْعَلُوْا	فعل	اَمَنَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء
مُطْمَئِنَّةٌ	مُطْمَئِنَّةٌ	مُفْعَلِلَّةٌ	اسم	طَمَنَ	//	صحیح
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ	اِئْلَافِ	اِفْعَالِ	//	اَلَفَ	//	مہموز الفاء
مُؤَذِّنٌ	مُؤَذِّنٌ	مُفَعِّلٌ	//	اَذَنَ	//	//

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفاعل	یدعی یعلی/ قال باع
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	تفعیل	قال باع/ یدعی یعلی/ دعابھا
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	افعال	یکرم یتصرف یکرم یصرف/ قیل بیع/ یوسر/ التقائے ساکنین
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	سمع نصر	یدعی یعلی/ قال باع/ التقائے ساکنین
واحد مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم	نصر فتح ضرب	یدعو یرمی یوسر/ التقائے ساکنین
جمع مذکر سالم اسم فاعل	ضرب	اسم فاعل/ یدعو یرمی/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
صیغہائے مہموز الفاء والعین واللام ثلاثی مجرد ومزید فیہ		
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	اتعد اتسر/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب فعل نفی مجہول	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ مضارع مجہول
جمع مذکر سالم اسم فاعل	استفعال	اسم فاعل/ حروف شمسی قمری
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	افتعال	ماضی مجہول/ امن اومن ایمانا
واحد متکلم مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	افتعال	اتعد اتسر/ یرملون
واحد مذکر اسم مفعول	نصر	اسم مفعول
واحد متکلم ماضی مجہول	//	ماضی مجہول
جمع مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ نون اعرابی/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع متکلم ماضی معلوم	ضرب	ضرب ن (۱)(۲)
جمع مذکر مخاطب مضارع مجہول	فتح	مضارع مجہول
واحد مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ خلاف القیاس ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے۔
واحد مونث اسم فاعل	فتح	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع/ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	امن اومن ایمانا
واحد مونث اسم فاعل	افعیلال	اسم فاعل
اسم مصدر	افعال	امن اومن ایمانا/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مذکر اسم فاعل	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ اسم فاعل

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
يَسْتَنْبِئُوْنَكَ	يَسْتَنْبِئُوْنَ	يَسْتَفْعِلُوْنَ	فعل	نَبَأَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز اللام
بَارِئِكُمْ	بَارِءٌ	فَاعِلٌ	اسم	بَرَءَ	ثلاثی مجرد	//
يَاتَمِرُوْنَ	يَأْتَمِرُوْنَ	يَفْتَعِلُوْنَ	فعل	اَمَرَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء
فَدَّارَئْتُمْ	تَدَارَئْتُمْ	تَفَاعَلْتُمْ	//	دَرَءَ	//	مہموز اللام
اُرْدُوْ	اُرْدُءْ	اُفْعُلْ	//	رَدُءَ	ثلاثی مجرد	//
لُمَا	اُلْئُمَا	اُفْعُلَا	//	لَئُمَ	//	مہموز العین
يَرْمِ يَرْمِ	يَرْمِيْ/اِرْمِ	يَفْعِلُ/ اِفْعِلْ	//	رَمَيَ/ رَمَيَ	//	ناقص یائی
لَمْلَمِلْمْ	لَمْ اُلَمِلْمْ	لَمْ اُفَعْلِلْ	//	لَمْلَمَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
لَمْلَّ	لَمْ اَلْئَنْ	لَمْ اُفْعَلْ	//	لَئَنَ	ثلاثی مجرد	مہموز العین
اِلَّمْ	اِنْ اِلْئَمْ	اِنْ اِفْعَلْ	//	لَئَمَ	//	//
اَنْسَا	اَنْ اَسْئٰی	اَنْ اَفْعَلَ	//	سَئَیَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز العین/ ناقص یائی
بَرَ	بَرِءَ	فَعِلَ	//	بَرِءَ	ثلاثی مجرد	مہموز اللام
لَمْرَ	لَمْ اَرْءَ یْ	لَمْ اَفْعَلْ	//	رَءَیَ	//	مہموز العین/ ناقص یائی
لَمَاكُلْ	لَمْ اَءْكُلْ	لَمْ اَفْعُلْ	//	اَكَلَ	//	مہموز الفاء
فَاَزَرَهُ	اَءْزَرَ	اَفْعَلَ	//	اَذَرَ	ثلاثی مزید فیہ	//
سَلُوْنِيْ	اِسْئَلُوْا	اِفْعَلُوْا	//	سَئَلَ	ثلاثی مجرد	مہموز العین
اَرِنَا	اَرْءِ یْ	اَفْعِلْ	//	رَءَیَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز العین/ ناقص یائی
يُقَرِيمَنْ	يُقَرْءِءُ/ اِءْمَنْ	يُفَعْلِلُ/ اِفْعَلْ	//	قَرْءَءَ/ اَمَنَ	رباعی مجرد/ثلاثی مجرد	مہموز اللام/مہموز الفاء
اَنِيْسَ	اَنْ اِءْسَ	اَنْ اِفْعَلَ	//	اَسِیَ	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء/ ناقص یائی
اٰنَسْتُمْ	اَءْنَسْتُمْ	فَاعَلْتُمْ	//	اَنَسَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء
نَبِیْ زَيْدًا	نَبِّئْ	فَعِّلْ	//	نَبَّءَ	//	مہموز اللام

صیغہائے لفیف مفروق ومقرون ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
وَتَعِيَهَا	تَوْعِيُ	تَفْعِلُ	فعل	وَعَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق
لِنَا	اِوْلِيْ	اِفْعِلْ	//	وَلِيَ	//	//
وَاسْتَحْيُوْا	اِسْتَحْيِيُوْا	اِسْتَفْعِلُوْا	//	حَيِیَ	ثلاثی مزید فیہ	لفیف مقرون
يُوْسُفِ	يَايُوْسُفُ اِوْفِيْ	اِفْعِلْ	//	وَفَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	استفعال	ینبغی / یکرم یتصرف
جمع متکلم مضارع معلوم	ضرب	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	افتعال	یکرم یتصرف / یا خذ یامن یومن
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	تفاعل	ہمزہ وصلی قطعی / انتم ضربتم
واحد مذکر امر حاضر معلوم	کرم	امر حاضر معلوم/ یاخذ یامن یومن
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	رر	امر حاضر معلوم/ نون اعرابی/ یسل قد فلح / ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب مضارع معلوم واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	یدعو یرمی، ہمزہ وصلی قطعی التقائے ساکنین امر حاضر معلوم لم یدع لم یدع
واحد متکلم فعل جحد معلوم	فعللہ	یکرم یصرف / یکرم یتصرف / یسل قد فلح
واحد متکلم فعل جحد مجہول	نصر	یسل قد فلح / یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح / ہمزہ وصلی قطعی/ متجانسین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	قال باع / یسل قد فلح / یسل قد فلح
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	سمع	حلقی العین/ یسل قد فلح
واحد متکلم فعل جحد معلوم	فتح	لم یدع لم یدع / یسل قد فلح / یسل قد فلح
واحد متکلم فعل جحد معلوم	نصر	امن اومن ایمانا / یسل قد فلح
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	امن اومن ایمانا
جمع مذکر امر حاضر معلوم	فتح	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح / ہمزہ وصلی قطعی/ نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع / یسل قد فلح
واحد مذکر غائب مضارع معلوم واحد مذکر امر حاضر معلوم	فعللہ سمع	اوادم یدعو یرمی۔ یسل امن اومن ایمانا امر حاضر معلوم ہمزہ وصلی قطعی التقائے ساکنین
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر/ یاخذ یامن یومن/ یسل قد فلح / لم یدع لم یدع
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	مفاعلہ	امن اومن ایمانا / انتم ضربتم
واحد مذکر امر حاضر معلوم	تفعیل	امر حاضر معلوم/ یاخذ یامن یومن

صیغہائے لفیف مفروق ومقرون ثلاثی مجرد ومزید فیہ

صیغہ	باب	قوانین
واحد مونث غائب مضارع معلوم	ضرب	یعد
واحد مذکر امر حاضر معلوم	رر	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع / یعد/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر امر حاضر معلوم	استفعال	امر حاضر معلوم/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین/ نون اعرابی/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع / ہمزہ وصلی قطعی

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
تَوَلّٰی	تَوَلَّیَ	تَفَعَّلَ	فعل	وَلَیَ	ثلاثی مزید فیہ	لفیف مفروق
ءِ	اِوْءِ یْ	اِفْعِلْ	//	وَءَ یَ	ثلاثی مجرد	//
اُوْفُوْفُوْا	اُوْفُوْفِیُوْا	اُفْعُیْعِلُوْا	//	وَفَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
فِیْ	اِوْفِیِیْ	اِفْعِلِیْ	//	//	ثلاثی مجرد	//
تَوَلَّتْ	تَوَلَّیَتْ	تَفَعَّلَتْ	//	وَلَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
قُوْا	اِوْقِیُوْا	اِفْعِلُوْا	//	وَقَیَ	ثلاثی مجرد	//
شِّ	اِوْشِیْنَ	اِفْعِلْنَ	//	وَشَیَ	//	//
نَقِیْ	نَوْقِیُ	نَفْعِلُ	//	وَقَیَ	//	//
اُوْفِیْ	اُوْفِیُ	اُفْعِلُ	//	وَفَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
تَوَاصَوْا	تَوَاصَیُوْا	تَفَاعَلُوْا	//	وَصَیَ	//	//
نَسْتَوِیْ	نَسْتَوِیُ	نَفْتَعِلُ	//	سَوَیَ	//	لفیف مقرون
تَقِیٌّ	تَقْوِیٌ	فَعِیْلٌ	اسم	وَقَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق
تُقٰی	تُقَیَ	فُعَلَ	فعل	//	//	//
وَصّٰی	وَصَّیَ	فَعَّلَ	//	وَصَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
لَیُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ	یُوَلِّیُوْنَ	یُفَعِّلُوْنَ	//	وَلَیَ	//	//
مَطْوِیَّاتٌ	مَطْوُیِیَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	اسم	طَوَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مقرون
وَاقٍ	وَاقِیٌ	فَاعِلٌ	//	وَقَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق
قِنَا	اِوْقِیْنَا	اِفْعِلْنَا	فعل	//	//	//
یُوَفِّیْهِمْ	یُوَفِّیُ	یُفَعِّلُ	//	وَفَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
لَاُغْوِیَنَّهُمْ	اُغْوِیَنَّ	اُفْعِلَنَّ	//	غَوَیَ	//	لفیف مقرون
مُتَّقِیْنَ	مُوْتَقِیُوْنَ	مُفْتَعِلُوْنَ	اسم	وَقَیَ	//	لفیف مفروق
اَوْفُوْا	اَوْفِیُوْا	اَفْعِلُوْا	فعل	وَفَیَ	//	//
لَیُوَفِّیَنَّهُمْ	لَیُوَفِّیَنَّ	یُفَعِّلَنَّ	//	//	//	//
وُفِّیَتْ	وُفِّیَتْ	فُعِّلَتْ	//	//	//	//
مَنْ یَّتَوَلَّ	یَتَوَلَّیُ	یَتَفَعَّلُ	//	وَلَیَ	//	//
تُوَلُّوْا	تُوَلِّیُوْنَ	تُفَعِّلُوْنَ	//	//	//	//
مُوَلِّیْهَا	مُوَلِّیٌ	مُفَعِّلٌ	اسم	//	//	//

صیغہ/دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفعل	قال باع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/لم یدع لم یدع/یعد/ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر غائب ماضی مجہول	افعیعال	ماضی مجہول/یقول یبیع/یوسر/التقائے ساکنین
واحد مونث امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/یدعو یرمی التقائے ساکنین یعد ہمزہ وصلی قطعی نون اعرابی
واحد مونث غائب ماضی معلوم	تفعل	قال باع/التقائے ساکنین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/یدعو یرمی/یوسر/التقائے ساکنین/یعد/ہمزہ وصلی قطعی/انون اعرابی
جمع مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/یدعو یرمی یوسر/التقائے ساکنین/یعد/ہمزہ وصلی قطعی/انون اعرابی
جمع متکلم مضارع معلوم	//	یعد/یدعو یرمی
واحد متکلم مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف/یکرم یتصرف/یدعو یرمی
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	تفاعل	قال باع/التقائے ساکنین
جمع متکلم مضارع معلوم	افتعال	یکرم یتصرف/یدعو یرمی
اسم مصدر	ضرب	قویل قویلۃ
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	//	ماضی مجہول/دعا بہا
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	تفعیل	قال باع
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	//	یکرم یصرف یکرم یتصرف یدعو یرمی التقائے ساکنین ہمزہ وصلی قطعی
جمع مونث سالم اسم مفعول	ضرب	اسم مفعول/متجانسین
واحد مذکر اسم فاعل	//	اسم فاعل/یدعو یرمی/التقائے ساکنین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/لم یدع لم یدع/یعد/ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/یکرم یتصرف/یدعو یرمی
واحد متکلم مضارع معلوم	//	یکرم یصرف/یکرم یتصرف/ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر سالم اسم فاعل	افتعال	اسم فاعل/اتعد اتسر/یوسر/یدعو یرمی/التقائے ساکنین
جمع مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/یدعو یرمی/التقائے ساکنین/نون اعرابی
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/یکرم یتصرف
واحد مونث غائب ماضی مجہول	//	ماضی مجہول
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	تفعل	یرملون/لم یدع لم یدع
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	تفعیل	یدعو یرمی/یوسر/التقائے ساکنین/نون اعرابی
واحد مذکر اسم فاعل	//	اسم فاعل/یدعو یرمی/التقائے ساکنین/نون تنوین

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
یُوْفُوْنَ	یُوْفِیُوْنَ	یُفْعِلُوْنَ	فعل	وَفَیَ	ثلاثی مزید فیہ	لفیف مفروق
نَتَوَفَّیَنَّکَ	نَتَوَفَّیَنَّ	نَتَفَعَّلَنَّ	//	//	//	//
وَاتَّقُوْنِ	اِوْتَقِیُوْا	اِفْتَعِلُوْا	//	وَقَیَ	//	//
وَاسْتَوَتْ	اِسْتَوَیَتْ	اِفْتَعَلَتْ	//	سَوَیَ	//	لفیف مقرون
تَقْوٰی	تَقْیٰی	فَعْلٰی	//	وَقَیَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق
اِنِلْزَیْدًا	اِنْ نَوْلِیْ	اِنْ نَفْعِلْ	//	وَلَیَ	//	//
تُوْرُوْنَ	تُوْرِیُوْنَ	تُفْعِلُوْنَ	//	وَرَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//
مُوْصٍ	مُوْصِیٌ	مُفْعِلٌ	اسم	وَصَیَ	//	//
لَاتَنِیَا	لَاتَوْنِیَا	لَاتَفْعِلَا	فعل	وَنَیَ	ثلاثی مجرد	//
یُوْعُوْنَ	یُوْعِیُوْنَ	یُفْعِلُوْنَ	//	وَعَیَ	ثلاثی مزید فیہ	//

صیغہائے مضاعف ثلاثی ورباعی ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
کَانْ کَانْ	کَانْکَانْ	فَاعِلَانْ	اسم	کَنَکَ	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی
لَنْ یَّضُرُّوْا	لَنْ یَّضْرُرُوْا	لَنْ یَّفْعُلُوْا	فعل	ضَرَرَ	//	//
اَلضَّالِّیْنَ	ضَالِلِیْنَ	فَاعِلِیْنَ	اسم	ضَلَلَ	//	//
اَنْ نَّمُنَّ	نَمْنُنَ	نَفْعُلُ	فعل	مَنَنَ	//	//
لَیَمَسَّنَّ	لَیَمْسَسَنَّ	لَیَفْعَلَنَّ	//	مَسَسَ	//	//
فَلْیَمْدُدْ	لِیَمْدُدْ	لِیَفْعُلْ	//	مَدَدَ	//	//
کَالرَّمِیْمِ	رَمِیْمٌ	فَعِیْلٌ	اسم	رَمَمَ	//	//
تَکُنُّ	تَکْنُنُ	تَفْعُلُ	فعل	کَنَنَ	//	//
زَلَلْتُمْ	زَلَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	//	زَلَلَ	//	//
اِسْتَحَبُّوْا	اِسْتَحْبَبُوْا	اِسْتَفْعَلُوْا	//	حَبَبَ	ثلاثی مزید فیہ	//
اَتُحَاجُّوْنَنَا	تُحَاجِجُوْنَ	تُفَاعِلُوْنَ	//	حَجَجَ	//	//
فَلْیُمْلِلْ	لِیُمْلِلْ	لِیُفْعِلْ	//	مَلَلَ	//	//
لَمْنُصَبَّ	لَمْ اَنْصَبِبْ	لَمْ اَنْفَعِلْ	//	صَبَبَ	//	//
اِبْلَخَّادِمُ	اِبْلَخْ یَاخَادِمُ	اِفْعَلْ	//	بَلَخَ	ثلاثی مجرد	صحیح
فَظَلْتُمْ	ظَلَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ	//	ظَلَلَ	//	مضاعف ثلاثی

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف یکرم یتصرف/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین
جمع متکلم مضارع معلوم	تفعل	یکرم یتصرف
جمع مذکر امر حاضر معلوم	افتعال	امر حاضر معلوم اتعد اتسر یدعو یرمی التقائے ساکنین نون اعرابی ہمزہ وصلی قطعی
واحد مونث غائب ماضی معلوم	//	قال باع/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
اسم جنس	ضرب	تقوی فتوی
جمع متکلم مضارع معلوم	//	یدعو یرمی/ یعد/ متجانسین
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین
واحد مذکر اسم فاعل	//	اسم فاعل/ یدعو یرمی/ التقائے ساکنین
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ یعد/ نون اعرابی
جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین

صیغہائے مضاعف ثلاثی ورباعی ثلاثی مجرد ومزید فیہ

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
تثنیہ مذکر اسم فاعل	ضرب	اسم فاعل
جمع مذکر غائب نفی معلوم موکد بلن ناصبہ	نصر	متجانسین/ نون اعرابی/ یرملون
جمع مذکر سالم اسم فاعل	ضرب سمع	متجانسین/ نون تنوین تثنیہ جمع/ حروف شمسی قمری/ التقائے ساکنین
جمع متکلم مضارع معلوم	نصر	متجانسین/ یرملون
واحد مذکر غائب مستقبل معلوم بانون ثقیلہ	نصر سمع	متجانسین
واحد مذکر امر غائب معلوم	نصر	حلقی العین
صفت مشبہ	ضرب	حروف شمسی قمری/ ہمزہ وصلی قطعی/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	نصر	متجانسین
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	ضرب سمع	انتم ضربتم
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	استفعال	متجانسین
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	مفاعلہ	متجانسین/ التقائے ساکنین
واحد مذکر امر غائب معلوم	افعال	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ حلقی العین
واحد متکلم فعل جحد معلوم	انفعال	یکرم یتصرف/ متجانسین/ یسل قد فلح/ ینبغی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	فتح	امر حاضر معلوم/ متجانسین
جمع مذکر مخاطب ماضی معلوم	نصر	انتم ضربتم/ ایک لام کو خلاف القیاس حذف کیا گیا ہے۔

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
فَکُبْکِبُوْا	کُبْکِبُوْا	فُعْلِلُوْا	فعل	کَبْکَب	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
اُعِدَّتْ	اُعْدِدَتْ	اُفْعِلَتْ	//	عَدَدَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
هُزِّیْ	اُهْزُزِیْ	اُفْعُلِیْ	//	هَزَزَ	ثلاثی مجرد	//
اَعَزُّمِنْکُمْ	اَعْزَزُ	اَفْعَلُ	اسم	عَزَزَ	//	//
یُصَبُّ	یُصْبَبُ	یُفْعَلُ	فعل	صَبَبَ	//	//
عَضُّوْا	عَضِضُوْا	فَعِلُوْا	//	عَضَضَ	//	مضاعف ثلاثی
یُوَسْوِسُ	یُوَسْوِسُ	یُفَعْلِلُ	//	وَسْوَسَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
قَلْقِلْ	قَلْقِلْ	فَعْلِلْ	//	قَلْقَلَ	//	//
لَعَنْهُمْ	لَعَنْنَا	فَعَلْنَا	//	لَعَنَ	ثلاثی مجرد	صحیح
نَتَهَآبُّ	نَتَهَابَبُ	نَتَفَاعَلُ	//	هَبَبَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
فَرَرْتُ	فَرَرْتُ	فَعَلْتُ	//	فَرَرَ	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی
زُحْزِحَ	زُحْزِحَ	فُعْلِلَ	//	زَحْزَحَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
فِرِّیْ	اِفْرِرِیْ	اِفْعِلِیْ	//	فَرَرَ	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی
وَاحْلُلْ	اُحْلُلْ	اُفْعُلْ	//	حَلَلَ	//	//
وَلَایَحُضُّ	لَایَحْضُضُ	لَایَفْعُلُ	//	حَضَضَ	//	//
مُدَّ	مُدِدَ	فُعِلَ	//	مَدَدَ	//	//
یَدُعُّ الْیَتِیْمَ	یَدْعُعُ	یَفْعُلُ	//	دَعَعَ	//	//
مُدِّ	اُمْدُدْ	اُفْعُلْ	//	مَدَدَ	//	//
اِرْتَدَّ	اِرْتَدَدَ	اِفْتَعَلَ	//	رَدَدَ	ثلاثی مزید فیہ	//
لَمْ یَمْسَسْکُمْ	لَمْ یَمْسَسْ	لَمْ یَفْعَلْ	//	مَسَسَ	ثلاثی مجرد	//
یَهِدِّیْ	یَهْتَدِیْ	یَفْتَعِلُ	//	هَدَیَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
یَخِصِّمُوْنَ	یَخْتَصِمُوْنَ	یَفْتَعِلُوْنَ	//	خَصَمَ	//	//
وَادَّکَرَ	اِذْتَکَرَ	اِفْتَعَلَ	//	ذَکَرَ	//	//
تَدَّعُوْنَ	تَدْتَعِوُوْنَ	تَفْتَعِلُوْنَ	//	دَعَوَ	//	ناقص واوی
مُذَبْذَبِیْنَ	مُذَبْذَبِیْنَ	مُفَعْلَلِیْنَ	//	ذَبْذَبَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
اَشَدَّ	اَشْدَدَ	اَفْعَلَ	//	شَدَدَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
اَلْمُزَّمِّلُ	اَلْمُتَزَمِّلُ	مُتَفَعِّلٌ	اسم	زَمَلَ	//	//

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر غائب ماضی مجہول	فعللہ	ماضی مجہول
واحد مؤنث غائب ماضی مجہول	افعال	ماضی مجہول/ متجانسین
واحد مؤنث امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ متجانسین/ نون اعرابی/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر اسم تفضیل	//	متجانسین/ ینبغی
واحد مذکر غائب مضارع مجہول	نصر	مضارع مجہول/ متجانسین
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	سمع فتح	متجانسین
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	فعللہ	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
واحد مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم
واحد متکلم ماضی معلوم	فتح	متجانسین
جمع متکلم مضارع معلوم	تفاعل	متجانسین/ یکرم یتصرف/ التقائے ساکنین
واحد متکلم ماضی معلوم	ضرب	ضربن (۱)(۲)
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	فعللہ	ماضی مجہول
واحد مؤنث امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ متجانسین/ ہمزہ وصلی قطعی/ نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم	//	متجانسین
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	//	ماضی مجہول/ متجانسین
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	//	متجانسین/ ہمزہ وصلی قطعی/ حروف شمسی قمری
واحد مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ متجانسین/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افتعال	متجانسین
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	فتح	×
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	افتعال	ادکر اذکر/ یکرم یتصرف/ یدعو یرمی
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	//	یکرم یتصرف/ خصم کظم
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	//	ادکر اذکر/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	//	یکرم یتصرف/ ادکر اذکر/ دعی/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین
جمع مذکر اسم فاعل	فعللہ	اسم فاعل
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	متجانسین
واحد مذکر اسم فاعل	تفعل	اسم فاعل/ ادکر اذکر/ نون تنوین تثنیہ جمع/ حروف شمسی قمری

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
بِمُزَحْزِحِهٖ	مُزَحْزِحٌ	مُفَعْلِلٌ	اسم	زَحْزَحَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
لَاتُضَارَّ	لَاتُضَارِرُ	لَاتُفَاعِلُ	فعل	ضَرَرَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
بِشِقِّ	شِقْقٌ	فِعْلٌ	اسم	شَقَقَ	ثلاثی مجرد	//

صیغہائے مختلطات ثلاثی مجرد ومزید فیہ

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/اربع اقسام	ہفت اقسام
لَمْ تُؤْتَوْا	لَمْ تُؤْتَيُوْا	لَمْ تُفْعَلُوْا	فعل	اَتَی	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء/ ناقص یائی
فَلَا تَاْسَ	لَاتَاْسٰی	لَاتَفْعَلُ	//	اَسِیَ	//	مہموز الفاء/ ناقص یائی
لَاتَيْئَسُوْا	لَاتَيْئَسُوْا	لَاتَفْعَلُوْا	//	يَئِسَ	//	مثال یائی/مہموز العین
لِمَنْ يَّشَآءُ	يَشْيَءُ	يَفْعَلُ	//	شَيْئَ	//	اجوف یائی/مہموز اللام
اَنْ يَّاْتِيَكُمْ	يَاْتِيُ	يَفْعِلُ	//	اَتَیَ	//	مہموز الفاء/ ناقص یائی
تَاْسَوْا	تَاْسَوُوْا	تَفْعَلُوْا	//	اَسِوَ	//	مہموز الفاء/ ناقص واوی
لَايَاْبَ	يَاْبٰی	يَفْعَلُ	//	اَبَیَ	//	مہموز الفاء/ ناقص یائی
بَآءُوْا	بَوَئُوْا	فَاعَلُوْا	//	بَوَءَ	//	اجوف واوی/مہموز اللام
يَاْلُوْنَ	يَاْلُوُوْنَ	يَفْعُلُوْنَ	//	اَلَوَ	//	مہموز الفاء/ ناقص واوی
اُوْتِيْتُمْ	اُءْ تِيْتُمْ	اُفْعِلْتُمْ	//	اَتَیَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز الفاء/ ناقص یائی
وَلَايَاْتَلِ	لَايَاْتَلِوُ	لَايَفْتَعِلُ	//	اَلَوَ	//	مہموز الفاء/ ناقص واوی
اٰذَوْا	اَءْ ذَوُوْا	اَفْعَلُوْا	//	اَذَوَ	//	//
يُؤْلُوْنَ	يُؤْلِوُوْنَ	يُفْعِلُوْنَ	//	اَلَوَ	//	//
تُبَوِّئُ	تُبَوِّئُ	تُفَعِّلُ	//	بَوَئَ	//	اجوف واوی/مہموز اللام
اَلسَّيِّئَةُ	سَيِّءٌ	فَعِّلٌ	//	سَیَءَ	ثلاثی مجرد	اجوف یائی/مہموز اللام
لَمْ تَرَ	لَمْ اَرْءَ	لَمْ اَفْعَلْ	//	رَءَیَ	//	مہموز العین/ ناقص یائی
قُوْا	اِوْقِيُوْا	اِفْعِلُوْا	//	وَقَیَ	//	لفیف مفروق
سِیْءَ	سُوِءَ	فُعِلَ	//	سَوَءَ	//	اجوف واوی/مہموز اللام
اٰلَ	اَوَلَ	فَعَلَ	//	اَوَلَ	//	مہموز الفاء/ اجوف واوی
رَ	اِرْءَیْ	اِفْعَلْ	//	رَءَیَ	//	مہموز العین/ ناقص یائی
لِ	اِوْلِیْ	اِفْعِلْ	//	وَلِیَ	//	لفیف مفروق
اِدُدْ	اِوْئَدْ	اِفْعَلْ	//	وَءَدَ	//	مثال واوی/مہموز العین

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر اسم فاعل	فعللہ	اسم فاعل/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد مؤنث نہی غائب معلوم	مفاعلہ	متجانسین/ التقائے ساکنین
اسم جامد	نصر	متجانسین

صیغہائے مختلطات ثلاثی مجرد و مزید فیہ

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
جمع مذکر مخاطب فعل. جحد مجہول	ضرب	مضارع مجہول/ قال باع/ التقائے ساکنین/ نون اعرابی
واحد مذکر نہی حاضر معلوم	سمع	لم یدع لم یدع
جمع مذکر نہی حاضر معلوم	〃	نون اعرابی
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	〃	یقال یباع/ یرملون
واحد مذکر غائب مضارع معلوم	ضرب	یدعو یرمی/ یرملون
جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم	سمع	یدعی یعلی/ قال باع/ التقائے ساکنین
واحد مذکر نہی غائب معلوم	فتح	لم یدع لم یدع
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	نصر	قال باع
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	〃	یدعو یرمی/ التقائے ساکنین
جمع مذکر مخاطب ماضی مجہول	افعال	ماضی مجہول/ امن اومن ایمانا/ اتم ضرتم
واحد مذکر نہی غائب معلوم	افتعال	دعی یدعو یرمی/ لم یدع لم یدع
جمع مذکر غائب ماضی معلوم	افعال	امن اومن ایمانا/ یدعی یعلی/ قال باع/ التقائے ساکنین
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	〃	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف/ قیل بیع/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین
واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم	تفعیل	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
اسم مصدر	نصر	حروف شمسی قمری/ نون تنوین تثنیہ جمع
واحد متکلم فعل. جحد مجہول	فتح	مضارع مجہول/ قال باع/ الم یدع لم یدع/ یسل قد افلح
جمع مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ یعد/ یدعو یرمی/ یوسر/ التقائے ساکنین/ نون اعرابی
واحد مذکر غائب ماضی مجہول	فتح	ماضی مجہول/ قیل بیع
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	نصر	قال باع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	فتح	امر حاضر معلوم/ قال باع/ یسل قد فلح/ الم یدع لم یدع/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	حسب	امر حاضر معلوم/ الم یدع لم یدع/ یعد/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ یعد/ یسل قد فلح

موزون	اصل	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش/ اربع اقسام	ہفت اقسام
//	اِئْوَدُ	اُفْعَلُ	فعل	اَوِدَ	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء/ اجوف واوی
يَرَوْنَهَا	يَرْأَيُوْنَ	يَفْعَلُوْنَ	//	رَأَى	//	مہموز العین/ ناقص یائی
يَوَّى	اِيْنَوَّى	اِفْعَوَّلَ	//	يَنَوَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز العین/ ناقص واوی
وَشُلَلْشُلِلْ	اِشْلَلْ	اِفْعَلْ	//	شَلَلَ	ثلاثی مجرد	مضاعف ثلاثی
//	اِشْلِلْ	اَفْعِلْ	//	//	//	//
قَلْقِلُقَلْقِلْ	قَلْقِلْ	فَعْلِلْ	//	قَلْقَلَ	رباعی مجرد	مضاعف رباعی
//	اُقَلْقِلْ	اُفَعْلِلْ	//	//	//	//
شِهَابَارًّ	شَهِيَ	فَعِلَ	//	شَهِيَ	ثلاثی مجرد	ناقص یائی
//	بَارَرَ	فَاعَلَ	//	بَرَرَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
قِيَاعَنِ الْفِ	اِوْقِيَا	اِفْعِلَا	//	وَقَيَ	ثلاثی مجرد	لفیف مفروق
//	اِعْوَنْ	اِفْعَلْ	//	عَوِنَ	//	اجوف واوی
//	اِلْفِ	اِفْعِلْ	//	لَفَيَ	//	ناقص یائی
لَمَصِ	لَمْ اَصْئِيْ	لَمْ اَفْعِلْ	//	صَئَيَ	//	مہموز العین/ ناقص یائی
وَدُبْدُبْ	اُدْبُبْ	اُفْعُلْ	//	دَبَبَ	//	مضاعف ثلاثی
//	اَدْبِبْ	اَفْعِلْ	//	//	ثلاثی مزید فیہ	//
رَحَصُّ	اِرْوَحْ	اِفْعَلْ	//	رَوَحَ	ثلاثی مجرد	اجوف واوی
//	اَوْصِصْ	اَفْعِلْ	//	وَصَصَ	ثلاثی مجرد	مثال واوی/ مضاعف ثلاثی
قِلِرْ	اِوْقِ	اِفْعِلْ	//	وَقَيَ	//	لفیف مفروق
//	اِوْلِيْ	اِفْعِلْ	//	وَلَيَ	//	//
//	اِرْءَىْ	اِفْعَلْ	//	رَئَيَ	//	مہموز العین/ ناقص یائی
فَاتَّمُرَنَّ	اِتْتَوْ	اِفْعَلْ	//	تَتَوَ	//	مضاعف ثلاثی/ ناقص واوی
//	اُئْمُرَنَّ	اُفْعُلَنَّ	//	اَمَرَ	//	مہموز الفاء
شَشَّ	اِشْئَشْ	اِفْعَلْ	//	شَئَشَ	//	مضاعف ثلاثی/ مہموز العین
//	اُشْئُوْ	اُفْعُلْ	//	شَئَوَ	//	مہموز العین/ ناقص واوی
فَكُنْكُنْكُنْكُنْكَا	اُكْنُكْ	اُفْعُلْ	//	كَنَكَ	//	مضاعف ثلاثی
//	اَكْنِكْ	اَفْعِلْ	//	//	ثلاثی مزید فیہ	//
//	اَكْنِكَنْ	اَفْعِلَنْ	//	//	//	//

صیغہ/ دوازدہ اقسام	باب	قوانین
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ یقال یباع/ التقائے ساکنین/ یسل قد فلح/ ہمزہ وصلی قطعی
جمع مذکر غائب مضارع معلوم	فتح	یسل قد فلح/ قال باع/ التقائے ساکنین
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	افعوال	یسل قد فلح/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی
//	افعال	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم	فعللہ	امر حاضر معلوم/ حلقی العین/ یسل قد افلح
واحد متکلم مضارع معلوم	//	یکرم یصرف/ یکرم یتصرف
واحد مذکر غائب ماضی معلوم	سمع	حلقی العین/ دعا بہا
//	مفاعلہ	متجانسین/ التقائے ساکنین
تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ یعد/ ہمزہ وصلی قطعی/ نون اعرابی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ یقال یباع/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی/ لم یدع لم یدع
واحد متکلم فعل جحد معلوم	ضرب	یسل قد فلح/ لم یدع لم یدع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	نصر	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ یقال یباع/ التقائے ساکنین/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد متکلم مضارع معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ متجانسین/ یعد/ یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم	//	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع/ یعد/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	حسب	امر حاضر معلوم/ یعد/ ہمزہ وصلی قطعی/ لم یدع لم یدع
واحد مذکر امر حاضر معلوم	فتح	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع/ یسل قد فلح/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع/ متجانسین/ ہمزہ وصلی قطعی
واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ	نصر	امر حاضر معلوم/ دونوں ہمزے خلاف القیاس حذف ہوئے ہیں۔
واحد مذکر امر حاضر معلوم	سمع	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح/ ہمزہ وصلی قطعی
//	نصر	امر حاضر معلوم/ لم یدع لم یدع/ یسل قد فلح/ ہمزہ وصلی قطعی متجانسین
واحد مذکر امر حاضر معلوم	ضرب	امر حاضر معلوم/ ہمزہ وصلی قطعی/ یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم	افعال	امر حاضر معلوم/ یسل قد فلح
واحد مذکر امر حاضر معلوم بانون خفیفہ	//	امر حاضر معلوم/ نون خفیفہ

صیغہائے اسماء ثلاثی مجرد و مزید فیہ

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش اقسام	ہفت اقسام
قَوْلٌ	فَعْلٌ	اسم	قَوَلَ	ثلاثی مجرد	اجوف واوی
قَلَمَانِ	فَعَلَانِ	//	قَلَمَ	//	صحیح
اَقْلَامٌ	اَفْعَالٌ	//	//	//	//
عُيُوْنٌ	فُعُوْلٌ	//	عَيَنَ	//	اجوف یائی
شَعْرَةٌ	فَعْلَةٌ	//	شَعَرَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
قَمِيْصٌ	فَعِيْلٌ	//	قَمَصَ	//	//
لِحْيَةٌ	فِعْلَةٌ	//	لَحَيَ	//	ناقص یائی
زُبَابٌ	فُعَالٌ	//	زَبَبَ	//	مضاعف ثلاثی
ضَبٌّ	فَعْلٌ	//	ضَبَبَ	ثلاثی مجرد	//
اُذُنٌ	فُعُلٌ	//	اَذَنَ	//	مہموز الفاء
ذِئْبٌ	فِعْلٌ	//	ذَئَبَ	//	مہموز العین
دُوَرٌ	فُعَلٌ	//	دَوَرَ	//	اجوف واوی
زَنْبُوْرٌ	فَعْلُوْلٌ	//	زَنْبَرَ	رباعی مزید فیہ	صحیح
قَلَنْسُوَةٌ	فَعَنْلُوَةٌ	//	قَلَسَ	ثلاثی مزید فیہ	//
ثَمَرَةٌ	فَعَلَةٌ	//	ثَمَرَ	//	//
دَيْنٌ	فَعْلٌ	//	دَيَنَ	ثلاثی مجرد	اجوف یائی
اَبْوَابٌ	اَفْعَالٌ	//	بَوَبَ	//	اجوف واوی
طَاءُوْسٌ	فَاعُوْلٌ	//	طَئَسَ	ثلاثی مزید فیہ	مہموز العین
دَخْرِيْصٌ	فَعْلِيْلٌ	//	دَخْرَصَ	رباعی مزید فیہ	صحیح
قَارُوْرَةٌ	فَاعُوْلَةٌ	//	قَرَرَ	ثلاثی مزید فیہ	مضاعف ثلاثی
اِنْسَانٌ	فِعْلَانٌ	//	اَنَسَ	//	مہموز الفاء
شَيْطَانٌ	فَعْلَانٌ	//	شَيَطَ	//	اجوف یائی
مِنْحَرٌ	مِفْعَلٌ	//	نَحَرَ	//	صحیح
جُنْدُبٌ	فُعْلُلٌ	//	جَنْدَبَ	رباعی مجرد	//
خَيْشُوْمٌ	فَيْعُوْلٌ	//	خَشَمَ	ثلاثی مزید فیہ	//

صیغہائے اسماء ثلاثی مجرد و مزید فیہ

موزون	وزن	سہ اقسام	مادہ	شش اقسام	ہفت اقسام
عِفْرِيْتٌ	فِعْلِيْتٌ	اسم	عَفَرَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
قَرْبُوْسٌ	فَعْلُوْلٌ	//	قَرْبَسَ	رباعی مزید فیہ	//
سَلَاطِيْنٌ	فَعَالِيْنٌ	//	سَلَطَ	ثلاثی مزید فیہ	//
غِسْلِيْنٌ	فِعْلِيْنٌ	//	غَسَلَ	//	//
سِرْوَالَةٌ	فِعْوَالَةٌ	//	سَرْوَلَ	//	صحیح
صُلَحْفِيَةٌ	فُعَلْلِيَةٌ	//	صَلْحَفَ	رباعی مزید فیہ	//
حَوْقَلٌ	فَوْعَلٌ	//	حَقَلَ	ثلاثی مزید فیہ	//
سَلْسَبِيْلٌ	فَعْلَلِيْلٌ	//	سَلْسَبَلَ	خماسی مزید	مضاعف رباعی
حُوْبٌ	فُعْلٌ	//	حَوَبَ	ثلاثی مجرد	اجوف واوی
حِجَارَةٌ	فِعَالَةٌ	//	حَجَرَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
اَلْفٌ	فَعْلٌ	//	اَلَفَ	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء
اَسَدٌ	فَعَلٌ	//	اَسَدَ	ثلاثی مجرد	مہموز الفاء
سِرَاجٌ	فِعَالٌ	//	سَرَجَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح
عَمَامَةٌ	فَعَالَةٌ	//	عَمَمَ	//	مضاعف ثلاثی
جِلْبَابٌ	فِعْلَالٌ	//	جَلْبَبَ	رباعی مزید فیہ	مضاعف رباعی
قَنَحْبَلٌ	فَعَلْلَلٌ	//	قَنْحَبَلَ	خماسی مجرد	صحیح
اِبْرِيْسَمٌ	فِعْلِيْلَلٌ	//	اَبْرَسَمَ	خماسی مزید فیہ	مہموز الفاء
فِرْدَوْسٌ	فِعْلَوْلٌ	//	فَرْدَسَ	رباعی مزید فیہ	صحیح
مَرْمَرِيْسٌ	فَعْلَلِيْلٌ	//	مَرْمَرَسَ	خماسی مزید فیہ	مضاعف رباعی
نَرْجِسٌ	فَعْلِلٌ	//	نَرْجَسَ	رباعی مجرد	صحیح
زَيْنَبٌ	فَيْعَلٌ	//	زَنَبَ	ثلاثی مزید فیہ	//
غِرْبَالٌ	فِعْلَالٌ	//	غَرْبَلَ	رباعی مزید فیہ	//
اُسْطُوَالَةٌ	فُعْلُوَالَةٌ	//	اَسْطَلَ	رباعی مزید فیہ	مہموز الفاء
اَبَابِيْلٌ	فَعَالِيْلٌ	//	اَبَلَ	//	مہموز الفاء/مضاعف
حَدِيْقَةٌ	فَعِيْلَةٌ	//	حَدَقَ	ثلاثی مزید فیہ	صحیح